فہرست

سورہ نحل

بسم الله الرحمن الرحيم
الَر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (١)
بنام خدائے رحمان و رحیم
الریہ کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیاہے تا کہ آپ لوگوں کو حکم خدا سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں اور خدائے عزیز و حمید کے راستے پر لگادیں _

1_"الر" قرانی رموز میں سے ہے_
الر کتب انزلنہ الیك
2_قران ،خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) پر نازل ہونے والی کتاب ہے_
کتب انزلنہ الیك
3_قران کریم کو خداوند متعال کی جانب سے نازل ہوتے ہی "کتاب " کہا جانے لگا _

كتب انزلنہ اليك
4_ قران كريم انتہائي باعظمت اور رفيع مقامسے نازل ہونے والى كتاب ہے _
كتب انزلنہ اليك
لغت ميں نزول ،بلند مقام سے اترنے كو كہتے ہيں_ يہاں موضوع كى مناسبت سے مقام رفيع سے نزول ہوا ہے نہ بلند مكان سے _
5_نزول قران كا مقصد ،لوگوں كو ظلمتوں (گمراہيوں) سے نكالنا اور نور (ہدايت) كى جانب ا ن كى راہنمائي كرنا ہے_
كتب انزلنہ اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور
6_پيغمبر اكرم (ص) كى ذمہ دارى ہے كہ اپ (ص) قران كريم كے

ذريعے لوگوں كو نور كى طرف ہدايت كريں اور انہيں ظلمتوں سے نكاليں_
انزلنہ اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور
7_قران ايك عالمگير كتاب ہے اور پيغمبر اكرم (ص) تمام انسانوں كے لئے مبعوث ہوئے ہيں _
لتخرج الناس من الظلمت الى النور
كلمہ " الناس " تمام لوگوں پر دلالت كرتا ہے اور كلام ميں كسى قسم كى قيد و محدوديت نہيں ہے تاكہ اس كے ذريعے " الناس " كوكسى خاص گروہ سے مختص كيا جائے _
8_انسان ،دين كى تعليمات اور قرانى ہدايات كے بغير انواع واقسام كى گمراہيوں كى ظلمتوں ميں گرفتار ہو جاتے ہيں _
لتخرج الناس من الظلمت الى النور
خدا وند متعال اپنى كتاب كے نزول كا مقصد ، لوگوں كو تاريكيوں سے نكالنا قرار ديتا ہے اور تاريكيوں كے لئے كسى قسم كى قيد و محدوديت كاذكر نہيں كيا جس سے معلوم ہوسكے كہ اس سے (ظلمت) مراد كيا ہے اس سے معلوم ہوا كہ تعليمات دين كے بغير ،انسانى زندگى ،تاريكى و ظلمت ميں ہے_
9_كفر تاريكى جبكہ راہ خدا ،نور ہے_
لتخرج الناس من الظلمت الى النور
بعد والى ايات كے قرينے سے كہ جو كفار اور راہ خدا سے روكنے والوں كے بارے ميں ہيں ، "ظلمات"سے مراد كفر اور نور سے مراد ،راہ خدا ہے_
10_خدا كا راستہ ايك اور كفر و گمراہى كے راستے متعدد اور گوناگوں ہيں _
لتخرج الناس من الظلمت الى النور
مندرجہ بالا مفہوم "ظلمات " كے جمع اور "نور" كے مفرد صورت ميں ہونے كى وجہ سے اخذ كيا گيا ہے_
11_لوگوں كے درميان دينى تعليمات كے رواج پانے اوران كے حقيقى شكل اختيار كرنے كے لئے ايك ماہر منتظم اور با صلاحيت رہبر كى ضرورت ہے_
كتب انزلنہ اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور
چونكہ خدا وند متعال نے پيغمبر اكرم (ص) كو مخاطب كر كے نزول قران كے مقصد كو فعل متعدى كے ساتھ انحضرت (ص) كے سپرد كيا ہے اور يہ كام لوگوں كے اوپر نہيں چھوڑا ،لہذا اس سے مذكورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_
12_بعثت پيغمبر (ص) كے زمانے ميں لوگ انواع و اقسام كى ظلمتوں (گمراہيوں) ميں زندگى گذار رہے تھے_
لتخرج الناس من الظلمت الى النور
13_لوگوں كو ظلمتوں سے نجات دلانے اور نور كى طرف لے جانے ميں سنت رسول (ص) كا قران كے ہم قدم اور ہم پلہ ہونا _*

لتخرج الناس من الظلمت الى النور

پیغمبر اکرم (ص) کے لئے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے پر مبنی حکم الہی ،ایك دائمی حکم ہے جبکہ پیغمبر اکرم (ص) بھی دوسرے انسانوں کی طرح اس دنیا سے رحلت کرنے والے ہیں _لہذا مذکورہ دائمی حکم اور ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے سنت پیغمبر (ص) ہی ہمیشہ یہ اہم کردار ادا کر سکتی ہے_

14_لوگوں کو کفر و گمراہی کی تاریکی سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جانا خواہ پیغمبر اکرم (ص) ہی کی طرف سے انجام پائے ،خدا وند کی مشیت اور اجازت پر موقوف ہے_

لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربّهم

15_ربوبیت الہی کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو کفر کی گمراہی سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جائے_

لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربّهم

16_لوگوں کی ہدایت کے لئے خدا وند عالم کی مشیت اپنے طبیعی طریقے (شریعت) کے ذریعے ہی انجام پاتی ہے_

کتب انزلنہ الیك لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربّهم

باوجود اس کے کہ خدا وند لوگوں کو ظلمت سے نکالنے کے لئے اپنی طاقت و قدرت سے استفادہ کر سکتا ہے اور ان کی تکویناً بھی ہدایت کر سکتا ہے لیکن وہ کتاب و سنت سے استفادہ کرتا ہے جو کہ طبیعی اور تشریعی ہدایت کا ایك راستہ ہے_

17_پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ ہے کہ اپ (ص) لوگوں کو ،تعلیمات قران کریم کے مطابق ،خداوند عزیز و حمید کے راستے کی طرف ہدایت کریں _

کتب انزلنہ الیك لتخرج الناس من الظلمت الی النور ___ الی صراط العزیزالحمید

18_خدا کا راستہ ،روشن اور واضح ہے اور اس کا انجام بھی بغیر کسی پریشانی کے معین و روشن ہے _

لتخرج الناس من الظلمت الی النور ___ الی صراط العزیزالحمید

" الی صراط العزیز" ،" الی النور" کا بدل ہے ،خدا کے راستے کو "نور" اور غیر خدا کے راستے کو "ظلمات" کانام دینے سے پتہ چلتا ہے کہ راہ خدا روشن اور معیّن ہے جبکہ غیر خدا کے راستوں کا انجام پریشان کرنے والا اور برا ہوتا ہے _

19_خدا وند ،عزیز (ناقابل شکست) اور حمید (قابل ستائشے) ہے_

العزیزالحمید

20_ عزت ،غلبہ اور کمال ،راہ خدا پر چلنے اور تعلیمات

قران کی پیروی کرنے کا نتیجہ ہے_

کتب ___ الی صراط العزیزالحمید

"صراط" کا "العزیز الحمید" کی طرف مضاف ہونا، اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس راستے کا راہی عزت و کمال کی راہ کو طے کرتاہے کیونکہ حمد ستائشے کمال کے مقابلہ میں ہے_

اسمانی کتابیں :2

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کی رسالت کا عالمی ہونا 7;انحضرت (ص) کی کتاب 2; انحضرت (ص) کی ذمہ داری 6،17 ;

انحضرت (ص) کی طرف وحی 2

اسما و صفات :

حمید 19;عزیز 19

اطاعت :

خدا کی اطاعت 20;قران کی اطاعت 20; اطاعت کے اثرات 20

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات 15;اللہ تعالی کی مشیت کے مقامات 16;اللہ تعالی کی اجازت کا کردار 14;اللہ تعالی کی مشیت کا کردار 14

اللّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (٢)
وہ اللہ وہ ہے جس کے لئے زمین وآسمان کی ہرشے ہے اور کافروں کے لئے تو سخت ترین اور افسوس ناك عذاب ہے
_

1_نزول قران کا مقصد ،لوگوں کی کائنات کے مالك خدا وند کی طرف ہدایت کرنا ہے_
کتب ا نزلنہ الیك لتخرج ...الی صراط العزیز الحمید_ اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الا رض
2_اسمانوں اور زمین کے تمام موجودات کا مالك ، فقط

خداوند ہے_
اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الا رض
3_جہان خلقت میں متعدد اسمانوں کا موجود ہونا _
لہ ما فی السموت
4_پوری کائنات پر خداوند عالم کی مطلق مالکیت اس کے ناقابل شکست اور قابل ستائشے ہونے کی دلیل ہے_
العزیز الحمید_ اللہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الا رض
5_بلا شك و تردید ،کفار کا انجام برا ہو گا اور وہ شدید و طاقت فرسا عذاب میں گرفتار ہوں گے_
و ویل للکفرین من عذاب شدید
6_جہنم کا عذاب ،شدت و ضعف کے لحاظ سے کئي مراتب کا حامل ہے_
عذاب شدید
7_قران سے کفر اختیار کرنے والے اور وہ کفار کہ جنہوں نے ظلمتوں میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا ہے ،ان کا انجام انتہائي برا ہو گا اور وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں گے _
و ویل للکفرین من عذاب شدید
مندرجہ بالا مفہوم ،اس احتمال کی بنا ء پر اخذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ ایت کے قرینے سے ،اس ایت میں کفار سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کی کتاب کو قبول نہیں کیا اور وہ تاریکیوں سے باہر نہیں نکلے_

اسمان :
اسمانوں کا متعدد ہونا 3;اسمان کے موجودات کا مالك 2
خلقت:
خلقت کامالك 4
جہنم :
جہنم کے عذاب 6
حمد :
خدا کی حمد کے دلائل4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے مختصات2;اللہ تعالی کی عزت کے دلائل 4;اللہ تعالی کی مالکیت 4،2
زمین :
زمین کی موجودات کا مالك 2
عذاب :
اہل عذاب 7،5;شدید عذاب 7،6،5;عذاب کے مراتب 7،6،5
قران کریم :

قران کریم سے کفر کرنے والوں کا عذاب 7، قران کریم سے کفر کرنے والوں کا انجام 7; قران کریم کے نزول کا فلسفہ 1

کفار :
کفار کے عذاب کا حتمی ہونا 5;کفار کے برے انجام کا حتمی ہونا5;کفار کا برا انجام7،کفار کیگمراہی 7
کفر :
کفر پر اصرار کے اثرات 7
ہدایت :
ہدایت کی اہمیت 1

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً أُوْلَـئِكَ فِي ضَلاَلٍ بَعِيدٍ (٣)
وہ لوگ جوزندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلے میں پسند کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ گمراہی میں بہت دور تك چلے گئے ہیں_

1_کفار دنیوی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور اخروی زندگی پر اسے ترجیح دیتے ہیں_
ويل للكفرين من عذاب شديد_ الذين يستحبّون الحيوة الدنيا على الا خرة
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب " الذين يستحبّون الحيوة الدنيا "، "للكفرين"کے لئے جملہ وصفی ہو_
2_کفار ہمیشہ راہ خدا سے روکنے کی سعی کرتے ہیناور تعلیمات الہی کی اشاعت کے مانع بنتے ہیں _
للكفرين ...الذين ...ويصدّون عن سبيل الله
3_کفار ہمیشہ راہ خدا اور تعلیمات الہی کو کج اور بے راہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں _
للكفرين ...الذين ...ويصدّون عن سبيل الله ويبغونها عوجً
4_کفار ہمیشہ تعلیمات الہی میں نقص و عیب تلاش

کرنے اور انہیں غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں_
للكفرين ...ويبغونها عوجً
ہو سکتا ہے عبارت " يبغونها عوجًا " (راہ خدا میں کجی ڈھونڈتے ہیں)کا معنی یہ ہو کہ کفار اس بات کے پیچھے لگے رہتے ہیں کہ اسمانی تعلیمات میں کجی و نقص تلاش کر کے اسے بر ملا کریں _
5_کفار ،انتہائي گمراہی میں ہیں _
للكفرين ... ا ولئك فى ضلل بعيد
6_اخرت پر دنیا کو ترجیح دینے اور راہ خدا سے روکنے اور اسے کج و ٹیڑھا دکھانے والے لوگ انتہائي گمراہی میں ہیں_
الذين يستحبّون الحيوة الدنيا على الا خرة ويصدّون عن سبيل الله ويبغونها عوجًا ا ولئك فى ضلل بعيد
7_ انسان کا اپنے عمل اور کردار میں مختار اور ازاد ہے _
الذين يستحبّون الحيوة الدنيا على الا خرة ... ا ولئك فى ضلل بعيد
"اختيار" کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ تصمیم اور ارادے پر قدرت و توان کو اختیار کہتے ہیں _یہ جو ایت میں ایا ہے کہ جو اخرت پر دنیا کو تر جیح دینے کا ارادہ کر لیتے ہیں وہی گمراہی و ضلالت میں ہیں ،انسان کے اختیار پر دلالت کرتا ہے_
8_دنیا سے محبت اور اسے اخرت پر ترجیح دینا، قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہے_
الذين يستحبّون الحيوة الدنيا على الا خرة ... ا ولئك فى ضلل بعيد
9_دنیا سے محبت اور اسے اخرت پر ترجیح دینا ہی دین کی تباہی اور کفر کا پیش خیمہ ہے_
الذين يستحبّون الحيوة الدنيا على الا خرة ويصدّون عن سبيل الله
احتمال ہے کہ جملہ " ويصدّون عن سبيل الله ويبغونها عوجًا" پر " يستحبّون الحيوة الدنيا " کا مقدم ہونا ہی مذکورہ مفہوم کو بیان کر رہا ہے_
10_ ہمیشہ دنیا کو اخرت پر ترجیح دینا اور راہ خدا و تعلیمات الہی کو ٹیڑھا دکھانا،کفر کی علامتوں میں سے ہے_

ویل للکفرین ...الذین یستحبّون الحیوة الدنیا علی الا خرة ویصدّون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجً
11_گمراہی کے مراتب ا ور درجات ہیں_
اولئك فی ضلل بعید

17

اخرت فروشي:
اخرت فروشی کے اثرات 10;اخرت فروشی کا ناپسندیدہ ہونا 8
انسان :
انسان کا اختیار 7
جبر واختیار :7
دنیا:
دنیا کو اخرت پر ترجیح دینا ،1،6،8،9،10
دنیا پرست لوگ :
دنیا پرستوں کی گمراہي6
دین :
افات دین کی شناخت 2،3،9;دین کے غلط تعارف کرانے کے اثرات 10;دین کا غلط تعارف کرانا 3;دین کی تنقیص 4;دین کے دشمن 2،3 ،4;
دین سے مقابلہ کاپیش خیمہ 6
راہ خدا:
راہ خداسے ممانعت کے اثرات 10;راہ خدا کا غلط تعارف کرانا 3; راہ خداسے روکنے والوں کی گمراہی ; راہ خداسے روکنے والے 2
کفار :
کفار کی اخرت فروشی 1;کفار کی فکر1;کفار کی دشمنی 2،3،4;کفار کی دنیاپرستی 1;کفار کی گمراہی 5; کفار کی خصوصیات 2،3
کفر :
کفر کی اسباب 9;کفر کی علامتیں 10
گمراہ لوگ :5،6
گمراہی :
گمراہی کے درجات 5،6،11

18

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٤)
اور ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ لوگوں پر باتوں کو واضح کرسکے اس کے بعد خدا جس کو چاہتاہے گمراہی میں چھوڑدیتاہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتاہے وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی _

1_خدا وند متعال نے تمام انبیاء کو بغیر کسی استثنا ء کے ان کے اپنے علاقے کے لوگوں کی زبان میں رسالت پر مبعوث کیا ہے_
وما ا رسلنا من رسول الاّ بلسان قومہ
2_لوگوں کی زبان میں انبیاء کو مبعوث کرنے کا فلسفہ یہ تھاکہ ان لوگوں کے لئے معارف الہی کو دقیق انداز میں

تبیین اور تفہیم کیا جائے _
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن لھم
3_انبیائے الہی کی تعلیمات(سب) لوگوں کے لئے قابل فہم ہیں_
وما ا رسلنا من رسول ... لیبیّن لھم
4_لوگوں کے لئے معارف الہی کو دقیق انداز میں بیان کرنا، انبیائے کرام کے فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ہے_
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن لھم
5_الہی معارف ،انبیائے کرام کی طرف سے وضاحت

و تبیین کے محتاج ہوتے ہیں _
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ (من) لیبیّن لھم
6_مبلغین کو دین کی تبلیغ کرتے وقت لوگوں کی زبان میں گفتگو کرنی چاہیے _
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن لھم
7_ الہی معارف کو لوگوں کی فکری سطح کے مطابق بیان کرنا،تمام انبیائے کرام (ع) کا فریضہ تھا _
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن لھم
" لسان قوم " سے مراد لوگوں کی مروّجہ زبان ہے خصوصاً لوگوں کی فکری سطح میں فرق ہونے کی وجہ سے انبیاء کو طبیعی طور پر تبلیغ کے وقت تمام لوگوں کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا_
8_دینی تعلیمات کے نزول کے زمانے کے لوگوں کا فہم ،ان تعلیمات کودقیق انداز میں سمجھنے کے لئے ایك منبع اور مرجع کی حیثیت رکھتا ہے_
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن لھم
یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء اپنی قوم کی زبان میں مبعوث کیے گئے ہیں ، اس سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات اسمانی کے نزول کے زمانے میں موجود لوگوں کی زبان اور ادبیات ،ان تعلیمات کے پیغام کو سمجھنے میں موثر کردار ادا کر سکتی ہے_
9_لوگوں کی ہدایت اور گمراہی خداوند متعال کی مشیت کی بنیاد پر ہوتی ہے_
فیضلّ الله من یشاء ویھدی من یشائ
10_انبیائے کرام (ع) کی ذمہ داری فقط لوگوں کے لئے الہی تعلیمات بیان کرنا اور پہنچانا ہے لیکن لوگوں کی ہدایت و گمراہی خدا کے اختیارمیں ہے_
وما ا رسلنا من رسول ...لیبیّن لھم فیضلّ الله من یشاء ویھدی من یشائ
11_خداوند متعال ،عزیز (ناقابل شکست)اور حکیم (دانا) ہے_
وھوالعزیزالحکیم
12_لوگوں کی ہدایت و گمراہی میں خدا وند متعال کی مشیت ،اس کی حکمت پر مبنی ہے_
فیضلّ الله من یشاء ویھدی من یشاء وھوالعزیزالحکیم
13_لوگونکی ہدایت وگمراہی میں خدا کی مشیت حتمی ہے_
فیضلّ الله من یشاء ویھدی من یشاء وھوالعزیز
" عزیز"کا معنی ناقابل شکست ،غلبہ حاصل کرنے والا ہے اور یہانایت کے صدر اورذیل

کی مناسبت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی مشیت قطعی ہے_
14_ لوگوں کی زبان میں اور ان کی علمی سطح کے مطابق الہی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث کرنا،خداوند عالم کی عزت و حکمت کا تقاضا_
وما ا رسلنا من رسول الّا بلسان قومہ لیبیّن ... وھوالعزیزالحکیم

اسماء وصفات:
حکیم 11;عزیز11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی مشیت کے اثرات 9;اللہ تعالی کی مشیت حتمی ہونا 13;ہدایت میں اللہ تعالی کی حکمت 12;اللہ تعالی کی مشیت میں حکمت 12; گمراہی میں اللہ تعالی کی مشیت 13،12;ہدایت میں اللہ تعالی کی مشیت 13;اللہ تعالی کی حکمت کا اثرات 12،14;اللہ تعالی کی عزت کا اثرات 14
انبیاء (ع) :
انبیاء اور دین کی تبیین 10;انبیاء اور لوگوں کی علمی سطح 14،7;انبیاء (ع) اور ہدایت 10;انبیاء (ع) کے ہم زبان ہونے کا فلسفہ 2;تعلیمات انبیاء (ع) کا فہم 3; انبیاء (ع) کی رسالت کی حدود 10;انبیاء (ع) کا عوامی ہونا 1; انبیاء (ع) کی کے فرائض7،4;انبیاء (ع) کی بعثت کا سرچشمہ 14;انبیاء (ع) کا کردار 5;تعلیمات انبیاء (ع) کی خصوصیات 3;انبیاء (ع) کا لوگوں کے ہم زبان ہونا 1
تبلیغ :
تبلیغ کا طریقہ 7،6;تبلیغ میں لوگوں کی علمی سطح 7،6
دین :
تبیین دین کی اہمیت 5،2;فہم دین کی اہمیت 2;دین کی تبیین 4;فہم دین کا معیار 8
ضروریات :
انبیاء کی ضرورت 5
گمراہی :
گمراہی کا سر چشمہ 10،9
مبلغین :
مبلغین کی ذمہ داری 6;مبلغین کا لوگوں کے ہم زبان ہونا 6
ہدایت :
ہدایت کا سر چشمہ 10،9

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (٥)
اور ہم نے موسی (ع) کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکال کر لائیں اور انہیں خدائي دنونکی یاد دلائیں کہ بیشك اس میں تمام صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے افراد کے لئے بہت سی نشانیاں پائي جاتی ہیں_

1_ حضرت موسی (ع) اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے خداوندمتعال کی طرف سے بہت معجزات اورنشانیاں لے کر مبعوث ہوئے_
ولقد ا رسلنا موسی با ی تنا ا ن ا خرج قومك
2_ حضرت موسی (ع) کے معجزات(درحقیقت)خداوند متعال کا فعل تھا کہ جو حضرت موسی (ع) کے ذریعے انجام پایا_

ولقد ا رسلنا موسی با ی تن
مذکورہ مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب"ایاتنا"سے مراد وہ معجزات ہوں کہ جو حضرت موسی (ع) کے ذریعے انجام پائے ہیں_
3_ حضرت موسی (ع) کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کو الہی نشانیوں اورمعجزات کے ذریعے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں_
ولقد ا رسلنا موسی با ی تنا ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
4_حضرت موسی (ع) کی قوم انواع واقسام کی تاریکیوں میں گرفتار تھي_
ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
5_کفر ،تاریکی وظلمت اورراہ خدا ، نور ہے_
ا ن اخرج قومك من الظلمت الی النور
کیونکہ تمام انبیائے کرام(ع) منجملہ حضرت موسی (ع) کا مقصد لوگوں کی ہدایت کرنا تھا اس لئے احتمال ہے کہ لوگوں کو ظلمت و تاریکی سے نکالنے کا مطلب ان کو کفر سے نجات دلانا اورانھیں نور کی طرف لے جانے سے مراد ان کی ہدایت کرنا ہو_

6_ حضرت موسی (ع) کی خداوند متعال کی طرف سے ذمہ داری تھی کہ وہ ہدایت کرنے میں اپنی قوم کو اولویت دیں_
ولقد ا رسلنا موسی با ی تنا ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
خداوند متعال نے پیغمبر اسلام(ص) کو یہ حکم دیا تھا: "لتخرج النّاس من الظمت الی النور" جبکہ حضرت موسی (ع) کو یہ حکم دیا تھا:"ا خرج قومك من الظلمت"اس میں کوئي شك نہیں کہ حضرت موسی (ع) کی رسالت ، قوم بنی اسرائیل تك ہی محدود نہیں تھی بلکہ اس سے بڑھ کر تھی لہذا "قومك"کی قید کا مطلب ہوسکتا ہے بنی اسرائیل کو ترجیح و اولویت دینا ہو_
7_ حضرت موسی (ع) کی رسالت، عالمی نہیں تھي_
ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
پیغمبر اسلام(ص) کی رسالت"لتخرج الناس)) اور حضرت موسی (ع) کی رسالت "ا خرج قومك" کے درمیان موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ شاید"قومك"کی قید حضرت موسی (ع) کی رسالت کو اپنی قوم تك محدود کرنے کے لئے ہو_
8_حضرت موسی (ع) لوگوں کو تاریکی سے نجات دلانے اورانھیں نور کی طرف لے جانے میں پیغمبر اسلام(ص) کے ساتھ مشترکہ مقصد رکھتے تھے_
کتب انزلنہ الیك لتخرج الناس من الظلمت___ولقد ا رسلنا موسی با ی تنا ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
9_توریت لوگوں کوتاریکیوں سے نجات دلانے اور انھیں نور کی طرف لے جانے والی تعلیمات پر مشتمل تھي_
ولقد ا رسلنا موسی با ی تنا ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
ایت میں مذکور "ایاتنا" کا واضح ترین مصداق توریت ہے کہ جو حضرت موسی (ع) کی اسمانی کتاب تھی خداوند متعال نے حضرت موسی (ع) کو توریت عطا کرکے لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے پرما مور کیا تھا اسی سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ توریت اس قسم کی تعلیمات پر مشتمل تھي_
10_دینی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ماہر اورلائق قیادت کاضروری ہونا_
ا ن ا خرج قومك من الظلمت الی النور
خداوندمتعال کا موسی (ع) کو ایات (توریت)عطا کرنے کے بعد لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنے کی ذمہ داری سونپنا ظاہر کرتا ہے کہ اسمانی تعلیمات کو نافذ کرنے کے لئے موسی علیہ السلام جیسی ماہر شخصیت کی ضرورت ہے_
11_اپنے لوگوں کو "ایام اللہ "کی یاد دلانا ،حضرت موسی علیہ السلام کا فریضہ تھا_
ولقد ا رسلنا موسی ___ذکّرھم با یّم اللہ
12_ "ایام اللہ " اہمیت کے حامل اورہمیشہ یاد رکھنے

کے قابل ایام میں سے ہونا_

وذكّرهم با يّم الله
13_بعض دن، دوسرے دنوں كے مقابلے ميں اہميت اورخاص مقام ومنزلت كے حامل ہوتے ہيں_
وذكّرهم با يّم الله
14_ايام الله اوران كے حوادث و واقعات كا صابر اورشكرگذار لوگوں كے لئے الہى ايات اورنشانيوں پر مشتمل ہونا_
ان فى ذلك لا ى ت لكلّ صبّار شكور
"ذلك"كا مشاراليہ"ذكر" ہے اور ذكر كا متعلق "ايام الله "ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ "ايام الله "الہى ايات اورخدائي نشانيوں پر مشتمل ہوتے ہيں_
15_مصائب اورمشكلات كے مقابلے مينصبر كرنا اورنعمات الہى پر شكرگذار رہنا، انسان كى معرفت ميں اضافے اورالہى ايات اورنشانيوں كو بہتر طور پر سمجھنے كا باعث بنتا ہے_
ان فى ذلك لا ى ت لكلّ صبّار شكور
16_صبر اورشكر كا بلند مقام ومنزلت كاحامل ہونا اورصبر كرنے والوں اورشكرگذاربندوں كاخواص اور بلند مر تبہ لوگوں ميں سے ہونا_
ان فى ذلك لا ى ت لكلّ صبّار شكور
17_الہى ايات اورنشانيوں كوسمجھنے كے لئے استعداد ولياقت اورضرورى شرائط كا لازمى ہونا_
ان فى ذلك لا ى ت لكلّ صبّار شكور
الہى ايات سب لوگوں كے لئے ہيں اس كے باوجود انہيں صابر اورشكر گذار لوگوں سے مخصوص كرنا ظاہر كرتا ہے كہ الہى ايات كا ادراك لياقت واستعداد اورخاص شرائط كا متقاضى ہوتا ہے_
18_ايام الله وہ دن ہيں كہ جن ميں جلوہ خداوندى ، بندوں پر مصائب اورسختيوں اورنعمتوں كے عطا ہونے كے ساتھ ظاہر ہوتا ہے_
وذكّرهم با يّم الله ان فى ذلك لا ى ت لكلّ صبّار شكور
خداوند متعال كا يہ فرمانا كہ ايام الله كى ياد دلانے ميں ہرصبر كرنے والے اورشكرگذار بندے كے لئے نشانياں ہيں چونكہ صبر ہميشہ سختيوں اور مصيبتوں كے مقابلے ميں ہوتا ہے اورشكر ، ہميشہ نعمتوں كے عطا ہونے پر ادا كيا جاتا ہے لہذا ہوسكتا ہے كہ ان دونوں (صابرين و شاكرين)كا ايك ساتھ ذكر اس بات كا قرينہ ہو كہ "ايام الله " سے مراد وہ دن ہيں جن ميں خداوند متعال ، فراواں نعمتيں عطا كركے اورمصيبتوں وسختيوں ميں مبتلا كركے اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتا ہے_
19_"عن مثنّى الحنّاط قال: سمعت ا با جعفر(ع) يقول: ا يام الله عزّوجلّ ثلاثة : يوم يقوم لقائم (ع) ويوم الكرّة ويوم القيامة
(1)مثنّى حناط سے منقول ہے كہ ميں نے امام باقر (ع) سے سنا
....

1)خصال صدوق، ج1، ص108،ح75_ نور الثقلين، ج2، ص526، ح7_

ہے كہ ايام الله سے تين دن مراد ہيں:قائم ال محمد(ص) كے ظہور كا دن، رجعت كا دن اورقيامت كا دن_
20_"قال رسول الله (ص) فى قولہ تعالى : "وذكّرهم با يام الله ..":ا يام الله نعماو ہ وبلاو ہ ومثلاتہ ...(1)رسول خدا(ص) نے خداوند متعال كے اس قول:"وذكّرهم با يام الله ..."كے بارے ميں فرماياہے: خدا كے دنوں سے مرادخدا كى نعمتيں ، مصيبتيں اور عذاب ہيں_"

انخضرت (ص) :
انحضرت (ص) كے مقاصد،8;انحضرت (ص) كا ہدايت كرنا،8
ايات خدا:
ايات خدا كے ادراك كا پيش خيمہ،15; ايا ت خدا كے ادراك كى شرائط،17; آيات خدا كا اثر 3
استعداد:

1) امالی شیخ طوسي، ج2، ص105، مجلس 17_ بحارالانوار، ج67، ص 20، ح17_

25

صابرین کا برگذیدہ ہونا،16;صابرین اورایام اللہ ،14; صابرین کے فضائل،16
عوام:
عوام کی ہدایت کی اہمیت،3
قیامت:
قیامت کا دن،19
کفر:
کفر کی تاریکي،5
گمراہي:
گمراہی سے نجات،3،8،9
معجزہ:
معجزے کی حقیقت،2; معجزے کا سرچشمہ،2; معجزے کا کردار،3
موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کے مقاصد،8; معجزات حضرت موسی (ع) کا متعدد ہونا،1; حضرت موسی (ع) کا قصہ،1; رسالت موسی (ع) کا محدود ہونا، 7; موسی (ع) کی ذمہ داري،3، 11;موسی (ع) کا معجزہ، 2; موسی (ع) کے مقامات و درجات، 7; حضرت موسی (ع) کی اہم ترین ذمہ داري،6; نبوت حضرت موسی (ع) ،1; حضرت موسی (ع) کا کردار،2
حضرت موسی (ع) کا ہدایت کرنا، 3، 8
ہدایت:
ہدایت کے وسائل،3
یاد دهاني:
ایام اللہ کی یاد دہاني،11

26

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاء مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ (٦)
اور اس وقت کو یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمھیں فرعون والوں سے نجات دلائي جب کہ وہ بدترین عذاب میں مبتلا کررہے تھے کہ تمھارے لڑکوں کو ذبح کررہے تھے اور تمھاری لڑکیوں کو(کنیزي)کے لئے زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے بڑا سخت امتحان تھا_

1_موسی (ع) اوران کی قوم کے واقعات کی یاداوری کرانا اوراسے ذہن نشین کرنا پیغمبراکرم(ص) کی ذمہ داری تھي_
واذ قال موسی لقومہ
مذکورہ مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ "اذ"سے پہلے فعل "اذکر"مقدر ہو اس بناء پر ایت پیغمبر اکرم(ص) سے مخاطب ہوکر انحضرت (ص) کی ذمہ داری بیان کررہی ہے_
2_موسی (ع) اوران کی قوم کے واقعات کا سبق اموز اوریاد رکھنے کے قابل ہونا_
واذ قال موسی لقومہ
خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو حضرت موسی (ع) کے قصے کو یاد کرنے کا حکم دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ بہت ہی اہمیت اورفوائد کاحامل ہے اور انسانوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ اسے یاد رکھیں_

27
3_حضرت موسی (ع) کا اپنی قوم سے ان نعمتوں کو یاد رکھنے کا تقاضا کرنا کہ جو خداوند متعال نے انھیں عطا کی ہیں_
واذ قال موسی لقومہ اذکروانعمة اللہ علیکم
4_بنی اسرائیل ،عظیم نعمت سے بہرہ مند تھے_

واذ قال موسى لقومہ اذكروانعمة الله عليكم
ياد اورى كا حكم دينا ،اس بات كا قرينہ ہے كہ "نعمة الله "سے مراد ايك خاص اوراہم نعمت ہے_
5_حضرت موسى (ع) كا اپنى قوم سے ہميشہ اس با ت كو ذہن نشين كرنے كى تاكيد كرنا كہ ال فرعون كى قتل و غارت اوراذيت سے ان كى نجات كا سب سے بڑا سبب خداوند متعال ہے_
واذ قال موسى لقومہ اذكروانعمة الله عليكم اذ ا نجكم من ء ال فرعون
6_ال فرعون كے قتل وغارت اوراذيت سے بنى اسرائيل كا نجات پانا، خداوند متعال كى طرف سے ان پر ايك واضح نعمت تھى كہ جو ہميشہ ياد ركھنے كے قابل ہے_
واذ قال موسى لقومہ اذكروانعمة الله عليكم اذ ا نجكم من ء ال فرعون
7_ظالمانہ اجتماعى نظام سے نجات حاصل كرنا ،ايك ايسى الہى نعمت ہے كہ جسے ہميشہ ياد ركھنا چاہئے_
اذكروانعمة الله عليكم اذ ا نجكم من ء ال فرعون يسومونكم
8_ال فرعون كے ظالمانہ نظام سے بنى اسرائيل كى نجات كادن "ايام الله " ميں سے ہے_
و ذكّرهم با يّم الله ...واذ قال موسى لقومہ اذكروانعمة الله عليكم اذ ا نجكم من ء ال فرعون يسومونكم سوء العذاب
اس ايت ميں " اذكروا "كا كلمہ ہو سكتا ہے "ايام الله " كى ياد دہانى كرانے كے مصاديق ميں سے ہو كہ جسے بيان كرنے كا حضرت موسى (ع) كو حكم ديا گيا تھا_
9_فرعون كا خاندان اور اسكے ساتھى سب كے سب ظالم اور اذيت وازار پہنچانے والے لوگ تھے_
اذ ا نجكم من ء ال فرعون يسومونكم سوء العذاب
10_لوگوں كو ظلم وستم سے نجات دلانے اور انسانى تاريخ كے انقلاب ميں خداوند متعال كا اہم ترين كردار _
اذ ا نجكم من ء ال فرعون
11_حضرت موسى (ع) كى قوم (بنى اسرائيل) پر بدترين اذيت وازار مسلط كرنا، ال فرعون كا ہميشہ كا وتيرہ تھا_
يسومونكم سوء عذابكم
"يسومون "، " سوم " سے ہے جس كا معنى اذيت اور عذاب مسلط كرنا ہے اسے فعل مضارع كے ساتھ لانااسكے دوام اور استمرار پر دلالت كرت

ہے_
12_ال فرعون ،قوم موسى (ع) (بنى اسرائيل) كے بيٹوں كا تو وسيع پيمانے پر قتل عام كرتے تھے ليكن ان كى عورتوں كو زندہ چھوڑ ديتے تھے_
ويذبّحون ا بناء كم ويستحيون نساء كم
باب تفعيل سے " يذبّحون" كا استعمال كہ جس كا معنى تكثير بھى ہے شايد مذكورہ بالا مطلب كو بيان كررہا ہو_
13_بنى اسرائيل كے لڑكوں كو قتل كرنا اوران كى عورتوں كو زندہ ركھنا ان پر ال فرعون كى طرف سے اذيت وازار كو مسلط كرنے كى بدترين مثال ہے_
يسومونكم سوء العذاب ويذبّحون ا بناء كم ويستحيون نساء كم
" يسومونكم "كے بعد"يذبّحون ا بناء كم ويستحيون نساء كم"كو لانا ہوسكتا ہے اس كے لئے تفسيرى جملہ ہو اس صورت ميں يہى دو مورد ال فرعون كى ظالمانہ اذيتوں كى تفسير اورتوضيح ہيں_
14_معاشرے ميں مردوں كى نسبت عورتوں كى تعداد ميں اضافے اورابادى كے غيرمعتدل ہوجانے كى وجہ سے عورتوں كے لئے تكليف دہ اجتماعى مشكلات كا پيدا ہوجانا_
يستحيون نساء كم
خداوندمتعال نے ال فرعون كى طرف سے اذيت وازار كى وضاحت كے لئے لڑكوں كو قتل كرنے اورعورتوں كو زندہ ركھنے كى مثال دى ہے ممكن ہے يہ مثال اس لئے دى گئي ہو كہ اس طرح كے كام ابادى كو غيرمعتدل بنا ديتے ہيں جس كے نتيجے ميں عورتوں كى ابادى بڑھ جاتى ہے جو لوگوں كے لئے اذيت و ازار كا باعث بنتى ہے_
15_فرعون كے استبدادى نظام جيسا اجتماعى ظالمانہ نظام تاريكيوں ميں سے ايك تاريكى شمار ہوتا ہے_
ا خرج قومك من الظلمت الى النور ...اذ ا نجكم من ء ال فرعون يسومونكم سوء العذاب

16_ال فرعون كى طرف سے لڑكوں كو قتل كرنے اورعورتوں كو زندہ ركھنے جيسے بدترين اذيت وازار كا مسلط كيا جانا، بنى اسرائيل كے لئے خداوند متعال كى جانب سے ايك بڑا امتحان تھا_
يسومونكم سوء العذاب ... وفى ذلكم بلاء من ربّكم عظيم
مذكورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے كہ جب "ذلكم " كا مشارٌ اليہ ال فرعون كى طرف سے ديئے جانے والا اذيت وازار ہو_
17_بنى اسرائيل كا ال فرعون كے اذيت وازار اور قتل سے نجات حاصل كرنا، ان كے لئے خداوند متعال كا عظيم امتحان تھا_
اذ ا نجكم من ء ال فرعون ...وفى ذلكم بلاء من ربّكم عظيم
مذكورہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے كہ جب

"ذلكم "كا مشاراليہ بنى اسرائيل كا خداوند متعال كے ذريعے ال فرعون كے ظالمانہ رويئے سے نجات پانا ہو_
18_بندوں كى ازمائشے، ان پر ربوبيت الہى كا جلوہ ہے_
وفى ذلكم بلاء من ربّكم عظيم
19_ظالمانہ اجتماعى نظاموں سے نجات كى نعمت كا الہى ازمائشے كے وسيلوں ميں سے ہونا_
اذكروانعمة اللہ عليكم اذ ا نجكم من ء ال فرعون ...وفى ذلكم بلاء من ربّكم عظيم
20_خداوند كى طرف سے بندوں كى ازمائشے كا مراتب و درجات كے مطابق ہونا_
وفى ذلكم بلاء من ربّكم عظيم

ال فرعون:
ال فرعون كى تكاليف اوراذيتيں،9;ال فرعون كے ظلم،9
انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) اوربنى اسرائيل كى تاريخ،1; انحضرت (ص) اورحضرت موسى (ع) كا قصہ،1; انحضرت (ص) كى ذمہ داري،1
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے امتحانات 16،19،20;اللہ تعالى كا نجات دينا 10;اللہ تعالى كى ربوبيت كى نشانياں 18;اللہ تعالى كى نعمتيں 6،7;اللہ تعالى كا كردار10
امتحان :-
امتحان كے وسائل 19;اذيت كے ذريعے امتحان 16 ; قتل كے ذريعے امتحان 16;نجات كے ذريعے امتحان17،19;عظيم امتحانات16،17 ; امتحان كے مراتب 20
انسان :
انسانوں كا امتحان 18
ايام اللہ : 8
بنى اسرائيل :
بنى اسرائيل كا امتحان 16; بنى اسرائيل كى اذيت 11 ; بنى اسرائيل كى عورتوں كا زندہ رہنا12، 13، 16 ; بنى اسرائيل كا امتحان17، بنى اسرائيل كى تاريخ 12، 13، 16، 17; بنى اسرائيل كا اذيت و ازار 11،13;بنى اسرائيل كى نجات كے اسباب 5; بنى اسرائيل كے بيٹوں كا قتل12، 13، 16; بنى اسرائيل كى نجات6،8، 17; بنى اسرائيل كى نعمتيں3، 4، 6
تاريخ:
تاريخى تحولات كا سرچشمہ10

حکومت:
ظالمانہ حکومت15، 19
ذکر:
ذکر نعمت کے اثرات15; ذکر نعمت کی اہمیت3; بنی اسرائیل کی تاریخ کا ذکر1،2; حضرت موسی (ع) کے قصے کا ذکر 1،2; بنی اسرائیل کی نجات کا ذکر5;نعمت کا ذکر6، 7
ظالمین:9
ظلم:
ظلم سے نجات کاسبب 10
عورت:
عورتوں کے زیادہ ہونے کے اثرات 14; عورتوں کی اذیت کا پیش خیمہ14
فرعون:
فرعون کی استبدادی حکومت 15; فرعون کاظلم 15; فرعون کا سیاسی نظام15
فرعونی گروہ:
فرعونی گروہ کی اذیتیں 11; فرعونی گروہ کا بدترین ظلم وستم 13; فرعونی گروہ کا اذیت وازار دینا 9; فرعونی گروہ کے اذیت و ازار 11، 13، 16;فرعونی گروہ کا ظلم 9، 11; فرعونی گروہ کے قتل 12، 13; فرعونی گروہ کے اذیت وازار سے نجات 8، 17; فرعونی گروہ کی خصوصیات 11
گمراہي:
گمراہی کے موارد 15
مشکلات:
اجتماعی مشکلات کا پیش خیمہ 14
موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کے تقاضے 3،5; قصہ موسی (ع) سے عبرت 2; حضرت موسی (ع) اوربنی اسرائیل 5
نعمت:
ظالموں سے نجات کی نعمت 7، 19
یاددہاني:
تاریخ بنی اسرائیل کی یاددہانی 1; قصہ موسی (ع) کی یاددہانی 1

31

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (٧)
اور جب تمھارے پروردگار نے ا علان کیا کہ اگر تم ہمارا شکریہ ادا کرو گے تو ہم نعمتونمیناضافہ کر دیں گے اور اگر کفران نعمت کروگے تو ہمارا عذاب بھی بہت سخت ہے_

1_پیغمبر اکرم(ص) لوگوں کو اس بات کی یاد دہانی کرانے کے پابند تھے کہ جو بھی شخص شکرگذار ہوگا یقینا اس کی نعمت میں اضافہ ہو گا اورجو بھی کفران نعمت کرے گا وہ شدید عذاب سے دوچار ہوگا_
و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید
"و اذ تا ذّن "، "اذ قال" پر عطف ہے کہ جس میں " اذکر"مقدر ہے جس کے مخاطب پیغمبر اکرم(ص) ہیں_
2_حضرت موسی (ع) نے اپنی قوم کو خداوند متعال کے فرمان اورہدایات کو یاد رکھنے کی تاکید کی کہ جو بھی شکرگذار رہے گا خداوند عالم اس کی نعمتوں میں اضافہ فرمائے گا اورجو بھی کفران نعمت کرے گا وہ شدید عذاب میں گرفتار ہوجائے گا_
اذکروانعمة الله علیکم ...و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید
یہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب" اذ تا ذّن"قول موسی (ع) ہو اور" اذکروانعمة الله "پر" عطف ہو_

3_ربوبيت الہی کا تقاضا یہ ہے کہ شکر کرنے کی صورت میں نعمت میناضافہ کیا جائے اورکفران نعمت کی صورت میں عذاب سے ڈرایا جائے_
و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید
4_خداوند متعال کی نعمتوں کا شکر بجالانا ایك ضروری امر اورخاص اہمیت ومنزلت کا حامل ہے_

32
و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم
شکر بجالانے کے بارے میں خداوندمتعال نے خاص فرمان صادر کیا ہے جس سے شکر کی اہمیت اورمنزلت کا پتہ چلتا ہے_
5_ظالمانہ نظام سے نجات پانے کی نعمت پر شکر بجالانا اس نعمت میں اضافے اوراس کے دوام کا باعث بنتا ہے اوراس کا کفران اس نعمت کے زائل ہوجانے کااندیشہ ہوتا ہے_
اذ ا نجکم من ء ال فرعون ...و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید
6_نعمت میں اضافہ کرنا ،خداوند متعال کا کام ہے_
لئن شکرتم لا زیدنّکم
7_فرعونی گروہ کے ظلم وستم سے بنی اسرائیل کا نجات پانا ان کے لئے ایك بڑی نعمت تھی جس پر انھیں شکر بجالانا چاہئے تھا_
اذ ا نجکم من ء ال فرعون ...و اذ تا ذّن ربّکم لئن شکرتم لا زیدنّکم
"اذ تا ذّن ربّکم "کاجملہ کلام موسی (ع) کا دوام ہے کہ جس کے ذریعے وہ بنی اسرائیل کو فرعونی گروہ کے چنگل سے نجات پانے کی یاددہانی کرا رہے ہیں حضرت موسی (ع) نے اس کلام کے ذریعے اشارتاً بنی اسرائیل کو یاد دہانی کرائي ہے کہ ان کا نجات پانا، نعمت خداوندی ہے جس پر انھیں شکر بجالانا چاہئے_
8_قران کے تربیتی طریقوں میں سے ایك نیك اورپسندیدہ عمل پراجرو ثواب عطا کرنے کی بشارت دینا اوربرے اعمال پر سزا وعذاب سے ڈراناہے_
لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید
9_نعمتوں کے کم یا زیادہ ہونے میں انسان خود بنیادی کردار ادا کرتے ہیں_
لئن شکرتم لا زیدنّکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید
10_خداوند متعال کا عذاب بہت ہی شدید ہے_
ان عذابی لشدید
11_ "قال ا بو عبدالله (ع):ا یّما عبد ا نعم الله علیہ بنعمة فعرفها بقلبہ وحمدالله علیها بلسانہ لم تنفد حتی یا مرالله لہ بالزیادة وهوقولہ:" لئن شکرتم لا زیدنّکم" ; (1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ جس بندے کو بھی خداوند عالم کوئي نعمت عطا کرے تو اگر وہ اسے اپنے دل سے پہچانے اوراس نعمت پر خدا کی زبان سے ستائشے کرے تو ابھی اس کی حمدو ستائشے ختم بھی نہیں ہوگی کہ خداوند اس کی نعمت میں اضافہ کرنے کاحکم فرمائے گا اوریہ قول خداوند ہے کہ :" لئن شکرتم لا زیدنّکم" _
....

1)تفسیرقمی ،ج1،ص368_ نورالثقلین، ج2،ص6 52، ح12، 15_

33
12_"عن ا بی عبدالله (ع) قال:فیماا وحی الله عزّوجلّ الی موسی (ع) یا موسی اشکرنی حق شکری فقال: یاربّ وکیف ا شکرك حق شکرك ولیس من شکر: ا شکرك بہ الّا وا نت ا نعمت بہ عليّ؟ قال:یا موسی الان شکرتنی حین علمت ا ن ذلك منّي;(1)حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند متعال نے حضرت موسی (ع) کو وحی کی کہ اے موسی (ع) جس طرح شکر ادا کرنے کا حق ہے اس طرح میرا شکر بجا لاو _ حضرت موسی (ع) نے عرض کي:میں تیرا

شكر كس طرح بجا لاو ں كہ حق شكر ادا ہوجائے اوركوئي بھى ايسا شكر نہيں كہ جس كے ساتھ ميں تيرا شكر كروں سوائے اس كے كہ وہ شكر خود ايك نعمت ہے جو تونے مجھے عطا فرمائي ہے_ خداوند متعال نے فرمايا:اب جبكہ تم نے جان ليا ہے كہ (شكر گذارى كي) يہ نعمت ميرى طرف سے ہے تو پھر ميرا شكر بجا لاو _

13_" عن ا بى عبداللہ (ع) قال:شكرالنعمة اجتناب المحارم وتمام الشكر قول الرجل الحمدللہ ربّ العالمين;(2)اما م جعفر صادق (ع) نے فرمايا:گناہوں سے پرہيز كرنا نعمت كا شكر ہے اورشكر كامل انسان كا "الحمدللہ ربّ العالمين"كہنا ہے_

14_"عن الصادق(ع): ...ان الكبائر ... كفران النعمة "ولئن كفرتم ان عذابى لشديد" ...;(3) حضرت امام جعفر صادق عليہ السلام سے منقول ہے كہ اپ (ع) نے گناہان كبيرہ كے بارے ميں فرمايا ...بتحقيق كفران نعمت گناہان كبيرہ ميں سے ہے(جيسا كہ خداوند كا فرمان ہے) : "ولئن كفرتم ان عذابى لشديد"_

انحضرت (ص) :

انحضرت(ص) كى ذمہ دارى 1

اللہ تعالى :

اللہ تعالى كا كردار 6; اللہ تعالى كى ربوبيت كے اثرات 3; اللہ تعالى كے عذاب كى خصوصيات 10

انذار:

انذار سزا كى ايم قسم ہے8

انسان:

انسان كا كردار 9

بشارت:

....

1) كافي،ج2،ص98،ح27_بحارا لانوار، ج68 ،ص36، ح22 _
2)اصول كافي،ج2،ص95،ح10_نور الثقلين ، ج 2 ، ص 529 ،ح24_
3)مناقب ابن شهراشوب،ج4،ص251، بحار الانوار ج47 ، ص 217 ،ح4_

بشارت كا اجروثواب ہونا 8

بنى اسرائيل:

بنى اسرائيل كو نصيحت 2; بنى اسرائيل كى نجات 7; بنى اسرائيل كى نعمتيں 7

تربيت:

تربيت كا طريقہ 8

حكومت:

ظالمانہ حكومت 5

حمد:

حمد خدا كے اثرات 11

ذكر:

خدا كى نصيحتوں كا ذكر2

روايت: 11،12، 13، 14

شاكرين:

شاكرين كى نعمت كا زيادہ ہونا 21

شكر:

شكر نعمت كے اثرات1،2،3،5; شكر نعمت كى اہميت 4; شكر كى حقيقت 12; نعمت كا شكر 12; شكر نعمت كى ضرورت

4; شکر نعمت کا مطلب 13
عذاب:
اهل عذاب1،2; شدید عذاب 1،2، 10; عذاب کے مراتب 1، 2، 10; عذاب کے اسباب1،2،3
عمل:
پسندیدہ عمل کااجر 8; ناپسندیدہ عمل کی سزا 8
فرعونی گروہ:
فرعونی گروہ سے نجات 7
کفران:
کفران نعمت کے اثرات 1،2،3، 5; کفران نعمت کے موارد 14
گناهان کبیرہ:
گناہان کبیرہ کے اثرات 14
موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کی ارزوئیں 2
نعمت:
نعمت کے زیادہ ہونے کے اسباب 1، 2، 5، 9، 11; سلب نعمت کے اسباب 5; نعمت کے کم ہونے کے اسباب 9; مراتب نعمت 7; نعمت کا شکر بجا لانا 12;
ظالموں سے نجات کی نعمت 5; عظیم نعمتیں

وَقَالَ مُوسَى إِن تَكْفُرُواْ أَنتُمْ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعاً فَإِنَّ اللّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ (٨)
اور موسی (ع) نے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام بسنے والے بھی کافر ہوجائیں تو ہمارا اللہ سب سے بے نیاز ہے اور وہ قابل حمدو ستایش ہے _

1_ حضرت موسی (ع) نے اپنی رسالت کافریضہ ادا کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے کہا کہ ان کا اورپوری زمین پر بسنے والے انسانوں کا کفرخداوند متعال کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا_
وقال موسی ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان الله لغنی حمید
" ان تکفروا" میں " ان"شرطیہ ہے اوراس کا جواب"لم یتضرر هو"ہے کہ جو محذوف ہے اورجملہ" فانَّ الله يَغَني" محذوف جزائے شرط کی علت بیان کررہا ہے_
2_بنی اسرائیل کا خیال تھا کہ خداوند متعال کو ان کے ایمان لانے یا کفر اختیار کرنے سے فائدہ یاضرر حاصل ہوتا ہے_
وقال موسی ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان الله لغنی حمید
3_خداوند متعال کی نعمتوں کا کفران، اس کی ذات کو کسی قسم کاضرر ونقصان نہیں پہنچاتا_
ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیع
"ولئن کفرتم"کہ جس کا مطلب کفران (نعمت) تھا ،کے قرینے سے "ان تکفروا " سے مراد نعمات خدا کے مقابلے میں ناشکری ہوسکتی ہے_
4_حضرت موسی (ع) نے بنی اسرائیل کو نعمات الہی کے کفران سے منع کیا_
واذ قال موسی لقومہ اذکروانعمة الله علیکم ...وقال موسی ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیع
5_نعمت کے شکر بجالانے کا فائدہ اوراس کے کفران کا نقصان ،خود انسان کو پہنچتاہے_

لئن شکرتم لا زیدنّکم و ...ان تکفروا ا نتم ومن فی الا رض جمیعاً فان الله لغنی حمید
6_خداوندعالم غني(بے نیاز)اورحمید(قابل ستائشے) ہے_
ًفان الله لغنی حمید

7_خداوندمتعال کا بے نیاز اورقابل ستائشے ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ لوگونکے کفر اختیار کرنے سے اس کا کوئي نقصان اورضرر نہيں ہوتا_
ان تكفروا ا نتم ومن فى الا رض جميعاً فان الله لغنى حميد
"فان الله لغنى حميد "محذوف جزائے شرط کی تعلیل ہے اس صورت میں اس کا معنی یہ ہوجاتا ہے:خداوند عالم کے بے نیاز ہونے کی وجہ سے تمہاراکفر اسے کوئي نقصان نہيں پہنچا سکتا_

اسماء وصفات:
حمید 6; غنی 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بے نیازی کے اثرات 7; اللہ تعالی اورانسانوں کا ایمان 2; اللہ تعالی اورانسانوں کا کفر 2،7; اللہ تعالی کونقصان نہ پہنچنے کے دلائل 7;اللہ تعالی ضرر سے محفوظ ہونا1، 3
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی غلط سوچ 2; بنی اسرائیل کا کفر 1; بنی اسرائیل کونہی 4
حمد :
اللہ تعالی کی حمد 7
خود:
خود کو ضرر پہنچانا 5
شکر:
شکر نعمت کے فوائد 5
عمل:
عمل کے اثرات 5
کفر:
کفر کے اثرات 1
کفران:
کفران نعمت کے اثرات 3; کفران نعمت کا نقصان 5; کفران نعمت سے نہی 4
موسی (ع) :
حضرت موسی (ع) کی رسالت 1; حضرت موسی (ع) کے نواہی 4

37

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لاَ يَعْلَمُهُمْ إِلاَّ اللّهُ جَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّواْ أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُواْ إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ (٩)
کیا تمہارے پاس اپنے سے پہلے والوں قوم نوح اور قوم عاد و ثمود اور جوان کے بعد گذرے ہیں اور جنھیں خدا کے علاوہ کوئي نہیں جانتاہے کی خبر نہیں آئي ہے کہ ان کے پاس اللہ کے رسول معجزات لے کر آئے اور انھوں نے ان کے ہاتھوں کو انھیں کے منھ کی طرف پلٹادیا اور صاف کہہ دیا کہ ہم تمھارے لائے ہوئے پیغام کے منکر ہیں اور ہمیں اس بات کے بارے میں واضح شك ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو_

1_پیغمبر اکرم(ص) نے لوگوں کو نوح(ع) ،عاد اورثمود کی قوموں اوران کے بعد انے والی اقوام کے واقعات سے اگاہ کیا_
ا لم یا تکم نبو ا الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدھم
مذکورہ بالا مطلب اس بات پرموقوف ہے کہ جب"ا لم یا تکم"کلام پیغمبر(ص) ہی کا دوام ہوجس میں خداوند متعال نے انحضرت(ص) سے فرمایا: "ا نزلناہ الیك ...واذ قال موسی "

38

2_زمانہ بعثت كے لوگوں كاحضرت نوح (ع) ، عاد اورثمود كى قوم اوران كے بعد انے والى اقوام كى سرگذشت سے اگاہ ہونا_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

"ا لم يا تكم "ميں استفهام ،استفهام تقريرى ہے بنابراين اس جملے "كيا ان لوگوں كى خبر اپ تك نہيں پہنچي"كا معنى يہ ہوگا:يقينا ان كى خبراپ تك پہنچى ہے_

3_نوح (ع) ،عاد اورثمود كى قوم كے بارے ميں خبر ايك انتہائي اہم اورسبق اموز خبر تھي_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

"نبا "لغت ميں قابل اعتنا، مفيد اوراہم خبر كو كہا جاتا ہے مذكورہ بالا مطلب اس لئے اخذ كيا گيا ہے چونكہ گذشتہ اقوام كے عمومى ذكر" الذين من قبلكم" كے بعد مذكورہ(تين)اقوام كو ذكر (ياددہاني)سے مختص كيا گيا ہے اوران كے بارے ميں كلمہ" نبا " كى تعبير اختيار كى گئي ہے_

4_حضرت موسى نے اپنى قوم كو حضرت نوح (ع) ، عاد و ثمود كى قوم اوران كے بعد والى اقوام كى سرگذشت كى طرف متوجہ كيا_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

مذكورہ مطلب اس احتمال كى بناء پرہے كہ جب "ا لم يا تكم ... "اس كلام موسى (ع) كے بعد ہوكہ جس ميں انہوں نے فرماياتھا:" وقال موسى ان تكفروا ..."

5_بنى اسرائيل قوم نوح (ع) ،عاد وثمود كے واقعات سے اگاہ تھے_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم

6_حضرت موسى (ع) نے گذشتہ اقوام كى سرگذشت سے عبرت حاصل نہ كرنے پر اپنى قوم كى سرزنش كي_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود

7_اہم تاريخى واقعات سے استفادہ كرنا، لوگوں كى تربيت كرنے كاايك طريقہ اورانھيں تاريكيوں سے نجات دلانے كاايك وسيلہ شمار ہوتا ہے_

ا خرج قومك من الظلمت الى النور ...ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمود

8_گذشتہ اقوام كى تاريخى جزئيات سے مكمل اگاہى ركھنا فقط خداوند متعال ہى كا كام ہے_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم ...لا يعلمهم الّا الله

9_سابقہ اقوام اورملل كى تاريخ كاكچھ حصہ ابہام كا شكار ہوچكا ہے جس تك رسائي فقط وحى كے ذريعے ہى ممكن ہے_

39

والذين من بعدهم لا يعلمهم الّا الله

10_حضرت نوح (ع) ،عاد اورثمود كى قوموں كے بعد كچھ ايسى اورملتيں بھى موجود تھيں كہ جن كے بارے ميں كسى قسم كى اطلاعات نہيں ملتيں_

قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدهم لا يعلمهم الّا الله

11_انبيائے الہى مختلف قوموں منجملہ قوم نوح وعاد وثمود كے درميان روشن اورواضح دلائل و براھين لے كر مبعوث ہوئے تھے_

جاء تهم رسلهم بالبيّنت

12_قوم حضرت نوح (ع) ،عاد اورثمود اوران كے بعد انے والى اقوام كے لئے اپنے مخصوص نبى تھے_

ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح ...جاء تهم رسلهم

13_كافر اقوام ،انبيائے كرام كى طرف سے روشن دلائل ديكھنے كے بعد ان كا استہزا اوران كے سامنے واضح طور پراپنے كفر كا اظہار كرتى تھيں_

جاء تهم رسلهم بالبيّنت فردّوا ا يديهم فى ا فوههم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم بہ

" ا يديهم فى ا فوههم"ميں موجودضمير كا مرجع ايت ميں مذكورہ "اقوام "ہے اوريہ عبارت كنايہ كے طور پر اس مطلب كى طرف اشارہ كررہى ہے كہ كافر قوميں اپنے منہ پر ہاتھ ركھ كر يا سيٹياں بجا كر اپنے انبياء كا استہزا كرتى تھيں_

14_كافر قوميں جب انبيائے كرام كى طرف سے روشن دلائل ديكھتيں تو شدت سے غضبناك اورناراض ہو كراپنے كفراميز مو قف كا اظہار كرنے لگتيں_
جاء تھم رسلھم بالبيّنت فردّوا ا يديھم فى ا فوھھم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم بہ
" ردّوا ا يديھم فى ا فوھھم "سے مراد ،ان كے غضب وخشم كى طرف اشارہ ہے كہ جس كا دوسرى ايات ميں بھى ذكر كيا گيا ہے:(عضّوا عليكم الا نامل من الغيظ)_
15_كافر قوموں نے انبيائے كرام(ع) كے روشن دلائل ديكھنے كے بعد انھيں خاموش ركھنے اوران كى تبليغ كو روكنے كے لئے وسيع پيمانے پر كوششيں شروع كرديں_
جاء تھم رسلھم بالبيّنت فردّوا ا يديھم فى ا فوھھم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم بہ
يہ مفہوم اس احتمال پر مبنى ہے كہ "ردّوا "كا فاعل مذكورہ اقوام ہوں اور" ا يديھم " كا مرجع ضمير انبياء يا اقوام ہوں اور" ا فوھھم " كى ضمير كا مرجع انبياء (ع) ہوں اس صورت ميں اس كا مطلب يہ ہوگا كہ ان اقوام نے انبياء كے ہاتھوں يا اپنے ہاتھوں كو انبيائے كرام (ع) كے منہ پر ركھ ديا_
16_كافر قوموں نے نہ فقط انبيائے كرام(ع) كى دعوت كا مثبت جواب نہيں ديا اوراس پر خاموش نہيں رہے بلكہ ان كے پيغام كے بارے ميں واضح طور پر اپنے كفر كا اعلان بھى كرديا_
جاء تھم رسلھم بالبيّنت فردّوا ا يديھم

فى ا فوھھم وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم بہ
روح المعاني(ج13،ص194) ميں منقول ابوعبيدہ اوراخفش كے قول كے مطابق "فردّوا ا يديھم فى ا فوھھم "كى عبارت ان لوگوں كے لئے ضرب المثل كے طور پر استعمال ہوتى ہے جو كسى تقاضاكامثبت جواب نہيں ديتے اورخاموشى اختيار كرليتے ہيں_
17_حضرت نوح (ع) ،عاد وثمود كى قوموں اوران كے بعد انے والى اقوام نے اپنے اپنے انبياء (ع) كى دعوت كے جواب ميںاعلان كيا كہ وہ ان كى تعليمات كے بارے ميں شك وترديد ركھتى ہيں_
قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدھم ...جاء تھم رسلھم بالبيّنت ...وقالوا انا كفرنا بما ا رسلتم بہ و انا لفى شكّ ممّا تدعوننااليہ مريب
18_قوم حضرت نوح (ع) ، عاد اورثمود كى اپنے انبياء كى دعوت كے بارے ميں ترديد ، بدبينى پر مبنى تھي_
انا لفى شكّ ممّا تدعوننااليہ مريب
" شك" كے بعد " مريب" كا ذكر كرنا اگرچہ تاكيد كے لئے ہے ليكن ان دونوں كے درميان ايك قسم كا فرق بھى موجود ہے وہ يہ كہ "ريب" ميں شك بدبينى پرمشتمل ہوتا ہے_
19_انبيائے كرام (ع) كى تعليمات كے بارے ميں كفر پيشہ اقوام كے شك وترديد كاسرچشمہ ان كا كفر(ہي) تھا_
قالوا انا كفرنا بما ا رسلتم بہ و انا لفى شكّ ممّا تدعوننااليہ مريب
20_حضرت نوح (ع) ، عاد اورثمود كے زمانے كى كافر اقوام كے پاس اپنے انبيائ(ع) كے روشن دلائل كے مقابلے ميں كوئي بھى دليل اوربرھان موجود نہيں تھي_
قوم نوح وعاد وثمود والذين من بعدھم ...جاء تھم رسلھم بالبيّنت ...وقالوا انا كفرنا ...انا لفى شكّ ممّا تدعوننااليہ مريب
21_لوگوں كو ظلمت وتاريكى سے نور كى طرف لے جانے كے لئے قرانى تربيت وہدايت ايك طريقہ گذشتہ انبياء (ع) اوران كى قوموں كى سرگذشت و تاريخ بيان كرنا ہے_
اخرج قومك من الظلمت الى النور ...ا لم يا تكم نبو ا الذين من قبلكم قوم نوح وعاد وثمودوالذين من بعدھم ...جاء تھم رسلھم

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) كى ياد دہانياں 1
الله تعالى :
الله تعالى اورتاريخ 8;الله تعالى كے اختصاصات 8; الله تعالى كا علم 8

41

الله تعالی کے رسول: 12

انبیاء :

انبیاء کی تعلیمات کے بارے میں بدبینی کے برے اثرات 19; تعلیمات انبیاء کے بارے میں شك کے اثرات 19; انبیاء کا استہزاء 13; تاریخ انبیاء کی اہمیت 21;انبیاء کی بعثت 11; انبیاء کی روشن دلیلیں 11، 13، 14، 20; انبیاء کی تاریخ 11; انبیاء کے دشمن 15; انبیاء کی دعوتیں 16; تعلیمات انبیاء کے بارے میں بدبینی 18;تعلیمات انبیاء میں شك 17، 18; انبیاء سے کفر اختیار کرنے والے 13، 14، 16; انبیاء کی تبلیغ کو روکنا 15

بنی اسرائیل:

تاریخ بنی اسرائیل سے اشنائي 5; بنی اسرائیل اورقوم ثمود کی تاریخ5; بنی اسرائیل اورقوم عاد 5; بنی اسرائیل اورقوم نوح 5; بنی اسرائیل کو یاددہانی 4;بنی اسرائیل کی سرزنش 6; بنی اسرائیل کا عبرت قبول نہ کرنا 6

تاریخ:

تاریخ کے فوائد 7; تاریخ کے نامعلوم ادوار 9، 10

تربیت:

تربیت کا طریقہ7،21

دین:

دینی افات سے اگاہی 19

صالح (ع) :

حضرت صالح (ع) کی روشن دلیلیں 11

عبرت:

عبرت کے عوامل 3

قران:

قران کا ہدایت کرنا 21

قوم ثمود:

قوم ثمود کا بے منطق ہونا 20; قوم ثمود کا پیغمبر12; قوم ثمود کی بدبینی 18; قوم ثمود کا شك 17، 18; قوم ثمود کی تاریخ سے عبرت 3; قوم ثمود کا کفر 20

قوم عاد:

قوم عاد کی بے منطقی 20; قوم عاد کا نبی 12; قوم عاد کی بدبینی 18; قوم عاد کا شك 17، 18; قوم عاد کی تاریخ سے عبرت 3; قوم عاد کا کفر 20

قوم نوح:

قوم نوح کی بے منطقي20; قوم نوح کا نبی 12; قوم نوح کا بدبین ہونا 18; قوم نوح کا شك 17،18; قوم نوح کی تاریخ سے عبرت 3; قوم نوح کا کفر 20

42

کفر:

کفر پر اصرار 16

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی بدبینی 19;گذشتہ اقوام کے اثرات 19; گذشتہ اقوام کا استہزاء کرنا 13; گذشتہ اقوام کی تاریخ کی اہمیت 3، 21; گذشتہ اقوام کی تاریخ 10; گذشتہ اقوام کی سازش 10; گذشتہ اقوام کی دشمنی 15; گذشتہ اقوام کو دعوت 16; گذشتہ اقوام کا شك 17; گذشتہ اقوام کا غضب 14; گذشتہ اقوام کا کفر 13; گذشتہ اقوام کی ہٹ دھرمی 13، 14، 16; گذشتہ اقوام کے کفر کا سرچشمہ 19

گمراہي:

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُواْ إِنْ أَنتُمْ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (١٠)

تو رسولوں نے کہا کہ کیا تمھیں اللہ کے بارے میں بھی شك ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور تمھیں اس لئے بلاتا ہے کہ تمھارے گناہوں کو معاف کردے اور ایك معینّہ مدّت تك زمین میں چین سے رہنے دے تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ تم سب بھی ہمارے ہی جیسے بشر ہواور چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے روك دوجنکی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے تو اب کوئي کھلی ہوئي دلیل لے آئو_

1_جب انبیائے الہی کو اپنی دعوت کے بارے میناپنی قوموں کی طرف سے شك وتردید کا سامنا کرنا پڑا تو وہ انھیںایك ناقابل تردید برھان سے قانع کرنے لگے_
انا لّفی شكّ ممّا تدعوننااليہ مریب _قالت رسلھم ا فی اللہ شكّ فاطرالسموت والا رض
2_ گذ_شتہ اقوام کے انبیاء (ع) نے، خداوند متعال کے بارے میں اپنی اقوام کے شك وتردید کا جواب دینے کے لئے ایك منفرد طریقہ اپنایا_
انا لفی شكّ ممّا تدعوننا ...قالت رسلھم ا فی اللہ شكّ فاطرالسموت والا رض
3_روش سؤال قرآن کریم کے تعلیمی طریقوں میں سے

ايك طريقہ ہے_

ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

4_موجودات كائنات كے مخلوق ہونے كى طرف توجہ كرنے سے ، وجود خداوند كے بارے ميں كسى قوم كا شك وشبہ باقى نہيں رہتا_

ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

ايت ميں استفہام، انكار كے لئے ہے لہذا ايت كا معنى اس طرح ہوگا:"خداوند عالم كے اسمانوں اورزمين كے خالق ہونے كے بارے ميں كسى قسم كا شك نہيں چونكہ يہ مخلوق ہيں لہذا كسى خالق كے محتاج ہيں پس عقلى طور پر خداوند متعال كے وجود كے بارے ميں كوئي شك وشبہ باقى نہيں رہتا_

5_مخلوقات كا اپنى علت اورخالق كا محتاج ہونااپك بديہى اورناقابل ترديد چيز ہے_

ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

خداوند متعال كا آسمان و زمين كے موجودات كى نسبت اپنى خالقيت سے ہر قسم كے شك كى نفى كرنا ايك (منطقي)قضيے پر مشتمل ہے كہ جس كے كبرى كو واضح اوربديہى ہونے كى وجہ سے (يہاں) ذكر كرنے كى ضرورت نہيں ہے اور وہ يہ كہ ہر مخلوق (معلول)كو خالق(علت)كى ضرورت ہوتى ہے يہ ايك ايسى بات ہے كہ جس ميں كوئي بھى عاقل خواہ وہ كافر ہى كيوں نہ ہو،شك وترديد نہيں كرسكتا_

6_ مخلوقات (معلول)كے ذريعے خالق(علت) كا پتہ چلانا(برہان انّ)انبيائے الہى (ع) كے ان براہين ميں سے ايك ہے كہ جس سے وہ خداوند متعال كے وجود كو ثابت كرتے تھے_

ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

اسمانوں اورزمين كى نسبت خداوند كى خالقيت ميں شك وترديد كى نفى درحقيقت اس لئے كى جاتى ہے تاكہ لوگوں كو اسمانوں اورزمين كے مخلوق ہونے كى طرف متوجہ كيا جائے اوراس طرح وہ خالق كى طرف اپنے محتاج ہونے سے اگاہ ہوجائيں گے اوريہى " برہان انّ" سے استفادہ ہے_

7_خداوند متعال اسمانوں اور زمين(كائنات) كاخالق ہے_

ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

8_ زمين كا پھٹنا اوراس ميں سے زمينى موجودات كا نكلنا اوراسمان كا پھٹنا اوراس ميں سے اسمانى موجودات كا ظاہر ہونا، ايات خداوندى ميں شمار ہوتا ہے_

ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض

لغت ميں "فاطر" كا معنى پھاڑنے والے كے ہيںلہذا احتمال ہے كہ "ٞ فاطرالسموت والا رض" سے مراد اس كا لغوى معنى ہو يعنى اسمان وزمين كا پھاڑنا اور ان ميں سے اسمانى وزمينى موجودات كو ظاہر كرناہے _

9_ كائنات ميں متعدد اسمانوں كا موجود ہونا_

فاطرالسموت

10_خداوند متعال كا لوگوں كے بعض گناہوں كو بخشنے

اوران كى اجل (موت) كو ايك معين مدت تك ٹالنے كى خاطر انھيں ايمان كى طرف دعوت دينا_

يدعوكم ليغفرلكم من ذنوبكم ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

11_ ايمان كا فائدہ خود انسان كو ہوتا ہے_

يدعوكم ليغفرلكم من ذنوبكم ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

12_ انبيائے الہى كى دعوت، خداوند عالم ہى كى دعوت ہے_

ممّا تدعوننااليہ ... يدعوكم ليغفرلكم

13_ خداوند عالم پرايمان، بعض گناہوں كى مغفرت اورطبيعى موت تك زندگى كے جارى رہنے كا سبب بنتا ہے_

يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي

14_ انسانوں کی دنیوی زندگی کے دوام میں معنویات کا مو ثر کردار ادا کرنا_
يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي
" يدعوكم " سے مراد ایمان کی طرف دعوت بھی ہوسکتی ہے کہ جومعنویات میں سے ہے اور اس کے نتائج میں سے ایك ا جل (موت) کا اجل مسمّی تك ٹلنا ہے اس سے دنیوی زندگی پر معنویت کے مو ثر ہونے کا پتہ چلتا ہے_
15_ انسان کی طبیعی موت سے پہلے اس کی موت کے واقع ہونے کاامکان_
يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي
خداوند متعال کا یہ فرمانا کہ وہ تمہیں دعوت دیتا ہے تاکہ تمہاری زندگی " اجل مسمّی " تك باقی رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ طبیعی موت سے پہلے بھی موت اسکتی ہے_
16_ ہدایت کرنے کے سلسلے میں انبیائے الہی کے طریقوں میں سے ایك مادی و معنوی اجر کے وعدے کے ذریعے لوگوں کی تشویق کرنا تھا_
يدعوكم ليغفرلكم ...ويو خّركم الى ا جل مسمًّي
طولانی عمر سے مادی اورمغفرت سے معنوی اجر مراد ہے_
17_ گذشتہ اقوام کے کفار اپنے انبیاء (ع) کی منطقی دعوت کا مثبت جواب دینے کی بجائے ان کے بشر ہونے کے بہانے ،ان کی دعوت کو ردّ کر دیتی تھیں_
قالت رسلهم ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض ...قالو ان ا نتم الّا بشر مثلن
18_کفار کا اعتقاد تھا کہ انسان مقام رسالت پر فائز نہیں ہوسکتاہے_
قالو ان ا نتم الّا بشر مثلن
کفار، انبیاء کی طرف سے ایمان کی دعوت کے جواب میں کہتے تھے:' ' ان ا نتم الّا بشر

مثلنا" اس جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے اعتقاد کے مطابق بشر، نبی نہیں ہوسکتا_
19_ انبیاء (ع) کے مخالفین ، ان کے منطقی استدلال کا جواب دینے کے بجائے ان کی شخصیت پر حملہ آور ہوتے تھے_
قالت رسلهم ا فى الله شكّ فاطرالسموت والا رض ...قالو ان ا نتم الّا بشر مثلن
20_ گذشتہ دور کی کافر قومیں انبیاء کرام (ع) کو پیروی کے قابل خصوصیات سے عاری جانتی تھیں_
قالو ان ا نتم الّا بشر مثلن
کفار انبیاء کے جواب میں انھیں اپنے جیسا قرار دیتے ہوئے اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتے کہ انبیاء (ع) ان سے برتر و افضل نہیں ہیں لہذا ان میں نبوت کے عہدے پر فائز ہونے کی ضروری خصوصیات موجود نہیں ہیں_
21_ حضرت نوح (ع) ، عاد اورثمود کی قومیں اوران کے بعد انے والی قومیں اپنے اباو اجداد کے خداو ں کی پرستش کرتی تھیں_
تريدون ا ن تصدّونا عمّا كان يعبد ء اباو ن
22_گذشتہ اقوام، خداپرستی کی طرف انبیاء (ع) کی دعوت کو اپنے معبودوں کو منظر عام سے ہٹانے کی کوشش قرار دیتے ہوئے اس (دعوت)کی مخالفت پر اتر اتیں_
تريدون ا ن تصدّونا عمّا كان يعبد ء اباو ن
23_گذشتہ دور کی کافر قومیں متعصب تھیں اوراپنے اباو اجداد کی اندھی تقلید کرتی تھیں_
تريدون ا ن تصدّونا عمّا كان يعبد ء اباو ن
24_ ثقافتی اوراجتماعی حالات ائندہ نسلوں کے عقائد اورنظریات پر واضح طور پر اثر انداز ہوتے ہیں_
تريدون ا ن تصدّونا عمّا كان يعبد ء اباو ن
کفار اپنے اباو اجداد کے مذہب کو عقل ومنطق کی بنیاد پر قبول کرنے یا اس کے درست ہونے کا دعوی کرنے کے بغیر اس کے بارے میں تعصب امیز گفتگو کرتے تھے اس سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ دور کی اقوام کے رسم ورواج ائندہ نسلوں پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں_
25_غیر خدا کی عبادت کرنے میں اباو اجداد کی تقلید کرنا ،ایك غلط کام ہے جس کے خلاف انبیائے الہی نے آواز بلند كي_
تريدون ا ن تصدّونا عمّا كان يعبد ء اباو ن

26_ چند نسلوں كے درميان كسى عقيدے كا متداول اورجارى رہنا گذشتہ زمانے كے كافروں كے لئے ايك قابل قبول دليل تھي_
تريدون ا ن تصدّونا عمّا كان يعبد ء اباو ن
27_ كافراقوام كے معبود ہر قسم كے شعور و ادراك سے عارى تھے_
عمّا كان يعبد ء اباو ن

ہوسكتا ہے كفار كے معبودوں كا تعارف كرانے كے لئے " مائے موصولہ"كا استعمال كہ جو اكثر اوقات شعور سے عارى چيزوں كے لئے لايا جاتا ہے، مذكورہ نكتے كو بيان كرنے كے لئے ہو_
28_ گذشتہ زمانے كى كافر قوميں ، انبيائے كرام(ع) كى واضح دعوت كے مقابلے ميں شبہات پيدا كركے ان سے روشن اورقاطع دليل (معجزہ) طلب كرتى تھيں_
ان ا نتم الّا بشر مثلنا ... فا تونا بسلطن مبين

بشر کی نبوت 18
نظام علیت:5
ہدایت:
ہدایت میں تشویق 16; ہدایت کا طریقہ 16

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلاَّ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ يَمُنُّ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَعلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (١١)
ان سے رسولوں نے کہا کہ یقینا ہم تمھارے ہی جیسے بشر ہیں لیکن خدا جس بندے پر چاہتا ہے مخصوص احسان بھی کرتاہے اور ہمارے اختیار میں یہ بھی نہیں ہے کہ ہم بلا اذن خدا کوئي دلیل یا معجزہ لے آئیں اور صاحبان ایمان تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں_

1_انبیائے کرام ان کے کفار کے مقابلے میں کہ جوبشریت کو مقام نبوت کے منافی جانتے تھے، اپنے بشر ہونے کی تاکیداوراس کے مقام نبوت کے ساتھ منافی نہ ہونے کا اعلان کرتے_
قالوا ان ا نتم الّا بشر مثلنا ...قالت لهم رسلهم ان نحن الّا بشر مثلكم ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
2_اپنے مخالفین کے مقابلے میں انبیائے الہی ایکہی قسم کا رویہ اورمو قف رکھتے تھے_
قالت لهم رسلهم ان نحن الّا بشر مثلكم
3_ حق بات کااعتراف ایك پسندیدہ اورمطلوب فعل ہے خواہ وہ کسی دشمن کی زبان سے ہی نکلی ہو_
قالوا ان ا نتم الّا بشر مثلنا ...قالت ... ان نحن الّا بشر مثلكم
انبیائے الہی مخالفین کو جواب دیتے وقت ، اپنے بشر ہونے کے بارے میں ان کے قول کی تائید

کرتے تھے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعیت کااعتراف کرنا ایك پسندیدہ فعل ہے_
4_ خداوند متعال جسے بھی چاہتا ہے ، عظیم نعمت دے دیتا ہے_
ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
لغت میں " منت " عظیم اوربڑی نعمت کو کہتے ہیں_
5_ انبیائے الہی ،خداوند متعال کی طرف سے اپنے لیے مقام نبوت کے انتخاب کو اس کی عظیم نعمت جانتے تھے_
ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
6_ مقام نبوت پرفائز ہونا، مشیت الہی پرموقوف ہے_
ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
7_ مقام نبوت ورسالت ،خداوندمتعال کی جانب سے خاص بندوں کے لئے ایك بڑی نعمت اورعطیہ ہے_
ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
8_ عظیم الہی نعمت اوربخشش سے اپنی بہرہ مندی کا اعلان کرنے میں انبیائے الہی ایك خاص تواضع اورادب کالحاظ کرتے تھے_
ان نحن الّا بشر مثلكم ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
یہ کہ انبیائے الہی نعمت خداوند سے اپنے بہرہ مند ہونے کو ان کلمات کے ساتھ کہ " ہم اس قسم کے مقام و منزلت اورنعمت سے بہرہ مند ہیں"بیان کرنے کے بجائے یہ کہتے تھے:"خداوند متعال نے(ہم پر)اس طرح فضل وکرم کیا ہے" اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
9_خداوند متعال کی عظیم نعمات سے بہرہ مند ہونے میں انسانوں کے مختلف درجات اوررتبے ہیں_
ان نحن الّا بشر مثلكم ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
انبیائے کرام بشر ہونے کے لحاظ سے لوگوں کے ساتھ اپنے مساوی ہونے کا اعتراف کرتے تھے اوراس بات کے ساتھ ساتھ اس چیز کی یاد دہانی بھی کراتے تھے کہ ان میں اوردوسرے انسانوں میں خداوند متعال کی خاص نعمت اوربخشش سے بہرہ مند ہونے میں فرق ہے اس سے انسانوں کے درجات اوررتبے کے فرق کا پتہ چلتا ہے_

10_ نعمات الہی سے بہرہ مند افراد کے لئے بہتر ہے کہ وہ فروتنی اورتواضع اختیار کریں اوراپنی اس بہرہ مندی کو خداوند کافضل وکرم جانیں_
ولكنّ الله يمنّ على من يشاء من عباده
11_کفار کی جانب سے معجزہ طلب کئے جانے پر انبیائے کرام اپنے اپ کو اذن خدا کے بغیر معجزہ دکھانے کی طاقت سے عاری قرار دیتے تھے_
وماكان لنا ا ن نا تيكم بسلطن الّا باذن الله

12_ انبیائے الہی نے اپنی اقوام پرواضح کردیا تھا کہ مو منین کو فقط خداوند متعال کو ہی سہارا بنانا اوراسی پر توکل کرنا چاہیئے_
وعلى الله فليتوكّل المو منون
13_ کفار کی جنگ و ستیز کے مقابلے میں مو منین کے محاذ کی تقویت کے لئے انبیائے کرام انھیں خداوند متعال پر توکل اوربھروسہ کرنے کی تلقین کرتے تھے_
وعلى الله فليتوكّل المو منون
یہ کہ انبیائے الہی مخالفین کو جواب دینے کے بعد اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ مو منین کو خداوند متعال پر بھروسہ کرنا چاہئے ، یہ درحقیقت ان کی جانب سے اس بات کی طرف راہنمائي ہے کہ مخالفین اوردشمنوںکے مقابلے میں (ہمیں) خداوند پر تکیہ کرنا چاہیے_
14_خداوندمتعال پر ایمان کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اس پر توکل کیا جائے_
وعلى الله فليتوكّل المو منون
"وعلى الله فلتتوكل"کی بجائے جملہ " و على الله فليتوكل المؤمنون" میں اسم فاعل وصفی (مؤمنون) کا ذکر کرنا اور صیغہ متکلم کی جگہ غائب کا استعمال اسی مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_
15_انبیائے الہی اپنے اپ کو مو منین میں سے جانتے تھے_
قالت لهم رسلهم ...وعلى الله فليتوكّل المو منون
بعد والی ایت میں عبارت " ومالنا ا لّا نتوكّل على الله "کے قرینے سے " فليتوكّل المو منون" میں یقینا خود انبیائے کرام بھی شامل ہیں خداوند پر توکل کی ضرورت کو بیان کرنے کے لئے فعل غائب اورفاعل جمع سے استفادہ کا مطلب، حکم کو مو منین کے لئے عمومیت دینا ہے_
16_ اپنے مخالفین اورکفار کے اعتراضات وشبہات کا بغیر کسی ابہام کے منطقی جواب دینے پر انبیاء کاخصوصی توجہ دینا_
قالوا انا كفرنا ...انا لفى شك مما تدعوننا ...قالت رسلهم ا فى الله شك ...قالوا ان ا نتم الّا بشر ...قالت لهم رسلهم ان نحن الّا بشر ...وما اكان لناا ن نا تيكم بسلطن
17_دینی شبہات کامنطقی جواب دینا ضروری ہے_
قالت لهم رسلهم ...وعلى الله فليتوكّل المو منون
یہ کہ خدواند متعال ، ان ایات میں مخالفین کے ساتھ انبیائے کرام کے منطقی روش کو بیان کررہا ہے لہذا ہوسکتا ہے دینی شبہات کے مقابلے میں عقلی اورمنطقی رویہ اختیار کرنے کے بارے میں ايك عملی نمونہ پیش کرنا مقصود ہو_

اقرار:
حق بات کا اقرار 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے اذن کی اہمیت 11 ; اللہ تعالی کی بخششیں 4، 7 ; اللہ تعالی کا فضل 10; اللہ تعالی کی مشیت 4، 6 ; اللہ تعالی کی نعمتیں 5، 7، 8

53

وَمَا لَنَا أَلاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (۱۲)
اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جب کہ اسی نے ہمیں ہمارے راستوں کی ہدایت دی ہے اور ہم یقینا تمھاری اذیتوں پر صبر کریں گے اور بھر بھروسہ کرنے والے تو اللہ ہی بھروسہ کرتے ہیں_

1_خداوند متعال کی جانب سے ہدایت پانے کے بعد انبیائے کرام(ع) خدا پر بھروسہ نہ کرنے کی کسی بھی توجیہ کو جائز نہیں سمجھتے تھے_
ومالنا ا لّا نتوکّل علی اللہ وقد ھدنا سبلن
2_انبیائے کرام، مقام توکل پر فائز تھے_
ومالنا ا لّا نتوکّل علی اللہ
3_تمام انبیاء (ع) اپنے اپ کو خداوند عالم کی خاص ہدایت کا مرہون منت قرار دیتے تھے_

وقد هدانا سبلنا
4_ہدایت الہی سے بہرہ مندی كا تقاضا ہے كہ اس پر توكل كيا جائے_
ومالنا ا لّا نتوكّل على الله وقد هدنا سبلنا
جملہ "وقد هدنا " ميں "واو "حاليہ ہے_
5_اسمانى شريعتيں متعدد اورمتنوع تھيں_
هدنا سبلنا
ہوسكتاہے كلمہ جمع "سبل"' كا "نا " كى طرف اضافہ انبيائے كرام(ع) ميں سے ہر ايك كے راستے كى طرف اشارہ ہو اور"راستوں"سے مراد "صاحب الميزان" كے بقول وہ شريعتيں ہيں كہ جو انبيائے كرام(ع) كو عطا كى گئي تھيں_
6_انبيائے كرام(ع) ميں سے ہر نبى خداوند متعال كى جانب مخصوص راستے كا حامل تھا_ *
وقد هدنا سبلنا

احتمال ہے كہ ضمير متكلم كى طرف "سبل "كے اضافے سے مراد يہ ہو كہ انبيائے كرام(ع) ميں سے ہر نبى كواپنے ايك خاص راستے كى ہدايت كى گئي ہو جو خدا نے اس كے لئے معين فرمايا ہے_
7_كافر قوميں، انبيائے كرام(ع) كو اذيت و ازار پہنچاتى تھيں_
ولنصبرنّ على ما ء اذيتمون
8_سابقہ قوموں ميں مبعوث ہونے والے انبياء نے صراحت كے ساتھ كہہ ديا تھا كہ وہ ان كى ہر قسم كى اذيت اورازار كے مقابلے ميں صبر واستقامت اختيار كريں گے_
ولنصبرنّ على ما ء اذيتمون
9_رسالت الہى كى انجام دہى كے لئے صبر اورخدا پرتوكل دوضرورى ہتھيار ہيں_
ومالنا ا لّا نتوكّل على الله ... ولنصبرنّ على ما ء اذيتمون
10_جو لوگ سہارے اورتكيہ كى تلاش ميں ہيں انہيں فقط خداوند متعال كو ہى اپنا سہارا بنانا اوراسى پر توكل كرنا چاہئے_
وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون
11_انبيائے كرام(ع) اپنى دعوت اورعمل كے ذريعے لوگوں كو خداوند پرتوكل كى تعليم ديتے تھے_
وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون_ومالنا ا لّا نتوكّل على الله ...وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون
12_انبيائے كرام (ع) كى نظر ميں فقط خداوند متعال ہى كى ہستى توكل اوربھروسے كے قابل ہے_ *
وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون
13_خداوند متعال كا ہرلحاظ سے صاحب استقلال اورذاتى طور پركامل ہوناس بات كو مستلزم ہے كہ توكل كيلئے صرف ذات خداوندى ہى سزاوار ہے_
ومالنا ا لّا نتوكّل على الله وقد هدنا سبلنا ...وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون
14_"سئل ا بو عبدالله (ع) عن قول الله : "وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون" قال: الزارعون;حضرت امام جعفر صادق (ع) سے خداوند كے قول "وعلى الله فليتوكّل المتوكّلون" كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں منقول ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا: متوكلين سے مراد كاشت كار ہيں_

اديان :
اديان كا متعدد ہونا 5;اديان كى انواع 5
....

1)من لايحضرہ الفقيہ ،ج 3،ص16،ح14،نور الثقلين ،ج2،ص530،ح31،30_

الله تعالى :

الله تعالی کی بے نیازی 13;الله تعالی کا کمال 13;الله تعالی کی خاص ہدایات3
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کو اذیت 7;انبیاء (ع) کا توکل کو اہمیت دینا 1; انبیاء (ع) کی بصیرت 3;انبیاء (ع) کی تعلیمات 11;انبیاء (ع) کی توحید 12;انبیاء (ع) کا توکل 2،12،11;انبیاء (ع) کی دعوت 11;انبیاء (ع) کا راستہ 6;انبیاء (ع) کا صبر 8;انبیاء (ع) کے فضائل 2;انبیاء (ع) کی ہدایت 1،3
توکل :
توکل کی اہمیت 9،10;خدا پر توکل 13;توکل کی دعوت 11;توکل کا پیش خیمہ 4
دین :
تبلیغ دین کے ذرائع9
روایت :14
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کی اذیت و ازار 7،8
صبر :
صبر کی اہمیت 9
کاشتکار:
کاشتکاروں کا توکل 14
متوکلین :
متوکلین سے مراد 14
ہدایت :
ہدایت کے اثرات 4

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ (١٣)
اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کردیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف پلٹ آئو گے تو پروردگار نے ان کی طرف وحی کی کہ خبردار گھبرائو نہیں ہم یقینا ظالمین کو تباہ و برباد کردیں گے_

1_گذشتہ کافر قومیں انبیا ء (ع) کی جانب سے روشن براہین اور منطقی دلائل دیکھنے کے بعد بھی اپنے موقف پر ڈٹی

رہتی تھیں اور انھیں جلاوطنی یا طاقت کے ذریعے کفر (ارتداد) کی جانب لوٹانے کی دھمکی دیتی تھیں _
وما لنا ا لّا نتوکّل___ لنصبرنّ علی ماء اذیتمونا___ وقال الذین کفروا لرسلهم لنخرجنّکم من ا رضنا ا و لتعودنّ فی ملّتن
2_ انبیاء (ع) کے منطقی براہین کا جواب دینے سے عاجز ہونے کی صورت میں کفار دھمکی اور طاقت کے استعمال کو وسیلہ بناتے تھے_
جائتهم رسلهم بالبیّنٰت ___قالوا اناکفرنا___ولنصبرنّ___وعلی الله فلیتوکّل المتوکّلون_وقال الذین کفروا لرسلهم لنخرجنّکم من ا رضنا ا و لتعودنّ فی ملّتن
3_کافر قومیں نہ فقط انبیاء (ع) کی تعلیمات کو قبول نہیں کرتی تھیں بلکہ خود ان کی دینداری کو بھی برداشت نہیں کر پاتی تھیں _
وقال الذین کفروا لرسلهم لنخرجنّکم من ا رضنا ا و لتعودنّ فی ملّتن
4_گذشتہ کافر قومیں انبیاء (ع) کے مقابلے میں اپنے اپ کو طاقتور جانتی اور دعوی کرتی تھیں کہ جس زمین پر وہ اور انبیاء (ع) رہتے ہیں وہ انکی ملکیت ہے_
لنخرجنّکم من ا رضن
چونکہ وہ اقوام انبیاء (ع) کو نکالنے کی دھمکی دیتی تھیں،اس سے قدرت مند ہونے کا احساس ظاہر ہوتا ہے اور انھوں نے "ارض"(سر زمین)کو اپنی طرف نسبت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس پر مالکیت اور حاکمیت کی دعویدار(بھي)

تھیں_
5_کافر قومیں اپنے عقائد اور شریعت کو پیروی کے لائق جانتی تھیں_
ا و لتعودنّ فی ملّتن
6_کافر قومیں انبیا ئے کرام (ع) کے معاشرے میں باقی رہنے کی صورت میں(لوگوں پر) انکی تعلیمات کی تاثیر اور انکے پھیلنے سے خوفزدہ تھیں _
لنخرجنّکم من ا رضنا ا و لتعودنّ فی ملّتن
7_کفار کی جانب سے انبیاء (ع) کو دھمکی دیئے جانے کے بعد خداوند تعالی نے انبیائے کرام (ع) کو وحی کی کہ وہ ظالموں کو ہلاك کر دے گا_
قالوا___لنخرجنّکم ___ فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین
8_انبیاء (ع) کے ظالم مخالفین کو ہلاك کر کے ان کی حمایت کرنا ،ربوبیت خداوند کا تقاضا ہے_
فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین
9_انبیائے کرام (ع) خداوند متعال کی خصوصی عنایت اور تربیت سے بہر ہ مند تھے_
فا وحی الیھم ربّھم
10_تعلیمات انبیاء (ع) کی مخالفت کرنے والی (تمام)کافر

قومیں ،ظالم تھیں _
وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم ___ فا وحی الیھم ___ لنھلکنّ الظلمین
11_تعلیمات انبیاء (ع) سے کفر اور ان کے ساتھ جنگ و جدال ،ظلم ہے _
وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم ___فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین
12_ کفار کی طر ف سے اذیت وازار کے مقابلے میں خداوند متعال پر توکل اورصبر کرنا ،حمایت الہی سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ بنتا ہے_
وعلی الله فلیتوکّل المتوکّلون___ ولنصبرنّ علی ماء اذیتمونا___ فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین
13_نافرمان لوگوں کووعظ ونصیحت اور اتمام حجت کے بعد سزا دینی چاہیے_
جائتھم رسلھم بالبیّنت ___ وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم من ا رضنا___ فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین
14ظالموں کی ہلاکت اور تباہی ،سنن الہی میں سے ہے_
لنھلکنّ الظلمین
"لنھلکنّ الظلمین" کو لام ونون جیسی تاکیدی قیود اور فعل مضارع کہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے ،کے ساتھ لانا ہو سکتا ہے مذکورہ سنت کے بیان کے لئے ہو_

ارتداد:
ارتداد کی دھمکی 1
الله تعالی :
الله تعالی کی ربوبیت کے اثرات8;الله تعالی کی حمایتیں 7،8;الله تعالی کی ربوبیت9;الله تعالی کی حمایتوں کا پیش خیمہ12;الله تعالی کی سنن 14; الله تعالی کا خاص لطف9
انبیاء (ع) :
انبیاء کی دھمکی کے اثرات 7;انبیا ء واضع دلائل 1; انبیاء کو دھمکی 1;انبیاء کے حامی 8;انبیاء کے دشمن3;انبیاء کے دشمنوں کا ظلم 10;انبیاء کے ساتھ مقابلہ 11; انبیاء کی پرورش کرنے والے 9; انبیاء کو وحی 7;انبیاء کے دشمنوں کی ہلاکت 7،8
توکل :
توکل کے اثرات 12

جلاوطني:
جلاوطنی کی دھمکی 1
خوف:
تعلیمات انبیا ء (ع) سے خوف 6
دین:
دین کے دشمن 3;دین کے دشمنوں کا ظلم 10
سر زمین :

گذشتہ اقوام کی سر زمین کی مالکیت 4;انبیاء (ع) کی سر زمین کی مالکیت4
صبر:
صبر کے اثرات 12
ظالمین :
ظالمین کی حتمی ہلاکت7;ظالمین کی ہلاکت8،14
کفار:
کفارکے ساتھ نمٹنے کا طریقہ1،2;کفارکی منہ زوري2;کفارکی اذیتونپرصبر 12
کفر:
انبیاء (ع) سے کفر11
گزشتہ اقوام :
گزشتہ اقوام کا دعوی 4; گزشتہ اقوام کی فکر5; گزشتہ اقوام کے عقیدے کی پیروي5;گزشتہ اقوام کا خوف6;گزشتہ اقوام کی دھمکیاں 1;گزشتہ اقوام کی دشمنی 1،3;گزشتہ اقوام کی قدرت طلبي4;گزشتہ اقوام کی پریشاني6
نافرمان لوگ:
نافرمان لوگوں پر اتمام حجت 13;نافرمان لوگوں کے سزا کی شرائط13;نافرمان لوگونکی ہدایت 13

وَلَنُسْكِنَنَّـكُمُ الأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ (١٤)
اور تمھیں ان کے بعد زمین میں آباد کردیں گے اور یہ سب ان لوگوں کے لئے جو ہمارے مقام اور مرتبہ سے ڈرتے ہیں اور ہمارے عذاب کا خوف رکھتے ہیں_

1_کفار کی جانب سے انبیاء (ع) کو نکالے جانے کی دھمکی کے بعد خداوند متعال کا ا نہیں اپنی سر زمین میں بسانے کا وعدہ دینا_
وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیھم ... ولنسکننّکم الا رض من بعدھم
2_خداوند متعال ، حق سے برسرپیکارظالمین کی سرکشی کے مقابلے میں حق طلب مظلوموں کے گروہ کا دفاع اور حمایت کرتا ہے_
وقال الذین کفروا ... لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین_ولنسکننّکم الا رض من بعدھم

3_ظالم کفارکی جانب سے انبیاء الہی کو ا نکے ابا ئي وطن سے نکالے جانے کی دھمکی کے بعد خدا وند متعال کا ظالم کفار کو موت کی تہدید کرنا _
وقال الذین کفروا ... لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین_ولنسکننّکم الا رض من بعدھم
4_کافر اقوام کی جانب سے انبیاء الہی (ع) کی دعوت ردّ ہو جانے ، ان کی جانب سے انبیاء (ع) کو ازار واذیت دینے اور دھمکی ملنے کے بعد خداو ند متعال کا انبیاء (ع) کو تسلی دینا_
ولنصبرنّ علی ماء اذیتمونا ... وقال الذین کفروا لرسلھم لنخرجنّکم من ا رضنا ... فا وحی الیھم ربّھم لنھلکنّ الظلمین_ولنسکننّکم

الا رض من بعدهم
5_ ظالموں کی ہلاکت کے ذریعے انکے چنگل سے نجات پا کر انکی جگہ حاصل کرنا ،فقط انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جوخداوند کے مقام وعید سے ڈرتے ہوں_
لنهلكنّ الظلمين ولنسكننّكم الا رض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
6_وہی لوگ خداوندعالم کی خصوصی امداد سے بہرہ مند ہو تے ہیں جو اس کے مقام وعید اور حساب وکتاب سے ڈرتے ہوں _
ولنسكننّكم الا رض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
"مقام" اسم مکان ہے اور اس کے بعد انے والے خوف اور وعید کے قرینے سے ہوسکتاہے کہ حساب و کتاب کے لیے جو مکان بنایا گیا ہو وہ مراد ہو_
7_خداوند عالم کی جانب سے حساب و کتاب لیئے جانے اور اس کی وعید کا خوف ،خداوند متعال کی جانب سے ا یك قابل تشویق اور قدرو منزلت کی حامل چیز ہے_
ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
8_امور کی مضبوطی اور استحکام خداوند تعالی کے ہاتھ میں ہے_
ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
"مقام " ہو سکتا ہے مصدر میمی اور امور کے خداوند عالم کے ساتھ قائم ہو نے کے معنی میں ہو
9_ انسانوں کی زندگی اورتاریخی تحولات پر معنوی اور باطنی احوال کااثر انداز ہونا_
لنهلكنّ الظلمين ولنسكننّكم الا رض ...ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
"ذلك" ظالم اقوام کی ہلاکت کے بعد انبیائ(ع) کے ان کی جگہ اباد ہونے کی علت بیان کر رہا ہے چونکہ اس اہم تبدیلی اور تحول کے دوران خداوند عالم کے حساب وکتاب اور وعید سے ڈرنے کا اہم کردار بیان کیا گیا ہے کہ جو ایك معنوی چیز ہے_
10_الہی امداد سے بہرہ مند ہونے کے لئے حتی انبیاء

کرام (ع) میں بھی خاص شرائط اور خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے_
ولنسكننّكم الا رض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
11_انبیائے کرام (ع) خداوند متعال کے مقام و منزلت سے ڈرنے کی وجہ سے الہی حمایت سے بہرہ مند ہوئے ہیں _
فا وحى اليهم ربّهم لنهلكنّ الظلمين_ ولنسكننّكم الا رض ...ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد
12_(وقال النبي(ص) من اذى جاره طمعاً فى مسكنه ورثه الله داره وهو قوله: "وقال الذين كفروا___ فا وحى اليهم ربّهم لنهلكنّ الظلمين_ولنسكنّكم الا رض من بعدهم)(1)رسول خدا (ص) نے فرمایا ہے کہ جو بھی اپنے ہمسائے کا گھر ہتھیانے کی لالچ میں اذیت و ازار پہنچائے تو خداوند عالم اپنا گھر ہمسائے کو دےدے گااور یہی قول خدا ہے :"وقال الذين كفروا ... فا وحى اليهم ربّهم ..."
13_(عن ابن مسعود قال:لمّا نزلت ...(يا ا يهاالذين امنوا قوا ا نفسكم وا هليكم ناراً وقودها الناس والحجارة)تلا رسول الله (ص) على ا صحابه فخرّ فتى مغشياً عليه ...فبشّره النبي(ص) بالجنة فقال: ...ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد(2) ابن مسعود کہتے ہیں :جب آیت مجیدہ"يا ا يهاالذين امنوا قوا ا نفسكم ..."نازل ہوئي تورسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب کے سامنے اس ایت کی تلاوت کی تو اس وقت ایك جوان زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا _پس رسول خدا(ص) نے اسے جنت کی بشارت دی اور فرمایا: " ... ذلك لمن خاف مقامى وخاف وعيد"

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال8;اللہ تعالی کا ترغیب دلانا7 ; اللہ تعالی کی دھمکیاں 3;اللہ تعالی کی حمایتیں 2; اللہ تعالی کی امداد کے شرائط10;اللہ تعالی کے وعدے1
اللہ تعالی سے ڈرنے والے لوگ:
ان کا مقام و مرتبہ13

الہی امداد:
الہی امداد جن کے شامل حال ہے6

....

1)تفسير قمی ،ج1،ص368;نور الثقلين ،ج2، ص530 ، ح3 3_
2)نور الثقلين ،ج2،ص530،ح35_

امور:
امور کے استحکام کا سر چشمہ8
انبياء (ع) :
انبياء کو اذيت4;انبياء اپنی سر زمين ميں1;انبياء اورالہی امداد ،10،11;انبياء کی دھمکي1،3;انبياء کے حامي11;انبياء کا خوف خدا کو تسلی 4;انبياء کے فضائل11;انبياء کو ان کے وطن ميں آباد کرنے کا وعدہ1;انبياء کو وعدہ1
تاريخ:
تاريخی تحولات ميں موثر عوامل9
خوف:
خوف خدا کے اثرات5،6،11;خداکے حساب و کتاب سے خوف کی قدروقيمت7;خدا کی وعيد سے خوف کی قدروقيمت7;خدا کے حساب و کتاب سے خوف6;خدا کی وعيدسے خوف 5،6 ;خداکے حساب وکتاب سے خوف کی ترغيب7 ; خدا کی وعيدسے خوف کی ترغيب7
روايت:12،13
زندگي:
زندگی پر اثر انداز ہونے والے عوامل9
ظالمين:
ظالمين کی نافرماني2;ظالمين سے نجات5 ; ظالمين کی ہلاکت5
کفار:
ظالم کفار کی دھمکي3;کفار کی دھمکياں 3;کفار کی ہلاکت3
گذشتہ اقوام:
گذشتہ اقوام کی اذيتيں 4;گذشتہ اقوام کی دھمکياں1
مظلوم:
مظلوم کے حامي2
معنويات:
معنويات کے اثرات9
ہمسايہ:
ہمسائے کی اذيت کی مذمت12

وَاسْتَفْتَحُواْ وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (١٥)
اور پيغمبروں نے ہم سے فتح کا مطالبہ کيا اور ان سے عناد رکھنے والے سرکش افراد ذليل اور رسواہوگئے _

1_کافر اقوام کی جانب سے دھمکی ملنے کے بعد انبيائ(ع) کا خداوند متعال سے فتح کی دعا اور درخواست کرنا_
وقال الذين کفروا لرسلھم لنخرجنّکم ...و استفتحو

"استفتحوا" میں ضمیر کا مرجع ہو سکتا ہے "رسل" ہو اور ہو سکتا ہے "رسل" اور"الذین کفروا"ہو _مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_
2_انبیاء (ع) کافر قوموں کے ہدایت پانے سے مایوس ہوکر ان پر لعنت کرتے تھے_
قالت لھم رسلھم ...و استفتحو
انبیائے کرام (ع) روشن دلیلیں (بینات)پیش کرنے اور کفار سے چند بار گفتگو کرنے ، ان کی جانب سے دھمکی سننے اور خداوندعالم کی جانب سے (کفار کے لئے) تھدید انے کے بعد خداوند تعالی سے فتح کی درخواست کرتے تھے _اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم کی ہدایت کے بارے میں کوئي امید نہیں رکھتے تھے_
3_انبیاء (ع) اور انکے مخالف کفار میں سے ہر ایك ، دوسرے پر فتح مند ہونا چاہتے تھے _
و استفتحو
یہ اس بناء پر کہ جب " استفتحوا" کی ضمیر کا مرجع انبیاء (ع) اور کفار ہر دو ہوں _"وخاب كلّ جبّار عنید"کا قرینہ بتاتا ہے کہ ان میں سے ہر ایك دوسرے گروہ پر فتح پانا چاہتا تھا لیکن کفار کو فتح سے محروم ہونا پڑا_
4_ ایك دوسرے پر غلبہ پانے کے سلسلے میں کفار اور انبیاء (ع) کا دعا کرنا ،کفار کے لئے نہ فقط نتیجہ بخش ثابت نہ ہوا بلکہ اس کی وجہ سے انہیں دنیوی ہلاکت سے بھی دوچار ہونا پڑا_
و استفتحوا وخاب كلّ جبّار عنید
لغت میں "خاب" کا معنی "ھلك" ایا ہے لہذا "استفتحوا "کے قرینے سے ہو سکتا ہے "خیبة" کا مطلب ہلاکت ہو_
5_ہر گمراہ جبار انسان دنیوی خسارے سے دوچار ہوت

ہے_
وخاب كلّ جبّار عنید
لغت میں "خاب"کا معنی "خسر" اور "عنید"کا معنی "نیکی سے عدول کرنے والا" ہے_
6_جھوٹ اور غلط طریقے سے شخصیت بنانا ہی خسارہ ہے_
خاب كلّ جبّار عنید
راغب لکھتا ہے :انسان میں صفت "جبار" کا استعمال ایسے شخص کے بارے میں ہوتا ہے کہ جس مینکوئي خامی ہو اور وہ غلط دعوی کے ذریعے ایسا مقام ومنزلت حاصل کر لے کہ جس کا وہ اہل نہیں _اور انسان کے بارے میں یہ صفت فقط مذمت کے لئے استعمال ہوتی ہے_
7_اپنی قوم کے کفار پرغلبے کے بارے میں انبیاء (ع) کی دعا کا قبول ہونا اور ان کا ہلاك ونابود ہو جانا_
و استفتحوا وخاب كلّ جبّار عنید
ہو سکتا ہے " وخاب كلّ جبّار عنید"کی عبارت انبیاء (ع) کی دعا کے قبول ہونے کو بیان کر رہی ہو_
8_انبیا ئے کرام (ع) کی واضح اور روشن دلیلوں کے مقابلے میں ہٹ دھرمی دکھانے اور ان کامقابلہ کرنے والے کفار ،جبار اور گمراہ لوگ تھے_
وقال الذین كفروالرسلھم لنخرجنكم ...وخاب كل جبّارعنید
9_اپنے اپ کو بنانے سنوارنے اوراپنے باطل عقائداور ثقافت کو بڑا جاننے (عجب)کے ذریعے اپنی شخصیت کی خامیوں کا ازالہ کرنا ناپسندیدہ فعل ہے_
قالوا ان ا نتم الّا بشر مثلنا تریدون ا ن تصدّونا عمّا كان یعبد ء اباو نا ...قال الذین كفروا لرسلھم ... وخاب كلّ جبّار عنید
"عید"کسی شخص کے اپنے پاس موجود چیز کو خوشگوار جاننے (المعجب بما عندہ)کے معنی میںہے اورعبارت میں موجود قرائن کے مطابق ہو سکتا ہے کفار کے عقائد مراد ہوں کیونکہ یہاں افکار و عقائد کی بحث ہو رہی ہے _
10_ استبداد اور من مانی سری کا نتیجہ شکست ہے_
وخاب كلّ جبّار عنید
11_"عن النبي(ص) قال:كلّ جبّار عنید من ا بی ا ن یقول:لا الہ الّا الله "(1)
رسول خدا سے منقول ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا: "جبار عنید" سے مرادہر وہ شخص ہے کہ جو "لا الہ الّا الله " کہنے کو پسند نہ کرتا ہو_

12_ "عن ا بی جعفر(ع) قال: (العنید)

....

1) توحید صدوق ،ص21،ح9،ب1،نور الثقلین ،ج2، ص532 ، ح 37_

المعرض عن الحق; (1)امام باقر (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:"عنید"سے مراد حق سے منہ موڑنے والا شخص ہے_

استبداد:

استبداد کی شکست 10;ستبداد کا انجام10

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کی دعا کی قبولیت 7;انبیاء (ع) کی روشن دلیلوں سے منہ موڑنا 8;انبیاء (ع) کی فتح 1،7;انبیاء (ع) کے تقاضے3،4;انبیاء کے دشمنوں کے تقاضے 3; انبیاء کے دشمن8;انبیاء کی دعا 1;انبیاء کی لعنت 2;انبیاء کی مایوسی 2

توحید:

توحید سے منہ موڑنے والوں کا ظلم 11;توحید سے منہ موڑنے والوں کی ہٹ دھرمي11

حق:

حق سے منہ موڑنے والوں کی ہٹ دھرمي12

خسارہ اٹھانے والے لوگ:5

روایت:11،12

شخصیت:

جھوٹی شخصیت بنانا6

ظالمین :8

ظالمین کا دنیوی خسارہ5

خودپسندي:

خودپسندی برا عمل ہے9

فتح:

فتح کی دعا1،3

کفار:

کفار کی گمراہي8;کفار کا ظلم 8;کفار کی ہٹ دھرمي8

گذشتہ اقوام:

گذشتہ اقوام کی دھمکیاں 1;گذشتہ اقوام کے تقاضے3،4;گذشتہ اقوام پر لعنت 2;گذشتہ اقوام کی ہلاکت 4،7;گذشتہ اقوام کی ہدایت سے مایوسي2

منحرف لوگ:8

منحرف لوگوں کا دنیوی خسارہ5

....

1) تفسیر قمی ،ج1،ص368،نور الثقلین ،ج2، ص532 ، ح38_

65

مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِن مَّاء صَدِيدٍ (١٦)
ان کے پیچھے جہنّم ہے اور انہیں پیپ دار پانی پلایاجائے گا_

1_گمراہ جبارلوگ، دنیوی ہلاکت کے علاوہ اخرت مینبھی جہنم میں جائیں گے _
وخاب کلّ جبّار عنید_من ورائہ جهنّم
2_گمراہ جبار لوگوں کو جہنم میں گندہ اور بدبودار پانی پلایا جاتاہے_
من ورائہ جهنّم و یسقی من ماء صدید
"صدید"کا معنی وہ میل اور گندگی ہے کہ جو گوشت اور جلد کے درمیان پیدا ہوتی ہے _یہ کلمہ اہل جہنم کو پلائي جانے والی چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے
3_"عن ا بی عبدالله (ع) فی قولہ تعالی :"و یسقی من ماء صدید"و یسقی ممّا یسیل من الدم والقیح من فروج الزوانی فی النار;(1)امام صادق (ع) سے خداوند کے کلام "و یسقی من ماء صدید"کے بارے مینمنقول ہے کہ انہیں جہنم میں زناکار عورتوں سے جاری ہونے والی گندگی اور خون پلایا جا ئے گا_
4_"قال ا میرالمو منین(ع) : ان ا هل النار لمّا علی الزقوم والضریع فی بطونهم کغلی الحمیم سا لوا الشراب فا توا بشراب ... صدید ... ;(2)امیر المؤمنین (ع) سے منقول ہے کہ اپ(ع) نے فرمایا:جب زقوم اور ضریع اہل جہنم کے پیٹ میں ابلے ہوئے پانی کی طرح جوش کھاتے ہیں تو وہ پینے کے لئے کچھ مانگتے ہیں تو انہیں گندگی اور خون وغیرہ پینے کے لئے دیا جاتا ہے_

اہل جہنم :1
جہنم :
....

1) مجمع البیان ،ج6،ص474،نور الثقلین ،ج2، ص532 ، ح 39_
2)تفسیر عیاشی ،ج2،ص223،ح7،نور الثقلین ،ج2، ص532، ح 43_

66

جہنمی مشروبات2،3،4;جہنمی گندگي2،3،4
روایت:3،4
ظالمین :
جہنم میں ظالمین1،2;ظالمین کا عذاب 2;ظالمین کی ہلاکت1
گمراہ لوگ:
گمراہ لوگ جہنم میں 1،2 ;گمراہ لوگوں کی ہلاکت1

يَتَجَرَّعُهُ وَلاَ يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِن وَرَآئِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ (١٧)
جسے گھونٹ گھونٹ پئیں گے اور وہ انہیں گوارانہ ہوگا اور انہیں موت ہر طرف سے گھیر لے گی حالانکہ وہ مرنے والے نہیں ہیں اور ان کے پیچھے بہت سخت عذاب لگاہواہے _

1_منحرف جابر لوگ جہنم کے گندے پانی کو انتہائي نفرت کے ساتھ گھونٹ گھونٹ کر کے پئیں گے_
يسقى من ماء صديد_يتجرّعہ ولا يكاد يسيغہ
"اساغة"كا معنى حلق ميں شراب ڈالنا ہے _اس بناء پر"لا يكاد يسيغہ" سے مراد يہ ہے كہ وہ اس قسم كے مشروب كے قريب ہونا نہيں چاہتے_
2_ منحرف و جابر لوگوں كى جہنم ميں پياس اس قدر شديد ہے كہ شديد كراہت اور نفرت كے باوجود وہ غليظ پانى پى ليں گے _
يسقى من ماء صديد_يتجرّعہ ولا يكاد يسيغہ
3_ جابر كفار جہنم ميں ايسے مہلك عذاب سے دوچار ہونگے كہ ان ميں سے ہر ايك عذاب ان كى موت كے لئے كافى ہو گا_
و يا تيہ الموت من كلّ مكان
4_جہنم ،جسمانى اور متعدد جہات كى حامل ہے_
و يا تيہ الموت من كلّ مكان
5_جہنم ميں گرفتار جابر كفاركو انواع واقسام كے مہلك عذابوں ميں مبتلا ہونے كے باوجودكبھى بھى موت نہيں ائے گى اور وہ عذاب سے نجات نہيں پا سكينگے_

و يا تيہ الموت من كلّ مكان وماهو بميت
6_اہل جہنم كبھى بھى موت سے دوچار نہيں ہو گے_
و يا تيہ الموت من كلّ مكان وماهو بميت
اگر چہ آيت مجيدہ جبار قسم كے كفار كى طرف ناظر ہے ليكن دوسرى ايات كے پيش نظر كہ جو عذاب جہنم كو ابدى قرار ديتى ہيں ،آيت كا حكم سب اہل جہنم كوشامل ہو سكتا ہے
7_جبار قسم كے كفار كے لئے جہنم ميں جبراً غليظ پانى پينے اور مختلف قسم كے مہلك عذابونكے علاوہ ايك ناقابل تصور سخت ترين عذاب بھى موجود ہے_
ومن ورائہ عذاب غليظ
احتمال ہے كہ "ورائہ " كى ضمير كا مرجع "عذاب" ہو كہ جو گذشتہ عبارت سے ظاہر ہو تا ہے _ اس صورت ميں مذكورہ عذابوں كے سخت اور قابل فہم ہونے كى وجہ سے "عذاب غليظ" كو بہت ہى سخت اور ناقابل تصورہو نا چاہيے_
8_جہنم كے عذاب انواع واقسام اور مراتب كے حامل ہيں _
يسقى من ماء صديد ...يا تيہ الموت من كلّ مكان ... ومن ورائہ عذاب غليظ
9_جبار قسم كے كفار دنيا واخرت ميں برے انجام سے دوچار ہونے والے لوگ ہيں _
وخاب كل جبار عنيد من ورائہ جهنم و يسقى من ماء صديد___من ورائہ عذاب غليظ
9_"عن النبي(ع)فى قولہ:"و يسقى من ماء صديد"يقرّب اليہ فيكرهہ فاذا ا دنى منہ شوى وجهہ و وقعت فروة را سہ فاذا شرب قطع ا معاو ہ حتى يخرج من دبرہ; (1)رسول خدا (ص) سے خداوند متعال كے فرمان"و يسقى من ماء صديد"كے بارے ميں منقول ہے كہ اپ (ص) نے فرمايا:"ماء صديد" ايك ايسا مشروب ہے كہ جب جہنمى اس كے قريب جائے گا تو سخت پريشان ہوگا پس جب وہ اور قريب جائے گا تو اس كا چہرہ جل جائيگاہے اور اس كے سر سے كھال اتر جائے گا اور جب وہ اسے پئے گا تو اس كا معدہ اور انتينخراب ہو كر اس كے مقعد سے نكلنے لگيں گي_

جہنم :
جہنم كے مشروبات1،2،7،10;جہنم كے عذابوں كى اقسام 7;جہنم ميں عذاب كا دوام5;جہنم كے عذابوں ميں تنوع8;جہنم ميں ہميشہ رہنے والے 5;جہنم كا جسمانى ہونا 4;جہنم كا غليظ پانى 1، 2، 7 ، 10;جہنم كے عذاب كى شدت7;جہنم كى صفات 4 ; جہنم كے عذاب كے مراتب8
جہنمى لوگ:
جہنمى لوگوں كى پياس2;جہنمى لوگوں كى ابديت 6; جہنمى لوگ اور موت 6;جہنمى لوگوں كے پينے كا انداز 1

....

1)مجمع البيان ،ج6،ص474، نور الثقلين ،ج2، ص532 ، ح 0 4 ،42_

68

روايت:10

ظالمين :

ظالمين كے عذاب كى شدت3;ظالمين جہنم ميں 1، 2،7،5;ظالمين كا اخروى انجام9;ظالمين كا برا انجام9

عذاب:

عذاب كے مراتب3

كفار :

كفار كے عذاب كى شدت3;ظالم كفار كا عذاب 7 ; كفار كا اخروى انجام9;كفاركا برا انجام 9 ; كفار جہنم ميں7،5

منحرفين:

منحرفين جہنم ميں2،1

مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لاَّ يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُواْ عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلاَلُ الْبَعِيدُ (١٨)

جن لوگوں نے اپنے پروردگار كا انكار كيا ان كے اعمال كى مثال اس راكھ كى ہے جسے اندھڑكے دن كى تند ہوااڑالے جائے كہ وہ اپنے حاصل كئے ہوئے پر بھى كوئي اختيار نہ ركھيں گے اور يہى بہت دورتك پھيلى ہوئي گمراہى ہے _

1_ربوبيت خداوند سے كفر كرنے والوں كا نيك عمل اس راكھ كى مانند كہ جو طوفانى اندھى كے خطر ے سے دوچار ہو_

مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف

"اعمالهم"سے مراد ہو سكتا ہے ايسے نيك اور صالح اعمال ہوں كہ جوكفار نے انجام ديئے ہونچونكہ واضح ہے كہ كسى كا بھى برا عمل خواہ وہ كافر ہو يا مسلمان فائدہ مند نہيںہو سكتاتاكہ وہ ضائع ہويا اندھى كے روبرو پڑى راكھ سے اسے تشبيہ دى جائے_

2_كفار كا نيك عمل كسى قسم كى قدرو قيمت نہيں ركھتا لہذا ضائع ہو جاتا ہے_

69

مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف

3_دينى اعتقادات ميں ربوبيت خداوند كے عقيدہ كو ايك خاص مقام حاصل ہے_

مثل الذين كفروا بربّهم

ايمان كے تمام متعلقات مينسے ربوبيت خداوند كا ذكر اس كى اہميت پر دلالت كرتا ہے_

4_تعليمات كو قابل فہم اور مجسم كرنے كے لئے محسوسات كے ساتھ تشبيہ دينا ،قران كريم كى ايك تعليمى روش ہے _

مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف

5_تمام انسان حتى كفار، ربوبيت خدا وندكے ماتحت ہيں_

مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح

6_اپنے پالنے والے كے سامنے ناشكرى ناپسنديدہ اور نا شائستہ ہے_*

الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح

احتمال ہے كہ "رب " كا ضمير "هم " كى طرف اضافہ كہ جس كا مرجع "الذين كفروا"ہے اس بات كى جانب اشارہ ہو كہ وہ اپنے پرورد گار سے كافر ہو گئے ہيں لہذا ان كے اعمال(بھي) ضائع ہو گئے ہيں _ايسا اضافہ مذكورہ نكتے كى طرف اشارہ ہو سكتا ہے_

7_ خداوند كى بارگاہ ميں انسان كے اعمال كے قبول اور رد ہونے ميناس كے عقيدے كافيصلہ كن كردار ادا كرنا_

الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف
8_كفار اخرت ميں اپنے نيك اعمال سے فائده نہيں اٹهاسكيں گے اور ان سے محروم ہو جائيں گے_
ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف لا يقدرون ممّا كسبوا على شيئ
9_انسان اپنی سعادت اور شقاوت ميں فيصلہ كن كردار ادا كر تا ہے_
لا يقدرون ممّا كسبوا على شيئ
يہ جو آيت مجيده ميں ايا ہے كہ كفار اپنے اعمال سے بہره مند ہونے كی قدرت نہيں ركهتے ،اس بات كی حكايت كرتا ہے كہ عمل انسان اس كی عاقبت ميں كردار ادا كرتا ہے_ اوركفار كے حبط عمل كی بحث كے قرينے سے"على شئي " سے مراد ہو سكتا ہے سعادت ہو_
10_ايمان اور عمل صالح كا ايك ساتھ ہو نا انسان كی اخروی سعادت كا ضامن ہے
الذين كفروا بربّهم ا عملهم ... لا يقدرون ممّا كسبوا على شيئ

خدا وندعالم اس ايت ميں كفر كو كہ جو ايك فاسد عقيده ہے ،نيك عمل كے ضائع ہو نے كا موجب قرار ديتا ہے جس كے نتيجے ميں انسان كی اخرت شقاوت سے اميزہو جاتی ہے _اس سے ظاہر ہو تا ہے كہ درست عقيدے كے ساتھ نيك عمل ، اخروی سعادت كی ضمانت فراہم كرتا ہے_
11_ربوبيت خداوند سے كفر ،گمراہی ہے اور صراط مستقيم سے بہت دور ہے_
الذين كفروا بربّهم ... ذلك هو الضلل البعيد
12_گمراہی كے بہت سے مراتب ہيں _
الضلل البعيد
13_"عن محمد بن مسلم قال:سمعت ا با جعفر(ع) يقول: ...ان ائمة الجور و ا تباعهم لمعزولون عن دين الله قد ضلّوا واضلّوا، فا عمالهم التى يعملونها "كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف ..." ; (1)محمد بن مسلم كا كہنا ہے ،ميں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا:ائمہ جور اور انكے پيرو كار دين خدا سے الگ ہو گئے ہيں _يقيناًوه گمراه اور گمراه كرنے والے ہيں_پس وه جو بهی اعمال انجام ديتے ہيں وه خدا وند كے اس فرمان كی مانند ہيں ;"كرماد اشتدّت بہ الريح فى يوم عاصف ..."

اخرت :
اخرت ميں عمل سے فائده اٹهانا8
الله تعالى :
الله تعالى كی ربوبيت 5
انسان:
انسان كا عقيده3;انسانوں كا مربی 5;انسان كا كردارو نقش9
ايمان:
ايمان اور عمل صالح10
توحيد :
توحيد ربوبي5
روايت :13
سعادت :
سعادت كے عوامل 9;اخروی سعادت كے عوامل 10
شقاوت:
شقاوت كے عوامل9
صراط مستقيم :
صراط مستقيم سے دوری 11

صفات:
ناپسنديده صفات 6
....

1)كافى ،ج1،ص375،ح2;نور الثقلين ،ج2، ص533 ، ح 44 _

ظالمين :
ظالمين كے پيروكاروں كا عمل ضائع ہونا 13; ظالمين كا عمل ضائع ہونا 13
عقيده :
ربوبيت خدا وند پر عقيدے كى اہميت 3;عقيدے كا كردار7
عمل :
قبوليت عمل كے اسباب7
قران كريم :
قران كريم كى تعليمات كى روش4;قران كريم كى مثاليں 1
قرانى تشبيہات :
اندھى ميں راكھ سے تشبيہ 1;كفار كے نيك عملكى تشبيہ 1;معقول كو محسوس سے تشبيہ 4
كفار :
كفاركے نيك عمل كا بے قدرو قيمت ہونا2،1;كفار كے عمل كا ضائع ہونا 2،8;كفار كى اخروى محروميت 8
كفر :
ربوبيت خداوند سے كفر11
كفران نعمت:
كفران نعمت كا ناپسنديد ہ ہونا 6
گمراہى :
گمراہى كے مراتب 12;گمراہى كے موارد 11
مربي:
مربى كى ناشكرى كرنا 6

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحقِّ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ (١٩)
كيا تم نے نہيں ديكھا كہ الله نے زمين اور آسمانوں كو برحق كياہے وہ چاہے تو تم كو فنا كركے ايك نئي مخلوق كولاسكتاہے_

1_ خداوند تعالى نے اسمانوں اور زمين كو با مقصد اور حكمت كى بنياد پر خلق كيا ہے_

ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق
"حق" باطل (لغو)كے مقابلے ميں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد يہ ہے كہ حق كا فاعل اپنے كام كو پسنديده مقصد كى خاطر انجام ديتا ہے _
2_خلقت كے با مقصد ہونے كا پتہ لگانے كے لئے خداوند متعال كالوگوں كو اسكے گہرے مطالعہ كى دعوت دينا _
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق
3_عالم خلقت بے فائده اور عبث نہينبلكہ بامقصد ہے_
خلق السموت والا رض بالحق

4_عالم خلقت كا با مقصد ہونا انسان كے لئے قابل فہم ہے_
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق
خداوند متعال نے اسمانوں اور زمين كے مطالعہ كى دعوت دينے كے لئے مادئہ "رؤيت"سے "الم تر"كے جملے سے استفادہ كيا ہے كہ جو استفہام انكارى ہے_مفسرين كے مطابق اس سے مراد يقينى علم اور اگاہى حاصل كرنا ہے اوريہ بات اس مطلب كے قابل فہم ہونے كى دليل ہے_
5_خلقت پر دقيق نگا ہ ،كا ئنات كے خالق كى پہچان كا ايك ذريعہ ہے_
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض
6_پيغمبر اكرم (ص) عالم خلقت كے معارف كو درك كرنے كے سلسلے ميں نمونہ عمل اور قائدانہ كردار كے حامل ہيں _
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحق
"الم تر "كا خطاب اگر چہ ايك عمومى خطاب اور سب كے لئے ہے ليكن اس ميں پيغمبر (ص) كو مخاطب قرار دينا اس نكتے كى طرف اشارہ ہے كہ انحضرت (ص) كائنات كے واقعيات كے ادراك اور فہم ميں سب سے اگے تھے اور دوسروں كو چاہيے كہ وہ اس سلسلے ميں اپ(ص) كو نمونہ عمل بنائيں_
7_عالم خلقت ميں متعدد اسمان ہيں _
السموت
8_پيغمبر اكرم (ص) كے مخالف مشركين كو خداوند متعال كى جانب سے خبردار كيا گيا ہے كہ اگر ضرورت پڑى تو انہيں ہلاك كركے انكى كى جگہ نئے لوگوں كو لايا جائيگا_
ان يشا يذهبكم ويا ت بخلق جديد
9_ايك گروہ كى جگہ دوسرے گروہ كو لا كر اقوام اور انكى معاشرتى بنيادوں كو تبديل كرنا ،مشيت الہى سے مربوط ہے _
ان يشا يذهبكم ويا ت بخلق جديد
10_خداوند متعال ميں مخلوقات كو خلق كرنے اور ايك كى جگہ دوسرے كو لانے كى مكمل قدرت موجود ہے_
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحقّ ان يشا يذهبكم ويا ت بخلق جديد

73

11_اسمانوں اور زمين كوخلق كرنا ،انسانوں كو زندگى عطاكرنے اور موت دينے سے كہيں زيادہ عظمت ركھتا ہے _
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحقّ ان يشا يذهبكم ويا ت بخلق جديد
12_اسمانوں اور زمين كى خلقت ،قيامت كے دن مردوں كو زندہ كرنے پر قدرت خدا وند (معاد) كا ايك نمونہ ہے_*
ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض بالحقّ ان يشا يذهبكم ويا ت بخلق جديد
يہ مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب يہ ايت مسئلہ معاد اور اس پر قدرت خداوند كے اثبات كو پيش كر رہى ہو_اس سے پہلے والى آيت بھى اس مطلب پر قرينہ ہو سكتى ہے كہ جس ميں كفار كى اخروى سزا اور انكے اعمال كے ضائع ہو نے كو بيان كيا گيا ہے _
13_اسمانوں اور زمين (كائنات) كى خلقت ،كفار كو عذاب دينے اور ان كے اعمال كے ضائع كرنے پر خداوند متعال كے قادر ہو نے كى دليل ہے_
من ورائہ جهنّم ...مثل الذين كفروا بربّهم ا عملهم كرماد اشتدّت بہ الريح ...ا لم ترا ن الله خلق السموت والا رض

اسمان:
اسمانوں كا متعدد ہونا 7;اسمانوں كى خلقت 13; اسمانوں كى خلقت كى عظمت1 1 ; اسمانوں كى خلقت كا با مقصد ہونا1
خلقت:
مخلوقكے مطالعہ كے اثرات5; مخلوق كے با مقصد ہونے كا ادراك4; مخلوق كے مطالعے كى دعوت2; مخلوق كا با مقصد ہونا2،3
انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) كو نمونہ عمل بنانا6;انحضرت (ص) كا پيش قدم ہونا 6;انحضرت (ص) كا كردار6;انحضرت (ص) كے مخالفين كو تنبيہ 8;انحضرت (ص) كے مخالفين كى ہلاكت8

الله كى نشانياں:
افاقى نشانياں5; افاقى نشانيونكا ادراك 6
اقوام:
اقوام كى جانشيني8;اقوام كى جانشينى كا سبب8
الله تعالى :
الله تعالى كى حكمت1;الله تعالى كى خالقيت 1،10 ; الله تعالى كى دعوتيں 2;الله تعالى كى معرفت كے دلائل 5;الله تعالى كى قدرت كے دلائل13;الله تعالى كى قدرت10;الله تعالى كى قدرت كى نشانياں 12;الله تعالى كى مشيت كا كردار9;الله تعالى كى وعيد13;الله تعالى كى تنبيہات8
زمين:
زمين كى خلقت13;زمين كى خلقت كى عظمت 11; زمين كى خلقت كا با مقصد ہو نا1

74

كفار:
كفار كے اعمال كا ضائع ہونا 13;كفار كا نيك عمل 13; كفار كو عذاب كا وعده13
مردے:
مردوں كو اخرت ميں زنده كرنا12
مشركين:
مشركين كو تنبيہ 8;مشركين كى ہلاكت 8
معاد:
معاد كے دلائل 12
موجودات:
موجودات كا تبديل ہونا 10;موجودات كا خالق10

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ (٢٠)
اور الله كے لئے يہ بات كوئي مشكل نہيں ہيں_

1_انسانوں كو موت ديكر ان كى جگہ نئے انسان خلق كرنا خداوند متعال كے لئے كوئي مشكل كام نہيں ہے_
ان يشا يذهبكم ويا ت بخلق جديد_وما ذلك على الله بعزيز
2_خداوند عالم كى خدائي ہى عظيم اور حيرت انگيز امور كى انجام دہى پر اس كى قدرت مندى كا سر چشمہ ہے_
وما ذلك على الله بعزيز
ہوسكتاہے آيت مجيده ميں كلمہ "الله "ذكر ہونے كے بعد ضمير كے استعمال كى جگہ پر دوباره اسم "الله "كو ذكر كرنا ، مذكوره معنى كى طرف اشاره ہو_

الله تعالى :
الله تعالى كى الوہيت اور نسلوں كى جانشيني1;الله تعالى كى الوہيت 2;الله تعالى كے افعال ميں سہولت 1
انسان :
انسانوں كى خلقت 1;انسانوں كى موت1
خدا كى قدرت كا سرچشمہ :2
نسليں :
نسلوں كى جانشينى كا سہل ہونا 1

75

وَبَرَزُواْ لِلّهِ جَمِيعاً فَقَالَ الضُّعَفَاء لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعاً فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّهِ مِن شَيْءٍ قَالُواْ لَوْ هَدَانَا اللّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاء عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ (٢١)

اور قیامت كے دن سب اللہ كے سامنے حاضر ہوں گے تو كمزور لوگ مستكبرين سے كہينگے كہ ہم تو آپ كے پيروكار تھے تو كيا آپ عذاب الہى كے مقابلہ ميں ہمارے كچھ كام آسكتے ہيں تو وہ جواب ديں گے كہ اگر خدا ہميں ہدايت ديديتا تو ہم بھى تمھيں ہدايت دے ديتے_ اب تو ہمارے لئے سب ہى برابر ہے چاہے فرياد كريں يا صبر كريں كہ اب كوئي چھٹكارا ملنے والا نہيں ہے _

1_قيامت كے دن تمام انسان ايك ساتھ خداو ند متعال كى بارگاہ ميں حاضر ہو ں گے_

وبرزواللہ جميع

"جميعاً"ضمير "برزوا" كے لئے حال ہے اور اس كى ضمير كا مرجع تمام انسان ہو سكتے ہيں _

2_تمام كفار ايك ساتھ بار گاہ خداوند ميں حاضر ہونگے_

وبرزواللہ جميع

مذكورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب "برزوا" كى ضمير كا مرجع وہ كفار ہوں كہ جن كے بار ے ميں گذشتہ ايات ميں بحث كى گئي ہے_

3_قيامت كے وقوع پذير ہونے اوراس ميں تمام انسانوں كے حاضر ہونے كا يقينى ہونا _

وبرزواللہ جميع

76

فعل " برزوا " كو مستقبل ميں ايك حادثے (قيامت) كے وقوع پذير ہو نے كے بيان كے لئے ماضى كى صورت ميں لانا اس بات كے يقينى ہونے كى حكايت كرتا ہے_

4_پيرو كار كفار قيامت ميں بار گاہ خدا وندميں حاضر ہونے سے پہلے ہى جان ليں گے وہ عذاب الہى ميں گرفتار ہو جائيں گے_

وبرزواللہ جميعاً فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّ

اس كے بعد كہ جب قيامت ميں عذاب كى بات كرنے سے پہلے تمام لوگوں كے اكٹھا ہونے كا اعلان كيا جائے گا تو كمزوروں كى مدد كے لئے "فقال الضعفو ا للذين استكبروا"كا ذكر كرنااس بات كى حكايت كر تا ہے كہ وہ لوگ عذاب ميں اپنے گرفتار ہو نے كے بارے ميں پہلے سے ہى اگاہ ہو جائيں گے_

5_عام اور مستكبرين كى پيروى كرنے والے لوگ قيامت ميں بارگاہ خدا وند ميں حاضر ہونے كے بعد ان رہبروں پر اعتراض اور ان سے مدد كى درخواست كريں گے_

وبرزواللہ جميعاً فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب اللہ من شيئ

6_قيامت كے دن عام كفار كا اپنے رہبروں كے ساتھ لفظى نزاع كرنا_

فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب اللہ من شيء قالو

7_قيامت كے دن پيرو كار كفار اپنے رہبروں كى اندھى پيروى كرنے كا اعتراف كر تے ہو ئے انہيں اپنے برے انجام كا ذمہ دار قرار ديں گے_

فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب اللہ من شيئ

8_قيامت كے دن كفار كے پيروكار اپنے مستكبر رہبروں سے درخواست كريں گے كہ اگر ممكن ہو تو ان سے تھوڑا سا

عذاب خدا كم كرديں _
فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيء قالو
"شئي"كى تنوين ،تنوين تنكير ہے جو كم ہونے كے لئے ہے_
9_گمراه رہبروں كى اندھى پيروى ،قيامت كے دن عذاب الہى سے نجات كا بہانہ نہيں بن سكتى _
فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا ... من شيئ
اندھى اطاعت كرنے والوں كى جانب سے قيامت كے دن عذاب ميں كمى كے لئے اپنے گمراه رہبروں سے مدد كى درخواست كرنا اس

بات كى حكايت كرتا ہے كہ بے چون وچرا اطاعت كرنا عذاب ميں كمى كا موجب نہيں بن سكتا بلكہ ايسے پيروكاروں پر بھى عذاب ہو گا_
10_مستكبر رہبروں كى بے چون وچرا اطاعت اور پيروى كے نتيجے ميں پيروكاروں كا برا انجام ہونا_
فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيئ
11_مستكبرين كى اندھى اطاعت و پيروى كى ايك علت (پيروكاروں كى) كمزورى اور ناتوانى ہے_
فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبع
12_قيامت كے دن پيروكار كفار كا عذاب اس قدر شديد ہو گا كہ وه انہيں گدائي كرنے پر مجبور كر دےگا_
فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيئ
13_اخرت ميں اہل جہنم ايك دوسرے كو پہچان ليں گے اور دنياوى واقعات انہيں ياد ا جائيں گے_
وبرزوالله جميعاً فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيئ
14_قيامت كے دن مستكبر رہبر اپنے پيروكاروں كى عذاب سے نجات دلانے كى درخواست پر ان سے وعده كريں گے كہ اگر وه خود نجات پا گئے تو انہيں بھى نجات دلائيں گے_
قالوا لو هدنا الله لهدينكم
15_قيامت كے دن مستكبر رہبر اپنے پيروكاروں كى مدد كى درخواست كے جواب ميں اپنے اپ كو نا توان جانتے ہوئے ان كى مدد كو محال كام پر معلق كردينگے_
فقال الضعفو ا ...فهل ا نتم مغنون عنّا ...قالوا لو هدنا الله لهدينكم
يہ كہ مستكبرين قيامت كے دن اپنے پيرو كاروں كى مدد كى درخواست پر كہينگے كہ اگر خدا وند نے ہمارى ہدايت كى ہوتى تو ہم بھى تمہارى ہدايت كرتے جبكہ خداوند متعال نے ايسا كام نہيں كيا لہذا وه انكے تقاضے كے پورا ہونے كو ايك محال كام پر معلق كر ديتے ہيں _
16_قيامت كے دن مستكبر رہبر اپنى گمراہى كا اعتراف كر لينگے_
لو هدنا الله لهدينكم
17_قيامت كے دن مستكبر رہبراپنے پيروكاروں كى گمراہى كے ذمہ دار كے عنوان سے پہچانے جانے كے بعد اپنى اور اپنے پيروكاروں كى گمراہى كو خداوند متعال سے منسوب كر ديں گے_
فقال الضعفو ا للذين استكبروا انّا كنّا لكم

تبعاً ...قالوا لو هدنا الله لهدينكم
مذكوره بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب ايت ميں ہدايت سے مراد وه ہدايت ہو جو گمراہى كے مقابلہ ميں ہے_ نہ دوسرا احتمال كہ جو عذاب سے نجات پانے كى راہنمائي كے معنى ميں ہے_
18_قيامت كے دن مستكبرين اپنى گمراہى كو جبرى گمراہى اور خداوند متعال كى مشيت كے طور پر ظاہر كريں گے_
قالوا لو هدنا الله لهدينكم
"لو" حرف شرط امتناعى ہے جو قضيہ كے مقد م كو ممتنع بنا ديتا ہے _لہذا عبارت كا مفہوم يہ ہو جاتاہے:اگر خداوند عالم ہمارى ہدايت كرتا جبكہ محال ہے كہ وه ايسا كرے_

19_مستکبر رہبر حتی قیامت میں بھی اپنی استکباری عادت سے ہاتھ نہیں کھینچیں گے_
فقال الضعفو ا للذین استکبروا ...قالوا لو هدنا الله لهدینکم
مفسرین نے اس آیت میں ہدایت کے بارے میں دو احتمال ذکر کیئے ہیں :ایك گمراہی کے مقابلے میں ہدایت اور دوسری عذاب سے نجات کے لئے راہنمائي کے معنی میں ہدایت _مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیاگیاہے علاوہ ازیں،مستکبرین اپنے پیرو کاروں کی نجات کوخداوندعالم پر چھوڑنے کے بجائے خودان سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ نجات پا گئے تو انہیں بھی نجات دے دیں گے_
20_خداوند متعال کے اخروی عذاب سے نجات خود اس کی طرف سے ہدایت اور امداد پر موقوف ہے_
فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله من شيء قالوا لو هدنا الله لهدینکم
21_قیامت کے دن مستکبررہبر جان لیں گے کہ وہ صبر کریں یا نہ کریں ،عذاب الہی سے انہیں نجات نہیں ملے گي_
قالوا ...سواء علینا ا جزعناا م صبرن
22_قیامت کے دن مستکبر رہبروں کا اپنے پیروکاروں پر عذاب کے یقینی ہونے اور کسی قسم کی راہ فرار نہ ہونے کا اعلان کرنا_
قالوا ...سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص
23_"خطبة لا میرالمو منین (ع) ...وفیها یقول (ع) : ...قال الله عزّمن قائل:" ...فیقول الضعفو ا للذین استکبروا انّا کنّا لکم تبعاً ..."ا فتدرون الاستکبارماهو؟هو ترك الطاعة لمن ا مروابطاعته والترفّع علی من ندبوا الی متابعته ...;(1)امیر المؤمنین (ع) نے ایك خطبے کے دوران فرمایا:خداوند عزو جل نے اس قائل کے متعلق فرمایا ہے: "فیقول الضعفو ا للذین ....

1)نور الثقلین ،ج2،ص 533ح 26;بحار الانوار ،ج70،ص 186_

استکبروا"کیا تم جانتے ہو استکبار کے کیامعنی ہیں ؟پھر اپ (ع) نے فرمایا:اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے ،اس کی اطاعت نہ کرنا _اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئي ہے اس سے اعلی بن بیٹھنا_
24_"النبي(ص) ...فی قولہ:"سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص" قال:یقول ا هل النار:هلّموا، فلنصبر، فیصبرون خمسمائة عام فلمّا را وا ذلك لاینفعهم قالوا:هلّموا فلنجزع ...فیبکون خمسائة عام فلمّا را وذلك لا ینفعهم قالوا"سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص" ;(1) حضرت رسول خدا (ص) سے خداوند عالم کے اس قول "سواء علینا ا جزعنا___" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ(ص) نے فرمایا:اہل اتش ایك دوسرے سے کہیں گے : ائو صبر کریں ،پس وہ پانچ سو سال صبر کریں گے لیکن جب دیکھیں گے کہ ان کے اس صبرکا کوئي فائدہ نہیں ہے تو کہیں گے :ائو بے صبری اور بے تابی کریں ... پس وہ پانچ سو سال گریہ کریں گے _اس وقت وہ دیکھیں گے کہ ان کایہ گریہ بھی کسی کام کا نہیں تو وہ کہیں گے: "سواء علینا ا جزعناا م صبرنامالنا من محیص"

تقليد :
اندھی تقليد كے اثرات 10،اندھی تقليد7،9،11; رہبروں كی تقليد7،9،10;گمراہوں كی تقليد9; مستكبرين كی تقليد 7،10
مستكبرين كی تقليد كے اسباب 11
جبر و اختيار:18
جہنم :
....

1)الدر المنثور ،ج5،ص 17_

80
جہنم سے نجات كا وعدہ 14
جہنمی لوگ:
جہنمی لوگوں كی بے صبری كا بے فائدہ ہونا 24; جہنمی لوگوں كے صبر كا بے فائدہ ہونا24;جہنمی لوگ قيامت ميں13;جہنمی لوگوں كا ايك دوسرے كو پہنچانا13
رہبر:
مستكبر رہبر وں كا اخروی استكبار 19;مستكبر رہبر وں پر اعتراض 5;مستكبر رہبر وں كے افترا 17; مستكبر رہبر وں كا اقرار15،16;مستكبر رہبر وں كے صبر كا بے فائدہ ہونا 21; مستكبر رہبر وں كی زبردستی 18; مستكبر رہبر وں كی اخروی بے صبری 21;مستكبر رہبر وں كے عذاب كا يقينی ہونا21;مستكبر رہبر قيامت ميں 5،6،5 1، 16، 17، 19،22;مستكبر رہبر وں كی صفات 19;مستكبر رہبر وں كا عجز 15;م ستكبر رہبر وں كی گمراہی 16;مستكبر رہبر وں كے وعدے 14
عجز:
عجز كے اثرات 11
عذاب:
اہل عذاب4،12;عذاب سے نجات كی درخواست 8;شديد عذاب 12;اخروی عذاب سے نجات كے اسباب 20;اخروی عذاب كے مراتب12
قيامت :
قيامت كا يقينی ہونا 3;قيامت كے صفات13
كفار :
پيرو كار كفار كا اخرت ميں مدد طلب كرنا 8،15 ; پيرو كار كفار كا مدد طلب كرنا 14;پيرو كار كفار كا اخروی اقرار 7;پيرو كار كفار كی تقليد 7;پيرو كار كفار كی اخروی تنبيہ 4;پيرو كار كفار كے عذاب كا يقينی ہونا 9،22;كفار كا اخروی حشر 2;پيرو كار كفار كے عذر كا رد ہونا 9;پيرو كار كفار كا اخروی عذاب 12;پيرو كار كفار كا عذاب 4;پيرو كار كفار كا برا انجام 10;پيرو كار كفار قيامت ميں 6،7 ،8،12 ; پيرو كار كفار اور مستكبر رہبر 6;كفار قيامت ميں 2; كفار بارگاہ خدا ميں 2;پيرو كار كفار كی گمراہی كاذمہ دار17;پيرو كار كفار كا مستكبر رہبروں سے لفظی نزاع 6;پيرو كار كفاركے برے انجام كا سر چشمہ 7
مدد طلب كرنا:
اخرت مينمستكبر رہبروں سے مدد طلب كرنا 5 ، 8 ،14،15
مستكبرين:
مستكبرين كی گمراہی كا ذمہ دار 18،مستكبرين قيامت ميں 18

81

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ إِنَّ اللّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلاَّ أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ

لِي فَلاَ تَلُومُونِي وَلُومُواْ أَنفُسَكُم مَّا أَنَاْ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٢٢)
اور شيطان تمام امور كا فيصلہ ہوجانے كے بعد كہے گا كہ اللہ نے تم سے بالكل برحق وعدہ كيا تھا اور ميننے بھى ايك وعدہ كياتھا پھر ميں نے اپنے وعدہ كى مخالفت كى او رميرا تمھارے اوپر كوئي زور بھى نہيں تھا سوائے اس كے كہ ميں نے تمھيں دعوت دى اور تم نے اسے قبول كرليا تو اب تم ميرى ملامت نہ كرو بلكہ اپنے نفس كى ملامت كرو كہ نہ ميں تمھارى فرياد رسى كرسكتاہوں نہ تم ميرى فرياد كو پہنچ سكتے ہومينتو پہلے ہى سے اس بات سے بيزار ہوں كہ تم نے مجھے اس كا شريك بنا ديا اور بيشك ظالمين كے لئے بہت بڑا دردناك عذاب ہے _

1_قيامت كے دن مستكبر رہبر اپنے پيروكاروں كے ساتھ لفظى نزاع كرنے كے بعد شيطان سےلڑيں گے_
فقال الضعفو ا للذين استكبروا ... قالوا ...

و قال الشيطن لمّا قضى الا مر
مستكبر رہبروں كى اپنے پيروكاروں كے ساتھ گفتگو كے بعد شيطان كا تذكرہ اور قيامت كے دن اہل جہنم سے اس كى گفتگو سے ظاہر ہو تا ہے كہ شيطان كے ساتھ مسكتبرين اور انكے پيروكاروں كا جھگڑاجارى رہے گا _
2_مستكبر رہبر اور انكے پيروكار اخر كار قيامت كے دن شيطان كو ہى اپنى گمراہى كا اصلى سبب قرار دينگے_
فقال الضعفو ا للذين استكبروا ...قالوا ...وقال الشيطن لمّا قضى الا مرانّ الله وعدكم وعدالحق
مستكبرين اور انكے پيروكارونكاتذكرہ كرنے كے بعد قيامت كے دن گمراہوں سے شيطان كى گفتگو كا ذكر شايد اس لئے كيا گيا ہو كہ وہ اپنى گمراہى كو شيطان سے منسوب كرتے ہيں اور شيطان ان كا جواب دے رہا ہے _
3_اہل جہنم كے اعمال كا حساب و كتاب ہو جانے كے بعد شيطان انكى سر زنش كرتے ہوئے انكى گمراہى كو خود انكى سوچ اور عمل كا نتيجہ قرار دے گا_
وقال الشيطن لمّا قضى الا مرانّ الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم
"قضى الامر " كے لئے مفسرين نے جو احتمالات ذكر كيے ہيں ان ميں سے ايك يہ ہے كہ جب اہل قيامت كا حساب وكتاب ہو جائے گا تو شيطان اہل جہنم سے مخاطب ہو كر اس طر ح كى گفتگو كرے گا_
4_قيامت كے دن شيطان كا خدا وند متعال كے وعدوں كى حقانيت اور اپنے وعدوں كے جھوٹے ہونے كا اعتراف كرنا_
وقال الشيطن ...انّ الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فا خلفتكم
5_قيامت كے دن خدا وند كے وعدے كى حقانيت اس كے يقيناً وقوع پذير ہونے اور شيطان كے وعدے كا جھوٹاہونااس كے عدم وقوع پذير ہونے كے ذريعے اشكار ہو جائے گي_
وبرزوالله جميعاً فقال الضعفو ا ...وقال الشيطن ...انّ الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فا خلفتكم
6_قيامت ،حقائق كے ظاہر و اشكار ہو نے كا دن ہے_
وبرزوالله جميعاً ...سواء علينا ا جزعنا ا م صبرنا ...انّ الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فا خلفتكم
7_قيامت كے دن شيطان اپنے گمراہ پيروكاروں پر واضح كر دے گا كہ وہ ان پر كسى قسم كا تسلط نہيں ركھتا تھا بلكہ وہ اس كى دعوت كا مثبت جواب ديتے تھے_
وقال الشيطن ... وما كان لى عليكم من سلطن الاّ ا ن دعوتكم فاستجبتم لي
8_شيطان كے پيروكار اس سے كسى قسم كى دليل و برہان ديكھے بغير بلا تامل اس كى دعوت كو قبول كر ليتے

ہيں_
وما كان لى عليكم من سلطن الاّ ا ن دعوتكم فاستجبتم لي
"سلطان" كا اطلاق حجت و برہان پر كيا گيا ہے اور اس سے مراد طرف مقابل پر مسلط ہونے كے لئے دليل و برہان سے استفادہ كرنا ہے
9_شيطان كى دعوت اور وسوسے، انسان سے اسكا اختيار سلب نہيں كرليتے اور وہ اپنے اعمال كاخود ذمہ دار ہوگا_

وما كان لی علیكم من سلطن الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا ا نفسكم
10_انسانوں كو گمراہ كرنے اور ورغلانے كے لئے شيطان كى كوشش فقط دعوت اور وسوسوں تك ہى محدود رہتى ہے نہ تسلط و اجبار تك_
وما كان لی علیكم من سلطن الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم لي
"سلطان"،"سلط" سے اسم مصدر ہے جس كا معنى تسلط اور غلبہ ہے
11_مستكبر رہبر اور انكے پيروكار شيطان كى دعوت قبول كرنے والوں ميں سے ہيں_
فقال الضعفو ا للذین استكبروا انّا كنّا لكم تبعاً ...وقال الشیطن لمّا قضی الا مرانّ الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فا خلفتكم وما كان لی علیكم من سلطن الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم
مذكورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے كہ قيامت كے دن مستكبرين اور انكے پيروكاروں كا ذكر كرنے كے بعد اس ايت كے قرينے كے مطابق شيطان كے مخاطب ،مستكبرين اور انكے پيرو كار ہوں_
12_قيامت كے دن شيطان اپنے پيروكاروں پر واضح كر دے گا كہ وہ بغير كسى دليل كے اس كى اطاعت كرنے پر اس كى سرزنش كرنے كى بجائے اپنى مذمت كريں_
وقال الشیطن ...فلا تلومونی ولوموا ا نفسكم
13_قيامت كے دن شيطان كے پيرو كار ،اس كى سرزنش كريں گے_
فلا تلومونی ولوموا ا نفسكم
14_شيطان كى پيروى كے نتيجے ميں اخروى ملامت وپشيمانى _
دعوتكم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا ا نفسكم
15_قيامت كے دن ايك دوسرے كى مدد اور فرياد رسى كرنے كے سلسلے ميں شيطا ن كا اپنى اور اپنے پيرو كاروں كى ناتوانى كا اعتراف كرنا _
وقال الشیطن ...ما ا نا بمصرخكم وما ا نتم بمصرخي
"صرخ " كامعنى فرياد اور "اصرخ" كا معنى فرياد سننا ہے بنا بريں "مصرخ " سے مراد "فرياد رسى كرنے والا اور نجات دينے والا" ہے_

16_شيطان اور اس كے پيرو كار اخرت ميں عذاب الہى ميں مبتلا ہو جا ئيں گے_
ما ا نا بمصرخكم وما ا نتم بمصرخي
17_قيامت كے دن شيطان اپنے پيروكاروں پر واضح كر دے گا كہ وہ دنيا ميں ان كے "خدا كے ساتھ اسے شريك بنانے" كے عقيدے كو قبول نہيں كرتا تھا _
وقال الشیطن ... انی كفرت بما ا شركتمون من قبل
يہ مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب آيت مجيدہ ميں "ما" مصدرى ہو اور "اشركتم " كوتاويل مصدر ميں لے جائے اور اس كى ضمير منفصل مفعول محذوف ہو _بنا بريں عبارت كا معنى يہ ہو جائے گا:ميں تمہارى جانب سے خدا كے ساتھ اپنے شريك قرار ديئے جانے كو قبول نہيں كرتا تھا اور اس بات كا منكر تھا _
18_قيامت كے دن شيطان اس بات كا اظہار كر ے گا كہ وہ اپنے پيرو كاروں كے شرك سے پہلے ہى خداوند متعال كا منكرہو گيا تھا _*
انی كفرت بما ا شركتمون من قبل
مذكورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ "بما اشركتمون"ميں "ما" موصولہ اور "من " كے معنى ميں ہو اور اس كى ضمير صلہ بھى محذوف ہو_ نيز "من قبل"،"كفرت" كے متعلق ہو_لہذا عبارت كا معنى يہ ہو گا اس سے پہلے كہ تم مجھے خداوند متعال كا شريك بنائو ميں (عہد ادم كے دوران ہي) اس كا منكر ہو گيا تھا_
19_شيطان كى پيروى ايك طرح كا شرك ہے_
وقال الشیطن ...دعوتكم فاستجبتم لي ... بما ا شركتمون
مذكورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب شيطان كے اس دعوى كے قرينے سے كہ اس كے پيروكاروں نے اس كى دعوت كو قبول كرليا ہے ، شرك سے مراد اطاعت ميں شرك ہو نہ الوہيت ميں شرك_

20_شيطان كے پيرو كار اسے اطاعت ميں خدا وند متعال كا شريك بناتے ہيں اور اس كى طرف سے كيے گئے وسوسونپيروى كرتے ہيں _
الّا ا ن دعوتكم فاستجبتم لي ... انى كفرت بما ا شركتمون من قبل
21_ظالم لوگ يقيناً ايك دردناك اور سخت عذاب ميں گرفتار ہو نگے_
ان الظلمين لهم عذاب ا ليم
22_قيامت كے دن شيطان اپنے پيروكاروں كو انتہائي درد ناك عذاب كى خبر دے گا _
ما ا نا بمصرخكم ... انى كفرت بما ا شركتمون من قبل ان الظلمين لهم عذاب ا ليم
" ان الظلمين لهم عذاب ا ليم" وحدت سياق كے قرينے سے ہو سكتا ہے شيطان كے كلام كا دوام ہو _
23_ظلم و ستم كا نتيجہ ،درد ناك عذاب ہے _

ان الظلمين لهم عذاب ا ليم
24_شيطان كى اطاعت ،ايك ظالمانہ كام ہے _
بما ا شركتمون من قبل ان الظلمين لهم عذاب ا ليم
25_قيامت كے دن حق كا اعتراف ،عذاب سے نجات كا موجب نہيں بن سكتا _
انى كفرت بما ا شركتمون من قبل ان الظلمين لهم عذاب ا ليم
مذكورہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب " ان الظلمين لهم عذاب ا ليم"خداوندعالم كا كلام ہو يعنى يہ كہ خدا وند متعال مستكبرين اور ان كے پيروكاروں كے نزاع اور پھر ان كى شيطان كے ساتھ جھڑپ اور شيطان كے قيامت ميں اپنى خطا كے اعتراف كرنے كا ماجرا بيان كرتا ہے اور اس كے بعد فرماتا ہے: "ظالمين كے لئے دردناك عذاب ہے"اس سے مذكورہ بالانكتہ اخذ ہو تا ہے_
26_"عن ا بى عبدالله (ع): ...والوجہ الخامس من الكفر:كفر البرائة ... وقال:يذكر ابليس وتبرئتہ من ا وليائہ من الانس يوم القيامة:" انى كفرت بما ا شركتمون من قبل" ...;(1)امام صادق (ع) سے منقول ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا : كفركى پانچويں قسم برائت يعنى بيزارى كا اظہار كرنا ہے _ اور خداوند متعال قيامت كے دن ابليس اور اس كا اپنے پيركاروں سے اظہا ر بيزارى كا ماجرا بيان كرتا ہے (اور شيطان كا كلام نقل كرتے ہوئے) فرماتا ہے: " انى كفرت بما ا شركتمون من قبل ..."_
27:"قال رسول الله (ص):اذا جمع الله الا ولين والا خرين وقضى بينهم وفرغ من القضائ ...الكافرون ...يا تون ابليس فيقولون: ...قم ا نت فاشفع لنا فانك ا نت ا ضللتنا فيقوم ابليس ...ويقول عنذلك :"ان الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فاخلفتكم ...";(2)حضرت رسول خدا (ص) سے منقول ہے كہ اپ(ص) نے فرمايا :جب خدا وند متعال اولين اور اخرين انسانوں كو اكٹھا كر لے گا اور ان كے بارے ميں حكم كرے گا اور اس حكم سے فارغ ہو جائے گا تو كفار ابليس كے پاس ائيں گے اور اسے كہيں گے : ... تو اٹھ كر ہمارى شفاعت كر كيونكہ تو ہى نے ہميں گمراہ كيا ہے _پس ابليس كھڑا ہو جائے گا اور اس وقت كہے گا:"ان الله وعدكم وعدالحق و وعدتكم فاخلفتكم ..."_

ابليس :
ابليس قيامت ميں27;ابليس كا اظہار برائت 26;ابليس كى وعدہ خلافي27;ابليس كا كفر 26
....

1) كافى ،ج2،ص 390 ،ح 1،نورالثقلين ، ج2،ص534،ح 51
2)الدرالمنثور ،ج5،ص18_

اقرار:
حق كا اقرار 25;خدا كے وعدوں كى حقانيت كا اقرار 4;بے فائدہ اقرار 25
الله تعالى :

كفر:
كفر كى اقسام 26،خداوند سے كفر 18
مشركين :20

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلاَمٌ (٢٣)
اور صاحبان ايمان و عمل صالح كو ان جنتوں ميں داخل كيا جائے گا جن كے نيچے نہريں جارى ہوں گى وہ ہميشہ حكم خدا سے وہيں رہيں گے اور ان كى ملاقات كا تحفہ سلام ہوگا_

1_عمل صالح انجام دينے والے مؤمنين يقينا بہشت ميں داخل ہو نگے اور اس ميں دائمى زندگى گذاريں گے_
وا دخل الذين ء امنوا وعملوالصلحت جنت ...خلدين فيه
2_ عمل صالح كے ساتھ ايمان ،فائدہ مند ہے _
وا دخل الذين ء امنوا وعملوالصلحت جنت تجري
3_بہشت مؤمنين كا ٹھكانہ اور درختوں سے گھرى ہو ئي

ہے _
جنت تجرى من تحتہاالا نہر
"جنات" اس جگہ كو كہتے ہيں كہ جو درختوں سے گھرى ہو ئي ہو گويا زمين كو درخت ڈھانپ ليں "جنات " كو جمع لانا بھى اس مطلب كى تائيد كرتا ہے
4_بہشت متعدد باغات كاايك مجموعہ ہے _*
جنت تجرى من تحتہاالا نہر
"جنات " كو جمع لانا ہو سكتا ہے مذكورہ نكتے كى طرف اشارہ ہو _
5_بہشت ميں ہميشہ بہت سى نہريں بہتى رہتى ہيں _
تجرى من تحتہاالا نہر
6_بہشت ميں نيك مؤمنين كا داخل ہونا اور اس ميں ہميشہ رہنا ،خداوند متعال كے اذن سے ہے _
وا دخل الذين ء امنوا وعملوالصلحت جنت ...باذن ربّهم
7_نيك عمل كے حامل مؤمنين اپنے پرورد گار كى عنايت سے بہرہ مند رہتے ہيں اور ان كا بہشت ميں داخل ہونا اور وہاں ہميشہ رہنا ، خدا وند كى ربوبيت كا نتيجہ ہے_
ا دخل الذين ء امنوا ...جنت ...خلدين فيها باذن ربّهم
ضمير "هم " كى طرف "رب " كا اضافہ ہونا كہ جس كا مرجع "الذين امنوا " ہے _مذكورہ مطلب كى طر ف اشارہ ہے _
8_بہشت ميں بہشتيوں كا لفظ "سلام " كے ذريعے ايك دوسرے كو سلام و تحيت كہنا _
تحيّتهم فيها سلم
9_نيك عمل كے حامل مؤمنين پر بہشت ميں درود وسلام بھيجا جاتا ہے _
تحيّتهم فيها سلم
مذكورہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب " تحيت " كا "هم " كى طرف اضافہ ،مفعول كى طرف مصدر كا اضافہ ہو _اس احتمال كے مطابق عبارت كا معنى يہ ہو جائے گا:بہشت ميں انہيں " تحيت كہنا سلام كے ساتھ ہے_
10_اہل بہشت ،بہشت ميں ايك دوسرے كے ساتھ اچھے اور محبت اميز تعلقات ركھيں گے_
تحيّتهم فيها سلم
يہ جو خد اوند متعال نے فرمايا ہے كہ" بہشت ميں مؤمنين كا تحيت سلام كہنا يا ايك دوسرے كے لئے سلامتى كى درخواست كرنا ہے" اس سے ان كے درميان اچھے تعلقات كى عكاسى ہو تى ہے_
11_بہترين درود اور تحيت "سلام " ہے _
تحيّتهم فيها سلم

درود اور تحيت كے لئے استعمال ہو نے والے الفاظ ميں سے لفظ "سلام" كا انتخاب ،ہو سكتاہے مذكورہ نكتے كى طرف اشارہ ہو_

89
12_نيك عمل كرنے والے مؤمنين كے لئے اچھى عاقبت اور شيطان كے پيرو كاروں كے لئے برے انجام كا بيان كرنا، انسانوں ميں عاقبت انديشى كى تحريك پيدا كرنے كا ايك طريقہ ہے_
وبرزواللہ جميعًا فقال الضعفو ا للذين استكبروا ...فهل ا نتم مغنون عنّا من عذاب الله ... ان الظلمين لهم عذاب ا ليم وا دخل الذين ء امنوا وعملوالصلحت جنت تجرى من تحتهاالا نهرخلدين فيه

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى ربوبيت كے اثرات 7;اللہ تعالى كے اذن كى اہميت 6
اللہ تعالى كى عنايت:
اللہ تعالى كى عنايت جن كے شامل حال ہے7
ايمان :
ايمان كى اہميت 2;ايمان اور عمل صالح2
بہشت:
بہشتى باغات كا متعدد ہونا 4;بہشت ميں ہميشہ رہنے والے1،7;بہشت كے درخت3;بہشت ميں ہميشہ رہنے كى شرائط6;بہشت كى صفات 3 ،4 ،5;بہشت ميں ہميشہ رہنے كے اسباب 7; بہشت كے موجبات 6;بہشتى نہريں5
بہشتى لوگ:1،3
بہشتى لوگوں كى تحيت 8; بہشتى لوگوں كے تعلقات 10; بہشتى لوگوں كا طرز عمل 10;بہشتى لوگوں پر سلام 9;بہشتى لوگوں كاسلام 8;بہشتى لوگوں كى محبت 10
تحريك:
تحريك پيدا كرنے كے اسباب 12
تحيت :
بہترين تحيت 11
سلام :
سلام كى اہميت 11
شيطان :
شيطان كے پيروكاروں كا برا انجام 12
عاقبت انديشى :
عاقبت انديشى كى اہميت 12
نيك عمل :
نيك عمل كى اہميت 2
مؤمنين :
مؤمنين بہشت ميں 3;مؤمنين كا حسن انجام 12; نيك مؤمنين بہشت ميں 1،6،9 ; نيك مؤمنين كے فضائل7

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاء (٢٤)
كيا تم نے نہيں ديكھا كہ اللہ نے كس طرح كلمہ طيبہ2_ كی مثال شجرہ طيبہ سے بيان كی ہے جس كی اصل ثابت ہے اور اس كی شاخ آسمان تك پہنچی ہوئي ہے _

1_خدا وند متعال كا لوگوں كوحصول حقائق كے لئے اپنی پيش كردہ مثالوں كے مطالعے اور ان ميں غور وفكر كرنے كی دعوت دينا _
ا لم تركيف ضرب الله مثل
2_پيغمبر اكرم (ص) دينی معارف كو سمجھنے ميں سب سے اگے اور اس سلسلے ميں نمونہ عمل كی حيثيت ركھتے تھے_
ا لم تركيف ضرب الله مثلاً كلمة طيّبة كشجرة طيّبة
"ا لم تر" استفہام تقريری ہے يعنی "تم ديكھ رہے ہو" يہاں خداو ند نے عام لوگوں كے بجائے پيغمبر اكرم (ص) كو خطاب كيا ہے _يہ اس بات كی طرف اشارہ ہو سكتا ہے كہ جب پيغمبر، (ص) خداوند متعال كی پيش كردہ مثالوں ميں غور وفكر كرتے ہيں تولوگوں كو چاہيے وہ انحضر ت(ص) كواپنے لئے نمونہ عمل بنائيں_
3_"كلمہ طيبہ"ايسا پاك درخت ہے كہ جس كی جڑيں محكم اور شاخيں اور پتے فضا كی بلندی كو چھو رہے ہوں _
كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ
4_حق پر مبنی اعتقادات ،محكم اور گہری جڑوں والے درخت كی مانند ہوتے ہيں _
كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ
"شجرہ طيبہ " كے بارے ميں اب تك مفسرين نے جو معانی صحابہ اورتابعين سے نقل كيے ہيں ان ميں ايك عقيدہ توحيد اور كلمہ "لا الہ الا اللہ " ہے كہ جو عقيدہ حق ہے _
5_ قران كريم كی تعليمی روشوں ميں سے ايك ،تعليمات

كو قابل فہم بنا نے اور عينی شكل دينے كے لئے انہيں محسوسات سے تشبيہ دينا ہے _
ضرب الله مثلاً كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ
6_"جابرالجعفی قال:سا لت ا باجعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن قول الله عزّوجلّ :"كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ ..." قال: ا مّا الشجرة فرسول الله (ص) وفرعها علي(ع)وغصن الشجرة فاطمة بنت رسول الله (ص) و ثمرها ا ولادها(ع) و ورقها شيعتنا ...; (1)جابر جعفی كہتے ہيں : ميں نے خدا وند متعال كے قول "كشجرہ طيبة___" كے بارے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا تو اپ (ع) نے فرمايا:درخت سے مراد تو رسول خدا (ص) ہيں اور اس كی اصلی شاخ علی (ع) ہيں اور اس كی فرعی شاخ فاطمہ (ع) بنت رسول (ص) ہيں اور اس كے پھل ان كی اولاد (حسن (ع) و حسين (ع))ہيناور اسكے پتے ہمارے شيعہ ہيں _
7_"عمربن حريث قال: سا لت ا با عبدالله (ع) عن قول الله :"كشجرة طيبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ" قال : فقال:رسول الله (ص)ا صلها و ا ميرالمو منين(ع) فرعها و الا ئمة من ذريتهما ا غصانها وعلم الا ئمة ثمرتها وشيعتهم المو منون ورقها ...;(1)عمرو بن حريث كہتے ہيں : ميں نے امام صادق (ع) سے خدا كے كلام " كشجرة طيبة ا صلها ثابت و فرعها فی السّمائ" كے بارے ميں پوچھا تو اپ(ع) نے فرمايا:رسول خدا (ص) اس درخت كی جڑ ہيں، امير المؤمنين (ع) اس كا تنا ہيں، ان دونوں كی نسل سے انے والے ائمہ (ع) اس كی شاخيں ہيں ، ائمہ (ع) كا علم اس درخت كا پھل اورا نكے مؤمن شيعہ اس درخت كے پتے ہيں _
8_"عن ا بی جعفر وا بی عبدالله عليهما السلام فی قول الله :"ضرب الله مثلاً كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ" قال: يعنی النبي(ص) والا ئمة من بعده هم الا صل الثابت والفرع الولاية لمن دخل فيها;(2)امام باقر اور امام صادق عليہماالسلام سے منقول ہے كہ انہوں نے "ضرب الله مثلاً كلمة طيّبة كشجرة طيّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّمائ" كے بارے ميں فرمايا: اس سے مراد رسول خدا(ص) اور ان كے بعد انے والے ائمہ (ع) اس درخت كی محكم جڑيں ہيں اور اس كی

شاخیں ولایت ہے اس شخص کے لئے کہ جو(اسے قبول کر کے) اس کی ولایت میں اجائے_

....

1)معانی ا لاخبار ،ص 400،ح61;نور الثقلین ،ج2، ص536 ،ح 58_
2)'کافی ،ج1،ص 428،ح 80;نور الثقلین ،ج2، ص 535 ،ح 53_
3)تفسیر عیاشی ،ج2،ص 224،ح10;بحار الانوار ،ج 24 ، ص 141،ح8_

9_"عن النبي(ص) فی قولہ تعالی :"کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ... " : ان هذه الشجرة الطيبة هی النخلة;(1)رسول خدا (ص) سے کلام خدا : "کلمة طيّبة کشجرة طيّبة ..." کے بارے میں منقول ہے کہ یقیناً پاکیزہ درخت سے مراد ،کھجور کا درخت ہے_

ولایت کی اہمیت 8
ہوشیاري:
ہوشیاری کی دعوت 1
....

1)مجمع البیان ،ج6،ص480;نور الثقلین ،ج2، ص 536 ،ح 59 _

تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللهُ الأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (٢٥)
یہ شجرہ ہر زمانہ میں حکم پروردگار سے پھل دیتا رہتاہے اور خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتاہے کہ شاید اسی طرح ہوش میں آجائیں _

1_کلمہ طیبہ ایسا پاك درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور تنا بلند اور یہ درخت پھل دیتے وقت پورا پورا پھل دیتا ہے _
مثلاً کلمة طیّبة کشجرة طیّبة ا صلها ثابت وفرعها فی السّماء _ تو تی ا کلها کلّ حین
احتما ل ہے کہ "تو تی ا کلها کلّ حین" مشبہ بہ کا دوام ہو اور موضوع کی مناسبت سے اس سے مراد وہ وقت ہے کہ جب درخت پھل دیتا ہے _
2_حق پر مبنی اعتقادات اذن پرورد گار سے دائمی طور پر ثمر بخش ہوتے ہیں اور کسی خاص زمانے میں محدود نہیں ہوتے_
مثلاً کلمة طیّبة ...تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّه
احتما ل ہے کہ "تو تی ا کلها کلّ حین" مشبہ بہ کا دوام ہو او ر جو موضوع کی مناسبت سے ہمیشہثمر بخش ہو تا ہوتا ہے اور کسی وقت سے مخصوص نہیں_
3_حق پر مبنی اعتقادات بہت زیادہ ثمر بخش ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب مفید ہیں _
مثلاً کلمة طیّبة ...تو تی ا کلها کلّ حین
"فواکہ" اور "ثمرات" کے بجائے، مشبہ (کلمہ طیبہ) کی توصیف کے لئے ،مضاف "اکل"(کھانے کی چیزوں)کو جمع لانا کہ جو عموم کا فائدہ دیتا ہے ،ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے کی جانب اشارہ ہو_
4_حق پر مبنی اعتقادات کا ثمر بخش ہو نا ،ربوبیت خد اوند کا نتیجہ ہے _
تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّه

5_طبیعی اسباب کا عمل کرنا ، خدا وند متعال کے اذن اور فرمان سے تعلق رکھتا ہے_
تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّه
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "تو تی ا کلها کلّ حین " مشبہ بہ کا دوام ہو_
6_خدا وند متعال لوگوں کے لئے جتنی بھی مثالیں دیتا ہے وہ سب انہیںمتنبہ کرنے اور انکی یاد دہانی کے لئے ہیں _
ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون
7_مثالوں سے استفادہ ،قران کریم کے ہدایت اور تبلیغ کرنے کے طریقوں میں سے ہے_
ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون
8_دینی تعلیمات میں تما م لوگوں کا متنبہ ہونا خاص اہمیت رکھتا ہے_
ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون
کلمہ "الناس" اسم جنس اور تمام انسانوں پر دلالت کر رہا ہے_
9_ہدایت حاصل کرنا فقط وسائل ہدایت سے ہی مربوط نہیں بلکہ خود انسان بھی اس میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں _
ویضرب الله الا مثال للناس یتذکّرون

بلا شك و شبہ مثالیں ذکر کرنے کا مقصد انسانوں کی ہدایت اور انہیں پندونصیحت کرنا ہے لیکن یہاں "لعل"اس لئے ذکر کیا گیا ہے چونکہ اس عمل میں طمع اور ترجي(امید)کے معانی پنہاں ہیں _ ہو سکتا ہے مذکورہ نکتے میں اسی جانب اشارہ ہو_
10_"محمد بن یزید قال:سا لت ا باعبدالله (ع) عن قول الله : ..."تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّها"؟قال:یعنی ما یخرج الی الناس من علم للاما فی کلّ حین یسا ل عنہ;(1)محمد بن یزید کہتے ہیں:میں نے امام صادق (ع) سے کلام خدا "تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّها" کے بارے میں پوچھا تو اپ(ع) نے فرمایا:جب ائمہ (ع) سے سوال کیا جائے تو اس وقت جتنا علم امام (ع) سے ظاہر ہو(یہانو ہی علم مراد ہے)_
11_ ان علیّاً صلوات علیہ قال: ...والحین ستة ا شهر،لا ن الله عزّوجلّ یقول:"تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّها";(2)
امام علی (ع) نے فرمایا: "حین " سے مراد چھ ماہ ہیں چونکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے: "تو تی ا کلها کلّ حین باذن ربّها"
....

1)تفسیر عیاشی ،ج2،ص 224،ح11;بحار الانوار ،ج24، ص 140،ح6_
1)کافی ،ج4،ص 142،ح 5;نور الثقلین ،ج2، ص536 ،ح 57_

الله تعالی :
الله تعالی کی ربوبیت کے اثرات 4;الله تعالی کے اذن کی اہمیت 5،2الله تعالی کے اوامر کی اہمیت 5
انسان :
انسانوں کی ہدایت 9
ائمہ (ع) :
ائمہ (ع) سے سوال10;ائمہ (ع) کا علم10
حین :
حین سے مراد11
دین :
دین کی اہمیت 8
روایت:10،11
شجرہ طیبہ:
شجرہ طیبہ کے ثمر بخش ہونا 1;شجرہ طیبہ کا ثمر بخش ہونے کی مدت11
عقیدہ:
حق پر مبنی عقیدے کے فوائد 2،3;حق پر مبنی عقیدے کے فوائدکا سر چشمہ 4
طبیعی اسباب:
طبیعی اسباب کا عمل5
قران کریم:
قران کریم کے ہدایت کرنے کا طریقہ7; قران کریم کی مثالوں کے فوائد6;قران کریم کی مثالیں 1،7;قران کریم کا ہدایت کرنا7
قرانی مثالیں :
قرآن میںشجرہ طیبہ سے تمثیل 1;قرآن میںکلمہ طیبہ کی مثال1
لوگ:
لوگوں کو متنبہ کرنے کی اہمیت8
ہدایت:
ہدایت کا طریقہ7;ہدایت کی شرائط9;ہدایت کے اسباب9
یاد دہاني:

96

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ (٢٦)
اور کلمہ خبیثہ کی مثال اس شجرہ خبیثہ کی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ کر پھینك دیا جائے اور اس کی کوئي بنیاد نہ ہو_

1_کلمہ خبیثہ ،ایسے پلید درخت کی مانند ہے کہ جس کی جڑیں زمین سے اکھڑ چکی ہیں اور اسے قرار وثبات حاصل نہیں_
ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالھا من قرار
"جث" لغت میں اکھڑنے اور جڑ سے جدا ہونے کے معنی میں ہے_
2_ناحق اور باطل اعتقادات ،ناپائیداراور جڑوں سے خالی ہو تے ہیں _
ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالھا من قرار
"کلمہ خبیثہ " ،"کلمہ طیبہ " کے مقابلے میں بو لا جاتا ہے اور مفسرین کے قول اور مشبہ بہ میں انے والے قرینے کے مطابق اس سے مراد شرك اور باطل عقائد ہیں_
3_حق پر مبنی عقیدہ دلنشین اور انسانی طبیعت کے مطابق ہوتا ہے جبکہ باطل عقیدہ قابل نفرت ہوتا ہے_
مثلاً کلمة طیّبة کشجرة طیّبة ...ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة
لغت میں "طیب"اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو انسان کی طبیعت اور میلان کے مطابق ہو اور "خبیث " اس چیز کو کہا جاتا ہے کہ جو کراہت اور نفرت کا باعث ہو مذکورہ معانی کو دیکھتے ہوئے مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جس کے مطابق "کلمہ طیبہ " عقیدہ حق اور "کلمہ خبیث" عقیدہ باطل ہے_
4_قران کریم کی تعلیمی روشوں میں سے ایك ، تعلیمات کو قابل فہم بنا نے اور عینی شکل دینے کے لئے انہیں محسوسات سے تشبیہ دینا ہے _
مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من

97

فوق الا رض مالھا من قرار
5_حق و باطل کے درمیان موازنہ ،حق کی تشخیص اور انسانی زندگی کا راستہ معین کرنے کی ایك قابل عمل راہنمائي ہے _
مثلاً کلمة طیّبة کشجرة طیّبة ا صلھا ثابت وفرعھا فی السّماء ... ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالھا من قرار
بلا شك و شبہ قران میں تشبیہات کے مقاصد میں سے ایك مندرجہ بالا ایت مجیدہ میں بیان کیئے گئے موارد کے علاوہ ان معارف کی دقیق تبیین کرنا ہے کہ جنکا سمجھنا مشکل ہے اور اس قسم کی وضاحت کا فلسفہ بھی یقیناًانسان کے لئے ایك واضح راستے کا تعین کرناہے _
6_باطل اور نا حق عقائد ثمر بخش نہیں ہو تے_
مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثّت من فوق الا رض مالھا من قرار
گذشتہ ایت مجیدہ کے قرینہ مقابل سے کہ جس میں شجرہ طیبہ کوہر وقت ثمر بخش کہا گیا ہے ،جبکہ شجرہ خبیثہ کو جڑوں سے خالی اور ناپائیدار کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
7_ "عن رسول الله (ص)فی قولہ تعالی : "و مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة ..." قال: ھی الحنظلة;(1)حضرت رسول اکرم (ص) سے خداوند کے کلام :"ومثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة ..."کے بارے میں منقول ہے کہ(شجرہ خبیثہ) سے مراد حنظلہ (اندرائن کا درخت)ہے_

باطل:
تشخیص باطل کا طریقہ5
حق:
تشخیص حق کا طریقہ 5;حق وباطل کا موازنہ 5
رجحانات:
عقیدہ حق کی طرف رجحان3
روایت:7
شجرہ خبیثہ:
شجرہ خبیثہ سے مراد 7
عقیدہ:
باطل عقیدے کا بے ثمر ہونا6;باطل عقیدے سے تنفر 3;باطل عقیدے کی ناپائیداري2
قران کریم:
قران کریم کی تشبیہات4;قران کریم کی تعلیمات کی روش4;قران کریم کی مثالیں(1)
قرانی تشبیہات :
....

1) الدر المنثور ،ج5،ص 22; تفسیر طبری ، ج8 ، ص212_

معقول کی محسوس سے تشبیہ 4
قرانی مثالیں :
قرآن مجید مینشجرہ خبیثہ سے تمثیل 1;قرآن مجیدکلمہ خبیثہ کی مثال1
ہدایت:
ہدایت کا طریقہ5

يُثَبِّتُ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّهُ مَا يَشَاءُ (٢٧)
اللہ صاحبان ایمان کو قول ثابت کے ذریعہ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتاہے اور ظالمین کو گمراہی میں چھوڑدیتاہے اور وہ جو بھی چاہتاہے انجام دیتاہے_

1_خداوند متعال مؤمنین کو قول محکم اور ناقابل تردید برہان کے ساتھ ثابت قدم اور مطمئن رکھتا ہے_
يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "بالقول " میں "با" ،"يثبت" کے متعلق ہو اور سببيت کا معنی دے_
2_ایمان ،انسان کی زندگی میں قلبی اطمینان، نفس کے استحکام،ثابت قدمی اور ہر قسم کے تزلزل و اضطراب اور پریشانی کے بر طرف ہونے کا موجب بنتا ہے_
الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة
3_خداوند متعال ان لوگوں کودنیا و اخرت میں ثابت قدم اور ناقابل شکست بنا دیتا ہے جو (قران) کے محکم اور ابدی کلا م پر ایما ن لاتے ہیں_
يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیاگیا ہے کہ جب "بالقول " کی "با" ،"امنوا" سے متعلق ہو_یعنی جو لوگ محکم قول پر کہ جو گذشتہ ایت کے قرینے سے "کلمہ طیبہ" ہی ہے ،ایمان لاتے ہیں

وہی خداوند متعال کی جانب سے تائید شدہ ہیں _
4_ایمان پر ثابت قدم رہنا اور دنیا واخرت میں اس کا ثمر بخش ہونا ،خداوند متعال کی خاص عنایت اور تائید پر موقوف ہے_
يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة
5_مؤمنین کا ایمان اور عقیدہ ،محکم قول اور ناقابل تردیدو ابدی اصول پر استوار ہے _
يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة
مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ کیاگیا ہے کہ جب "بالقول " کی "با" ،"امنوا" سے متعلق ہو_
6_مؤمنین ،خداوند متعال کی عنایت کے بغیر لغزش کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں_
يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة
خداوند متعال کا یہ فرماناکہ ہم مؤمنین کو محکم قول کے ذریعے ثابت قدم رکھتے ہیں اور اس ثبات (ثابت قدم رکھنے) کی نسبت اپنی طرف دی ہے ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین ثبات قدم کے محتاج ہیں اور خدا کی عنایت وتوجہ کے بغیر وہ (ہمیشہ) لغزش و تزلزل کے خطرے سے دوچار رہیں گے_
7_خدا وند متعال ،ظالموں کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے_
ويضلّ الله الظلمين
8_گمراہی میں اضافہ ،ظلم وستم اختیار کرنے کا نتیجہ اور سزا ہے_
ويضلّ الله الظلمين
9_کفر ظلم ہے اور کفار ظالم ہیں _
يثبّت الله الذين ء امنوا ...ويضلّ الله الظلمين
"الظالمین"کو "الذین امنوا " کے سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار ہی ظالمین ہیں_
10_ظلم وستم کرنے والے دنیوی و اخروی زندگی میں قلبی اطمینان اور ثبات سے محروم اور محکم قول اور پائیدار اصول سے عاری ہوتے ہیں_
يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة ويضلّ الله الظلمين
ایت مجیدہ کے صدر اور ذیل کے موازنے اور مؤمنین کو ظالمین کے مقابلے میں رکھنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہو تا ہے_
11_خداوند متعال کی مشیت کا انجام پانا یقینی ہے_
ويفعل الله مايشائ
12_خداوند متعال کی مشیت ،اس کے فعل سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتي_

يفعل الله مايشائ
13_خدا وند متعال کا بطور مطلق ہر چیز اور ہر کام کی انجام دہی پر قادر ہونا_
يفعل الله مايشائ
14_ خدا وند متعال کی جانب سے مؤمنین کو ثابت قدم بنانا اور ظالمین کی گمراہی میں اضافہ کرنا ،اس کی مشیت پر موقوف ہے_
يثبّت الله الذين ء امنوا ...ويفعل الله مايشائ
15_"قال الصادق(ع): ان الشيطان ليا تى الرجل من ا وليائنا عند موته عن يمينه وعن شماله ليضلّه عمّا هو عليه فيا بى الله عزّوجلّ له ذلك وذلك قول الله تعالى :"يثبّت الله الذين ا منوا بالقول الثابت فى الحيوة الدنيا وفى الا خرة "; (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ ا پ (ع) نے فرمایا:"یقیناً شیطان ہمارے دوستوں کو گمراہ کرنے کے لئے انکی موت کے وقت،دائیں بائیں سے انکے نزدیك اتا ہے _پس خداوند عزوجل اسے گمراہ کرنے سے روکتا ہے اور یہی خدا کا قول ہے کہ "يثبّت الله الذين ء امنوا بالقول الثابت ..."_
16_"قال ا میرالمو منین(ع) صلوات الله عليه:ان ابن ادم ...فاذا ا دخل قبره ا تاه ملكاالقبر ...فيقولان:من ربك وما دينك ومن نبيك؟فيقول:الله ربّى ودينى الاسلام ونبيى محمد(ص) فيقولان له: ثبّتك الله فيما تحبّ وترضى وهو قول الله عزّوجلّ:"يثبّت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحياة الدينا وفى الا خرة" ...;(2)امیر المؤمنین (ع) سے منقول ہے کہ اپ(ع) نے فرمایا: بہ تحقیق

جب بھی انسان کو قبر میں اتارتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے اتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں : تیرا رب کون ہے؟تمہارا دین کیا ہے1ورپس وہ جواب میں کہتا ہے:"خداوند " میرا پروردگار ہے اور "اسلام " میر ا دین ہے اور حضرت محمد (ص) میرے پیغمبر ہیں _پس اس سے کہا جاتا ہے:خداوند متعال نے تجھے اس چیز میں ثابت قدم اور محکم کیا ہے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے اور یہی خداوند عالم کا فرمان ہے کہ جس میں اس نے فرمایا:"یثبّت الله الذین ا منوا بالقول الثابت ..."_

17_"عن ا بی عبدالله (ع) قال: ان المو من اذا ا خرج من بیتہ شیّعتہ الملائکۃالی قبرہ ...وان کان کافراً خرجت الملائکۃ تشیّعہ الی قبرہ تلعنونہ ...ثمّ یدخل علیہ ملکاالقبر ...فیقولان لہ:من ربّك؟ فیتلجلج ویقول:قد سمعت الناس

یقولان فیقولان لہ:لادریت ویقولان لہ: مادینك؟فیتلجلج فیقولان لہ:لادریت و یقولان لہ:من نبّیك: فیقول: قد سمعت الناس یقولان فیقولان لہ لا دریت ویسا ل عن امام زمانہ ... وهو قول الله عزّوجلّ: " ... ویضلّ الله الظلمین ویفعل الله ما یشائ" (3)امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ اپ(ع) نے فرمایا:جب مؤمن کے جنازے کو اس کے گھر سے باہر لے جاتے ہیں تو ملائکہ اس کی قبرتك اسکی تشییع کرتے ہیں ...اور اگر وہ کافر ہو تو فرشتے قبر اس کی تشییع کرتے ہیں اور اس پر لعنت کرتے ہیں _اس کے بعد قبر کے دوفرشتے اسکے پاس اتے ہیں پھر وہ اس سے کہتے ہیں:تیرا رب کون ہے؟تو وہ جواب دینے میں متردد ہو جاتا ہے اور کہتا ہے : میں نے سنا ہے لوگ اس طرح کہتے ہیں _پس اس سے کہا جاتا ہے : کیا تو نے نہینجانا؟پھر اس سے کہتے ہیں : تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ متردد ہو جاتا ہے لہذا وہ اس سے کہتے ہیں :کیا تو نے نہیں جانا؟پھر اس سے پوچھتے ہیں : تیر ا نبی کون ہے ؟وہ کہتا ہے : میں نے سنا ہے کہ لوگ اس طرح کہتے ہیں _پس اسے کہا جاتاہے : کیا تو نے نہیں جانا؟اور پھر وہ اس سے اس کے اما م زمانہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں ...اور یہ ہے قول خداوند عزوجل کہ : ... یضلّ الله الظلمین ویفعل الله مایشائ"_

18_"عن ا بی عبدالله جعفر بن محمد(ع) قال: ...ان الله تبارك وتعالی یضلّ الظالمین یوم القیامۃ عن دارکرامتہ ... کما قال عزّوجلّ:" ویضلّ الله الظلمین و یفعل الله مایشائ" ...;(4)امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اپ(ع) نے فرمایا:یقیناً خداوند تبارك وتعالی ظالمین کو قیامت کے دن اپنے دار کرامت سے گمراہ کریگا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے::" یضلّ الله الظلمین ..."_

اضطراب :

اضطراب برطرف ہونے کے اسباب 2

اطمینان:

اطمینان کے اسباب 2

الله تعالی :

الله تعالی کے کلام کے اثرات 1;الله تعالی کے لطف کے اثرات 6;الله تعالی کا گمراہ کرنا 7، 14 ، 18;الله تعالی کے افعال 1،3،12;الله تعالی کے لطف کی اہمیت 4;الله تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 11 ; الله تعالی کے گمراہ کرنے سے مراد 17;الله تعالی کی مشیت سے مراد 17;الله تعالی کی مشیت 12; الله تعالی کی مشیت کا کردار14;الله تعالی کی قدرت کا وسیع ہونا 13;الله تعالی کی ہدایات 15

ایمان:

ایمان کے اثرات 2;ایمان میں ثابت قدمي4 ; ایمان کی تاثیر کی شرائط4

پریشانی :

پریشانی بر طرف ہونے کے اسباب2

ثابت قدم لوگ:3

ثابت قدمي:

ثابت قدمی کے اسباب 2

روايت:15،16،17،18
شيطان :
شيطان كے گمراہ كرنے كا طريقہ 15
ظالمين :
ظالمين كا اضطراب 10;ظالمين كا تزلزل 10; ظالمين كى اخروى زندگي10;ظالمين كى دنيوى زندگى 10 ; ظالمين قيامت ميں 18;ظالمين كى اخروى گمراہى 18; ظالمين كى گمراہى 7;ظالمين كى محروميت 10 ; ظالمين كى گمراہى كا سر چشمہ 14
ظلم :
ظلم كے اثرات 8;ظلم كى سزا 8;ظلم كے موارد 9
قران كريم :
مؤمنين كا قران كريم پر ثابت قدم رہنا 3
كفار:
كفار كا ظلم 9;كفار موت كے وقت17
كفر :
كفر كا ظلم 9
گمراہى :
گمراہى ميں اضافے كے اسباب 8
لعنت:
لعنت جن كے شامل حال ہے 17
ملائكہ :
ملائيكہ قبر كا سوال 16،17
مؤمنين :
مؤمنين كى ثابت قدمي5،15،16 ; مؤمنين كى ثابت قدمى كے اسباب 1; مؤمنين كے فضائل 17;مؤمنين كى ثابت قدمى كا سر چشمہ 14;مؤمنين اور لغزش 6;مؤمنين موت كے وقت 17;مؤمنين كے ايمان كى خصوصيات 5;مؤمنين كے عقيدے كى خصوصيات 5

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللّهِ كُفْراً وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (٢٨)
كيا تم نے ان لوگوں كو نہيں ديكھا جنہوں نے اللہ كى نعمت كو كفران نعمت سے تبديل كرديا اور اپنى قوم كو ہلاكت كى منزل تك پہنچاديا _

1_خداوند متعال لوگوں كو اپنى نعمتوں كے مقابلے ميں ناشكرى كرنے والوں كى برى عاقبت كے بارے ميں غورو فكر كى دعوت ديتا ہے _
ا لم تر الى الذين بدّلوا نعمت الله كفرً

2_الہی نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کرنے والوں کا برا انجام غور وفکر اور سبق و نصیحت حاصل کرنے کے قابل ہے _
ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا وا حلّوا قومھم دارالبوار
3_خداو ند متعال ، لوگوں کوکفر کے ناشکرے سرداروں کی عاقبت بد میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے_
ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومھم دارالبوار
مندرجہ بالا مطلب اس نکتے پر مبنی ہے کہ لوگوں کو ہلاکت کی طر ف لے جانا اور بری عاقبت سے دوچار کرنا(ا حلّوا قومھم دارالبوار)کفر کےسرداروں اور معاشرے کے راہنمائوں کا کام ہے نہ عام لوگوں کا _
4_ کفر کے ناشکرے سرداروں او رربہروں کی عاقبت بد ،غورو فکر اور درس عبرت حاصل کرنے کے قابل ہے_
ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومھم دارالبوار
5_انسانی معاشروں اور اقوام کی ہلاکت اور انحطاط میں بد کردار رہبروں اور راہنمائوں کا مرکزی اور کلیدی کردار ادا کرنا_
ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومھم دارالبوار
6_ ورغلانے والے بد کردار رہبر اور راہنما ،سر زنش اور سزا کے مستحق ہیں _
ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومھم دارالبوار
یہ کہ خداوند متعال نے ناشکری اور کافر اقوام و ملل

کی عاقبت بد کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے راہنمائوں کے بارے میں بحث کی ہے (ا حلّوا قومھم ...)اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا جرم دوسرے لوگوں سے زیادہ تھالہذا وہ زیادہ مذمت اور سزا کے مستحق ہیں_
7_نعمتوں کی ناشکری ،ہلاکت اور بری عاقبت کا موجب بنتی ہے_
ا لم تر الی الذین ...ا حلّوا قومھم دارالبوار
8_مکہ میں موجود کفر وشرك کے سردار اور رہبر ناشکرے تھے اوروہی لوگوں کے انحطاط اور بد بختی کا اصلی سبب بھی تھے_
ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا وا حلّوا قومھم دارالبوار
چونکہ یہ ایت مکہ میں نازل ہوئي ہے لہذا اس سے ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ایت مجیدہ کا مطلوبہ مصداق "الذین بدّلوا ...وا حلّوا قومھم"ابو جہل و ابو لہب جیسے کفر وشرك کے سردار ہیں _
9_"عبدالرحمان بن کثیر قال :سا لت ا باعبدالله (ع) عن قول الله عزّوجلّ:"ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا" ... قال: عنی بھا قریشاً قاطبة الذین عادوا رسول الله (ص) ونصبوا لہ الحرب و جحدوا وصّیة وصّیہ;(1)عبد الرحمن بن کثیر کہتے ہیں :میں نے امام صادق (ع) سے خدا وند عزوجل کے اس کلا م "ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا"کے بارے میں پوچھا تو اپ(ع) نے فرمایا:ایت میں قریش کے تمام افراد شامل ہیں ،جنہوں نے رسول خدا (ص) کے ساتھ دشمنی کی ہے اور اپ (ص) کے مقابلے میں جنگ کھڑی کی ہے اور اپ(ص) کے وصی کی وصایت کا انکار کیا ہے_
10_"قال ا میر المو منین(ع) : ما بال ا قوام غیّروا سنّة رسول الله (ص) و عدلوا عن وصّیہ؟لا یتخوّفون ا ن ینزل بھم العذاب،ثمّ تلاھذہ الایة :"ا لم تر الی الذین بدّلوا نعمت الله کفرًا وا حلّوا قومھم دارالبوار ..." ثمّ قال:نحن النعمة التی ا نعم الله بھا علی عبادہ ...; (2)حضرت امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا: سنت رسول (ص) کو تبدیل کرنے والوں اور اپ (ص) کے جانشین سے منہ پھیرنے والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے اوپر عذاب کے نازل ہونے سے نہیں ڈرتے؟اس کے بعد امام (ع) نے اس ایت مجیدہ کی تلاوت کی : "ا لم تر الی الذین بدّلوا ..."پھر فرمایا:"ہم ہیں وہ نعمت کہ جو خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے ..."
....

1)کافی ،ج1،ص 217،ح 4;نور الثقلین ،ج2،ص 543 ،ح 80_
2)کافی ،ج1،ص 217،ح 1;نور الثقلین ،ج2، ص542، ح 79_

11_"قال هارون لا بی الحسن موسي(ع) نحن كفار؟قال لا ولكن كما قال الله :"ا لم تر الی الذين بدّلوا نعمت الله كفرًا و احلّوا قومهم دارالبوار ... " (1) ہارون نے امام موسی كاظم (ع) سے كہا : (كيا) ہم كافر ہيں؟امام(ع) نے فرمايا:نہيں بلكہ تم اس طرح ہو جس طرح خدا وند متعال نے فرماياہے: "ا لم تر الی الذين بدّلوا نعمت الله كفرًا ..."

----

1)تفسير عياشی ،ج2،ص 230،ح26;نور الثقلين ،ج2 ، ص544،ح 87 _

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ (٢٩)
وہ جہنم جس میں یہ سب واصل ہوں گے اوروہ بدترین قرارگاہ ہے _

1_ جہنم ناشكرے رہبروں اور ورغلانے والے بدكار راہنمائوں كا ٹھكانا ہے_
ا لم تر الى الذين ...ا حلّوا قومهم دارالبوار_جهنّم يصلونه
2_جہنم ، ہلاكت و نابودی كا گھر ہے_
دارالبوار_جهنّم يصلونه
"بوار" كا معنی ہلاكت ہے_
3_كفر وشرك كے سردارہی اپنی قوم كو دوزخی بنانے كا اصلی سبب ہيں_
ا حلّوا قومهم دارالبوار_جهنّم يصلونه
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے كہ جب "جهنّم يصلونها" ،"دارالبوار" كا بدل ہو _
4_دوزخ ايك گہرا كنواں ہے_
جهنّم يصلونه
"جہنم "،"جهنام" كا معرب ہے _جس كامعنی گہرا كنواں ہے (مفردات راغب)
5_جہنم ،انتہائي برا اور منحوس ٹھكانا ہے_
جهنّم يصلونها وبئس القرار

جہنم :
جہنم كامنحوس ہونا 5;جہنم كی صفات4;جہنم كے موجبات3;جہنم ميں ہلاكت 2
جہنمی لوگ:1
رہبر:
ورغلانے والے رہبر جہنم ميں 1;برے رہبر جہنم ميں1;ناشكرے رہبر جہنم ميں1;شرك كے رہبروں كا كردارو نقش3;كفر كے رہبروں كا كردار و نقش3

وَجَعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً لِّيُضِلُّواْ عَن سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعُواْ فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ (٣٠)
اور ان لوگوں نے اللہ كے لئے مثل قرار دئے تا كہ اس كے ذريعہ لوگوں كو بہكا سكيں تو آپ كہہ ديجئے كہ تھوڑے دن اور مزے كرلو پھرتو تمھارا انجام جہنم ہی ہے _

1_خدا وند متعال كے ساتھ شرك ،اس كی نعمتوں كا كفران اور ناشكری ہے_
ا لم تر الى الذين بدّلوا نعمت الله كفرًا ...وجعلوالله ا ندادً
جملہ "وجعلوالله ا ندادًا"جملہ "بدّلوا نعمت الله ..."پر عطف ہے اور يہ جملہ نعمت الہی كے تبديل ہونے كی كيفيت كے لئے بيان اور تفسير بن سكتا ہے _
2_كفر و شرك كے سرداروں كا خدا وند عالم اور توحيد كے راستے سے لوگوں كو بھٹكانے كے لئے خدا كا شريك اور شبيہ بنا كر پيش كرنا_
ا حلّوا قومهم دارالبوار ...وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيله
اس ايت مجيده اور پہلے والی ايات كے سياق سے معلوم ہوتا ہے كہ يہ كفر وشرك كے سرداروں كے بارے ميں ہے _كيونكہ لوگوں كو برے انجام
اور ٹھكانے ميں مبتلا كرنا "ا حلّوا قومهم دارالبوار"نيز خدا كے لئے شريك بنانااور لوگوں كو راہ خدا سے گمراہ كرنا

"وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيلہ"کفر و شرك کے سرداروں اور رہبروں ہی کا کام ہے_
3_شرك ایك ایسا من گھڑت مذہب ہے کہ جو خداوند یکتا اور توحید پر عقیدے کے بعد وجود میں ایا ہے_
وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيلہ
"جعلوالله ا ندادًا" یعنی "خدا کے ساتھ شریك بنانے" کی تعبیرسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ خداوند متعال کے وجود کے قائل تھے لیکن بعد میں انہوں نے اس کے ساتھ شریك بنانے شروع کر دیئے_
4_شرك اور بت پرستی کا مذہب ایجاد کرنے والے خداوند متعال کی توحید اور بت پرستی کے باطل

ہونے سے اگاہ تھے_
وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيلہ قل تمتّعوا فان مصيركم الى النار
"جعلوالله ا ندادًا" یعنی "خدا کے ساتھ شریك بنانے" کی تعبیرسے اوریہ کہ یہ کام مذہب شرك کے سرداروں اور بنانے والوں سے تعلق رکھتا ہے_ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ عمداً اورجان بوجھ کر یہ کام کرتے تھے_
5_شرك اور بت پرستی کے مذہب کو ایجاد کرنے والوں کا اصلی محرك مادی منافع اور مقام و حکومت حاصل کرنا تھا _
وا حلّوا قومهم ...وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيلہ قل تمتّعو
جملہ " فان مصيركم الى النار"سے پہلے جملہ "قل تمتّعوا"(کہہ دو فائدہ اٹھا لو)کا لانا ہو سکتا ہے اس بات کی طرف کنایہ ہو کہ اگر چہ تم دنیاوی کامیابی اور فائدے کے پیچھے لگے ہوئے ہو لیکن تمہارا راستہ اور انجام دوزخ پر ہی ختم ہوتا ہے_یہ بھی یاد رہے کہ حکومت ومقام تك پہنچنے کا موضوع جملہ "وا حلّوا قومهم ..."سے اخذ ہوتا ہے_
6_شرك اور بت پرستی کا مذہب ایجاد کرنے والے حکومت و ریاست اور مال و دولت سے بہرہ مند تھے_
وا حلّوا قومهم ...وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيلہ قل تمتّعو
7_ دنیا پرست اور مال و دولت کے مالك افراد اپنے مادی مقاصد تك پہنچنے کے لئے بطور ہتھیار دین میں انحراف پیدا کرنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں_
وا حلّوا قومهم ...وجعلوالله ا ندادًا ... قل تمتّعو
8_خدا اور توحید کے راستے سے لوگوں کو گمراہ کرنے اور مذہب شرك کی ترویج کرنے والوں کی کوشش کا اخری انجام دوزخ ہے_
وجعلوالله ا ندادًاليضلّوا عن سبيلہ ... فان مصيركم الى النار

الله تعالى :
الله تعالى کے ساتھ شریك بنانا2
جہنمی لوگ:8
دولت مند لوگ:
دولت مندوں کا گمراہ کرنا7
دنیا پرست لوگ:
دنیا پرستوں کا گمراہ کرنا7
دین:
دین میں انحراف7
رہبر:
شرك کے رہبروں کا محرك5;شرك کے رہبروں

کا دولت مند ہونا 6;شرك کے رہبروں کی دنیا پرستی 5;شرك کے رہبروں کے گمراہ کرنے کی روش 2;کفر کے رہبروں کے گمراہ کرنے کی روش 2; شرك کے رہبر اور بت پرستی کا بطلان 4;شرك اور توحید کے رہبر 4;شرك کے رہبروں کی جاہ پرستي6

شرك:
شرك كے اثرات 1;شرك كا لغو ہونا 3;شرك كى پيدائشے 3;شرك كى تاريخ 3;شرك كى ترويج كا انجام 8;شرك كے مروجين جہنم ميں 8
ظالمين :
ظالمين كا گمراہ كرنا7
عقيده :
عقيدے كى تاريخ 3
كفران نعمت:
كفران نعمت كے موارد1
گمراه كرنے والے:
گمراه كرنے والے جہنم ميں8
گمراہى :
گمراہى كا ہتھيار 7
لوگ:
لوگوں كو گمراہ كرنے كا انجام 8

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُواْ يُقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَيُنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خِلاَلٌ (٣١)
اور آپ ميرے ايماندار بندوں سے كہہ ديجئے كہ نمازيں قائم كريں اور ہمارے رزق ميں سے خفيہ اور علانيہ ہمارى راه ميں انفاق كريں قبل اس كے كہ وہ دن آجائے جب نہ تجارت كام آئے گى اور نہ دوستي_

1_پيغمبر اكرم (ص) اقامہ نماز اور مؤمنين پر انفاق كے بارے ميں حكم الہى پہنچانے پر مامور تھے_
قل لعبادى الذين ا منوا يقيموا الصلوة وينفقو

2_خدا وند متعال كے خاص لطف و عنايت سے بہره مندسچے بندے اور مؤمنين اس كى بارگاہ ميں خاص مقام و منزلت ركھتے ہيں_
قل لعبادي
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب " عبادى " ميں اضافہ ،تشريفيہ ہو_
3_مكہ ميں نماز اور انفاق كا حكم ہجرت پيغمبر (ص) سے پہلے نازل ہوا تھا _
قل لعبادى الذين ء امنوا يقيموا الصلوة وينفقو
مندرجہ بالا مطلب سورئہ ابراہيم كے مكى ہونے كى وجہ سے اخذ كيا گيا ہے_
4_تمام الہى فرائض اور شرعى ذمہ داريوں ميں سے نماز قائم كرنے اور انفاق (راہ خدا ميں خرچ)كرنے كو خاص اہميت حاصل ہے_
قل لعبادى الذين ء امنوا يقيموا الصلوة وينفقو
حقيقى بندوں كى صفت ايمان كو بيان كرنے كے بعد اقامہ نماز اور انفاق كا تذكره او رتمام فرائض ميں سے فقط ان دوفرائض كو انتخاب كرنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
5_جلوت و خلوت ميں نماز قائم كرنا اور راہ خدا ميں خرچ كرنا خداوند متعال كے سچے بندوں كى نشانيوں اور خصوصيات ميں سے ہے_
قل لعبادى الذين ء امنوا يقيموا الصلوة وينفقواسرًّا و علانية
6_ راه خدا ميں خرچ كرنا خواه پنہاں ہوياآشكار ، پسنديده اور قابل قدر ہے _
قل لعبادي ...وينفقوا ممّا رزقنهم سرًّا و علانية
يہ كہ خداوند متعال نے پنہاں اور اشكار دونوں قسم كے انفاق كى باہم مدح كى ہے اس سے مذكوره بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_

7_مال ودولت اور ثروت کو خدائي سرچشمہ جانتے ہوئے توجہ کرنے سے انسان کو انفاق اور راہ خدا میں خرچ کرنے کی تشویق ہوتی ہے_
قل لعبادي ...وينفقوا ممّا رزقنهم
یہ کہ خداوند متعال نے انسان کے مال ودولت اور وسائل کی نسبت اپنی طرف دی ہے اور اسے خداداد ، رزق کہا ہے تو اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کی جاسکتا ہے_
8_پنہانی طور پر انفاق کرنا ،اشکار انفاق کرنے سے کہیں زیادہ پسندیدہ اور قدر ومنزلت کا حامل ہے_*
وينفقوا ممّا رزقنهم سرًّا و علانية
مذکورہ بالا ایت مجیدہ میں اشکار انفاق پر مخفی انفاق کا مقدم ہونا ممکن اس حقیقت کو بیان کررہا ہو کہ مخفی انفاق چونکہ دکھاوے اور نفاق سے خالی ہوتا ہے لہذا زیادہ پسندیدہ اور قدر و منزلت کا حامل ہے_

111
9_انسان کے تمام مادی اور معنوی وسائل ،خدائي رزق وروزی شمار ہوتے ہیں اور اسی کی جانب سے ہیں_
ينفقوا ممّا رزقنهم
جملہ " مّا رزقنهم"عام ہے او ر انسان کے تمام وسائل کو شامل ہے خواہ وہ مال ودولت جیسے مادی وسائل ہوں یا علم وغیر جیسے معنوی وسائل_
10_انسان قرب و منزلت الہی کے جس مر حلے پر بھی پہنچ جائے اسے عبادت (نماز وغیرہ) اور خدمت خلق (انفاق) کی ضروت ہوتی ہے_
قل لعبادی الذين ء امنوا يقيموا الصلوة وينفقوا ممّا رزقنهم
"یائے " متکلم کی طرف "عباد" کا اضافہ ،تشریفیہ ہے اور بارگاہ خدا وندی میں بندوں کے قرب اور منزلت کو بیان کر رہا ہے _بنا بریں ان کو خداوند کی جانب سے نماز قائم کرنے اور انفاق کرنے کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بندہ قرب الہی کے مقام تك پہنچ جانے کے باوجود ان دو فرائض ،(نماز اور انفاق) کو انجام دینے کا محتاج ہے_
11_فقط وہی وسائل اور ما ل و دولت ،رزق وروزی خدا شمار ہوتا ہے اور انفاق کے قابل ہے کہ جو فرمان الہی کے مطابق حاصل کیا گیا ہو_
ينفقوا ممّا رزقنهم
جملہ " ممّا رزقنهم"انفاق کے لئے قید کی حیثیت رکھتا ہے _یعنی اس مال سے انفاق کرو کہ جوہم نے چاہا ہے اور تمہیں عطا کیا ہے نہ کسی اور مال سے_
12_انسان کے نیك اعمال(نماز و انفاق وغیرہ) خداوند متعال کے ساتھ لین دین اور دوستی کی حیثیت رکھتے ہیں _
يقيموا الصلوة وينفقوا ... من قبل ا ن يا تی يوم لابيع فيہ ولاخلل
13_خداو ند متعال ، اپنے خالص بندوں اورمؤمنین کو موت اجانے سے پہلے اپنے اموال سے انفاق کرنے کی دعوت دیتا ہے_
قل لعبادی الذين ء امنوا ...وينفقوا ... من قبل ا ن يا تی يوم لابيع فيہ ولاخلل
14_موت کے انے سے پہلے دنیوی وسائل اور فرصتوں سے استفادہ کرنا ضروری ہے _
يقيموا الصلوة وينفقوا ... من قبل ا ن يا تی يوم لابيع فيہ ولاخلل
15_فقط دنیا کی زندگی ہی عمل کا میدان اور اخروی سعادت حاصل کرنے کا مقام ہے _
يقيموا الصلوة وينفقوا ... من قبل ا ن يا تی يوم لابيع فيہ ولاخلل
16_عالم اخرت ،کسی قسم کی کوشش ،معاملے اور دوستانہ رابطے کی جگہ نہیں اور وہ انسان کے لئے کار امد نہ ہوگي_
يقيموا الصلوة وينفقوا ... من قبل ا ن يا تی يوم لابيع فيہ ولاخلل

112
17_"عن ا بی عبدالله (ع)قال: ...ولكنّ الله عزّوجلّ فرض فی ا موال الا غنياء حقوقاً غير الزكاة ... و قد قال الله عزّوجلّ: "ينفقوا ممّا رزقنهم سرًّا و علانية " ...; (1) امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا: ... لیکن خداوند عزوجل نے دولت مندوں کے اموال میں زکوۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق واجب کیئے ہیں : ...اور خدا وند متعال نے فرمایا ہے: "ينفقوا ممّا

رزقنهم سرًّا و علانية ..."_
----

1)کافی ،ج3،ص498،ح8;تفسیر برہان ،ج2، ص7 31، ح1_

اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الأَنْهَارَ (٣٢)

اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمان و زمین كو پیدا كیاہے اور آسمان سے پانی برسا كر اس كے ذریعہ تمھاری روزی كے لئے پھل پیدا كئے ہیں اور كشتیوں كو مسخر كردیا ہے كہ سمندر میں اس كے حكم سے چلیں اور تمھارے لئے نہروں كو بھی مسخر كردیا ہے _

1_فقط خدا وند عالم ہی اسمانوں اور زمین كا خالق اور اسمان سے بارش برسانے والا ہے _
لله الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السّماء مائ
مسند الیہ اور مسند یعنی "الله " اور" الذي" كا معرفہ ہونا حصر پر دلالت كرتا ہے_
2_اسمانوں اور زمین كی خلقت خداوند متعال كی توحید كی دلیل اور علامت ہے_
الله الذی خلق السموت والا رض
3_عالم خلقت میں متعدد اسمانوں كا موجود ہونا _
السموت
4_پانی مایہ حیات اورپودوں، پھلوں اور نباتات كے اگنے كا سبب ہے_
وا نزل من السّماء ماء فا خرج بہ من الثمرت
5_پانی كا اصلی منبع ،اسمان ہے_

وا نزل من السّماء مائ
6_انسان کے رزق اور روزی کا پودوں ،نباتات اور پھلوں کے اگنے سے پورا ہونا_
فا خرج بہ من الثمرت رزقًالکم

7_بارش کا برسنا اور پودوں اور پھلوں کا اگنا خداوند متعال کی توحید کی دلیل اور علامت ہے_
اللہ الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السّماء ماء فا خرج بہ من الثمرت
8_پھل، پودے اور انسان کی روزی ورزق کا پورا ہونا ،بندوں پرنعمت و لطف الہی کا ایك مظہرہے جو شکر وسپاس کے لائق ہے_
اللہ الذی خلق السموت والا رض وا نزل من السّماء ماء فا خرج بہ من الثمرت رزقًالکم
ایت مجیدہ نعمات الہی کو شمار کر کے مقام احسا ن مندی اور شکر گذاری کو بیان کر رہی ہے اور ایت کا لب ولہجہ بندوں کو نعمات الہی کے سامنے شکر و سپاس کرنے کی تشویق کر رہاہے_ یا درہے کہ دو ایات کے بعد (ایت 34) بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہیں_
9_عالم طبیعت پر نظام "علت ومعلول " کا حاکم ہونا_
وا نزل من السّماء ماء فا خرج بہ من الثمرت رزقًالکم
10_طبیعی عوامل کے ذریعے ہی فعل خدا انجام پاتا ہے_
وا نزل من السّماء ماء فا خرج بہ من الثمرت
یہ کہ کائنات کی تمام موجودات فرمان خداوند متعال کے تحت اور اسی کے ارادے سے وجود حاصل کرتی ہیں ،اس کے باوجود خد اوند متعال نے پانی کو پودوں اور نباتات کا سر چشمہ قرار دیا ہے _یہی حقیقت مندرجہ بالا مطلب کو بیان کر رہی ہے_
11_خداوند متعال کی جانب سے انسان کے فائدے اور بہر ہ مند ہونے کے لئے کشتیوں کا مسخر اور مطیع ہونا_
وسخّرلکم الفلك
12_حکم خدا وند کی وجہ سے کشیتوں کا حرکت کرنا اور انسانوں کے سامنے ان کا مسخر ہونا _
وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مرہ
13_انسان کے لئے سمندر اور کشتی رانی کانہایت اہم کردار ادا کرنا_
وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مرہ
14_انسان کے فائدے کے لئے خدا وند متعال کا نہروں اور دریائوں کو مسخر کرنا_
وسخّرلکم الا نہر
15_خدا وند متعال ،انسان کو کشتی رانی اورجہاز رانی کی تربیت حاصل کرنے اور سمندروں ودریائوں سے بہتر استفادہ کرنے کی تشویق کرتا ہے_
وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مرہ وسخّرلکم الا نہر
انسان کے لئے سمندر اور کشتی کے مسخر ہونے سے مراد، ان سے بہرہ مند ہونے کی استعداد اور ضروری وسائل کا فراہم ہونا ہے _اس استعداد اور اسباب سے انسا ن کو اپنی علمی کوشش اور محنت سے استفادہ کرنا چاہیے_
16_انسان کے لئے دریائوں اور نہروں کا نہایت اہم

کردار ادا کرنا_
وسخّرلکم الا نہر
17_دریائوں اور نہروں کا مسخر اور مطیع ہونا بندوں پر خداوند عالم کی نعمت اور عنایت کا قابل شکر و سپاس مظہر ہے _
وسخّرلکم الا نہر
18_انسان کے لئے کشتیوں ،نہروں اور دریائوں کو مسخر و مطیع بنانا ،توحید خداوند کی دلیل اور نشانی ہے_

اللہ الذی خلق ... وسخّرلکم الفلك لتجری فی البحر با مرہ وسخّرلکم الا نهر

اسمان:
اسمانوں کا متعدد ہونا3;اسمانوں کا خالق1; اسمانوں کی خلقت2;اسمانوں کے فوائد5
الہی نشانیاں:
افاقی نشانیاں2،7،18
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے مختص چیزیں 1;اللہ تعالی کے افعال 11 ،14;اللہ تعالی کے اوامر 12;اللہ تعالی کی تشویق 15 ;اللہ تعالی کی خالقیت 1;اللہ تعالی کے افعال کے مجاری 10;اللہ تعالی کے لطف کی نشانیاں 8، 17; اللہ تعالی کی نعمتیں 8،17
انسان:
انسان کے فضائل11،14
بارش:
بارش کا سر چشمہ 1;بارش کا کردار7
پاني:
پانی کے فوائد 4;پانی کے منابع5
پودے:
پودے اگنے کے اسباب 4;پودوں کے اگنے کا فلسفہ6;پودوں کے اگنے کے اثرات7
پھل:
پھلوں کے اگنے کے اسباب 4;پھلوں کے اگنے کا فلسفہ6;پھلوں کے اگنے کے اثرات7
توحید:
توحید کے دلائل 2،7،18
جہاز راني:
جہاز رانی کی تشویق15
حیات:
حیات کے عوامل4
خلقت:
خلقت کا باضابطہ ہون
دریا:
دریائوں کی تسخیر18

117

روزي:
روزی کے اسباب 6
زمین :
زمین کا خالق 1;زمین کی خلقت 2
سمندر:
سمندر سے استفادہ 15;سمندر کے فوائد 13
شکر :
شکر نعمت کی اہمیت 8،17
طبیعی عوامل:
طبیعی عوامل کا کردار10

كشتي:
كشتيوں سے استفادہ 11;كشتيوں كى تسخير 18; كشتيوں كى تسخير كا فلسفہ 11;كشتيوں كى تسخير كا سر چشمہ12;كشتيوں كى حركت كا سرچشمہ12
كشتى راني:
كشتى رانى كى اہميت 13;كشتى رانى كى تعليم15
نظام عليت:9
نعمت:
نہروں كى تسخير كى نعمت 17;پودوں كى نعمت 8; پھلوں كى نعمت8
نہر:
نہروں سے استفادہ 15;نہروں كى اہميت 16 ; نہروں كى تسخير 14،18;نہروں كے فوائد 16

وَسَخَّر لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَينَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (٣٣)
اور تمھارے لئے حركت كرنے والے آفتاب و ماہتاب كو بھى مسخر كردياہے اور تمھارے لئے رات اور دن كو بھى مسخر كرديا ہے _

1_خدا وند متعال(ہي) انسان كے فائدے كے لئے سورج اور چاند كو مطيع كرنے والا ہے _
وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين
2_سورج اور چاند ايك معين اور دائمى حالت ميں حركت كر رہے ہيں _
وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين

" دائبين "،مادہ " دائب " سے "دا،ب "كا تثنيہ ہے جس كا معنى ايك دائمى عادت اور حالت ہے_(مفردات راغب)_
3_خداوند متعال (ہي) انسان كى بہرہ مندى كے لئے دن اور رات كو مسخر كرنے والا ہے_
وسخّرلكم الّيل والنهار
4_انسان كے لئے دن ، رات اور چاند اور سورج كو مطيع كرنا ،توحيد خدا وند كى دليل ہے_
الله الذى خلق ...وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار
5_ سورج ،چاند اور دن اور رات كا انسان كے لئے مطيع ہونا ،بندوں پرنعمت و لطف الہى كا ايك مظہرہے جو شكر وسپاس كے لائق ہے_
الله الذى خلق ...وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار
آيت مجيدہ نعمات الہى كو شمار كر كے مقام احسا ن مندى اور شكر گذارى كو بيان كر رہى ہے اور آيت كا لب ولہجہ بندوں كو پرورد گار كى نعمات كے سامنے شكر و سپاس كرنے كى تشويق كر رہاہے_ ياد رہے كہ بعدوالى آيت ميں جملہ(انّ الانسن لظلوم كفّار) بھى اس مطلب كى تائيد كررہا ہے_
6_تمام (مؤمن و كافر) انسان ،عالم طبيعت سے بہرہ مند ہونے كا حق ركھتے ہيں_
الله الذى خلق ...رزقًالكم ...وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار
7_نظام خلقت كا با ضابطہ ،با مقصد اور منظم ہونا _
الله الذى خلق السموت والا رض ... رزقًالكم ... وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار
8_ مادى دنيا(اسمان،زمين ،چاند،سورج اوربارش وغيرہ)كے نظام خلقت كا انسان كى خدمت ميں اور اس كى ضروريات ،خواہشات اور مصلحتوں كے مطابق ہونا_
الله الذى خلق السموت والا رض ... رزقًالكم ... وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار
يہ جو خداوند متعال نے فرمايا ہے كہ ميں نے اسمان،زمين ،چاند،سورج وغيرہ كوانسان كے لئے مسخر و مطيع كر ديا ہے _اس سے معلوم ہو تا ہے كہ يہ سب چيزيں انسان كى خلقت اور اس كى ضروريات كے ساتھ ہم اہنگ ہيں _
9_انسان، نظام خلقت اور مادى دنيا كى انتہائي با شرافت اور بلند مر تبہ مخلوق ہے_

الله الذى خلق السموت والا رض ... رزقًالكم ... وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار
يہ كہ اسمان،زمين ،چاند،سورج وغيره اپنى تمام تر عظمت كے ساتھ انسان كے لئے مطيع بنا ديئے

گئے ہيں اس سے معلوم ہوتا ہے كہ انسان ان سب سے زياده باعظمت اور قابل قدر مخلوق ہے يا كم از كم ايك خاص شرافت اور مرتبے كا حامل ہے_
10_سمندر ،دريا ،سورج ،چاند اور دن ،رات ميں سے ہر ايك معرفت خدا كى الگ نشانى اور انسان كى ضروريات ميں سے كسى ايك ضرورت كو پورا كرنے والى چيز ہے_
وسخّرلكم الفلك ...وسخّرلكم الا نهر_وسخّر لكم الشمس والقمر دائبين وسخّرلكم الّيل والنهار

خلقت:
خلقتاور انسانى مصلحتيں 8; خلقتاور انسانى ضروريات 8 ;خلقت كا باضابطہ ہونا 7 ; موجودات خلقت9;نظم خلقت 7; خلقتكا بامقصد ہونا 7; خلقتكى ہم اہنگي8
الله كى نشانياں :
افاقى نشانياں4،10
الله تعالى :
الله تعالى كے افعال 1،3;الله تعالى كى معرفت كے دلائل 10;الله تعالى كے لطف كى نشانياں 5;الله تعالى كى نعمتيں 5
انسان:
انسان كے حقوق 6;انسان كى عظمت 9;انسان كے فضائل1،3،8،9;انسانى ضروريات پورى ہونے كے منابع10;انسانى ضروريات3
توحيد:
توحيد كے دلائل 4
چاند:
چاند كى گردش كا دوام 2;چاند كى تسخير 1،4،5 ; چاندكا كردار 10
حقوق :
حق تمتع 6
دن:
دنوں كى تسخير 3،5;دنوں كى تسخير كا كردار 4 دنوں كا كردار 10
رات:
رات كى تسخير 3،4،5;رات كا كردار10
سمندر:
سمندروں كا كردار 10
سورج:
سورج كى گردش كا داوم 2;سورج كى تسخير 1،4، 5; سورج كا كردار10
شكر:
شكر نعمت كى اہميت 5

ضروريات:
ضروريات پورى ہونے كے منابع 10
طبيعت:

طبیعت سے استفادہ6
نہر:
نہروں کے فوائد 10;نہروں کا کردار10

وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (٣٤)
اور جو كچھ تم نے مانگا اس ميں سے كچھ نہ كچھ ضرور ديا اور اگر تم اس كى نعمتوں كو شمار كرنا چاہو گے تو ہر گز شمار نہيں كرسكتے بيشك انسان بڑا ظالم اور انكار كرنے والاہے _

1_خداوند متعال نے انسان كے وجود كے لئے تمام ضرورى چيزيں ،اسے عطا كر دى ہيں _
و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ
جملہ "ما سا لتموہ" ميں سوال كے بارے ميں دو احتمال ہيں :ايك زبانى دعا اور درخواست كے معنى ميں سوال كرنا،دوسرا انسانى وجود اور طبع كا سوال اور درخواست كرنا ;يعنى بشر كو اپنى طبيعت اور وجود ميں ايك مستقل موجود كى حيثيت سے جس چيز كى ضرورت ہے وہ خدا نے اسے عطا كر دى ہے_مندرجہ بالا مطلب اسى دوسرے احتمال پر مبنى ہے_
2_انسان اپنى تمام ضروريات كو پورا كرنے ميں خداوند متعال كا محتاج ہے_
و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ
يہ جو خدا وند عالم نے فرمايا ہے كہ ميں نے تمہارى تمام ضروريات اور تقاضوں كو پورا كر ديا ہے ،انسان كے اپنى تمام ضروريات كو برطرف كرنے ميں محتاج ہونے كى دليل ہے_
3_خداو ند متعال ،انسان كى ضروريات اور خواہشات سے اگاہ اور انہيں پورا كرنے پر قادر ہے_
و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ
چونكہ خدا وند عالم نے انسان كى تمام ضروريات كو پورا كر ديا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ ان ضروريات سے اگاہ اور انہيں عطا كرنے پر قادر (بھى) ہے_

4_خدا وند تعالى نے انسان كى درخواستوں اور تقاضوں ميں سے بعض اسے عطا كر دى ہيں _
و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب "من كل" ميں "من"تبعيض كے لئے ہو اور جملہ " سا لتموہ" ميں سوال سے مراد زبانى سوال اور تقاضا ہونہ وجودى تقاضے اور درخواستيں_
5_بشر كى تمام مادى ضرورتيں اور تقاضے عالم طبيعت ميں موجود ہيں _
و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ
6_انسان بے شمار الہى نعمتوں اور احساسات سے بہرہ مند ہے_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھ
7_انسان كو عطا شدہ الہى نعمتيں ہرگز شمار نہيں كى جا سكتيں _
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھ
8_انسان كا تمام الہى نعمتوں كى شناخت سے عاجز ہونا_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھ
نعمات الہى كو شمار كرنے سے انسان شايد اس وجہ سے عاجز ہو_ چونكہ وہ خدا كى بہت سى نعمتوں كى شناخت نہيں كر سكتاچہ جائيكہ وہ ان سب كو گن لے_
9_ہر وہ چيز كہ جو خدا وند متعال نے بشر كى ضروريات اور تقاضوں كو پورا كرنے كے لئے اسے عطا كى ہے وہ اس كى نعمت اور مہربانى ہے _
و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھ
يہ كہ خدا وند متعال نے انسان كو اپنى عطا كردہ چيزوں كو (و ء اتكم من كلّ ما سا لتموہ) نعمت كہا ہے (وان تعدّوا نعمت الله)اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہو تا ہے_

10_انسان كوخداو ند عالم كا خاص لطف اور كرم شامل ہے اور وہ اس كى بار گاہ ميں خصوصى مقام و مرتبہ ركھتا ہے_
وء اتكم من كلّ ما سا لتموه وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھ
11_انسان كے وجود كے لئے ضرورى تمام تقاضوں كو پورا كرنا اور اسے بے شمار نعمتوں سے بہرہ مند كرنا ،خداوند كى توحيد ربوبى كى دليل ہے_
الله الذى خلق السموت والا رض ...وء اتكم من كلّ ما سا لتموه وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھ
12_خدا وند متعال كى جانب سے انسان كے تمام تقاضوں اور درخواستوں كے قبول نہ ہونے كا (ايك) سبب انسان كا ظلم اور ناشكراہونا ہے_
وء اتكم من كلّ ما سا لتموه ...انّ الانسن لظلوم كفّار

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے كہ جب " من كلّ" ميں " من " تبعيض كے لئے ہو اور سوال سے مراد زبانى درخواست ہو نيز جملہ "انّ الانسن لظلوم كفّار "پہلے جملوں كى علت بيان كر رہا ہو_
13_انسان خدا كى بے انتہا نعمتوں كے مقابلے ميں بہت ظلم كرنے والا اور نا شكرا ہے_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھا انّ الانسن لظلوم كفّار
"ظلوم " اور "كفار" مبالغے كے صيغے ہيں اوراپنے معنى كى كثر ت اور فروانى پر دلالت كرتے ہيں _
14_انسان اپنے اوپر ظلم كرنے والا اور نعمت و نيكى كے مقابلے ميں انتہائي ناشكرا ہے_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھا انّ الانسن لظلوم كفّار
انسان كو عطا شدہ الہى نعمتوں اور عطائوں كے بيان كے قرينے سے "ظلوم "سے مراد انسان كا اپنے اوپر ظلم كرنا ہے_
15_الہى نعمتوں كے مقابلے ميں شكر و سپاس ضرورى ہے_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھا انّ الانسن لظلوم كفّار
جملہ " انّ الانسن لظلوم كفّار " نعمات الہى كا شكر بجا نہ لانے اور ظلم كرنے كى برائي كو بيان كر رہا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ الہى نعمات كے مقابلے ميں شكر و سپاس ،ايك ضرورى امر ہے چونكہ يہ اگر ضرورى نہ ہوتا تو اس كا ترك كرنا بھى ناپسنديد ہ اور برا نہ ہوتا_
16_نيكى اور نعمت كے مقابلے ميں ناشكرى كرنا، ايك انتہائي ناپسنديدہ اور قابل مذمت كام ہے_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھا انّ الانسن لظلوم كفّار
17_الہى نعمتوں كا كفرا ن كرنا اورشكربجا نہ لانا،اپنے اوپر ظلم ہے_
وان تعدّوا نعمت الله لا تحصوھا انّ الانسن لظلوم كفّار
18_اپنے ساتھ ظلم كرنا اور ناشكرا ہونا، ايك طرح سے انسان كى طينت بن چكا ہے_
انّ الانسن لظلوم كفّار

اپنے اپ:
اپنے اپ پر ظلم 41،17،18
الله تعالى :
الله تعالى كى نعمتوں كى شناخت 8;الله تعالى كے عطايا 1،4;الله تعالى كا علم غيب3;الله تعالى كى قدرت 3;الله تعالى كى نيكى كے موارد 9;الله تعالى كى نعمتوں كے موارد 9;الله تعالى كى نعمتوں كى فراوانى7،13

الله تعالى كا لطف:
الله تعالى كا لطف جن كے شامل حال ہے 10
انسان:
انسان كى بعض ضروريات كا پورا ہونا 4;انسان كى ضروريات كا پورا ہونا9،11;انسان كى صفات 13،14;انسان كى طبيعت18;انسان كا ظلم 31، 14 ، 18 ; انسان كا عجز 8;انسان كے فضائل 6،10 ; انسان كا كفران نعمت كرنا 13،14;انسان

کی ضروریات کے پورا ہونے کا سر چشمہ 1،2، 3; انسان کی نعمتیں 6;انسان کی مادی ضروریات5
توحید:
توحید ربوبی کے دلائل 11
دعا:
قبولیت دعا کے موانع 12
شکر:
شکر نعمت کی اہمیت 15
ضروریات:
ضروریات پوری ہونے کے منابع 5;ضروریات پوری ہونے کا سرچشمہ1،2،3،خدا کی ضرورت2
ظلم :
ظلم کے اثرات 12
کفران نعمت:
کفران نعمت کے اثرات 12،17;کفران نعمت پر سر زنش 16;کفران نعمت18;کفران نعمت کا ناپسندیده ہونا 16
نعمت:
نعمت جن کے شامل حال ہے 6

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـذَا الْبَلَدَ آمِناً وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الأَصْنَامَ (٣٥)
اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ پروردگار اس شہر کو محفوظ بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھنا_

1_ حضرت ابراہیم (ع) کی زندگی اور دعا کرنے کا انداز اور کیفیت ،سبق اموزاور قابل ذکر ہے_

واذقال ابراھیم ربّ اجعل ھذاالبلد ء امنً
" واذ قال" ،" اذکر " سے متعلق ہے یا "اذکروا " تقدیر میں ہے_واضح ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) کے قصے کی یاد دلانااس کے بااہمیت اور سبق اموز ہونے کو ظاہر کرتا ہے_
2_حضرت ابراہیم (ع) نے خدا وند متعال سے سر زمین مکہ کی امنیت کے لئے دعا کی _
واذقال ابراھیم ربّ اجعل ھذاالبلد ء امنً
3_حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے حرمت مکہ کی حفاظت اور امنیت کے لئے قوانین وضع کرنے کی درخواست کی _
واذقال ابراھیم ربّ اجعل ھذاالبلد ء امنً
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "اجعل" سے تشریعی جعل مرادہو جیسا کہ اسلام میں اسی سلسلے میں متعدد قوانین وضع ہوئے ہیں _
4_مکہ ،امن الہی کا حرم ہے_
ربّ اجعل ھذاالبلد ء امنً

تمجید کی زبان میں حضرت ابراہیم (ع) کی دعا نقل کرنا ،خداوند کی جانب سے اس دعا کے قبول ہونے کو ظاہر کرتا ہے_
5_حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے مکہ کے امن و امان اور مذہب شرك اور بت پرستی کے نفوذ سے محفوظ رہنے کی دعا کی _*
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنً
حضرت ابراہیم (ع) کا اپنے اور اپنے خاندان کے بارے مینشرك کی طرف میلان سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا ،اس بات کا قرینہ ہو سکتا ہے کہ مکہ کی امنیت سے مراداس کا مذہب شرك اور بت پرستی کے شر سے محفوظ ہونا ہے_
6_خداوند متعال کو "رب" کے نام سے پکارنا،دعا کے اداب میں سے ہے_
ربّ اجعل هذاالبلد ء امنً
7_حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے میں مکہ شہری ابادی پر مشتمل تھا _
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنً
8_ حضرت ابراہیم (ع) کا مکہ کی امنیت اور حرمت کی طرف خاص توجہ دینا _
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنً
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی دعا میں پہلے مکہ شہر کی امنیت کا مسئلہ پیش کیا ہے اور اسے اپنی اولاد کی ہدایت پر مقدم رکھا ہے ،ان کے نزدیك مکہ کے امن وامان کی اہمیت اور اس مسئلے کی طرف ان کی خاص توجہ کو ظاہر کرتا ہے_
9_ پر امن اور مطمئن جگہ پرزندگی گذارنا اہمیت اور قدر ومنزلت رکھتا ہے_ربّ اجعل هذاالبلد ء امنً
10_حضرت ابراہیم (ع) کاخداوند متعال سے اپنے اور اپنی اولاد کے بت پرستی کی طرف رجحان سے محفوظ

رہنے کی دعا کرنا_
واذقال ابراهیم رب ...اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام
11_الہی حقائق تك پہنچنے اور ہدایت پانے کے اسباب فراہم ہونے کے لئے زندگی گذارنے کی جگہ کے پر امن اور قابل اطمینان ہونے کا موثر ہونا_
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام
حضرت ابراہیم (ع) کے اپنی اولاد کے لئے ہدایت کی دعا مانگنے سے پہلے ان کے محل سکونت (مکہ شہر) کی امنیت کی دعا کرنے سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_
12_اپنی اولاد کے لئے دعا اور ان کی اخروی عاقبت اور دیانت وسعادت کی طرف توجہ ایك اہم اور قابل قدر مسئلہ ہے_
واذقال ابراهیم رب ... اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام
13_اہل مکہ کے لئے دعا کے وقت حضرت ابراہیم (ع) کی ایك سے زیادہ اولاد تھي_
واذقال ابراهیم ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا و اجنبنی وبنّي
14_حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے کے لوگ ،بت پرست تھے اور وہ چند بتوں کی پوجا کرتے تھے_
واذقال ابراهیم ربّ ... اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام
15_موحد ہونے اور شرك سے مکمل طور پر محفوظ رہنے کے لئے توفیق خدا اور اسکی مدد کی ضرورت ہے_
و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام
مندرجہ بالا مطلب اس دلیل پر مبنی ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) خدا کے عظیم (اولوالعزم) نبی ہونے کے باوجود خداوند متعال سے اپنے اور اپنی اولاد کے شرك سے محفوظ رہنے کی دعا کر تے ہیں _
16_ "عن ا بی عبدالله (ع) ...قال: ...ان الله ا مر ابراهیم (ع) ا ن ینزل اسماعیل بمکة ففعل فقال ابراهیم: "ربّ اجعل هذا البلد ء امنًا و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام" فلم یعبد ا حد من ولد اسماعیل صنماًقطّ ...،(1)امام صادق (ع) فرماتے ہیں : بہ تحقیق خدا وند متعال نے ابراہیم (ع) کو حکم دیا کہ وہ اسماعیل (ع) کو مکہ میں اباد کریں _پس ابراہیم (ع) نے اس حکم کو انجام دینے کے بعد کہا: "ربّ اجعل هذاالبلد ء امنًا و اجنبنی وبنّی ا ن نعبد الا صنام" _ لہذااسماعیل (ع) کی کسی بھی اولاد نے کبھی کسی بت کی پرستش نہیں کي ..."
....

1) تفسير عياشى ،ج2،ص230،ح31;نور الثقلين ،ج2 ،ص 6 54،ح96_

17_ " قال رسول الله (ص) : ...ا وحى الله عزّوجلّ الى ابراهيم: " انى جاعلك للناس اماماً" ..فقال: ياربّ ومن ذرّيتى ا ئمة مثلي؟ ... فا وحى الله عزّوجلّ اليہ ... من سجدلصنم ...لا ا جعلہ اماماً ا بداً ... قال ابراهيم:"و اجنبنى وبنّى ا ن نعبد الا صنام ..."قال النبي(ص) فانتهت الدعوة الى ا خى عليّ(ع) لم يسجد ا حد منّا لصنم قطّ فاتخذنى الله نبّياً و عليّاً وصياً;(2)رسول اللہ (ص) فرماتے ہيں :خدا وند عزوجل نے ابراہيم (ع) كو وحى كى :" انى جاعلك للناس اماماً ..."پس ابراہيم (ع) نے كہا:پروردگارا كيا ميرى نسل سے بھى كوئي ميرى طرح امامت كے عہدے پر فائز ہو گا؟پس خداوند عزوجل نے ان كى طرف وحى كى : ...جو بھى كسى بت كے اگے سجدہ كر ے گا ...ہم ہر گز اسے امام نہيں بنائيں گے ... ابراہيم (ع) نے كہا:"و اجنبنى وبنّى ا ن نعبد الا صنام ..."نبى اكرم (ص) نے فرمايا:ابراہيم (ع) كى دعا (قبول ہونے)كے بعد يہ دعا مجھ تك اور ميرے بھائي على (ع) تك پہنچى كہ ہم دونوں ميں سے كسى ايك نے بھى كسى بت كو سجدہ نہيں كيا _پس اللہ تعالى نے مجھے نّبى بنايا اور على (ع) كو وصى بنايا_

---

1)امالى شيخ طوسى ،ج1،ص388،نور الثقلين ،ج2، س546 ،ح98_

روایت:16،17
سعادت:
اخروی سعادت کی درخواست 12
شرك:
شرك سے محفوظ رہنے کے عوامل15
ضروریات:
امداد خدا کی ضرورت15
عبرت:
عبرت کے عوامل1
مکہ:
مکہ کا احترام 3;مکہ کا امن 4;مکہ کی تاریخ 7;مکہ کے امن کی دعا 2،3،5;مکہ شہر7;مکہ کی فضیلت 4;مکہ ابراہیم (ع) کے زمانے میں7
موحدین :
موحدین کی معنوی ضروریات15
ہدایت:
ہدایت کا پیش خیمہ 11
یاد دہاني:
دعائے ابراہیم (ع) کی یاد دہاني1;قصہ ابراہیم (ع) کی یاد دہاني1

رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٣٦)
پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیاہے تو اب جو میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو معصیت کرے گا اس کے لئے تو بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے _

1_حضرت ابراہیم (ع) کی نظر میں ان کے زمانے میں بت اور بت پرست لوگ بہت سے لوگوں کی گمراہی کا سبب تھے_
اجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ربّ انّهنّ ا ضللن کثيرًا من الناس
2_حضرت ابراہیم (ع) اپنی دعا کی قبولیت کے لئے خدا وند متعال کا لطف اور اس کی محبت حاصل کرنا چاہتے تھے_
ربّ انّهنّ ا ضللن
"یائے"متکلم کی طرف کلمہ "رب"کا اضافہ ہونے اور حضرت ابراہیم (ع) کی طرف سے دو ایات میں اس کے تکرار کرنے سے مندرجہ بالا مطلب اخذ کر سکتے ہیں_
3_بتوں اور بت پرستوں کے ذریعے بہت سے لوگوں کا گمراہ ہونا ،حضرت ابراہیم (ع) کے لئے خدا وند متعال سے اپنی اور اپنے خاندان کے لئے بت پرستی سے محفوظ رہنے کی دعا کا محرك بنا ہے_
واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام ربّ انّهنّ ا ضللن کثيرًا من الناس
جملہ "ربّ انّهنّ ... "پہلے جملے " واجنبنی وبنيّ ... "کی علت بیان کر رہا ہے _یعنی چونکہ بت پرست اکثر لوگوں کی گمراہی کا سبب بن گئے ہیں لہذا میں تجھ سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں_
4_حضرت ابراہیم (ع) کا اپنی اولاد کے گمراہ ہو جانے اور اپنے زمانے کے لوگوں میں مذہب شرك و بت

پرستی کے مکمل طور پر اور بلا روك ٹوك پھیل جانے سے پریشان ہونا _
واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام_ربّ انّهنّ ا ضللن کثيرًا من الناس
5_حضرت ابراہیم (ع) کے زمانے میں بہت سے لوگ گمراہ اور بت پرست تھے_

واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام_ربّ انّهنّ ا ضللن كثيرًا من الناس
6_شرك اور بت پرستی راہ حق و حقیقت سے انحراف اور گمراہی كا مظہر ہے_
واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام_ربّ انّهنّ ا ضللن كثيرًا من الناس
7_انسان كی ہدایت میں خداوند متعال كے لطف و كرم كا مؤثر ہونا _
واجنبنی وبنيّ ا ن نعبد الا صنام_ربّ انّهنّ ا ضللن كثيرًا من الناس
یہ كہ حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند تعالی سے اپنی اولاد كی نجات طلب كی اس سے معلوم ہوتا ہے كہ ہدایت میں خدا كا لطف اور عنایت مئوثر ہے اور انسان اس كا محتاج ہے_
8_حضرت ابراہیم (ع) كے پیروكار، ان كے خاندان كے ایك عضوكی مانند اور ان كے محبوب ہیں _
فمن تبعنی فانہ مني
9_دین كی پابندی اور اس كے احكام پر عمل ہی دینداری اور قدر ومنزلت كا معیار ہے نہ فقط باتیں اور ادعاكرنا_
فمن تبعنی فانہ مني
"تبع" اور "اتبع"كامطلب كسی كے قدم پر قدم ركھنا اور اس سے حكم لے كر اسكی پیروی كرنا ہے(مفردات راغب)_
10_حضرت ابراہیم (ع) كے فرامین كی نافرمانی كرنے والے اگر چہ ان كی اولاد میں سے ہی كیوں نہ ہوں ،تقرب خدا سے دور اور قدر ومنزلت سے عاری ہیں _
فمن تبعنی فانہ منيّ ومن عصانی فانّك غفور رحيم
11_حضرت ابراہیم (ع) كی نظر میں دینی تعلق ،قرابت اور رشتہ داری سے زیادہ مضبوط اور قدر ومنزلت كا حامل ہوتا ہے_
فمن تبعنی فانہ منيّ ومن عصاني
مندرجہ بالا مطلب كا سبب یہ ہے كہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد كے لئے دعا كے بعد اپنے احكام اور دستورات كی پیروی كو قدرومنزلت كا معیار قرار دیا ہے_
12_انسانوں كے درمیان وحدت ،دوستی اور تعلقات استوار ہونے كا اصلی معیار ،دینداری ہے_
فمن تبعنی فانہ منيّ ومن عصاني

13_ حضرت ابراہیم (ع) انسانوں كے لئے اسوہ اور مقتدا ہیں اور انكا سیرو سلوك حق كا معیار اورانسانوں كے درست طرزعمل كی كسوٹی ہے_
فمن تبعنی فانہ منيّ ومن عصاني
یہ كہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے فرامین كی اطاعت اور نافرمانی كو اچھائي اور قدرومنزلت كا معیار قرار دیا ہے اور خداوند متعال نے بھی ان كی مدح كرتے وقت اس نكتے كو بیان فرمایا ہے _اس سے مذكورہ مطلب اخذ ہوتا ہے_
14_حضرت ابراہیم كاخداوند متعال كے ساتھ انتہائي ادب سے اور عالمانہ انداز میں كلام كر نا_
ومن عصانی فانّك غفور رحيم
یہ كہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مخالفین كا معاملہ خدا كے سپرد كر دیا ہے _اس سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت ابراہیم (ع) كے حكم كی نافرمانی درحقیقت امر خدا كی نافرمانی ہے پس بندوں كی ذمہ داری معین كرنا بھی اسی كا حق ہے_
15_اپنے مخالفین كے سامنے حضرت ابراہیم (ع) كا انتہائي بردباری سے كام لینا_
ومن عصانی فانّك غفور رحيم
یہ كہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مخالفین كا معاملہ خدا كے سپرد كر دیا ہے اور اسے غفران ورحمت كی صفت سے یاد كیا ہے ،اس سے انكی انتہائي بر دباری ظاہر ہوتی ہے_
16_حضرت ابراہیم (ع) كااپنے علاوہ اپنے مخالفین اور ہدایت قبول نہ كرنے والوں كے لئے بھی خدا وند متعال كی مغفرت اور رحمت كی شدت كے ساتھ امیدركھنا _
ومن عصانی فانّك غفور رحيم
یہ كہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مخالفین كا معاملہ خدا كے سپرد كر دیا ہے اور اس كے غفران و رحمت كی صفت بیان كی ہے ،اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہو تا ہے_

17_خداوند تعالی ،غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_
فانّك غفور رحيم
18_خدا کی مغفرت اور بخشش ،مہربانی کے ہمراہ ہے_
فانّك غفور رحيم
یہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب اس آیت میں "رحیم " ،"غفور" کی صفت ہو_
19_ "عن ا بی عبداللہ (ع) قال: من تولّی ال محمّد ...فھو ال محمّد ...لا انہ من القوم با عیانھم و انما ھو منھم بتولّیہ الیھم واتباعہ ایّاھم و کذلك ...قول ابراھیم : "فمن تبعنی فانہ منّي ..."؛(1)امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ
....

1)تفسیر عیاشی ، ج2 ، ص231 ،ح34 ; نورالثقلین ،ج2، ص548 ، ح104_

اپ (ع) نے فرمایا:جو شخص ال محمد (ص) کو اپنا ولی قرار دے ...پس وہ ال محمد (ص) میں سے ہے ... نہ کہ وہ حقیقت میں قوم ال محمد (ص) میں سے ہو جاتا ہے بلکہ وہ انہیں اپنا ولی بنانے اور انکی اطاعت وپیروی کرنے کی وجہ سے ال محمد (ص) میں سے ہے _اور یہی مطلب ہے حضرت ابراہیم (ع) کے فرمان کا::"فمن تبعنی فانہ منّي ..."_

132

133

رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ الصَّلاَةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (٣٧)

پروردگار میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو تیرے محترم مکان کے قریب بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑدیا ہے تا کہ نمازیں قائم کریں اب تو لوگونکے دلونکو ان کی طرف موڑدے اور انھیں پھلوں کا رزق عطا فرماتا کہ وہ تیرے شکر گذار بندے بن جائیں _

1_حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی بعض اولاد (ذریت) کو خانہ خدا کے نزيك اباد كيا _

ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع عند بيتك المحرّم
2_ مكہ ميں خانہ خدا كے نزديك حضرت ابراہيم (ع) كی ذريت(اولاد) كی جائے سكونت كھيتی باڑی كے قابل نہيں تھي_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع عند بيتك المحرّم
3_حضرت ابراہيم (ع) كا خانہ خدا كے سائے ميں اپنی بعض اولاد كو اباد كرنے كا مقصد ،ان كے لئے عبادت اور نماز قائم كرنے كی توفيق حاصل كرنا تھا_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ربّنا ليقيموا الصلوة
4_دوسری عبادات اور الہی فرائض كی نسبت نمازكو ايك خاص مقام و منزلت اور اہميت حاصل ہے_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع ... ليقيموا الصلوة

يہ كہ حضرت ابراہيم (ع) اپنی اولاد كے وادی "غير ذی زرع "(مكہ)كی طرف ہجرت كا مقصد نماز بتاتے ہيں اور تمام عبادات ميں سے فقط اسی كا انتخاب كرتے ہيں ،اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
5_حضرت ابراہيم (ع) كی بعثت كے زمانے ميں نماز كا عبادی فرائض ميں سے ہونا_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتي ... ليقيموا الصلوة
6_ مكہ كی سر زمين اور خانہ خدا كے اطراف كی جگہ عقيده توحيد كے اظہار اور خدا وند يكتا كی عبادت كے لئے ايك مناسب مقام ہے_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع عند بيتك المحرّم ربّنا ليقيموا الصلوة
يہ كہ حضرت ابراہيم (ع) ، اپنی اولاد كو اپنے سابقہ وطن سے كہ جو بت پرستوں كا علاقہ تھا ،نكال كر سر زمين مكہ كی طرف لے گئے تھے_اور انہوں نے اس ہجرت كا مقصد عبادت اور نماز بتايا تھا_ اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہو تا ہے_
7_فريضہ الہی كی ادائيگی اور عبادت كے لئے ہجرت اور اسكی سختياں برداشت كرنا ضروری ہے_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع ... ليقيموا الصلوة
خداوند متعال حضرت ابراہيم (ع) كے قصے كو قابل ذكر قصے كے طور پر بيان كررہا ہے (واذ قال ابراهيم ...) اور دوسری جانب حضرت ابراہيم (ع) بھی ايك غير اباد اور بنجر سرزمين كی مشكلات كواپنے اور اپنی اولاد كے دين كی حفاظت كے لئے برداشت كر رہے ہيں _يہ سب نكات مندرجہ بالا مطلب كی حكايت كرتے ہيں_
8_خداوند متعال سے دعا اور درخواست كے وقت حضرت ابراہيم (ع) كا گريہ وزاری اور التماس كی حالت ميں ہونا _
ربّ اجعل ...ربّ انّهنّ ...ربّنا اني ... ربّنا ليقيموا ... ربّنا انّك
كلمہ "رب"اور "ربنا " كے تكرارسے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
9_دوسری سر زمينوں كے مقابلے مينخانہ خدا كے نزيك نماز اور عبادت ، زياده فضيلت اور قدرو منزلت ركھتی ہے_
ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ربّنا ليقيموا الصلوة
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے كہ جب حضرت ابراہيم (ع) كی اولاد كے لئے مكہ سے باہر نماز ادا كرنا ممكن تھا ليكن حضرت ابراہيم (ع) خانہ خدا كے سائے ميں عبادت كی فضيلت كے سبب اپنی اولاد كے لئے اس مقام كا انتخاب كرتے ہيں _
10_حضرت ابراہيم (ع) ، خدا وند متعال سے مكہ ميں اباد اپنی اولادكے لئے بعض لوگوں كی قلبی توجہ اور محبت حاصل كرنے كی دعا كرتے ہيں _

ا سكنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ... فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم
11_نماز كے قائم كرنے اور عبادت كی توفيق حاصل ہونے ميں بعض مقامات اور مواقع كا موثر كردار ادا كرنا_
ا سكنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ربّنا ليقيموا الصلوة
نماز كے قائم كرنے كی غرض سے خانہ خدا كے جوار ميں اولاد كو اباد كرنا ہو سكتا ہے اس حقيقت كو بيان كر رہا ہو كہ خانہ خدا جيسے مناسب مقامات انسان كے لئے عبادت كی توفيق حاصل كرنے ميں مئوثر واقع ہوتے ہيں _
12_حضرت ابراہيم (ع) نے اپنی اولاد كو مكہ مينتنہائي اور گوشہ نشينی كے خطرے سے بچانے كے لئے خدا وند متعال

سے دعا کی کہ وہ بعض لوگوں کے دل ان کی طرف موڑ دے اور انہیں اجتماعی زندگی عطا کرے_*
ربّنا انی ا سکنت من ذرّيتي ...عند بيتك المحرّم ...فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم
13_دعا ،دوسرونکے دل اور روح پر اثر انداز ہو کر ا س میں تحول پیدا کر سکتی ہے_
فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم
14_حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے اپنی اولاد اور مکہ میں اباد لوگوں کے لئے ان کی معاشی حالت کی بہتر ی اور انکے انواع واقسام کی نعمتوں اور پیداواروں سے بہرہ مند ی کی دعا کی _
وارزقهم من الثمرت
چونکہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد کو بنجر سر زمین میں اباد کیا تھا لہذاہو سکتا ہے'ثمرات "سے انواع واقسام کی نعمتین اور مادی و غذائي پیدا وار مراد ہو_
15_ جناب ابراہیم(ع) نے شہر مکہ کے معیشتی کاروبار میں رونق کے لیے پروردگار سے دعا کے لوگوں کو مکہ کی جانب متوجہ کردے_
فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم وارزقهم من الثمرت
16_حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند متعال سے لوگوں اور اپنی اولاد کے لئے نعمات الہی کا شکر بجا لانے کی توفیق طلب کی _
ربّنا انی ا سکنت من ذرّيتي ...فاجعل ا فئدة من الناس ...وارزقهم من الثمرت لعلّهم يشكرون
17_الہی نعمتوں اور عطائوں کا مقصد وہدف خدا وند متعال کا شکر و سپاس بجا لانا ہے_
وارزقهم من الثمرت لعلّهم يشكرون
18_"عن ا بی عبدالله (ع) قال: ان ابراهيم(ع) کان نازلاً فی بادية الشام

فلمّا ولد لہ من هاجر اسماعيل ... فا وحی الله اليہ ... ثم ا مره ا ن يخرج اسماعيل وا مّہ عنها فقال: ياربّ الی ا يّ مكان؟ قال: الی حرمی و ا مني ...و هی مكة فا نزل الله عليہ جبرائيل بالبراق فحمل هاجر واسماعيل ... فوضعہ فی موضع البيت ... فلمّا سرههم ابراهيم و وضعهم ... ثمّ انصرف عنهم فلمّا بلغ كداء و هوجبل بذی طوی التفت اليهم ابراهيم فقال:"ربّنا انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع عند بيتك المحرّم ..."؛(1) حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:جب حضرت ابراہیم (ع) نے شام کے صحرا ء میں سکونت اختیار کی اور ہاجرہ سے انکے فرزنداسماعیل (ع) متولد ہوئے ...پس خدا وند متعال نے انہیں وحی کی ...پھر انہیں حکم دیا کہ اسماعیل (ع) اور ان کی والدہ کو اس صحراء سے نکالیں _پس ابراہیم (ع) نے فرمایا:اے میرے پروردگار ان کو کس جگہ لے جائوں ؟خداوند نے فرمایا:میرے حرمت والے گھر کی طرف ...اور وہ مکہ ہے_ پس خداوند متعال نے ان پر حضرت جبرائیل (ع) کو براق (اسمانی سواري) کے ساتھ نازل کیا _ پھر انہوں نے ہاجرہ و اسماعیل (ع) کوسوار کیا _پس ان کو مقام بیت (کعبہ) پر اتارا ...پھرجب ابراہیم (ع) نے انہیں مستقر کر دیا ...اس کے بعد وہ ان سے جدا ہو کر واپس اگئے ...پھر جب وہ (ذی طوی کے علاقے میں موجودایك پہاڑ) "کدائ"تك پہنچے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:"ربّنا انی ا سکنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع عند بيتك المحرّم ..."_
19_"عن ا بی جعفر(ع) فی قول الله : "انی ا سكنت من ذرّيتي ..."قال: ...نحن هم ونحن بقية تلك الذرية؛(2) حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے خدا کے اس کلام "انی ا سکنت من ذرّيتي ..." کے بارے مینفرمایا:ہم ان میں سے ہیں اور ہم اس نسل سے باقی بچنے والونمیں سے ہیں_
20_"عن ا بی الحسن موسی بن جعفر (ع) قال : ان ابراهيم (ع) لمّا ا سكن اسماعيل(ع) و هاجر مكة ...قال : "اللّهم انی ا سكنت من ذرّيتی بواد غيرذی زرع عند بيتك المحرّم ... فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم ..." فا وحی الله الی ابراهيم عن ا صعد ا باقبيس فناد فی الناس:يا معشرالخلائق ان الله يا مركم بحج هذا البيت الذی بمكة ...فهناك ...وجب الحج علی
....

1)تفسیر قمی ، ج1 ص 60 نورالثّقلین ج2 ص 548، ح 105_
2)تفسیر عیاشی ج2 ص 231 ح 35، نورالثّقلین ج2 ص 549ح 107_

جمیع الخلائق ...;(1) حضرت امام موسی کاظم (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:جب ابراہیم (ع) نے اسماعیل (ع) اور ہاجرہ (ع) کو مکہ میں اباد کیا تو فرمایا:اے میرے پرورد گار:(انی ا سکنت من ذرّیتی بواد غیرذی زرع ...)پس خداوند متعال نے انکی طرف وحی کی کہ ابو قیس پہاڑ کے اوپر جائو اور لوگوں کو ندا دے کر کہو:اے لوگوبے شك خدا وند متعال نے اپ لوگوں کو اس گھر (کعبہ) کے حج کا حکم دیا ہے جو مکہ میں ہے _پس اس کے بعد سے حج تمام لوگوں پر واجب ہو گیا_

21_"عن ا بی جعفر(ع)قال: انظر الی الناس یطوفون حول الکعبة، فقال: هکذا کانوا یطوفون فی الجاهلیة انما امروا ا ن یطوفوا ثمّ ینفروا الینا ... ثمّ قرا هذه الا یة: "فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" فقال ال محمّد ال محمّد ثمّ قال: الینا الینا;(2) حضرت امام محمد باقر(ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:کعبہ کے گرد طواف کرنے والوں کی طرف دیکھو ;پھر اپ (ع) نے فرمایا:زمانہ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے_ان کو حکم دیا گیا تھا وہ طواف کریں اور پھر ہماری طرف پلٹ ائیں _اس کے بعد امام (ع) نے اس آیت کی تلاوت کي:"فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم"اس کے بعد فرمایا:ال محمد (ص) ،ال محمد(ص) ،پھر فرمایا:" ہماری جانب ،ہماری جانب"

22_ "عن ا بی جعفر(ع) قال: ...ان ا بانا ابراهیم(ع) ...قال:"فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" ا ما انہ لم یقل الناس کلّهم، ا نتم ا ولئك رحمکم الله ...و ینبغی للناس ...ا ن یلقونا ا ینما کنّا نحن الا دلاء علی الله ;(3) حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:بے شك ہمارے باپ ابراہیم (ع) نے فرمایا:"فاجعل ا فئدة من الناس تهوی الیهم" انہوں نے یہ تمام لوگوں کے بار ے میں نہیں کہا ؟حضرت ابراہیم (ع) کے کلام سے مراد اپ لوگ(شیعہ)ہیں _اور لوگوں کو چاہیے کہ ہم جہاں بھی ہوں ہم سے ملیں ،ہم ہی خدا کی طرف ہدایت و راہنمائي کرنے والے ہیں"

23_"قال الصادق(ع) فی تفسیر وقولہ تعالی :"و ارزقهم من الثمرات":هو ثمرات القلوب;(4)حضرت امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے خدا وند تعالی کے قول : "و ارزقهم من الثمرات"کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:ان ثمرات سے مراد ثمرات قلب ہے_

....

1)تفسیر عیاشی ج2، ص 234، ح 41 ; نورالثقلین ج2 ، ص 551، ح 115_
2)تفسیر عیاشی ج2 ص 234، ح 43، تفسیر برہان ج2 ص 320 ح 14_
3)تفسیر عیاشی ج 2 ص 234 ح 41 ; نورالثقلین ج 2 ص 551ح 115_
4) عوالی اللئالي، ج 2 ص 96، ح 257; نورالثقلین ج2ص 551ح 117

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللّهِ مِن شَيْءٍ فَي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاء (٣٨)
پروردگار ہم جس بات کا اعلان کرتے ہیں یا جس کو چھپاتے ہیں تو سب سے باخبر ہے اور اللہ پر زمین و آسمان میں کوئي

چیز مخفی نہیں رہ سکتی _

1_ اپنی دعا میں حضرت ابراہیم (ع) کا ظاہر وباطن کے بارے میں خداوند متعال کے وسیع علم کا اعتراف کرنا _
ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن
2_انسان کی نیتوں ،محرکات ،افکار ، ظاہری اور باطنی اعمال کا خداوند متعال کی دسترس میں ہونا _
ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن
3_خدا کی بارگاہ میں دعا کے اداب میں سے ایك اس کی صفات (کمال وجلال) کا ذکر کرنا ہے_
ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن
4_دعا کے وقت مشکلات اور حاجات کو زبان پر جاری کرنا ،عرض حاجت کا حسن ہے_
ربّ اجعل ھذا البلد ء امناً ...ربّنا انی ...بواد غیر ذی زرع ...ربّنا انك تعلم ما نخفی و ما نعلن
5_تمام کائنات (اسمان و زمین کی مخلوقات) خداو ند متعال کے علم کی حدود میں اور اس کے حضور حاضر ہے_

وما یخفی علی الله من شی ء فی الا رض ولا فی السّمائ
6_کائنات کی کسی بھی شے کا خداوند متعال سے مخفی نہ ہونا ، اس کے ظاہر وباطن سے اگاہ ہونے کی دلیل ہے_
وما یخفی علی الله من شی ء فی الا رض ولا فی السّمائ
ہو سکتا ہے جملہ "وما یخفی علی الله ... " آیت مجیدہ کے پہلے حصے (انك تعلم ...) کی علت بیان کر رہا ہو_

ابراہیم (ع) :
ابراہیم کا اقرار1;ابراہیم (ع) کی دعا 1
الله تعالی :
الله تعالی کے علم غیب کے دلائل6;الله تعالی کا مخلوقات کے بارے میں علم 6،5;الله تعالی کا علم غیب 1;الله تعالی کے علم کی وسعت5;الله تعالی کے علم غیب کی وسعت2
انسان :
انسان کا عمل 2
دعا:
دعا کے اداب 4،3;دعا میں اسما و صفات 3;دعا میں حاجت بیان کرنا 4
نیت:
نیت کا علم2
شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق جیسی اولاد عطا کی ہے کہ بیشك میرا پروردگار عادل کا سننے والا ہے _

الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاء (٣٩)
1_حضرت ابراہیم (ع) نے بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے خدا وند متعال کی حمد و ستائشے کي_
الحمد لله الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق

2_حمد وستائشے خدا وند کے لئے مخصوص اور وہی اس کے لائق ہے_
الحمد لله
3_ہر چیز کی ستائشے وتعریف ،خداوند متعال ہی کی ستائشے وتعریف ہے_*
الحمد لله
"الحمد "میں الف لام جنس کے لئے ہے_ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ حمد سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کی ستائشے و تعریف کی

باز گشت خداوند متعال ہی کی جانب ہوتی ہے_چونکہ کسی چیز میں موجود کمال کی وجہ سے ہی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور ہر کمال اور خوبی خداوند متعال کی جانب سے ہے_
4_اسماعیل (ع) اور اسحاق (ع) ،حضرت ابراہیم (ع) کے فرزند اور خدا کی جانب سے ان کے لئے ہدیہ تھے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق
5_اہم اور غیر متوقع نعمات اور عطائوں پر خدا وند متعال کی حمد وستائشے ،ایك لازمی اور قابل قدر کام ہے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق
6_خدا وند متعال کی حمد وستائشے کرتے وقت نعمتوں کو شمارکرنااور زبان سے انہیں یاد کرنا ایك پسندیدہ فعل ہے جو اداب دعا میں سے ہے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق
7_اولاد کا وجود خدا کی نعمت ہے جو حمد وستائشے کے لائق ہے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق
8_حضرت اسماعیل (ع) کی ولادت حضرت اسحاق (ع) سے پہلے ہوئي تھی اور وہ عمر میں ان سے بڑے تھے_
وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق
اس آیت مجیدہ اور اسی جیسی دوسری ایات میں اسحاق(ع) سے پہلے اسماعیل (ع) کے ذکر سے ان کی عمر میں تقدم ظاہر ہوتا ہے اور تاریخ بھی اس بات کی تائید کرتی ہے_
9_ حتی بڑھاپے اور طبیعی اسباب کے اثر ات سے مایوسی کی صورت مینبھی انسان کے صاحب اولاد ہونے میندعا کا مؤ ثر ہونا_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ
10_بڑھاپے اور طبیعی اسباب کے اثر ات سے مایوسی کی صورت مینبھی خداوند متعال کے ارادے اور مشیت سے انسان کے صاحب اولاد ہونے کا ممکن ہونا _
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ

142

11_حضرت ابراہیم (ع) کا حضرت اسماعیل (ع) اور حضرت اسحاق (ع) کی ولادت سے پہلے خدا وند متعال سے اولاد کی دعا کرنا_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ
12_حضرت اسحاق (ع) اور حضرت اسماعیل (ع) ،حضرت ابراہیم (ع) کی دعا کے قبول ہونے کا نتیجہ تھے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ
13_حضرت ابراہیم (ع) بڑھاپے تك اولاد سے محروم اور طبیعی اور عام طریقے سے صاحب اولاد ہونے سے مایوس تھے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ
14_انسان کی ضروریات اور تقاضوں کے پورا ہونے میں طبیعی اسباب کے ساتھ ساتھ دعا کا بھی موثر ہونا_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ
15_طبیعی اور عام طریقے سے مایوس ہو جانے والوں کے لئے اپنے مقصودتك رسائي کی واحد امید ،دعا ہے_
الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل و اسحق ان ربّی لسمیع الدعائ
16_خدا وندمتعال دعا کا سننے اور قبول کرنے والا ہے_
ان ربّی لسمیع الدعائ

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) کی دعا کا قبول ہونا 12;ابراہیم (ع) کا حمد وثنا کرنا 1;ابراہیم (ع) کی دعا 11;ابراہیم (ع) کے بڑے بیٹے8;ابراہیم (ع) کی اولاد 12;ابراہیم (ع) کا صاحب اولاد ہونا 12،13;ابراہیم (ع) کی مایوسی 13
اسحاق (ع) :4

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء (٤٠)
پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے اور پروردگار میری دعا کو قبول کرلے_

1_حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے لئے خداوند عالم سے نماز قائم کرنے کی توفیق طلب کی _
ربّ اجعلنی مقیم الصلوة
2_حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی اولاد کے لئے خدا وند عالم سے نماز قائم کرنے کی توفیق طلب کی _
ربّ اجعلنی مقیم الصلوة ومن ذرّيتي
3_دوسرے الہی فرائض کی نسبت ،فریضہ نماز کی اہمیت اور بلند مقام و مرتبہ_
ربّ اجعلنی مقیم الصلوة ومن ذرّيتي

4_ حضرت ابراہیم (ع) کا پرورد گار کی بار گاہ میں اپنے اور اپنی اولاد کے لئے معاشرے میں فریضہ نمازکو احیاء کرنے کی توفیق پانے کے لئے دعا کرنا_

ربّ اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذرّیتي
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے نماز پڑھنے کی دعا نہیں کی بلکہ نماز قائم کرنے کی دعا کی ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
5_حضرت ابراہیم (ع) کو فریضہ نمازاور اسے معاشرے میناحیا ء کرنے کی شدید خواہش ہونا_
ربّ اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذرّیتي
"نماز پڑھنے" کے بجائے "نماز قائم کرنے" کی تعبیرسے مندرجہ بالا مطلب ظاہر ہوتا ہے_
6_معاشرے میں فریضہ نماز کا احیاء ،ايك انتہا ئي اہم اور قابل قدر کام ہے_
ربّ اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذرّیتي
چونکہ حضرت ابراہیم (ع) بزرگ انبیاء (ع) میں سے ہیں لہذا ان کے معاشرے میں احیائے نماز کے لئے تو فیق طلب کرنے سے مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتا ہے_
7_حضرت ابراہیم (ع) کا اقامہ نماز کی دعا کے قبول ہونے کے لئے خدا وند عالم سے التماس کرنا_
ربّناو تقبّل دعائ
8_دعائوں کی قبولیت کے لئے دعا کرنا ،اداب دعا میں سے ہے_
ربّنا وتقبّل دعائ
9_دعاکی استجابت اوربندوں کی درخواستوں کی قبولیت ، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے_
ربّناو تقبّل دعائ

ابراہیم: (ع)
حضرت ابراہیم (ع) کا نماز کو اہمیت دینا 1،2، 4، 5، 7 ; حضرت ابراہیم (ع) کی دعا 1،2،4; حضرت ابراہیم (ع) کی دعا کا قبول ہونا 7
اقدار:6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات 9
اولاد:
توفیق اولاد کی دعا 2
دعا:
دعا قبول ہونے کے عوامل9;دعا کی استجابت8; دعا کے اداب 8
شرعی فریضہ:
اہم ترین شرعی فریضہ 3
نماز:
نماز قائم کرنے کی اہمیت 3،6;نماز قائم کرنے کی توفیق کی دعا1،2،4;نماز قائم کرنے کی قدر ومنزلت6;نماز کی اہمیت1،2،4

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (٤١)
پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا_

1_حضرت ابراہیم (ع) نے خداوند عالم سے قیامت کے دن اپنی اور اپنے ماں باپ اور مؤمنین کی مغفرت کی دعا مانگي_
ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين يوم يقوم الحساب
2_حضرت ابراہیم (ع) نے دین توحیدکی پیروی اور الہی فرائض کی انجام دہی میں پیش قدم ہونے کی دعا مانگي_
واجنبنی و بنّي ...اجعلنی مقيم الصلوة ومن ذرّيتي ...اغفرلی ولولديّ وللمو منين
حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی دعائوں میں پہلے اپنے اپ کو مد نظر رکھا ہے اور پھر دوسروں کے لئے دعا کی ہے یہ شاید اس لئے ہو کہ وہ الہی فرائض کی ادائیگی میں پیش قدم رہنا چاہتے ہوں_
3_دعا کرتے وقت حضرت ابراہیم (ع) کا دوسروں پر خصوصی توجہ وعنایت کرنا_
ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے پروردگار کے ساتھ مناجات کرتے وقت فقط اپنے لئے ہی دعا نہیں کی بلکہ اپنی اولاد ،ماں باپ اورتمام مؤمنوں کوبھی اپنی دعا میں شريك کیا ہے ،اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
4_دوسروں کے لئے دعا کرنا ،پسندیدہ اور قابل قدر عمل ہے_
ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين
5_حضرت ابراہیم (ع) کے ماں باپ مؤمن اور موحد تھے_
ربّنا اغفرلی ولولدي
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مؤمن اور موحد تھے_
6_حضرت ابراہیم (ع) کا اپنی اولاد اور خاندان کی دنیوی

اوراخروی عاقبت کے بارے میں خصوصی توجہ دینا اور انہیں تمام دعائوں میں یاد کرنا_
واجنبنی و بنّي ...من ذرّيتي ...ليقيموا الصلوة فاجعل ا فئدة من الناس تهوی اليهم ... ومن ذرّيتی ...ربّنا اغفرلی ولولدي
7_قیامت کے دن تمام انسانوں حَتّی عظیم انبیائے کرام (ع) کو مغفرت الہی کی ضرورت ہونا _
ربّنا اغفرلی ولولديّ وللمو منين يوم يقوم الحساب
8_قیامت ،حساب وکتاب کا دن ہے_
يوم يقوم الحساب
9_قیامت کے دن انسانوں کے حساب و کتاب کے مقام کی اہمیت و عظمت_*
ربّنا اغفرلي ...يوم يقوم الحساب
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے قیامت کے مختلف مناظر اور مواقع میں سے فقط حساب وکتاب کے مقام کو یاد کیا ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
10_ہر دعا کر نے والے پر لازم ہے کہ وہ دعا میں اپنی بنیادی خواہشات کو ترجیح دے_*
ربّنا اغفرلی ولولدي ...يوم يقوم الحساب
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنی دعائوں اور مناجات بالخصوص طلب مغفرت کے وقت اپنے اپ کو دوسروں پر مقدم رکھا ہے ،ہوسکتا ہے یہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہوکہ دعا کرنے والے کو چاہیئےہ اپنے کو دعا کرنے میں مقدم رکھے اگرچہ اسے دوسروں کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے_

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) کا ال ابراہیم (ع) کو اہمیت دینا6;ابراہیم (ع) کا استغفار 1;ابراہیم (ع) کااولاد کو اہمیت دینا 6; ابراہیم (ع) کا توحید کو اہمیت دینا 2; ابراہیم (ع) کا عبادت کواہمیت دینا 2; ابراہیم (ع) کا لوگوں سے سلوك3;ابراہیم (ع) کی دعا 1،2،6;ابراہیم (ع) کی ماں کا ایمان5;ابراہیم (ع) کی والدہ 1; ابراہیم (ع) کی والدہ کی توحید 5; ابراہیم (ع) کے باپ کا ایمان 5;ابراہیم (ع) کے والد 1; ابراہیم (ع) کے والد کی توحید 5
انبیاء (ع) :
انبیا ء (ع) کی معنوی ضروریات 7

وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ (٤٢)
اور خبردار خدا كو ظالمين كے اعمال سے غافل نہ سمجھ لينا كہ وہ انھيں اس دن كے لئے مہلت دے رہاہے جس دن آنكھيں خوف سے پتھرا جائيں گى _

1_خدا وند عالم كا ظالموں كو ظلم اختيار كرنے كى برى عاقبت كے بارے ميں متنبہ كرنا_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون
2_ظالموں كے اعمال سے خداوند عالم كو غافل جاننا، ايك باطل خيال ہے_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون
3_ظالمين ،خدا وند عالم كے پھندے ميں ہيں اور انكى چال چلن پراس كى گہرى نظر ہے_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون

4_خدا وند عالم كے ظالموں كے اعمال سے كامل طور پر

اگاہ ہونے اور قيامت كے دن ان كے سزا پانے كى طرف توجہ سے انسان كا ظلم و تعدى سے محفوظ رہنا _
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون انما يو خّرهم ليوم تشخص فيہ الا بصر
5_ظالموں كى اصلى سزا كو قيامت كے دن تك مئوخر كرنا ، الہى سنتونميں سے ہے_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون انما يو خّرهم ليوم تشخص فيہ الا بصر
6_قيامت كے دن ظالموں كاخوف كى شدت سے مبہوت اور انكى انكھونكا خيره ہو جانا _
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون انما يو خّرهم ليوم تشخص فيہ الا بصر
7_سزا كو مزيد شديد كرنے كے لئے خدا وند عالم كى جانب سے قيامت كے دن تك ظالموں كى سزا كو مئوخر كياجانا_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون انما يو خّرهم ليوم تشخص فيہ الا بصر
يہ كہ خدا وند عالم نے ظالمين كى سزا كو ايك سخت اور ہولناك دن تك مئوخر كر ديا ہے اس سے ان كى سزا ميں شدت كى حكايت ہوتى ہے _چونكہ اگر يہ سزا دنيا ميں دى جاتى تو اس قدر سخت نہ ہوتى _ اس بناء پر ظالموں كى سزا ميں تاخير ان كے فائدے ميں نہيں ہے_
8_قيامت كے دن ظالموں كى سزا بہت ہى شديد اور ہولناك ہو گي_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا يعمل الظلمون انما يو خّرهم ليوم تشخص فيہ الا بصر
9_ظالموں كے ظلم وستم كے مقابلے ميں خدا وند متعال كا پيغمبر اكرم (ص) كو تسلى دينا_
ولا تحسبنّ الله غفلاً ... انما يو خّرهم ليوم تشخص فيہ الا بصر
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب آيت ميں مخاطب پيغمبر اكرم (ص) ہوں _
10_قيامت ،خوف كى شدت اور اس كے ہولنا ك ہونے كى وجہ سے انكھوں كے كھلا رہ جانے كا دن ہے_
ليوم تشخص فيہ الا بصر

قیامت:
قیامت کی خصوصیات8;قیامت کے اہوال10; قیامت میں انکھوں کا کھلا رہ جانا 10،6; قیامت میں ڈر 10

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لاَ يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاء (٤٣)
سر اٹھائے بھاگے چلے جارہے ہوں گے اور پلکیں بھی نہ پلٹتی ہوں گی اور ان کے دل دہشت سے ہوا ہورہے ہوں گے_

1_ظالمین قیامت کے دن ذلت وخوف کی حالت میں سراٹھائے ، انکھیں لگائے اور دوڑتے ہوئے محشور ہوں گے_
ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون ...مھطعین مقنعی رء وسھم
"اھطاع"خوف کی حالت میں تیز تیز چلنے کو کہتے ہیں_اور "اقناع" سے مراد ذلت و خواری کی حالت میں سر اٹھانا اور انکھیں کسی چیز پر لگا دیناہے(لسان العرب)_
2_قیامت کے دن ظالمین، وحشت سے انکھوں کی پلکوں کو ہلانے سے عاجز اور ان کے دل تدبیر اور چارہ جوئي سے عاری ہو جائیں گے_
یعمل الظلمون ...لا یرتدّ الیھم طرفھم و ا فئدتھم ھوائ
3_قیامت کے دن ظالموں کا ناقابل بیان خوف ،اضطراب اور حیرت سے دوچار ہوجانا_

150
یعمل الظلمون ...مھطعین مقنعی رء وسھم لا یرتدّالیھم طرفھم و ا فئدتھم ھوائ
4_ظلم ايك عظیم اور ناقابل بخشش گناہ ہے جو قیامت میں سخت عذاب الہی کا موجب بنے گا_
یعمل الظلمون ... لیوم تشخص فیہ الا بصر_مھطعین مقنعی رء وسھم لا یرتدّالیھم طرفھم و ا فئدتھم ھوائ
5_انسان کا قیامت میں جسم اور روح کے ساتھ حاضر ہونا_
لیوم تشخص فیہ الا بصر _ مھطعین مقنعی رء وسھم لا یرتدّالیھم طرفھم و ا فئدتھم ھوائ

خوف:
اخروی خوف کے مراتب3
سزا:
اخروی سزا کے مراتب4
ظالمین:
ظالمین کا اخروی حشر1،ظالمین کا اخروی خوف 1،
3; ظالمین کی اخروی جلد بازي1;ظالمین کا اخروی عجز2;ظالمین کی انکھوں کا حیرت زدہ ہونا 1 ،3،2; ظالمین کی اخروی ذلت1;ظالمین قیامت کے دن 1،3،2;ظالمین کے اخروی خوف کے اثرات2
ظلم :
ظلم کا گناہ 4;ظلم کی سزا4
عذاب :
اُخروی عذاب کے اسباب 4
قیامت:
قیامت کاہول1،3،2;قیامت میں انکھوں کا حیرت زدہ ہو جانا1،3،2
کبیرہ گناہ:4
گناہ:
ناقابل بخشش گناہ 4
معاد:
جسمانی معاد 5;روحانی معاد5

وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُواْ رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُواْ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ (٤٤)

اور آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جس دن ان تك عذاب آجائے گا تو ظالمیں کہیں گے کہ پروردگار ہمیں تھوڑی مدّت کے لئے پلٹادے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کرلیں اور تیرے رسولوں کا اتباع کرلیں تو جواب ملے گا کہ کیا تم نے اس سے پہلے قسم نہیں کھائي تھی کہ تمھیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا_

1_ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کو خوفناك عذاب کے نزول سے انذار اور ڈرانے پرمامور تھے_

وا نذر الناس یوم یا تیهم العذاب ...ربّناا خّرن

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر موقوف ہے کہ جب"العذاب"سے دنیوی عذاب (استیصا ل) مرادہو _رسولوں کی دعوت کو قبول کرنے کے لئے مہلت کی درخواست (ربّنا ا خّرنا___ ونتّبع الرسل)بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے_

2_پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کا عالمی اور وسیع ہونا _

وا نذر الناس

3_تباہ کنندہ دنیوی عذاب دیکھ کر ظالموں کا خداوند عالم کی دعوت کو قبول کرنے اور انبیا ئے الہی کی پیروی کے لئے مہلت طلب کرنا_

یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرناالی ا جل قریب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

4_ظالم لوگ ،قیامت کے دن عذاب دیکھ کر خداوند

عالم کی دعوت کاجواب دینے اور انبیا ئے الہی کی پیروی کرنے کے لئے تھوڑی مدت کی مہلت طلب کریں گے_*

یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرناالی ا جل قریب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یوم یا تیهم العذاب" سے قیامت کا دن مراد ہو نہ کہ استیصال کرنے والا(تباہ کنندہ)عذاب_

5_خدا اور اس کے رسول ،لوگوں کو زندگی کی فرصتوں اور اسکے وسائل سے(اپني)ہدایت اور دینداری کے لئے صحیح فائدہ اٹھانے اور کافی حد تك بہرہ مند ہونے کی دعوت دیتے ہیں_

وا نذر الناس ...فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرناالی ا جل قریب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

6_خدا کی دعوت کو قبول کرنا ، انبیائے الہی کے راستے کی پیروی کرنا اوران کے فرامین کے مطابق عمل کرنا ،عذاب الہی سے محفوظ رہنے کا موجب بنتا ہے_

وا نذر الناس یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرناالی ا جل قریب نجب دعوتك ونتّبع الرسل

7_ظلم ایك ناقابل بخشش گناہ ہے اور اس کا نتیجہ دنیوی عذاب ہے_

ولا تحسبنّ الله غفلاً عمّا یعمل الظلمون ...وا نذر الناس یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلمو

8_عذاب استیصال کے نزول کے وقت ظالموں کے مہلت مانگنے پر خداوند عالم کی جانب سے ان کی سرزنش ہونا _

یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ...ا ولم تکونو ا قسمتم من قبل ما لکم من زوال

9_ظالموں کا دنیا میں اپنی طاقت کے مستحکم اور ناقابل زوال ہونے کی قسم کھانا_

الذین ظلموا ...ا ولم تکونو ا قسمتم من قبل ما لکم من زوال

10_عذاب دیکھ کر خداوند متعال سے اسلام قبول کرنے اور پیغمبر اسلام (ص) کی پیروی کرنے کے لئے مہلت طلب کرنے میں ظالم لوگ سچے نہیں ہیں_

یوم یا تیهم العذاب فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرنا ...ا ولم تکونو ا قسمتم من قبل ما لکم من زوال

ظالموں کے مہلت طلب کرنے پر خداوند عالم نے انہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا :"تم لوگ روشن دلائل اور ایات کے باوجود اپنے ناقابل زوال ہونے پر تاکید کرتے تھے_اس جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر خدا، انہیں مہلت دے دے توبھی وہ اپنے باطل راستے کو جاری رکھینگے_

11_ ظالموں کا دنیوی عذاب کے یقینی ہو جانے کے بعد توبہ کرنا اور پشیمان ہونا ناقابل قبول اور بے نتیجہ ہے_
یوم یا تیھم العذاب فیقول الذین ظلموا ربّناا خّرنا ...ا ولم تکونو ا قسمتم من قبل ما لکم من زوال

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الأَمْثَالَ (٤٥)
اور تم تو انهيں لوگوں كى مكانات ميں ساكن تهے جنهوں نے اپنے اوپر ظلم كياتها اور تم پر واضح تها كہ ہم نے ان كے ساتھ كيا برتائوكيا ہے اور ہم نے تمهارے لئے مثاليں بهى بيان كردى تهيں _

1_ خداوند عالم كا ان ظالموں كى سرزنش كرنا كہ جو اپنے سے پہلے والے ظالموں كے عذاب اور الہى مثالوں سے عبرت اور سبق حاصل نہيں كرتے _
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم و ضربنالكم الا مثال
2_زمانہ بعثت كے ظالم لوگ ،رفتار و كردار ميں سابقہ اقوام كے ظالموں جيسے ہى تهے_
وسكنتم فى مسكن الذين ظلمو
3_سابقہ دور مينہلاك ہونے اور عذاب ديكھنے والے ظالموں كى تاريخ ،عبرت انگيز اور سبق اموز ہے_
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهموتبيّن لكم كيف فعلنا بهم وضربنالكم الا مثال
4_عذاب الہى ميں مبتلا ہونے والى اقوام كى سر نوشت سے سبق حاصل كرنا ضرورى ہے_
ا ولم تكونوا ...وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم وضربنالكم الا مثال
5_گذشتہ اقوام اور معاشروں كا ظلم اختيار كرنے كى وجہ سے خداوند عالم كى طرف سے عذاب اور ہلاكت سے دوچار ہونا _
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم وضربنالكم الا مثال
6_ظلم اختيار كرنا ،دنيا ميں خدا كى جانب سے سزا اور

ہلاكت كاموجب بنتاہے_
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم ... وضربنالكم الا مثال
7_اپنے اپ پر ظلم كے باعث دنيا ميں ہلاكت اور الہى سزا سے دو چار ہونا _
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم ... وضربنالكم الا مثال
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب "ظلموا ا نفسهم " سے اپنے اپ پر ظلم مراد ہو نہ دوسروں پر ظلم جيسا كہ آيت كے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے_
8_كفراختيار كرنا اور انبيائے الہى كو جھٹلانا ،اپنے اپ پر ظلم ہے اور اس كا نتيجہ خود انسان كو ديكھنا پڑتا ہے_
نجب دعوتك ونتّبع الرسل ...وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم
9_گذشتہ زمانے كے ظالمونكے اثار ، عبرت اميز اور سبق اموز ہيں _
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم ... وضربنالكم الا مثال
مندرجہ بالا مطلب ميں جملہ "وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم ..."ميں "مساكن" كوباقى رہ جانے والے اثار سے كنايہ كے طور پر ليا گيا ہے_
10_انسانى معاشروں اور اقوام پر الہى سنتوں و قوانين كى حاكميت كا ناقابل استثنى اور مساوى ہونا _
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ... وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم و ضربنالكم الا مثال
11_پورى تاريخ كے دوران ظالموں كى زندگى كے طور طريقوں اور موقف كا ايك جيسا ہونا _
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم ... وضربنالكم الا مثال
ممكن ہے جملہ " وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ..." ميں مسكن اور سكونت سے گذشتہ ظالموں كى جائے سكونت اور مكان مراد نہ ہوبلكہ بطور كنايہ ان كا ہم عقيدہ اور ہم قدم ہونا اور ان كے طورطريقوں كو قبول كرنا مراد ہو_
12_تاريخ بشر ميں ظلم كو طولانى سابقہ حاصل ہے_
وسكنتم فى مسكن الذين ظلموا ا نفسهم ... وضربنالكم الا مثال
13_انسان كى ہدايت اور سبق اموزى ميں تاريخى مثالوں اور عينى نمونوں كا موثر كردار ادا كرنا _
وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم و ضربنالكم الا مثال
14_ظالموں پر عذاب نازل كرنے سے پہلے خداوند عالم كا ان پر اتمام حجت كرنا _

یوم یا تیهم العذاب ...وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم وضربنالکم الا مثال

یہ جو خدا وند عالم نے فرمایا ہے کہ "تم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے انکے ساتھ کیسا سلوك کیا تھا " (وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم)ہو سکتا ہے یہ خداوند عالم کی جانب سے عذاب نازل ہونے سے پہلے تمام ظالموں پراتمام حجت کو بیان کرنے کے لیئے ہو_بالخصوص خدا نے یہ کلام ظالموں کی جانب سے مہلت طلب کرنے کے بعد نازل کیا ہے_

15_ سزا یافتہ ظالموں کی سر گذشت ،سبق اموز اور قابل مثال قصے بیان کرنا قرانی موضوعات میں سے ایك موضوع ہے_

وسکنتم فی مسکن الذین ... وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

16_عصر بعثت کے لوگ، خداوند عالم کی جانب سے گذشتہ زمانے کی ظالم اقوام کی ہلاك کنندہ سزائوں سے اگاہ تھے_

الذین ظلموا ا نفسهم وتبیّن لکم کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

17_خداوند عالم سے کفر اختیار کرنے اور اس کے انبیاء (ع) کی پیروی نہ کرنے کے سبب سزا دینا ،الہی سنتوں میں سے ہے_

و ا نذرالناس ...نجب دعوتك ونتّبع الرسل ...کیف فعلنا بهم و ضربنالکم الا مثال

کفر :
دنیوی کفر کے موجبات 7،6
گزشتہ اقوام:
گزشتہ اقوام کی ہلاکت 16
لوگ:
عصر بعثت کے لوگوں کا اگاہ ہونا 16
مثال :
مثال کے فوائد 13
معاشرہ :
معاشرے کی اجتماعی آفات کی پہچان5
ناقابل عبرت لوگ
ان کی سرزنش 1
ہدایت :
ہدایت کا پیش خیمہ 13
ہلاکت :
ہلاکت کے موجبات 7،6

وَقَدْ مَكَرُواْ مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ (٤٦)
اور ان لوگوں نے اپنا سارا مکر صرف کردیا اور خدا کی نگاہ میں ان کا سارا مکر ہے اگر چہ ان کا مکر ایسا تھا کہ اس سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں_

1_تاریخ میں گذرنے والے ظالموں کی طرف سے زبردست اور فراوان مکرو حیلے اختیار کرنے کے باوجود، خداوند عالم کی جانب سے ان کو دنیوی ہلاکت وعذاب سے دوچار کرنا_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ...و قد مکروا مکرھم ... وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال

2_خداوند عالم، ظالموں کے تمام حیلوں اور چالوں سے مکمل اگاہی رکھتا ہے_
و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم
3_انسان اپنی استعدا د اور وسائل سے جس قدر بھی فائدہ اٹھائے پھر بھی وہ خدا وندعالم کی لامتناہی قدرت کے سامنے عاجز ہے_
و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال
4_معاشرے کے ظالموں کی طرف سے اختیار کیے جانے والے مختلف مکر وحیلوں اور کوہ شکن تدبیروں کے مقابلے میں خداوندعالم کا پیغمبراسلام (ص) کو تسلی وتشفی دینا _
و قد مکروا مکرھم وعنداللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال
5_گذشتہ زمانے کے ظالموں نے اپنے اپ کو تباہ کنندہ عذاب سے بچانے کے لئے مختلف قسم کے حیلوں اور تدبیروں سے

کام لیا ہے لیکن کسی میں کامیاب نہیں ہوئے_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسهم وتبيّن لكم كيف فعلنا بهم ...و قد مكروا مكرهم وعندالله مكرهم
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب جملہ "و قد مکروا مکرهم" ضمیر "بهم" کے لئے حال ہو ;یعنی وہ لوگ عذاب سے بچنے کے لئے انواع واقسام کے حیلے اور تدبیریں اختیار کرتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اس میں مبتلا ہوئے ہیں _
6_ظالموں کے حیلے اور تدابیر جتنی بھی وسیع اور کوہ شکن ہی کیوں نہ ہوں ،حق کی طاقت کے مقابلے میں بے نتیجہ اور ناکام ہی رہیں گي_
و قد مكروا مكرهم وعندالله مكرهم وان كان مكرهم لتزول منہ الجبال
7_توحیدی شرائع اور ادیان ہمیشہ بے دنیوی کے مقابلے میں پہاڑ سے زیادہ محکم و پائیدارا ور جاویداں رہیں گے_
فيقول الذين ظلموا ربّنا ا خّرنا ...نجب دعوتك ونتّبع الرسل ...و قد مكروا ... وان كان مكرهم لتزول منہ الجبال
خداوندعالم کا یہ فرمان کہ حق کی طاقت اور انبیائے الہی کے مقابلے میں ظالموں کا مکر و فریب اور منصوبے جتنے بھی قوی اور پہاڑ جیسی قدرت رکھتے ہوں ،پھر بھی موثر نہیں ہوں گے_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توحیدی ادیان اور شریعتیں اور انبیائے الہی ہمیشہ پہاڑوں سے زیادہ قوی ، مستحکم اور ناقابل شکست رہے ہیں _

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) کو تسلی 4
ادیان :

ادیان کی جاودانگی 7;ادیان کی فتح 7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا علم 2;اللہ تعالی کی قدرت 3;اللہ تعالی کے عذاب 1
انسان :
انسان کا عجز 3
حق :
حق کی فتح 6
دین :
دشمنان دین کی شکست 7
ظالمین :
ظالمین کا دنیوی عذاب 1ظالمین کے مکر کی قدرت 6،4،1;ظالمین کا مکر 2;ظالمین کے مکر کا بے اثر ہونا 6،5;ظالمین کے مکر کا متنوع ہونا 5;ظالمین کی ہلاکت 1
عذاب :
اہل عذاب 1;عذاب استیصال سے نجات 5

فَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ (٤٧)
تو خبردار تم یہ خیال بھی نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کرے گا اللہ سب پر غالب اور بڑا انتقام لینے والا ہے _

1_خداوند عالم کے بارے میں وعدہ خلافی کا گمان ،ايك بيہودہ اور نادرست گمان ہے_
فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ
2_ظالموں کا عذاب اور ہلاك ہونا اور انبیائے الہی کا فتح مند ہونا،ان سے خدا وندعالم کا وعدہ تھا _
و ا نذرالناس یوم یا تيهم العذاب فيقول الذين ظلموا ...وقد مكروامكرهم ...فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ

مندرجہ بالا مطلب اس آیت اور گذشتہ ایات میں ارتباط سے اخذکیا گیا ہے کہ جو ظالموں کے عذاب کے بارے میں تھیں _یاد رہے کہ " فلا تحسبّن "میں "فائ"تفریع سے بھی اس ارتباط کی تائید ہوتی ہے_
3_انبیائے الہی سے خداوند متعال کا دشمنوں پر فتح عطا کر نے کا وعدہ ناقابل تخلف ہے _
الذین ظلموا ...وقد مکروامکرهم ...فل

تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ
4_ظالموں کے عذاب میں تاخیرکا مطلب ، اپنے انبیاء (ص) سے خدا کی وعدہ خلافی نہیں ہے_
وقد مکروامکرهم وعندالله مکرهم ...فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ
ہو سکتا ہے جملہ " فلا تحسبّن الله ___ "اس مقدر سوال کا جواب ہو کہ بہت سے ظالم ابھی تك عذاب سے دوچار کیوںنہیں ہوئے،لہذا ہو سکتا ہے وعدہ خدا ،پورا نہ ہو؟
5_انبیائے الہی اور توحیدی ادیان، خداوندعالم کی نصرت اور حمایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں _
فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ
6_ظالموں کے مکر و حیلے اور چالیں ناکام بنانے کے بارے میں خداوندعالم کا اپنے رسولوں سے وعدہ_
وقد مکروامکرهم وعندالله مکرهم وان کان مکرهم لتزول منہ الجبال_فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ
7_ظالم دشمنوں کے مکر وحیلے کے مقابلے میں خدا وند عالم کا پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی وتشفی دینا _
وقد مکروامکرهم وعندالله مکرهم ...فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ
8_خداوندعالم ،عزیز(طاقتور ، ناقابل شکست)اور زبردست بدلہ لینے والا ہے_
ان الله عزیز ذوانتقام
9_خداوندعالم کی ناقابل شکست قدرت اور اس کا صاحب انتقام ہونا ،ظالموں کو عذاب دینے اور انبیائے کرام (ع) کی مدد کے بارے میں کیے گئے وعدوں کے ناقابل تخلف ہونے کی دلیل ہے_
فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ ان الله عزیز ذوانتقام
جملہ "ان الله عزیز ذوانتقام "آیت مجیدہ کے پہلے حصے (فلا تحسبّن___) کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے_
10_ظالموں سے انتقام لینا اور طاقت و قدرت کے ذریعے ان کو سرکوب کرنا ایك جائز اور پسندیدہ کام ہے_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ...فلا تحسبّن الله مخلف وعده رسلہ ان الله عزیز ذوانتقام
مندرجہ بالا مطلب خداوند عالم کے عمل اور مخالفین حق کے ساتھ اس کے ر ویے سے اخذ کیا گیا ہے_چونکہ خدا کے اوصاف میں سے ایك اس کا "منتقم "(بدلہ لینے والا) ہونا ہے اس میں کو ئي شك وشبہ نہیں کہ خدا وند عالم کا انتقام حق اور اہل حق کے دفاع کے لئے ہوتا ہے نہ کہ اپنے لئے بنابریں خدا وندعالم کے اس عمل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حق کے لئے انتقام لینا ایك اچھا کام ہے_

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کو تسلی 7
ادیان :
ادیان کی امداد 5
اسماء و صفات :
ذو انتقام 8;عزیز 8
الہی امداد :
الہی امداد جن کے شامل حال ہے 5
الله تعالی :
الله تعالی کی قدرت کے اثرات 9;الله تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا 1،3،4;الله تعالی کے وعدوں کے حتمی ہونے کے دلائل

9;اللہ تعالی کے وعدوں کے بارے میں بد گماني1;اللہ تعالی کے وعدے 2،
6;اللہ تعالی کے عذاب کا وعدہ 2
انبیاء (ع) :
انبیا ء (ع) کو وعدہ 2،3،6،9;انبیا ء (ع) کی امداد 5،9
ظالمین :
ظالمین سے انتقام 10;ظالمین کا عذاب 9;ظالمین کا مکر 7; ظالمین کے مکر و حیلے کا بے اثر ہونا 6 ; ظالمین کے عذاب میں تاخیر 4;ظالمین کو وعید 2; ظالمین کی سرکوبی 10;ظالمین کی ہلاکت 2
عمل:
پسندیدہ عمل 10
فتح :
فتح کاوعدہ 2،3

یَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُواْ لِلّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (٤٨)
اس دن جب زمین دوسری زمین میں تبدیل ہوجائےگی اور آسمان بھی بدل دئے جائیں گے اور سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے_

1_جس دن یہ اسمان اور زمین ،کسی دوسرے اسمان اور زمین میں بدل جائیں گے، وہ خداوند عالم کا ظالموں سے انتقام لینے اور انہیں عذاب دینے کا دن ہو گا_
وسکنتم فی مسکن الذین ظلموا ا نفسھم ...ان اللہ عزیز ذوانتقام یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب

"یوم تبدّل___ " انتقام کے لئے ظرف ہو_
2_قیامت کے برپا ہونے پر اسمان و زمین میں بنیادی تبدیلی انا اورموجودہ نظام کا کسی دوسرے نظام میں تبدیل ہو جانا _
یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت وبرزواللہ
3_قیامت میں انسانی زندگی و حیات کے حالات دنیوی زندگی سے مختلفہیں _
یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت
واضح ہے کہ کائنات کے نظام کے تبدیل ہوجانے سے انسانی زندگی بھی اسی کے مطابق تبدیل ہو جائے گی چونکہ انسانی زندگی اور دنیا کے موجودہ نظام کے درمیان نہ ٹوٹنے والا رشتہ برقرار ہے_
4_قیامت کے برپا ہونے پر اسمان وزمین کے موجودہ نظام کے تبدیل ہوجانے کے باوجود ان کا اخرت میں موجود ہونا _
یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت
5_قیامت کے برپا ہونے پر کائنات کے موجودہ نظام (اسمان و زمین) کا انسان کی اُخروی اور ابدی زندگی کے مطابق نظام میں تبدیل ہو جانا _
یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسموت
آیت مجیدہ کا پہلا حصہ (یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسماوات وبرزواللہ)ممکن ہے اس سوال کا جواب ہو کہ اخرت میںانسان کی ابدی زندگی کس طرح ممکن ہے اور کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے موت ہی نہ ائے؟قران اس کا جواب دیتے ہو ئے کہتا ہے:کائنات کا موجودہ نظام اخرت کی ابدی زندگی کے تقاضوں کے مطابق تبدیل ہو کرمکمل طور پر ایك مختلف نظام میں بدل جائے گا _
6_کائنات کا متعدد اسمانوں پر مشتمل ہونا _
والسموت
7_قیامت کے دن تمام انسانوں کا خدا وند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہونا _
وبرزواللہ الوحدالقھّار

8_قیامت کا دن ،ظالموں کے حاضر کیے جانے اور ان سے خدا کے انتقام کا دن ہے_
و ا نذر الناس ... الذین ظلموا ... ان اللّٰہ عزیز ذوانتقام_یوم تبدّل الا رض ... وبرزواللّٰہ الوحدالقھّار
9_روز محشر خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت انسان کے ظاہر و باطن اور اس کی حقیقت کا اشکار ہوجانا _
یوم تبدّل الا رض ... وبرزواللّٰہ الوحدالقھّار
" برزو "کے معانی میں سے ایك معنی اس حقیقت کا اشکار اور ظاہر ہو جانا ہے کہ جو پہلے پنہان اور مخفی تھی (مفردات راغب)_
10_خداوندعالم واحد (یکتا) اور قھار(مسلط و فاتح) ہے _

وبرزواللّٰہ الوحدالقھّار
11_قیامت ،خداوند عالم کی قھاریت اور یکتائي کے جلوہ گر ہونے کا دن ہے_
یوم تبدّل الا رض ... وبرزواللّٰہ الوحدالقھّار
12_"سا ل حبر من الیھود،رسول اللّٰہ(ص) فقال:ا ین الناس"یوم تبدّل الا رض غیر الا رض؟"قال:ھم فی الظلمة دون الجسر (1)"ایك یہودی عالم نے رسول خدا (ص) سے آیت مجیدہ "یوم تبدّل الا رض غیرالا رض"کے بارے میں پوچھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہیں ؟ انحضرت (ص) نے فرمایا:وہ پل کے نزدیك تاریکی میں ہیں"
13_"عن محمد بن مسلم قال:سمعت ا با جعفر(ع) یقول: ...لعلّکم ترون انّہ اذا کان یوم اقیامة ... ان اللہ تبارك وتعالی لایعبد فی بلادہ ولایخلق خلقاً یعبدونہ ...بلی واللہ _لیخلقنّ خلقاً من غیر فحولة ولا اناث ...ویخلق لھم ا رضاً تحملھم وسماء تظلّھم ا لیس اللّٰہ یقول:"یوم تبدّل الا رض غیرالا رض والسماوات" ...;(2)محمد بن مسلم کہتے ہیں :میں نے امام محمد باقر (ع) سے سنا ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا: شاید تم گمان کرو کہ جب قیامت کا دن ائے گا ... تو خدا وند عالم کی اس کے بلاد میں عبادت نہیں ہو گی اور جو لوگ اس کی عبادت کرتے ہیں وہ انہیں خلق نہیں کر ے گا؟خدا کی قسم ایسا نہیں ہے ،خدا ایك مخلوق کو نر ومادہ کے بغیر خلق کرے گا اور ان کے رہنے کے لئے ایك زمین اور ان پر سایہ انداز ہونے کے لئے ایك اسمان خلق کرے گا _کیا خدا وندعالم نے نہیں فرمایا:"یوم تبدّل الا رض غیر الا رض والسماوات؟"
14_"عن علی بن الحسین(ع)قال:"تبدّل الا رض غیرالا رض"یعنی با رض لم تکتسب علیھا الذنوب بارزة،لیست علیھا جبال ولانبات کما دحاھا ا وّل مرّة (3)حضرت امام علي(ع) بن حسین (ع) سے خداوند عالم کے اس فرمان "تبدّل الا رض غیر الا رض" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ(ع) نے فرمایا:اس سے مراد یہ کہ وہ ایسی زمین مینبدل دی جائے گی کہ جس پر کوئي گناہ انجام نہیں پایا ،وہ وسیع اور کھلی زمین ہے ،اس پرنہ کوئي پہاڑ ہے اور نہ نباتات گویا خدا نے پہلی دفعہ اس زمین کو پھیلایا ہے_
15_"عن ا بی ا یوب الا نصاری قال:ا تی النبي(ص) حبر من الیھود وقال:ا را یت اذ
....

1)تفسیر طبری ،جز 13 قران ،ص 253;الدر المنثور ،ج5، ص 56_
2)تفسیر عیاشی ،ج2،ص 238،ح 57; تفسیر برہان ،ج2،ص 323 ،ح 14،5_
3)تفسیر عیاشی ،ج2،ص 236،ح 52; تفسیر برہان ،ج2،ص 323 ، ح 9،6_

یقول اللّٰہ :"تبدّل الا رض غیرالا رض" فا ین الخلق عند ذلك؟ قال:ا ضیاف اللّٰہ لن یعجزھم مالدیہ;(1) ابو ایوب انصاري سے منقول ہے کہ ایك یہودی عالم، رسول اکرم (ص) کے پاس ایا اور اس نے کہا:مجھے خدا کے اس قول کے بارے میں بتائو کہ جس میں اس نے فرمایا: "تبدّل الا رض غیرالا رض"پس اس وقت لوگ کہاں ہو نگے ؟انحضرت (ص) نے اس کے جواب میں فرمایا :وہ خد اکے مہمان ہیں اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ انہیں عاجز نہیں کرتا _
16_"قال رسول اللّٰہ(ص) فی قول اللّٰہ:"تبدّل الا رض غیرالا رض"قال : ا رض بیضاء کا نھا فضة، لم یسفك فیھادم حرام ولم یعمل فیھا خطیئة (2) حضرت رسول خدا (ص) سے خدا کے اس فرمان :"تبدّل الا رض غیر الا رض" کے بارے میں منقول ہے کہ اپ (ص) نے فرمایا:(یہ زمین)چاندی کی مانند ایك دوسری سفیدزمین میں تبدیل ہو جائے گی کہ جس میں کو ئي ناحق

خون نہيں گرا ہو گا اور كوئي گناہ انجام نہيں پايا ہو گا_

اخرت:
اخرت كا اسمان 4;اخرت كى زمين 4
اسمان :
اسمان كا متعدد ہونا 6;اسمان كى تبديلى 1،2،5
افرينش:
افرينش كا انجام 15;نظام افرينش كى تبديلى 2،4،5
اسماء و صفات :
قھار 10;واحد 10
الله تعالى :
الله تعالى كا انتقام 8;الله تعالى كے انتقام كا وقت 1
انسان :
انسانوں كا بارگاہ خدا ميں ہونا 7،9قيامت برپا ہوتے وقت انسان 12
روايت:12،13،14،15،16
زمين:
زمين قيامت ميں 31، 14، 16;زمين كى تبديلى 1،2،5
زندگى :
اخروى زندگي3;دنيوى زندگي3
ظالمين :
ظالمين سے انتقام 1،8;ظالمين قيامت ميں 8; ظالمين كا اخروى حشر 8; ظالمين كا عذاب 1
قيامت:
قيامت ميں اسمان 13;قيامت ميں اجتماع 7; قيامت ميں توحيد كى تجلى 11; قيامت ميں حقائق كا ظاہر ہونا 9 ; قيامت ميں قاھريت خدا كى تجلى 11; قيامت كى نشانياں 2،5

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الأَصْفَادِ (٤٩)
اور تم اس دن مجرمين كو ديكھو گے كہ كس طرح زنجيروں ميں جكڑے ہوئے ہيں_

1_قيامت كے دن مجرموں كى حالت كو سب لوگ ديكھيں گے _
وترى المجرمين يومئذمقرّنين فى الا صفاد
" وترى المجرمين "(مجرموں كو ديكھو گے) كا مخاطب بنى نوع انسان ہے بنابريں اس سے ہم يہ استفادہ كر سكتے ہيں كہ مجرمين كى حالت سب لوگ ديكھ سكيں گے_
2_ قيامت كے دن مجرمين كے گروہ (قيديوں كى طرح) طوق و زنجير وں ميں ايك ساتھ باندھے جائيں گے اور وہ ايك دوسرے كے ساتھ حاضر و محشور ہونگے _
وترى المجرمين يومئذمقرّنين فى الا صفاد
" صفد " كى جمع "اصفاد " ہے جس كا معنى وہ رسى يا وسيلہ كہ جس سے كچھ افراد كوقيديوں كى طرح ايك ساتھ باندھاجاتا ہے _اور" مقرنين "، "قران" كا مصدر ہے جس كا مطلب چند چيزوں يا چند افراد كو ايك ساتھ محكم اور شدت كے ساتھ باندھناہے _(لسان العرب)نيزياد رہے كہ" مقرنين " كو باب تفعيل سے لانا ،تكثير كا معنى ديتا ہے_
3_ قيامت كے دن مجرموں كے طوق وزنجير ميں قيد كيے جانے كا سبب ا ن كا مجرم اور گناہگار ہونا ہے _
وترى المجرمين يومئذمقرّنين فى الا صفاد

4_ قیامت كے دن مجرموں كا طوق و زنجیر میں ہونا خداوندعالم كی بے مثال قهاریت ،عزت اور انتقام كا جلوه ہے _
ان اللّٰہ عزیز ذوانتقام ...وبرزواللّٰہ الوحدالقهّار_وتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد

اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی عزت كی نشانیاں 4;اللہ تعالی كی قاهریت كی نشانیاں 4;اللہ تعالی كے انتقام كی

166
نشانیاں 4
عذاب :
اخروی عذاب كے موجبات 3
گناه :
گناه كے اثرات 3
گناہگار لوگ:
ان كا اخروی عذاب 4; ان كی اخروی اسارت 3، 4;ان كے حشر كی كیفیت 2;وه قیامت كے دن 1 ، 2

سَرَابِیلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَی وُجُوهَهُمْ النَّارُ (۵۰)
ان كے لباس قطران كے ہوں گے او ر انكے چہروں كو آگ ہر طرف سے ڈھانكے ہوئے ہوگی _

1_قیامت كے دن مجرمین ایك سیاه ،بد بو دار،گرم اور (تاركول جیسے)اشتعال انگیز مادے كا كرتا پہنے ہوں گے_

وتری المجرمین ...سرابیلهم من قطران
" قطران" ایك سیاه ،بد بو دار اور چپكنے والا ماده (تیل)ہے كہ جسے اونٹ كے بدن پر ملتے ہیں (مجمع البیان)یہ جو خدا وندعالم نے فرمایا ہے كہ دوزخیوں كا لباس قطران سے ہے ممكن ہے یہ دوزخی انسان كے بدن پر جهنم كی اگ كی سوزش اور اشتعال انگیزی كی زیادتی كو بیان كر نے میں مبالغے كے لئے ہو _نیز ماده قطران كے قابل اشتعال ہونے كو بیان كرنے كے لئے ہو_ (لسان العرب)
2_قیامت كے دن مجرمین كا چہره اگ سے ڈهانپا ہو گا_
وتری المجرمین ...وتغشی وجوههم النار
3_قیامت كے دن عذاب الهی مجرمین اور گناہگاروں كے پورے وجود كو گھیر لے گا _
وتری المجرمین ...سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار
" وجوه"(چہروں) كی تعبیر شاید پورے وجود سے كنایہ ہو ;چونكہ چہره انسان كے پورے وجود كا ائینہ ہوتا ہے _قابل ذكر یہ كہ اتشین لباس اور مجرمین كے طوق وزنجیر میں باندھے جانے سے

167
بهی اسی مطلب كی تائید ہوتی ہے _
4_قیامت كے دن مجرموں كے حاضر ہونے كی كیفیت اور اندازسے ایك ہولناك اور قبیح منظر كی عكاسی ہوتی ہے_
وبرزوا ...وتری المجرمین یومئذمقرّنین فی الا صفاد_ سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار
5_قیامت كے دن سب انسان، جسم و روح كے ساتھ حاضر ہوں گے_
مقرّنین فی الا صفاد_سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار
6_"عن ا بی عبداللہ (ع): ...ان جبرئیل جاء الی رسول اللہ (ص) ...قال: ...لو ا ن سربالا من سرابیل ا هل النار علّق بین السّماء والا رض لمات ا هل الا رض من ریحہ و وهجہ;(1)امام صادق (ع) سے منقول ہے كہ حضرت جبرائیل (ع) حضرت رسول اكرم (ص) كے پاس ائے ...اور كہا:اگر اہل اتش كے كرتوں مینسے ایك كرتا بهی زمین و اسمان كے درمیان لٹكایا جائے تو اہل زمین ا سكی بد بو او رشعلوں سے مر جائیں _

جہنمی لوگ :

جہنمی لوگوں کے لئے لباس 1،6

روایت :6

عذاب :

اخروی عذاب کا احاطہ 3

قیامت :

اھوال قیامت 4

گناہگار لوگ :

ا ن کا اخروی عذاب1،2،3;ان کا اخروی لباس 1; ان کا چہرہ 2;ان کے حشر کی کیفیت 4;وہ قیامت میں 1،2

معاد :

جسمانی معاد 5;روحانی معاد 5

....

1)تفسیر قمی ،ج 2،ص 81 ;نور الثقلین ،ج2،ص 558،ح 148 _

لِيَجْزِي اللّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (٥١)

تا کہ خدا ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دے دے کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے _

1_قیامت برپا ہونے پر انسانوں کو سزا و جزا دینے کے لئے موجودہ اسمانوں اور زمین کے نظام کا کسی دوسرے نظام میں تبدیل ہوجانا _

یوم تبدّل الا رض غیرالا رض___وبرزوا اللہ ___لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "لیجزی " آیت مجیدہ 48 کے کلمہ " برزوا " سے متعلق ہو _

2_کائنات کے موجودہ نظام کے ساتھ انسان کو مکمل سزا و جزا دینا ممکن و مناسب نہیں _

یوم تبدّل الا رض غیرالا رض___وبرزوا اللہ ___لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

کیونکہ خدا وندعالم نے قیامت میں انسانوں کی سزا و جزا کا مسئلہ پیش کرنے سے پہلے دنیا کے موجودہ نظام کے تبدیل ہونے کا مسئلہ پیش کیا ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذہوتا ہے_

3_قیامت کے دن الہی سزا و جزا کا نظام، انسان کی تمام حرکات و سکنات کے مقابلے میں سب انسانوں تك پھیلا ہوا ہے_

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

" ما کسبت" میں "ما" موصولہ ہے جو جنس کا معنی دیتا ہے _بنا بریں " ما کسبت " یعنی انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اور جو بھی حرکت اس سے سرزد ہو تی ہے _

4_قیامت کے دن، خدا وند عالم کی طرف سے انسانوں کی جزا و سزا ،مکمل طور پرانسان کے عمل کی کمیت و کیفیت کے مطابق و مناسب ہو گی _

لیجزی اللہ کل نفس ما کسبت

5_ قیامت کے دن انسان کی عاقبت اور سعادت و شقاوت،دنیا مینکیے گئے اس کے عمل و کردار پر موقوف ہو گي_

لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت
6_اخرت میں جزائے الہی کی بنیاد انسان کے عمل اور جزا و سزا کے لئے اس کے استحقاق پر استوار ہے _
لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت
خد اوند عالمنے جزا و سزا میں انسان کی سعی و کوشش(ماکسبت) کا مسئلہ پیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی جزا وسز ا کی بنیاد یہی چیز ہے نہ کوئي اور چیز _
7_قیامت کے دن، خداوندعالم کا جزا دینا ،در حقیقت خود انسان کے عمل کا مجسم ہونا ہے جو اس کے کردار کا ائینہ ہے_
لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت
(سعی و کوشش کے مقابلے میں) جملہ "بما کسبت " کے بجائے جملہ "ما کسبت" انا ، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ الہی جزا و سزا اور انسانی عمل کے درمیان مکمل وحدت پائي جاتی ہے_بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں بعینہ ایك ہی چیز ہیں_
8_انسا ن اپنی تمام حرکات و سکنات و فعل و کردار کے مقابلے میںذمہ داراورایك مختا رمخلوق ہے_
لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت
یہ کہ خدا وند عالم انسان کے عمل کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہے ،اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان ایك مختار اور ذمہ دار مخلوق ہے _چونکہ پوچھ گچھ اسی وقت معقول ہے کہ جب انسان صاحب اختیار اور ذمہ دار ہو _
9_خداوند عالم کا انتقام لینا خود انسان کے عمل کا تقاضا ہے نہ انتقام جوئي کی خصلت کا نتیجہ_
ان اللّٰہ عزیز ذوانتقام___لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت
اس بات کی صراحت کرنا کہ خداوندعالم خود انسان کی سعی و کوشش کے برابر اسے جزا اور سزا دیتا ہے اس سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ گذشتہ آیت مجیدہ کے مطابق خدا کا انتقام لینا ،انتقام جوئي کی خصلت کی بنا پر نہیں بلکہ خود انسان کے عمل اور کردار کے مطابق ہے_
10_الہی جزا و سزا فقط انسان کے ارادی اعمال اور سعی و کوشش کے مقابلے میں ہے نہ کہ ذاتی اور فطری امور کے مقابلے میں _
لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت
اس بات کی صراحت کرنا کہ خداوند عالم خود انسان کی سعی و کوشش کے برابر اسے جزا اور سزا دیتا ہے(ما کسبت)،ہو سکتاہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_
11_خدا وند عالم "سریع الحساب" (جلد حساب لینے والا)ہے_
ان اللّٰہ سریع الحساب
12_ قیامت کے دن خدا وند عالم انسان کے اعمال کا حساب وکتاب بہت سرعت کے ساتھ انجام دے گا _
لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت ان اللّٰہ سریع

الحساب
13_دنیا میں انسان کا عمل انجام پاتے ہی بغیر کسی تاخیر کے خدا وندعالم کی جانب سے اس کا دقیق حساب لے لیا جاتا ہے_
لیجزی اللّٰہ کل نفس ما کسبت ان اللّٰہ سریع الحساب
مذکورہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب خداوند عالم کے " سریع الحساب "ہونے سے اسی دنیا میناعمال کا حساب کتاب لیا جانا مراد ہو اور یہ حساب کتاب قیامت کے دن تك چھوڑا نہ جاتا ہو_بلکہ بندوں سے اعمال کے صادر ہوتے ہی انکو ثبت کر کے ان کا محاسبہ ہو جاتا ہو _
14_خدا وند عالم کی الوہیت ،بندوں کی جزا وسزا کی مقتضی ہے_
لیجزی اللّٰہ ___ان اللّٰہ سریع الحساب

ايك ہى آيت ميں بغير كسى صراحت كى ضرورت كے كلمہ جلالہ"الله "كے انے سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

هَـذَا بَلاَغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُواْ بِهِ وَلِيَعْلَمُواْ أَنَّمَا هُوَ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ (٥٢)
بيشك يہ قرآن لوگوں كے لئے ايك پيغام ہے تا كہ اسى كے ذريعہ انھيں ڈرايا جائے اور انھيں معلوم ہوجائے كہ خدا ہى خدائے واحد و يكتا ہے اور پھر صاحبان عقل نصيحت حاصل كرليں_

1_قران ،لوگوں كى طرف خداوندعالم كے پيغام كا ابلاغ ہے_
هذا بلغ،للناس

مفسرين نے " هذا "کے مشار الیہ کے بارے میں تین احتمال ذکر کیے ہیں :ایك یہی اخری ایات کہ جو دوزخیوں کی بری حالت کے بارے میں ہیں _دوسرا اسی سورے کی ایات اور تیسرا خود قران کریم _مندرجہ بالا مطلب تیسر ے احتمال پر مبنی ہے _
2_قران ،عالمی کتاب اورسب لوگوں کے لئے قابل فہم ہے_
هذا بلغ،للناس
3_قران ،تمام انسانوں کو ڈرانے اور خبردار کرنے کا وسیلہ ہے _
هذا بلغ،للناس ولینذروا بہ
4_ایمان سے عاری انسان ،ناقابل حل مشکلات ،

صدمات اور خطرات سے دوچار ہوتا ہے_*
هذا بلغ،للناس ولینذروا بہ
قران کو خداوندعالمنے انذار اور خبردار کرنے کا وسیلہ قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے راستے میں بہت سے خطرات اور مشکلات موجود ہوتی ہیں کہ جن کے بارے میں قران خبردار کر رہا ہے اور اگر انسان قران کی راہنمائي اور ہدایت سے استفادہ نہ کر ے اور اس پر ایمان نہ لائے تو ان میں گرفتار ہو جائے گا_
5_قران ،انسان کی راہ میں موجود مشکلات ،خطرات اور مصائب سے اس کی نجات کا باعث بنتا ہے_ *
هذا بلغ،للناس ولینذروا بہ
6_قران ،خدا وند یکتا سے انسانوں کی اگاہی اور اس کی وحدانیت کے بارے میں انہیں ادراك عطا کرنے کے لئے (نازل ہوا ہے)_
هذا بلغ،للناس___ولیعلموا انما هو الہ واحد
7_قران ،وحدانیت خدا کی بولتی دلیل ہے _
هذا بلغ،للناس___ولیعلموا انما هو الہ واحد
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب فقط قران کے مطالب توحید کی تعلیم نہ دیں بلکہ خودقران اپنی کیفیت اور خصوصیات کے ساتھ خدا کی یکتائي پر دلیل ہو _
8_خدا کی یکتائي کا اثبات اور لوگوں کو اس کی حقیقت سے اگاہ کرنا ہی قران کا بنیادی ترین موضوع اور اس کی تعلیمات کا محور ہے_
هذا بلغ،للناس___ولیعلموا انما هو الہ واحد
9_اصول دین (توحید وغیرہ) کا علم ایك ضروری چیز ہے _
هذا بلغ،___ولیعلموا انما هو الہ واحد
یہ کہ خدا کی یکتائي اور وحدانیت کے بارے میں لوگوں کا علم ،انذار اور ابلاغ وحی کا مقصد ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقصد تك پہنچنا یعنی وحداینت خدا سے اگاہی حاصل کرنا ایك ضروری چیز ہے_
10_قران ،خالص عقل کے حامل افراد کی نصیحت پذیری اور بیداری کے لئے نازل ہوا ہے_
هذا بلغ،للناس ___ و لیذّکراولواالالباب
11_ عقلمندی ،قرانی تعلیمات اور معارف سے بہرہ مند ہونے کے شرائط اور ضروری اسباب میں سے ایك ہے_
هذا بلغ،للناس ___ و لیذّکراولواالالباب
12_قران کی تعلیمات اور معارف، خالص عقل کے مطابق اور اس کے ساتھ ہم اہنگ ہیں _
هذا بلغ،للناس ___و لیذّکراولواالالباب
یہ کہ خدا نے اہل عقل کی نصیحت پذیری کو نزول قران کا مقصدقرار دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

کہ قران عقلی معیار کے مطابق اور اس سے ہم اہنگ ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل عقل اس سے نصیحت حاصل نہ کرتے بلکہ نتیجہ اس کے برعکس ہوتا_

13_خالص عقل کے حامل افراد کو پند ونصیحت کرنا ہی تعلیمات قران کااہم ترین محور اور اس کے بنیادی موضوعات میں سے ہے_
هذا بلغ،للناس ___و لیذّکراولواالالباب

سورہ حجر
175

بسم الله الرحمن الرحیم
الَرَ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ (١)
بنام خدائے رحمان و رحیم
الریہ کتاب خدا اور قرآن مبین کی آیات ہیں_

1_"الر" رموز قران میں سے ہے_
الر تلك ء ای ت الكتب
2_"الر " قران كريم كی ايات ميں سے ہے اور عظمت كا حامل ہے _
الر تلك ء ای ت الكتب
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال كی بنا ء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "الر "مبتدا اور جملہ "تلك ايات الكتاب "اُس كی خبر ہو_
3_سورہ حجر كی ايات ،قدرومنزلت اور عظمت وقداست كی حامل ہيں _
تلك ء ای ت الكتب
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے كہ جب "تلك" كا مشار اليہ يہی سورہ حجر ہو _"تلك " چونكہ دور كے لئے اشارہ ہے لہذا ہو سكتا ہے اس سورہ كی عظمت كو بيان كر نے كے لئے لايا گيا ہو_
4_قران كی تمام ايات كے نزول كا سلسلہ ختم ہو نے سے پہلے ہی اسے كتاب كے عنوان سےمتعارف كيا گيا ہے_
الر تلك ء ای ت الكتب و قرء ان مبين
باوجوداس كے كہ يہ سورہ مكی ہے اوراس وقت تك قران كی تمام ايات نازل نہيں ہوئي تھيں پھر بھی قران كا" كتاب " كے عنوان سے تعارف كرايا جارہا ہے_
5_اخری اسمانی كتاب كا نام "قران "ركھا جانا اور اسكي"ايات" كے عنوان سے تقيسم بندی كرنا، خداوند عالم كی جانب سے تھا_
الر تلك ء ای ت الكتب و قرء ان مبين
6_قران كی ايات ،لوح محفوظ سے نازل ہونے والی ايات ہيں _
الر تلك ء ای ت الكتب و قرء ان مبين

يہ كہ لفظ "قران "كو "الكتاب " كے بعد ذكر كيا گيا ہے نيز اصل يہ ہے كہ لفظ مترادف لانا تاسيس ہے نہ كہ تاكيد و تكرار_ لہذا احتمال ہے كہ "الكتاب" سے مراد لوح محفوظ ہو_
7_قران، خداوندعالم كی بار گاہ ميں ايك بلند مرتبہ اور قدرو منزلت كی حامل كتاب ہے_
و قرء ان مبين
"قران" كی تنوين تنكير ،تفخيم اور تعظيم كے لئے ہے اور مذكورہ نكتے پر دلالت كر رہی ہے_
8_قران كريم كی ايات واضح اور قابل فہم ہيں _
و قرء ان مبين
مندرجہ بالا مطلب "مبين " كے لازم ہونے پر موقوف ہے كہ جوبمعنی واضح اور اشكار ہے_
9_قران كی ايات حق و باطل كو جدا اور اُن دونوں كے درميان تميز كرنے والی ہيں _
و قرء ان مبين
مندرجہ بالا مطلب "مبين " كے متعدی ہونے پر موقوف ہے كہ جو لغت ميں "دو چيزوں كو جدا كرنے والی شے " كے معنی ميں ايا ہے اور موقع و محل كے قرينے سے يہاں اس سے مراد حق وباطل كے درميان تمايز و جدائي پيدا كرنا ہے_
10_ "عن جابر بن عبداللّه الا نصاری قال: ... وجدت ... سيدی علی بن الحسين (ع) ... يدعو ... وقال: الهی و سيدی ... و قلت: ... "ا لرتلك ايات الكتاب" ... ثنيت بالكتاب مع القسم الذی هو اسم من اختصصتہ لوحيك واستودعتہ سرّغيبك ...;(1)حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے كہ ميں نے اپنے مولا واقا علی بن الحسين (ع) كو ديكھا كہ اپ(ع) يہ دعا كر رہے تھے اور فرما رہے تھے : اے ميرے معبود اور ميرے اقا تو نے ہی فرمايا ہے : "ا لرتلك ايات الكتاب"تو نے اپنی كتاب كو اُس قسم كے ساتھ ذكر كيا ہے كہ جس كے نام كو تو نے اپنی وحی سےمخصوص كيا ہے اور اپنے غيب كے راز اُسكے سپرد كيے ہيں ..."

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) اور خدا كے درميان رموز 10

الله تعالى :
الله تعالى كے افعال 5
حروف مقطعہ :1
حروف مقطعہ كا فلسفہ 10;حروف مقطعہ كى عظمت 2
حق:
حق وباطل كے درميان مميز 9
....

1_نور الثقلين ،ج2،ص 291;بحار الانوار ،ج88، ص8 ، ح3_

روايت:10
سورہ حجر :
سورہ حجر كى ايات كى عظمت 3
قران كريم :
قران كريم اور لوح محفوظ 6;قران كريم كا كردار 9;قران كريم كا واضح ہونا 8;قران كريم كي ايات 2;قران كريم كى آيت بندى 5;قران كريم كى ايات كى خصوصيات 9;قران كريم كى ايات كا نزول6;قران كريم كى تاريخ 4;قران كريم كى عظمت 7;قران كريم كى نام گذارى 5; قران كريم كے نام 4;قران كريم كے رموز 1; قران كريم كے فہم ميں سہولت 8
كتاب :4

رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ كَانُواْ مُسْلِمِينَ (٢)
ايك دن آنے والا ہے جب كفاربھى يہ تمنا كريں گے كہ كاش ہم بھى مسلمان ہوتے _

1_اسلام لانے كى فرصت ہاتھ سے كھو دينے كے بعد كفار كا مسلمان ہونے بہت زيادہ كى تمنا و ارزو كرنا_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين
فعل ماضى "كانوا" كے قرينے سے "يود" سے مراد بطور مطلق دوست ركھنا نہيں بلكہ اس كا معنى تمنا اور ارزو ہے _اور ايت ميں "ربما" تكثير كے معنى ميں استعمال ہو اہے_
2_عذاب يا موت كے روبرو ہونے پر كفار كا قران كے سامنے تسليم ہوجانے كى گھڑى ارزو كرنا _
تلك ء اى ت الكتب و قرء ان مبين0ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين
احتمال ہے كہ "كفروا" كا متعلق پچھلى ايت ميں موجود كلمہ" قران" ہو اور قاعدے كے مطابق كفار كى تسليم ہونے كى ارزو كسى ايسے حادثے كے روبرو ہونے كے بعد ہى ہونى چاہيے كہ جس سے نجات ممكن نہيںاور وہ عذاب ہى ہے_
3_كفار،بہت كم اسلام قبول كرنے كى ارزو كرتے ہيں_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب حسب معمول "ربما" بمعنى قلت ہواور "يود" اپنے اصلى معنى (يحب) ميں استعمال ہوا ہو _ بعد والى ايت(ذرھم ياكلوا و يتمتعوا ...) بھى اسى مطلب كى تائيد كر رہى ہے_
4_مسلمان اور خدا كے سامنے تسليم ہونے كاانجام بہت اچھا اور پسنديدہ ہے_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين
5_فقط نزول عذاب اور موت كے روبرو ہونے سے پہلے اسلام لاناقابل قبول ہے_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمين

6_كفر اختيار كرنے كا نتيجہ ،فقط پشيمانى اور ندامت ہے_
ربما يودّالذين كفرو والوكانوامسلمين
7_"عن عبداللّٰہ بن عطاء المكى قال:سا لت ا با جعفر(ع)عن قول اللّٰہ:"ربما يودّالذين كفرو والوكانوامسلمين " قال: ينادى مناد يوم القيامة يسمع الخلائق:انہ لايدخل الجنة الّا مسلم ثمّ يودّ سائر الخلق ا نهم كانوا مسلمين;(1)عبد اللہ بن عطا مكى كا كہنا ہے كہ ميں نے امام باقر عليہ السلام سے خدا كے اس قول :"ربما يودّالذين كفرو والوكانوامسلمين "كے بارے ميں پوچھا تو امام (ع) نے فرمايا:قيامت كے دن ايك منادى اس طرح صدا دے گا كہ جسے سب لوگ سن رہے ہوں گے كہ" يقيناً بہشت ميں سوائے مسلمان كے اور كوئي بھى داخل نہيں ہو گا _اس وقت سارے لوگ ارزو كريں گے كہ كاش ہم مسلمان ہوتے"_
8_ "عن جابر بن عبداللّٰہ قال:قال رسول اللّٰہ (ص) ان ناساً من ا متى يعذبون بذنوبهم فيكونون فى النار ماشاء اللّٰہ ا ن يكونوا، ثم يعيرهم ا هل الشرك فيقولون:مانرى ماكنتم فيہ من تصديقكم نفعكم فلايبقى موحّد الّا ا خرجہ اللّٰہ تعالى من النار، ثم قرا رسول اللّٰہ (ص) :"ربما يودّالذين كفروا لوكانوا مسلمين "; (2)جابر بن عبد اللہ نے روايت كى ہے كہ رسول خدا (ص) نے فرمايا: بتحقيق ميرى اُمت ميں سے كچھ لوگ اپنے گناہوں كى وجہ سے عذاب ميں مبتلا ہوں گے_پس وہ جب تك خدا چاہے گا اگ ميں رہيں گے_اس كے بعد اہل شرك اُنہيں سرزنش كريں گے اور كہيں گے:ہم نہيں ديكھتے كہ تمہارے ايمان نے تمہيں كوئي فائدہ پہنچايا ہو_ پس اسوقت كوئي بھى موحد انسان باقى نہيں رہے گا كہ جسے خدا نے جہنم كى اگ سے نكال نہ ليا ہو_اس كے بعد رسول خدا (ص) نے اس ايت كى تلاوت فرمائي :"ربما يودّالذين كفرو والوكانوامسلمين "
....

1)تفسير عياشى ،ج2،ص239،ح1;نور الثقلين ،ج3،ص2،ح3_
2)الدرالمنثور ،ج5،ص62_

ذَرْهُمْ يَأْكُلُواْ وَيَتَمَتَّعُواْ وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (٣)
انهيں ان كے حال پر چھوڑ دوكھائيں پئيں اور مزے اڑائيں اور اميديں انهيں غفلت ميں ڈالے رہيں عنقريب انهيں سب كچھ

معلوم ہوجائے گا_

1_كفار مكہ كى طرف سے حق كوقبول نہ كرنے پر پيغمبر اكرم (ص) كا فريضہ ہے كہ اپ (ص) اُن كو اپنے حال پر چھوڑ ديں اور اُن كے ساتھ بحث نہ كريں _
ذرھم يا كلوا ويتمتّعو
2_ پيغمبر اكرم (ص) نے كفار كى ہدايت كے لئے بہت زيادہ كوشش كى ہے _
ذرھم يا كلوا ويتمتّعو
يہ كہ خدا وند عالمپيغمبر اكرم (ص) كو حكم ديتا ہے كہ "اُن كو اپنے حال پر چھوڑ دو"اس سے معلوم ہوتا ہے كہ انحضرت (ص) نے اُن كو كفر سے نجات دلانے كے لئے بہت زيادہ كوشش كى تھي_

3_حق سے فرار كرنے اور ہدايت قبول نہ كرنے والوں كے لئے نہ دل جلانا چاہيے اورنہ اُن پرسرمايہ صرف كرنا چاہےيے_
ذرھم يا كلوا ويتمتّعو
4_صدر اسلام كے ناقابل ہدايت كفار كى سارى كوشش كھانے پينے اور مادى لذات سے بہرہ مندہونے ميں صرف ہوتى تھي_
ذرھم يا كلوا ويتمتّعو
5_كھانا پينا ،لذت اُٹھانا ،دنيوى مال و منال اور لذات سے بہر ہ مند ہونا اور بيہودہ خواہشات ميں ڈوبے رہنا ہى كفار كا سب سے بڑا مقصد ہے_
ذرھم يا كلوا ويتمتّعوا و يلھھم الا مل
6_مادى لذات اور خواہشات ميں ڈوبے رہنا انسان كو دينى حقائق كے سامنے تسليم ہونے سے روكتا ہے_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمينذرھم يا كلوا ويتمتّعو
جملہ " ذرھم يا كلوا ويتمتّعوا___ " كہ جو كفار كے حالات بيان كر رہا ہے ہو سكتا ہے اس چيز كا جواب اور علت بيان كر رہا ہو كہ وہ اسلام كيوں نہيں لاتے اور اخر كا ر كيونپشيمان ہو تے ہيں ؟
7_دينى تعليمات كے سامنے تسليم ہونے كے بغير زندگى بيہودہ اور عمر كا زياں ہے_
ذرھم ...و يلھھم الا مل
"لھو" لغت ميں ايسى چيز كو كہتے ہيں كہ جو انسان كو مشغول ركھتى ہے اور اُسے اپنے مقصد و مراد سے روكے ركھتى ہے _لہذا جو شخص اپنے ہدف ومقصد كو پورا نہ كر سكے گويا وہ اپنى عمر كو ضائع كر ديتا ہے_
8_دنيوى فوائد اور لذات سے زيادہ سے زيادہ بہرہ مند ہونے كے لئے اپنى سب كوششيں صرف كرنا اور بيہودہ ارزوئوں سے دل لگانا ايك ناپسنديدہ اور قابل مذمت كام ہے_
ذرھم يا كلوا ويتمتّعوا و يلھھم
يہ ايت اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ ہدايت قبول نہ كرنے والے كفار كا سارا ہم و غم دنيوى لذات ہيں لہذا اُن كو اپنے حال پر چھوڑ دينا چاہيے _ اس سے اُن كے بارے ميں خدا وند عالم كى ناراضگى ظاہر ہوتى ہے_
9_صدر اسلام كے ناقابل ہدايت كفار ،بيہودہ ارزوئوں ميں سر گرم رہتے تھے_
ذرھم ...و يلھھم الا مل
10_بيہودہ ارزوئوں ميں سرگرم رہنا، حق كے سامنے تسليم ہونے اور ہدايت قبول كرنے كے مانع بنتا ہے_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمينذرھم ...و يلھھم الا مل

11_خداوند عالم كا صدر اسلام كے كفار كو مستقبل ميں اسلام كى حقانيت كے اشكار ہوجانے كى خبر دينا_
ربما يودّالذين كفروا ...فسوف يعلمون
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب "يعلمون " كا مفعول اور علم كا متعلق اسلام كى حقانيت ہوكہ جس كا وہ انكار

كرتے تھے_

12_ناقابل ہدايت كفار كو خداوند متعال كى جانب سے بُرى عاقبت ميں گرفتار ہونے كى دھمكى ملنا_

ذرهم ...فسوف يعلمون

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب "يعلمون " ميں مفعول بہ اور متعلق علم ،ان كے اعمال كى عاقبت اور انكا انجام ہو_

13_دنيوى لذات ميں ڈوبے رہنے اور مسلسل كفر اختيار كيے ركھنے كا انجام پشيمانى ہے_

ربما يودّالذين كفروا لوكانوا مسلمينذرهم يا كلوا ...فسوف يعلمون

14_دنيا طلب كفار كو بُرى عاقبت كى تہديد اور خبردار كيا جانا،كفر اور دنيا پرستى سے روكنے كى ايك روش ہے_

ربما يودّالذين كفروا ...ذرهم يا كلواو ...فسوف يعلمون

قران کريم :
قران کريم کی پيشگوئي 11
کفار :
صدر اسلام کے کفار کی باطل ارزوئيں9;کفار کی باطل ارزوئيں 5;صدر اسلام کے کفار کے مادی لذائذ4;صدر اسلام کے کفار کی دنيا پرستی 4;صدر اسلام کے کفار کی سر گرمی 9;کفار اور اسلام کی حقانيت 11;کفار کا انذار12;کفار کا بُرا انجام 12 ، 14 ; صدر اسلام کے کفار کی کوشش 4;کفار کی دنيا پرستی 5; کفار کے مقاصد 5;کفار کے مادی لذائذ5
کفار مکہ :
کفار مکہ کی حق ناپذيری 1;کفار مکہ کے ساتھ بحث و تکرار کی ممانعت 1
کفر :
کفر پر اصرار کا انجام 13;کفر کا مقابلہ کرنے کا طريقہ 14
ہدايت :
ہدايت کے موانع 10

وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلاَّ وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ (٤)
اور ہم نے کسی قريہ کو ہلاك نہيں کيا مگر يہ کہ اس کے لئے ايك ميعاد1_مقرر کردی تھی _

1_ہر انسانی معاشرے کی ہلاکت و نابودی ايك معين اور لکھی ہوئي اجل اور قانون کے مطابق ہوتی ہے_
وما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم
2_معاشروں ميں اموات ، ہلاكتيں اور قدرتی تحولات خداوند متعال کے ہاتھ ميں ہيں اور اُسی کی تقدير کے مطابق انجام پاتے ہيں _

وما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم
3_خداوند متعال کا مکہ کے ناقابل ہدايت کفار کو خبر دار کرنا کہ اُنہيں مہلت دينا اُن کی زندگی کو دوام دينے کے مترادف نہيں بلکہ وہ ہميشہ ہلاکت کے خطرے سے دوچار ہيں_
ربما يودّالذين كفروالوكانوامسلمينذرهم ...فسوف يعلمونوما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم
" فسوف يعلمون " جيسی تہديد کے بعد اس ايت کو ذکر کرنا شايد اس مقدرشبہہ کے جواب کی خاطر ہو کہ : کفار " ذرهم يا كلوا ___ "کے حکم کے ذريعے مہلت حاصل کر لينے کے بعد يہ خيال نہ کريں کہ اب اُن کی زندگی اسی طرح جاری رہے گي_
4_خدا وند متعال کے عذاب اور وعيدکے بارے ميں پيش انے والے شبہات کو ختم کرنے اور اذہان کو روشن کرنے کے لئے کفار کے بارے ميں خدا کے عذاب اور وعيد کے پورا ہونے کے متعلق قاعدے و قانون کی وضاحت وتبيين کی جانا_
وما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم
" فسوف يعلمون " جيسی تہديد کے بعد اس ايت کو ذکر کرنا شايد اس مقدر اعتراض کا جواب دينا مقصود ہو کہ جس کے مطابق ہو سکتا ہے کفار کہيں:يہ عذاب فوراً کيوں نہيں اتااور ايسی وعيد اور دھمکی کب اور کيسے پوری ہو گي؟تو انہيں خدا جواب ديتا ہے:عذاب اور وعيد الہی ايك قانون و قاعدے کے مطابق انجام پاتی ہيں_
5_تاريخی تحولات اور واقعات ميں خداوند متعال کی مشيت و ارادے کی دخالت _
وما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم
6_انسانی معاشروں سے متعلق اخبار و اطلاعات کا ايك معين کتاب و ذخيرہ اطلاعات پر مشتمل ہونا _
وما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم
7_ہر معاشرہ، اپنے افراد سے الگ شناخت ،حيات اورمعين قوانين کا حامل ہو تا ہے_
وما ا هلكنا من قرية الّا ولها كتاب معلوم

اجتماعی تحولات:
اجتماعی تحولات کاسرچشمہ 2
اجل :
اجل مسمی 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی مثبت کا کردار 5;اللہ تعالی کی مہلتیں 3 ; اللہ تعالی کے وعیدوں کاتحت ضابطہ ہونا 4;اللہ تعالی کے وعید وں کایقینی ہونا 4;اللہ تعالی کے اختصاصات2;اللہ تعالی کے ارادے کااثر 5ا ; اللہ تعالی کے انذار 3;اللہ تعالی کے مقدرات 2

انذار :
ہلاکت سے انذار 3
تاریخ :
تاریخی تحولات کا سر چشمہ 5
حوادث:
حوادث کا ذخیرہ اطلاعات6
قران کریم :
قران کریم کی تعلیمات 4
کفار مکہ :
کفار مکہ کو مہلت کا فلسفہ 3;کفار مکہ کے انذار 3
مصائب :
مصائب کا طبیعی سر چشمہ 2
معاشرہ:
معاشروں کا تحت ضابطہ ہونا 7;معاشرے کا وجود7;معاشرے کی اجل 1;معاشرے کی حقیقت 7; معاشرے کی حیات 7;معاشروں کی ہلاکت کا تحت ضابطہ ہونا 1
موت:
موت کا سر چشمہ 2

مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ (٥)
كوئي امت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ سكتى ہے اور نہ پيچھے ہٹ سكتى ہے _

1_كوئي اُمت اپنى اجل (موت) كو مقرر شدہ وقت سے اگے نہيں لے جاسكتى _
ما تسبق من ا مة ا جلھ
2_ہر اُمت خداوند متعال كى جانب سے ايك مقرر ، معين اورناقابل تغيير اجل ركھتى ہے_
ما تسبق من ا مة ا جلھ
3_كوئي بھى اُمت وقوم اپنى تعيين شدہ اجل كو ٹالنے كى طاقت نہيں ركھتي_
ما تسبق من ا مة ا جلھا وما يستئخرون

اجل :
اجل مسمی 1،2،3

اللہ تعالی :

الله تعالى كے مقدرات2
اُمم :
اُمم كا عاجز ہونا 1،3;اُمم كى اجل 1،2،3

تفسير راهنما جلد 9

وَقَالُواْ يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ (٦)
اور ان لوگوں نے كہا كہ اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہواہے تو ديوانہ ہے _

1_كفار مكہ كا پيغمبر اكرم (ص) سے گفتگو كرتے وقت اپ(ص) كو بے ادبى اور استہزاء كے ساتھ مخاطب كرنا_
وقالوا ى ا يھاالذى نزّل عليہ الذّكر
يہ كہ كفار پيغمبر اكرم (ص) كو مخاطب كرتے وقت اسم ولقب سے ياد كرنے كے بجائے ،انحضرت (ص) كواسم موصول اور صيغہ غائب سے مخاطب كرتے تھے نيز يہ كہ اپ(ص) كو ايسى نسبت ديتے كہ جس كو وہ خود بھى قبول نہيں كرتے تھے_ اس سے مندرجہ بالا نكتہ اخذ ہوتا ہے_
2_"قران كا ذكر ہونا" ايك ايسى صفت ہے كہ جس سے كفار مكہ اشنا تھے_
وقالوا ى ا يھاالذى نزّل عليہ الذّكر
3_كفار مكہ، پيغمبر اكرم (ص) كو اپنے اوپر وحى كے نزول كا دعوى كرنے كى وجہ سے مجنون و ديوانہ جانتے تھے_
وقالوا ى ا يھاالذى نزّل عليہ الذّكرانك لمجنون
تاريخى شواہد گواہ ہيں كہ پيغمبر اكرم (ص) كے دعوى نبوت سے پہلے وہ لوگ اپ(ص) پر ايسى تہمت نہيں لگاتے تھے _پس يہ تہمت مذكورہ نكتے ہى كى وجہ سے تھي_
4_كفار مكہ، پيغمبر اكرم (ص) پر وحى كے نزول كو محض ايك ادعا سمجھتے تھے_
وقالوا ى ا يھاالذى نزّل عليہ الذّكر
نزول ذكر كا سبب ذكر نہ كرنے اور فعل "نُزل" كو مجہول لانے اور اُسے استہزاء كى صورت ميں بيان كرنے سے مذكورہ نكتہ اخذ ہوتا ہے_
5_كفار مكہ كے نزديك انسان پر خدا وند عالم كى جانب سے وحى نازل ہونا ايك ناقابل قبول اور ديوانگى كى حد تك عقل سے دور چيزتھي_
وقالوا ى ا يھاالذى نزّل عليہ الذّكرانك لمجنون

انحضرت (ص) :

186
انحضرت (ص) پر جنون كى تہمت3;انحضرت (ص) پر وحي3،4 ;انحضرت (ص) كا استہزاء 1
اسلام :
تاريخ صدر اسلام 1،3،4
ذكر :2
قران كريم :
قران كريم كے نام 2

کفار مکہ:
کفار مکہ اور انحضرت (ص) 1،3;کفار مکہ اور قران 2; کفار مکہ اور نبوت بشر 5;کفار مکہ اور وحی 4;کفار مکہ کا طرز عمل1،3;کفار مکہ کی بے ادب گفتگو 1; کفار مکہ کی تہمتیں 3;کفار مکہ کی بصیرت 4،5;کفار مکہ کے استہزاء 1

لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٧)
اگر تو اپنے دعوی میں سچاہے تو فرشتوں کو کیوں سامنے نہیں لاتاہے_

1_ کفار مکہ، پیغمبر اسلام (ص) سے آپ(ص) کی نبو ت کی تصدیق کر نے کے لئے فرشتے لانے کا تقاضا کرتے تھے_
قالوا ...لو ما تا تینا بالملئکة ان کنت من الصدقین
"لو ما"بھی "ھلا "و "لولا " کی طرح تحضیض کے لئے ہے_
2_کفار مکہ ،نزول وحی کے دعوی میں پیغمبر اکرم (ص) کی صداقت کی دلیل کے لئے فرشتوں کے انے کوہی اپ (ص) کی تصدیق جانتے تھے_
لو ما تا تینا بالملئکة ان کنت من الصدقین
3_کفار مکہ ،پیغمبر اکرم (ص) سے معجزہ کے طور پر ملائکہ لانے کا تقاضا کرتے تھے_
لو ما تا تینا بالملئکة ان کنت من الصدقین
کفار مکہ کی طرف سے پیغمبر (ص) کے ذریعے ملائکہ لانے کا تقاضا یاتو نبوت پیغمبر (ص) کی تصدیق کے لئے تھا یا اُن کا فرمائشےی معجزہ تھا ،مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_
4_کفار مکہ، کا اعتقاد تھا کہ انسان پرنازل ہونے والاہر اسمانی پیغام کسی محسوس اسمانی شاہد کے ہمراہ ہونا چاہیے_

187
قالوا ...لو ما تا تینا بالملئکة ان کنت من الصدقین
کفار مکہ کاپیغمبر (ص) سے، اپنی نبوت کی تصدیق کے لئے ملائکہ لانے کا تقاضا کرنا ممکن ہے اس لئے ہو کہ وہ انسان کا خداوند متعال سے رابطہ ناممکن جانتے تھے_اور بشر کی نبوت کو قبول کرنے کے لئے اسمانی گواہ لانے کے خواہش مند تھے _لہذا بطور نمونہ یا اپنی شناخت کی وجہ سے وہ فرشتوں کا نام لیتے تھے_
5_ملائکہ ، اسمانی موجودات کی حیثیت سے کفار مکہ کے لئے جانی پہچانی مخلوق تھي_
قالوا ...لو ما تا تینا بالملئکة ان کنت من الصدقین
6_مکہ کے کفار اور مشرکین ،ملائکہ کوسب کے لئے ایك قابل محسوس مخلوق جانتے تھے_
وقالوا ...لو ما تا تینا بالملئکة
" لو ما تا تینا بالملئکة "(ہمارے پاس فرشتے لے کر کیوں نہیں اتے؟)کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے وہ فرشتوں کو ایك محسوس اور قابل مشاہدہ مخلوق جانتے تھے_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) کی جانب وحی 2;انحضرت (ص) کی صداقت کے دلائل2;انحضرت (ص) کی نبوت کی تصدیق 1
اسلام :
تاریخ صدر اسلام 1،2
کفار مکہ :
کفار مکہ اور انحضرت (ص) 3;کفار مکہ اور ملائکہ 5،6;کفار مکہ کا محسوسات پسند ہونا 4;کفار مکہ کی فکر 2،4،6;کفار مکہ کے تقاضے1،3
معجزہ :
اقتراحی معجزہ 1،3;حسی معجزے کی درخواست 1
ملائکہ :
ملائکہ کی رؤیت 6;ملائکہ کی گواہی کی درخواست 1;نزول ملائکہ کی درخواست 2،3

مَا نُنَزِّلُ الْمَلائِكَةَ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَا كَانُواْ إِذاً مُّنظَرِينَ (٨)
حالانكہ ہم فرشتوں كو حق كے فيصلہ كے ساتھ ہى بھيجا كرتے ہيں اور اس كے بعد پھر كسى كو مہلت نہيں دى جاتى ہے _

1_خداوند متعال ،فرشتوں كو بغير حق اور مصلحت كے نازل نہيں كرتا _
ما ننزل الملئكة الّا بالحق
"بالحق " ميں "با"مصاحبت (ہمراہي) كے لئے ہے_
2_ ملائكہ كا عروج و نزول، خداوند متعال كے حكم سے ہوتا ہے_
ما ننزل الملئكة
3_كفار مكہ كا پيغمبر اكرم (ص) كے ذريعے ملائكہ كے نزول كا تقاضا، ايك بے جا اور باطل مطالبہ تھا_
لو ما تا تينا بالملئكة ...ما ننزل الملئكة الّا بالحق
جملہ " ما ننزل الملئكة الّا بالحق "حصرى و احترازى جملہ ہے اور اس بات كى طرف كنايہ ہے كہ كفار كا يہ مطالبہ بے جاہے_
4_كفار مكہ كى جانب سے پيغمبر اكرم (ص) كى حقانيت كے اثبات كے لئے نزول ملائكہ كا مطالبہ محض ايك بہانہ تھا_
لو ما تا تينا بالملئكة ...ما ننزل الملئكة الّا بالحق
ہو سكتا ہے "الاّ بالحق " كى قيد احترازى ہو يعنى فرشتوں كا نزول فقط مصلحت وحكمت كى صورت ميں قابلعمل ہے _جبكہ كفار كے مطالبے ميں اس قسم كى كوئي مصلحت نہيں تھي_اس كے علاوہ "اذاً منظرين " بھى اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ وہ لوگ ملائكہ كے انے كے بعد بھى حقانيت پيغمبر (ص) كو قبول نہ كرتے_
5_نزول ملائكہ كے متعلق كفار كا مطالبہ، قبول ہوجانے كى صورت ميں وہ سب ہلاك ہو جاتے اور اُنہيں ايمان لانے كے لئے كسى قسم كى مہلت نہ دى جاتي_
ما ننزل الملئكة الّا بالحقّ وما كانوا اذ

منظرين
"منظر " كے مصدر انظار كا معنى تاخير ميں ڈالنا ہے اور آيت مجيده ميں حصر سے معلوم ہو تا ہے كہ ملائكہ كے انے سے كفار ميں سے كسى بھى كافر كى اجل (موت) ميں دير نہينكى جائے گى اور وہ ہلاك ہو جائيں گے_
6_نزول ملائكہ كے بارے ميں كفار مكہ كے مطالبے كوقبول نہ كرنے كا فلسفہ ،اُن كو مہلت دينا اور اُن كى اجل (موت) ميں تاخير كرنا ہے _
ماتسبق من ا مة ا جلها ...ما ننزل الملئكة الّا بالحقّ وما كانوا اذاً منظرين
7_اپنے مقررہ وقت سے پہلے اُمم كى اجل ميں پس و پيش نہ كرنے كى سنت (تمام اُمور پر) حاكم ايك اصل و قاعدہ ہے_
بالملئكة ...ما ننزل الملئكة الّا بالحقّ وما كانوا اذاً منظرين
خداوند متعال نے گذشتہ ايات ميں بيان فرمايا ہے كہ ہر قوم واُمت كى ايك معين اجل (مدت)ہے اور اُسے كبھى بھى اگے پيچھے نہيں كيا جائے گا _اور اس ايت ميں خداوند عالم فرما رہا ہے :ملائكہ سوائے حق كے نازل نہيں ہوتے اور اگر نازل ہو بھى جائيں تو كفار كو زندگى كى كوئي مہلت نہيں دى جائے گي_پس اسى لئے ملائكہ كو نازل نہيں كيا جاتا_ احتمال ہے كہ ايسا جواب اس لئے ديا گيا ہے كہ ابھى تك اُن كى اجل (موت) نہيں پہنچى _اور اجل و موت كا قاعدے و ضابطے كے مطابق ہونا تمام اُمور پر حاكم قانون ہے_
8_نزول ملائكہ كے بارے ميں كفار مكہ كا مطالبہ قبول ہوجانے كى صورت ميں وہ سب ايك دردناك عذاب ميں گرفتار ہو جاتے_

ما ننزل الملئكة الّا بالحقّ وما كانوا اذاً منظرين
آيت مجيده كے بارے ميںايك احتمال يہ ديا جاتا ہے كہ كفار كے لئے ملائكہ نازل ہونے كى صورت ميں وہ ان كے لئے عذاب كا تحفہ بھى لے كر ائيں گے_ايسا عذاب كہ جو اُن ميں سے كسى كو بھى زندہ نہيں چھوڑے گا_

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (٩)
ہم نے ہى اس قرآن كو نازل كياہے اور ہم ہى اس كى حفاظت كرنے والے ہيں _

1_قران، بغير كسى شك و ترديد كے فقط خداوند متعال كى جانب سے نازل ہوا ہے_
انا نحن نزّلنا الذّكر
2_قران ،بہت ہى بلند اور رفيع مقام سے نازل ہونے والى كتاب ہے_
انا نحن نزّلنا الذّكر
قران كے نزول كے بيان لئے جمع كى ضمائر كا ذكركرنا اور كلمہ "نزول" كہ جس كامعنى بلند و عالى مقام سے نيچے انا ہے ،مذكوره بالا نكتے پر دلالت كرتا ہے_
3_"ذكر " قران كے ناموں ميں سے ايك نام ہے_
انا نحن نزّلنا الذّكر
4_ قران ،ياد اور ياد اورى اور انسانوں كو غفلتوں سے بيدار كرنے اور فراموشيوں سے ہوشيار كرنے والى كتاب ہے_
انا نحن نزّلنا الذّكر
قران كا "الذكر " نام ركھنا شايد اس لئے ہو كہ قران انسانوں كى بيدارى اور تنبيہ كے لئے ہے_
5_قران،- خداوند متعال كى دائمى حفاظت ميں اور ہر قسم كى تحريف اور زوال سے محفوظ ہے_
انا نحن نزّلنا الذّكر و انا لہ لحفظون

6_خداوند متعال،نے قران کے خلاف کفار کی مخالفتوں اور سازشوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو اطمینان دلایا کہ وہ خود اس کی حفاظت کرنے والا ہے_
وقالوا ی ا یھاالذی نزّل علیہ الذّکر ...لو ما تا تینا بالملئکة ...انا نحن نزّلنا الذّکر و انا لہ لحفظون
7_خداوند متعال، نے قران کے خلاف کفار کی سازشوں کے مقابلے میناس کی حفاظت کے بارے میں اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا اور اُن پر اپنی عظمت ظاہر کردي_
انّا نحن نزّلنا الذّکر و انا لہ لحفظون
یہ کہ خدا وندعالم نے اپنی جانب سے نزول قران کے بیان کے لئے جمع و اسم فاعل جمع کی چند ضمائر سے استفادہ کیا ہے ہوسکتا ہے یہ مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) کو اطمینان 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی عظمت 7;اللہ تعالی کی قدرت 7
ذکر :3
قران کریم :
قران کریم کا کردار 4;قران کریم کا محفوظ ہونا 5; قران کریم کا وحی ہونا 1;قران کریم کا ہدایت کرنا 4;قران کریم کا نزول 2;قران کریم کی حفاظت 5، 7،6;قران کریم کی خصوصیات 4;قران کریم کے نام 3;قران کریم کے نزول کا سر چشمہ 1;قران کریم کی عظمت 2
کفار :
کفار کی سازشوں کا بے اثر ہونا 7،6
یاد دہانی :
یاد دہانی کے اسباب 4

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الأَوَّلِينَ (١٠)
اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مختلف قوموں میں رسول بھیجے ہیں _

1_ خداوند متعال نے پیغمبر اسلام (ص) سے پہلے بھي گذشتہ اُمتوں کے درمیان بہت سے انبیاء مبعوث کیے تھے_

ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین
"شیع"شیعہ کی جمع ہے اور لغت میں اس کا معنی وہ گروہ ہے کہ جو کسی مذہب یا شخص کا پیروکار ہو_
2_خداوند متعال کی جانب سے انبیاء معاشروں اور قوموں کے لئے مبعوث ہوتے تھے نہ افراد کے لئے_
ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین

جملے میں "شیع" کا ذکر مندرجہ بالا معنی کی طرف اشارہ ہے جبکہ اس کے بغیر بھی معنی کامل تھا _
3_ طول تاریخ میں خداوند متعال کا انسانوں کی ہدایت کی جانب متوجہ رہنا_
ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ہدایتیں 3
انبیاء :
انحضرت (ص) سے پہلے کے انبیاء 1;انبیاء کی تاریخ 1; نبوت انبیاء کا فلسفہ2
انسان :
انسانوں کی ہدایت 3
معاشرہ :
معاشرے کی اہمیت 2
ہدایت :
ہدایت کی اہمیت3

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلاَّ كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (١١)
اور جب ان کے پاس رسول آتے ہیں تو یہ صرف ان کا مذاق اڑاتے ہیں _

1_تمام انبیاء ،بغیر کسی استثنا ء کے اپنی اپنی قوموں کے درمیان اُن کے استہزاء کا نشانہ بنتے رہے ہیں_
وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون
2_استہزاء اور تمسخر، طول تاریخ میں انبیاء کے مخالفین کی سیاست اور طریقہ کار رہا ہے_
وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون

193
3_خداوند متعال، کفار مکہ کے تمسخر امیز سلوک کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دینے والا تھا_
وقالوا ی ا یھاالذی نزّل علیہ الذّکرانك لمجنون ... وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزئون
4_پیغمبر اکر م (ص) کو بھی دوسرے تمام انبیائے کرام (ع) کی طرح تبلیغ اور الہی رسالت کی وجہ سے مشکلات اور مصائب کے مقابلے میں تسلی وتشفی اور حوصلہ دلانے کی ضرورت تھي_
قالوا ...انك لمجنون ...ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون
5_رسالت الہی کے حامل لوگوں کے لئے اپنی رسالت کی انجام دہی کی خاطر مشکلات و مصائب بر داشت کرنا ضروری ہیں _
وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون
یہ کہ خداوند متعال مشرکین کے رولے کا مستقیم جواب دینے کے بجائے ،گذشتہ انبیاء کے ساتھ اکثر لوگوں کے رولے کا تذکرہ کرتا ہے یہ شاید اس لئے کہ خداوندمتعال بتانا چاہتا ہے کہ ایسی مشکلات ،الہی رسالت کا لازمہ ہیں جنہیں برداشت کرنا چاہیے_
6_رسالت الہي، کے حامل لوگونکو اپنی رسالت کی انجام دہی میں کامیابی کے لئے تاریخ انبیاء اور اس سے حاصل ہونے والے تجربے اور درس کی طرف مکمل توجہ کرنی چاہیے_
وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون
7_تاریخی واقعات سے اگاہی سے مشکلات کا راستہ ہموارہوتا ہے اور سختیوں میں سہولت حاصل ہوتی ہے_
ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) کا استہزاء 3;انحضرت (ص) کاحوصلہ بلند کیا جانا4;انحضرت (ص) کو تسلی 3،4;انحضرت (ص) کوحوصلہ دلانے کی ضرورت 7;انحضرت (ص) کی مشکلات 4
اُمتوں:
اُمتوں کا استہزاء 1
انبیاء :
انبیاء کا استہزاء کیا جانا 1;انبیاء کے درمیان توافق 4 ; مخالفین انبیاء کا باہمی توافق 2;انبیاء کاحوصلہ بلند کرنا 4 ; انبیاء کوتسلی دینا 4;انبیاء کی ضروریات 4; انبیاء کے مخالفین کے ساتھ نپٹنے کا طریقہ 2;تاریخ انبیاء 1،2; تاریخ انبیاء کے مطالعے کی اہمیت 6; مخالفین انبیاء کا استہزاء کرنا 2

194
انبیائے الہی :
انبیائے الہی کی استقامت 5;انبیائے الہی کی مسؤلیت 5،6
تاریخ :
تاریخی تحولات سے اگاہی کے اثرات 7
سختي:
سختی کے اسان ہونے کا پیش خیمہ 7;سختی میں استقامت 5
کفار مکہ :
کفار مکہ کے استہزائ3

كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ (١٢)
اور ہم اسی طرح اس گمراہی کو مجرمین کے دل میں ڈال دیتے ہیں _

1_خداوندمتعال، نے قران کریم کو مکہ کے ناقابل ہدایت کفار کے دلوں میں ڈالا اور اُنہیں اس کی پہچان کرائي _
كذلك نسلكہ فی قلوب المجرمين
مندرجہ بالا معنی اس بات پر مبنی ہے کہ جب "نسلکہ " کی ضمیر کا مرجع " الذکر " اور "المجرمین " کا الف لام عہد ذکری ہو کہ جو گذشتہ ایات میں موجود "الذین کفروا" کی طرف اشارہ کر رہا ہے_
2_خداوند متعال ،قران کریم کو ناقابل ہدایت مجرموں کے دلوں میں ڈال کر اُنہیں قران سے اگاہ کرتا ہے_
كذلك نسلكہ فی قلوب المجرمين
3_خداوند متعال نے مجرموں اور گناہگاروں کو سزا دینے کی خاطر اُن کے دلوں میں تمسخر و استہزاء کی خصلت کو راسخ کر دیا ہے_
كذلك نسلكہ فی قلوب المجرمين
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "نسلکہ " کی ضمیر کا مرجع (یستھزء ون کا مصدر)استہزاء ہو_
4_ مجرمین کی جانب سے اپنے انبیاء کے استہزاء کا نشانہ بننے کے باوجود خداوند متعال اُنہی کے ذریعے اپنی ایات کو مجرموں کے دلوں میں ڈالتا ہے _
كذلك نسلكہ فی قلوب المجرمين
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ ممکن

لاَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينَ (١٣)
195
ہے یہ سوال کیا جائے کہ خداوندمتعال کس طرح اپنے انبیاء کو لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جبکہ وہ استہزاء کا نشانہ بنتے ہیں اور اس صورت میں مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ؟خدااس سوال کا جواب دیتا ہے کہ ہم اسی طرح اپنی ایات کو دلوں میں ڈالتے ہیں _

5_کفار مکہ ،مجرم اور گناہگار لوگ تھے_
ربما یودّ الذین کفروا ...کذلك نسلکہ فی قلوب المجرمین
6_انبیائے الہی سے استہزاء کرنے والے، مجرم اور گناہگار لوگ تھے_
وما یا تیهم من رسول الّا کانوا بہ یستهزء ون کذلك نسلکہ فی قلوب المجرمین
7_انبیائے کرام (ع) کی تعلیمات قبول نہ کرنا اور اور اُن کا مذاق اُڑانا ،جرم اور گنا ہ ہے_
وما یا تیهم من رسول الّا کانوا بہ یستهزء ون کذلك نسلکہ فی قلوب المجرمین
8_طول تاریخ کے دوران خداوند متعال کا لوگوں کی ہدایت اور اُن پر اتمام حجت کرنے کے لئے اہتمام کرنا _
ولقد ا رسلنا من قبلك فی شیع الا ولین ...کذلك نسلکہ فی قلوب المجرمین

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا اتمام حجت 8;اللہ تعالی کا ہدایت کرنا 8;اللہ تعالی کے افعال 1،2،3،4
انبیاء (ع) :
انبیاء کا استہزاء 4;انبیاء کاکردار 4; انبیاء (ع) کا مذاق اُڑانے والے 6;انبیاء کی تکذیب کا جرم7; انبیاء کے استہزاء کا جرم7
انسان :
انسانوں کی ہدایت کی اہمیت 8
جرم :
جرم کے موارد 7
کفار :
کفار کے دل میں قرآن کا القا 1
کفار مکہ :
کفار مکہ کا فساد پھیلانا 5
گناہگار لوگ:
گنہگار لوگ اور ایات خدا 4;گناہگارونکی جانب سے استہزاء 4;اُن کے استہزاء کا سر چشمہ 3; گناہگاروں کے دل میں قران کا القا 2; گناہگاروں کی سزا 3
مجرمین :6
مفسدین :5

196

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَاباً مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّواْ فِيهِ يَعْرُجُونَ (١٤)
یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے کہ ان سے پہلے والوں کا طریقہ بھی ایسا ہی رہ چکاہے _

1_مکہ کے مجرم کفار، قران کی ایات کو دریافت کر لینے کے باوجود اس پر ایمان نہیں لائے_
کذ لك نسلکہ فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ
مندرجہ بالا مطلب اس بنا ء پر ہے کہ جب جملہ "لایومنوں بہ "،"المجرمین " کے لئے تفسیری جملہ ہو_
2_کفار مکہ کی جانب سے ایمان نہ لانے کے پکے ارادے کے باوجود، خداوند متعال نے قران کی ایات کو اُن کے دل میں ڈالا_
کذلك نسلکہ فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ
مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "لا یومنوں بہ "،"المجرمین " کے لئے جملہ حالیہ ہو_
3_فقط اقوام اور افراد کے ناقابل ہدایت ہونے کی وجہسے اُن تك الہی تعلیمات کے ابلاغ کوروکنا نہیں چاہیے_
کذلك نسلکہ فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ
4_گذشتہ دور کی ناقابل ہدایت اقوام، ایات الہی کو پالینے کے باوجود اُن پر ایمان نہیں لائیں _

لا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین
5_ گذشتہ اقوام ہمیشہ انبیائے کرام (ع) کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا رویہ اختیار کرتی تھیں _
کانوا بہ یستھزء ون ... و قد خلت سنة الا ولین
6_انبیائے الہی کے مقابلے میں سب مجرم اور ناقابل ہدایت قوموں کا رویہ ایك جیسا تھا _
كذلك نسلكہ فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ قد خلت سنة الا ولین

197
7_گناہگار اور ناقابل ہدایت اقوام و لوگوں کی ہلاکت و نابودی ،سنن الہی میں سے ہے_
لا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین
جیسا کہ مفسّرین نے احتمال دیا ہے کہ "سنة" سے مراد ہو سکتا ہے ناقابل ہدایت اقوام کی ہلاکت و نابودی کی سنت ہو_
8_کفار مکہ کے تمسخر امیز رویے کے مقابلے میں خداوند متعال کا پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی دینا _
وما یا تیھم من رسول الّا کانوا بہ یستھزء ون كذلك نسلكہ فی قلوب المجرمینلا یو منون بہ و قد خلت سنة الا ولین
گذشتہ ایات، کفار مکہ کے نبوت پیغمبر اکرم(ص) کے بارے میں بغض وعنادپر مبنی رویے کے بارے میں تھیں _جبکہ ان ایات میں انبیائے کرام (ع) کے ساتھ گذشتہ لوگوں کے رویے کی وضاحت کی جارہی ہے _یہ شاید مذکورہ مطلب کی وجہ سے ہو_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) کو تسلی و تشفی 8;انحضرت (ص) کے ساتھ استہزاء 8
ایات خدا :
ایات خداکو جھٹلانے والے 4
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کے ساتھ استہزائ5
تبلیغ :
تبلیغ کی شرائط 3;افات تبلیغ کی شناخت 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال 2;اللہ تعالی کے سنن 7
قران کریم :
قران کریم کے منکرلوگ 1
کفار :
کفار کے دل میں قران کا القا 2
کفار مکہ :
کفار مکہ کا استہزاء کرنا 8;کفار مکہ اور قران 2;کفار مکہ کا کفر 1;کفار مکہ کی ہٹ دھرمی 1
گذشتہ اقوام :
گذشتہ اقوام کا کفر 4;گذشتہ اقوام کاناقابل ہدایت ہونا 4;گذشتہ اقوام کے استہزاء 5;گذشتہ اقوام کے رویے 5
گناہگار لوگ :
گناہگاروں کے ساتھ رویے کا طریقہ 6; گناہگاروں میں ہم اہنگی 6
ناقابل ہدایت لوگ :
ناقابل ہدایت لوگ اور انبیاء 6;ناقابل ہدایت لوگوں کی ہلاکت7;ناقابل ہدایت لوگوں کے ساتھ رویئے کا طریقہ 6; ناقابل ہدایت لوگوں کے درمیان توافق 6

لَقَالُواْ إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ (١٥)
وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاء بُرُوجاً وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ (١٦)
وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (١٧)
إِلاَّ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ (١٨)
وَالأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ (١٩)
وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ (٢٠)

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلاَّ بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ (٢١)
اور كوئي شے ايسى نہيں ہے جس كے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں اور ہم ہر شے كو ايك معين مقدار ميں ہى نازل كرتے ہيں
_
1_ ہر چيز كا خزانہ اور گنجينہ خدا وند متعال كے پاس ہے_
وان من شيء الّا عندنا خزائنہ
2_ پودوں كامتناسب انداز ميں اُگنا، معدنى موجودات، عطاياور معاشى وسائل كا الہى خزانے سے (جاري) ہونا _
و ا نبتنا فيها من كلّ شى ء موزون_وجعلنا لكم فيها معيش ومن لستم لہ برزقين_وان من شيء الّا عندنا خزائنہ
3_خدا وند متعال ہر چيز كو اپنے خزانے سے ايك معين اور واضح اندازے كے ساتھ نازل كرتا ہے_
وما ننزّلہ الّا بقدر: معلوم
4_كائنات كى تمام مخلوقات، وجود اور كيفيت خلقت كے لحاظ سے محدود ،متناہى اور پہلے سے تعين شده ہيں_
وان من شيء الّا عندنا خزائنہ وما ننزّلہ الّا بقدر: معلوم
5_ تمام موجودات كا الہى خزانہ ،ايك ماوارء طبيعت، عالم ميں ہے_
وان من شيء الّا عندنا خزائنہ وما ننزّلہ الّا نقدر معلوم
6_خدا وند متعال كى قدرت و مالكيت كى حكومت ، نامحدود ہے_
وان من شيء الّا عندنا خزائنہ ... معلوم
خداوند عالم كے پاس كائنات كے تمام اُمور كے خزانوں كا وجود ہو سكتا ہے خدا كى بے انتہا قدرت سے كنايہ ہو;كيونكہ جب تمام ممكنات كا خزانہ خدا كے ہاتھ ميں ہو تو اُن ممكنات كو وجود ميں لانا بھى اُس كے لئے مقدور ہو گا_

7_"روى جعفر بن محمدعن ا بيہ عن جدّه(ع) انہ قال:فى العرش تمثال جميع ماخلق الله فى البر والبحر ...وھذا تا ويل قولہ:"وان من شيء الّا عندنا خزائنہ" ...;(1)حضرت امام سجاد (ع) سے منقول ہے كہ اپ (ع) نے فرمايا:خدا وند متعال نے سمندر اور

خشکی پر جتنی بھی چیزیں خلق کی ہیں اُن کی صورت و تمثیل عرش پر موجود ہے اور یہ ہے خدا کے اس کلام کی تاویل کہ جس میں اُس نے فرمایاہے:"وان من شيء الّا عندنا خزائنہ ..."_

8_"عن مقاتل بن سلیمان قال:سمعت ا باعبدالله (ع) یقول:لمّا صعد موسی (ع) الی الطور فناجی ربّہ عزّوجلّ، قال:ربّی ا رنی خزائنك فقال: یاموسی انما خزائنی اذا ا ردت شیئاً ا ن ا قول لہ:کن فیکون;(2) مقاتل بن سلیمان کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق (ع) سے سنا ہے کہ جب حضرت موسی (ع) کوہ طور کی طرف گئے تو اُنہوں نے اپنے پروردگار سے مناجات کی اور کہا:اے میرے پالنے والے مجھے اپنے خزانے دکھا _پس خدا وند متعال نے فرمایا:اے موسی (ع) بتحقیق میرا خزانہ یہ ہے کہ جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں :ہو جا تووہ(محض میرے ارادے سے) ہو جاتی ہے_

افرینش :

افرینش کا باضابطہ ہونا 3

الله تعالی :

الله تعالی کے افعال 3;الله تعالی کے خزائن کا مقام 5;الله تعالی کے خزائن 2،3،8;الله تعالی کے عطایا 2;الله تعالی کی قدرت کی وسعت 6; الله تعالی کی مالکیت 1;الله تعالی کے مقدرات 3 ; الله تعالی کی مالکیت کی وسعت6

پودے:

پودوں کا اُگنا 2

روایت :7،8

عرش:

عرش کا کردار 7

معادن :

معادن کی پیدائشے 2

معاش

معاش کے پورا ہونے کے وسائل 2

موجودات :

خلقت موجودات کا باضابطہ ہونا 4;موجودات کے خزائن کا مقام 7;موجودات کے خزائن 1; موجودات کی محدودیت 4

....

1)روضةالواعظین ،ص47،نور الثقلین ،ج3، ص7، ح19_
2)معانی الاخبار ،ص402ح65،تفسیر برہان ، ج2، ص328، ح4_

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ (٢٢)

اور ہم نے ہوائوں کو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والا بناکر چلایا ہے پھر آسمان سے پانی برسایاہے جس سے تم کو سیراب کیاہے اور تم اس کے خزانہ دار نہیں تھے_

1_بادلوں کی بار داری کے لئے ہوائوں کو بھیجنے والا خداوند ہے_

وا رسلنا الری ح لوقح

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "فا نزلنا من السّماء ماء " کے قرینے سے ہوائوں کا بادلوں کو پُر اب کرنابارش کے برسنے کے لئے ہو_

2_ہوائیں پودوں اور درختوں کو بار دار کرنے کے لئے نر زر گل اور گردو غبار ایك جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا وسیلہ ہیں _

وا رسلنا الری ح لوقح

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "الریاح لواقح "سے باردار کرنے والی ہوائیں مراد ہوں _یہ ایسی ہوائیں

ہیں کہ جو نر پودوں سے باردار کرنے والے مادے (زرگل) کو مادہ پودوں تك منتقل کرتی ہیں _
3_قانون زوجیت ،پھل دینے والے درختوناور پودونکو بھی شامل ہے اور اُن میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں _
وا رسلنا الری ح لوقح
4_اسمان سے بارش برسانے والا، خدا وند ہے_
فا نزلنا من السّماء مائ
5_بادلوں سے بارش کے برسنے میں ہوائیں اہم کردار ادا کر تی ہیں_
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السّماء مائ

"فا نزلنا " میں "فا"عاطفہ ہے جو ترتیب کے لئے ہے اس سے مذکورہ معنی مل سکتا ہے_
6_خدا وند متعال کے ارادے اور افعال، طبیعی عوامل کے ذریعے ظہور پذیر ہوتے ہیں _
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السّماء مائ
7_طبیعی عوامل کا عمل، خداوند متعال کے ارادے اور قدرت کے تحت ہوتا ہے_
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السّماء مائ
8_خدا وند متعال نے بارش کے پانی کو انسانوں کی سیرابی کا وسیلہ بنایا ہے_
فا نزلنا من السّماء ماء فا سقینکموہ
9_بارش ،خدا وند متعال کے تحت تدبیر ایك معین اندازے اور مشخص میزان کے ساتھ برستی ہے_
وان من شيء الّا عندنا خزائنہ وما ننزّلہ الّا بقدر: معلوم ... فا نزلنا من السّماء مائ
10_بارش کا پاني، انسانوں کے لئے خداداد معاشی وسائل میں سے ہے_
وجعلنا لکم فیھا معیش ... فا نزلنا من السّماء ماء فا سقینکموہ
11_پانی کا اصلی منبع ،اسمان (بادل) ہے _
فا نزلنا من السّماء ماء فا سقینکموہ
یہ کہ خدا وند متعال شکر گذاری کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے بندوں سے فرماتا ہے:"ہم نے اسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعے تمہیں سیراب کیا ہے جبکہ زمین میں بھی سیراب کرنے کے لئے پانی موجودہے "اس سے معلوم ہوتا ہے زمین کے ابی منابع بھی اسمان سے ہی ہیں_
12_بارش کا پاني، انسانوں کے سیراب ہونے اور پینے کے لئے مناسب ترین اور بہترین پانی ہے_
فا نزلنا من السّماء ماء فا سقینکموہ
یہ کہ خدا وند متعال نے انسان کے سیراب ہونے کے لئے پانی کی انواع واقسام میں سے فقط بارش کے پانی کو پینے کے پانی کے طور پر متعارف کرایا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
13_بادلوں کی تلقیح کے لئے ہوائوں کا چلنا ، بارش کا برسنا اور اُس کے ذریعے انسانوں کا سیراب ہونا ،ایات الہی میں سے ہے_
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السّماء ماء فا سقینکموہ
14_انسان کبھی بھی اسمان (بادلوں)میں پانی کا ذخیرہ کرنے پر قادر نہیں _
وما ا نتم لہ بخزنین
15_"عن ا بی جعفر(ع) قال: للہ ریاح رحمة لواقح ینشرھابین یدی رحمتہ; (1)
....

1)تفسیر عیاشی ،ج2،ص 239،ح 5;بحار الانوار ،ج57،ص 12،ح 15_

حضرت امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:خداوند متعال باردار کرنے والی رحمت کی حامل ہوائیں اپنی رحمت (بارش) سے پہلے پھیلا دیتا ہے_

16_"عن ا بی هريرة قال:سمعت رسول الله (ص) يقول:ريح الجنوب من الجنة وهی الريح اللواقح التی ذكرالله فی كتابہ ...;
(1)ابو ہريره كا كہنا ہے كہ ميں نے رسول خدا (ص) سے سنا ہے كہ اپ(ص) نے فرمايا:"جنوب كی ہوا بہشت سے ہے اور وہ باردار كرنے والی ہوا ہے كہ جس كا تذكره خدا نے اپنی كتاب ميں كيا ہے ..."

اسمان :
اسمان كے فوائد 11
ايات خدا :
افاقی ايات 13
الله تعالى :
الله تعالى كی ربوبيت 9;الله تعالى كی قدرت كا كردار 7;الله تعالى كی مالكيت 15;الله تعالى كے ارادے كا كردار 7;الله تعالى كے ارادے كے ظہور پذير ہونے كی جگہ مجاری 6;الله تعالى كے افعال 1،4،8;الله تعالى كے افعال كے ظہور پذير ہونے كای جگہ 6
انسان :
انسان كا عجز 14
بادل:
بادلوں كی حركت كے عوامل 2;بادلوں كے بار دار ہونے كے عوامل 1،13،15;بادلوں كے فوائد 11; بادلوں ميں پانی كو جمع كيا جانا 14
بارش :
بارش برسنے كا سر چشمہ4;بارش برسنے كے عوامل 5;بارش كا برسنا 9،13;بارش كی تقدير 9;بارش كے فوائد 8،10،12
پانی :
پانی كے منابع 11;پينے كے پانی كے منابع 12
پودے :
پودوں كی بارداری كے عوامل 2;پودوں كی زوجيت 3
درخت :
درختوں كی بار داری كے عوامل 2 ;درختوں كی زوجيت 3
روايت :15،16
ضروريات :
مادی ضروريات كے پورا ہونے كا سر چشمہ 8
طبيعی عوامل :
....

1)الدرالمنثور ،ج5،ص72;تفسير طبری ،ج8،ص 22_

طبيعی عوامل كا عمل 7;طبيعی عوامل كا كردار 6
معاش :
معاش كے پورا ہونے كے وسائل 10
ہوائيں :
بہشتی ہوائيں16;ہوائوں كا سر چشمہ 1;ہوائوں كے فوائد 1،2،5،13، 15; ہوائوں كا مالك 15

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ (٢٣)
اور ہم ہی حيات و موت كے دينے والے ہيں اور ہم ہی سب كے والی و وراث ہيں _

1_مخلوقات كی موت و حيات فقط خدا وند متعال كے ہاتھ ميں ہے_
<وانا لنحن نحی ونميت
2_موت وحيات ايك دائمی و مسلسل امر ہے_
وانا لنحن نحی ونميت
جملہ اسميہ " انا لنحن نحی ونميت "اور فعل مضارع " نحي" اور " نميت"كا لايا جانا استمرار كو بيان كر رہا ہے_
3_خدا وند متعال تمام موجودات كا تنہا وارث ہے _
ونحن الورثون
4_ خداوند متعال تنہا وہ ذات ہے كہ بقا ء جس سے مختص ہے_
ونحن الورثون
5_تمام موجودات ہستی (اول سے ليكر اخر تك)كا يقينی انجام ،موت ہے _
ونحن الورثون
6_ خداوندعالم كی مالكيت كے علاوہ ہر قسم كی مالكيتيں قابل زوال ہيں _
ونحن الورثون
7_موت وحيات ،خدا كش نشانيوں ميں سے ہيں_
وانا لنحن نحی ونميت
8_دنيوی وسائل كے انسانوں كے لئے خلق ہونے كے باوجود اُن سے دل نہ لگانے كی تشويق _
وا رسلنا الری ح لوقح فا نزلنا من السّماء ماء فا سقينكموہ وما ا نتم لہ بخزنين_وانا لنحن ... ونحن الورثون

ہوسكتا ہے اُن ايات كے بعد(ونحن الورثون) كو ذكر كرنا كہ جن ميں انسان كی خدادادی نعمات كو بيان كيا گيا ہے ،مذكورہ نكتے كی جانب اشارہ ہو_

اسماو صفات:
وارث 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی ابديت 4;اللہ تعالی كی سنن 2;اللہ تعالی كی وراثت 3;اللہ تعالی كے اختصاصات 1،3 ، 4،6
توحيد :
توحيد افعالی 1
حيات :
حيات ،ايات خدا ميں سے7;حيات كا داوم 2; حيات كا سر چشمہ 1
زھد :
زھد كی تشويق 8
موت :
موت ،ايات خدا ميں سے 7;موت كا دوام 2;موت كا سر چشمہ 1;موت كی حتميت 5
موجودات :
موجودات كا انجام 5;موجودات كا وارث 3;موجودات كی مالكيت كا زوال 6
نظريہ كائنات :
توحيدی نظريہ كائنات 1

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ (٢٤)
اور ہم تم سے پہلے گذر جانے والوں كو بھى جانتے ہيں اور بعد ميں آنے والوں سے بھى باخبر ہيں_

1_خداوند متعال بلا شك وترديد گذشتہ و ائندہ نسلوں كے حالات سے اگاہ ہے_
ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستئخرين
گذشتہ اور ائندہ لوگوں كے بارے ميں علم خدا وند سے مراد ہو سكتا ہے خود اُن كے وجود كے بارے ميں علم ہواور ہو سكتا ہے اُن كے حالات كے بارے ميں علم ہو _مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال پر مبنى ہے_

2_يقيناً خدا وند متعال گذشتہ نسلوں اور انسان كى ائند ہ انے والى نسلوں كے وجود سے اگاہ ہے_
ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستئخرين
3_خداوند متعال بلا شك و ترديد ميدان علم و عمل ميں پہلے انسانوں كے حالات سے بھى اگاہ ہے اور اس ميں ناكام لوگوں سے بھى _
ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستئخرين
يہ كہ مذكورہ ايت ميں موجود تقدم و تاخر كو كس ميزان پر پركھا گيا ہے ؟اس كے بارے ميں مفسرين كے درميان چند اراء ہيں :ايك يہ كہ سبقت اور تاخير،ايمان و عمل صالح كے سلسلے ميں ہے ;كيونكہ دنيا انسانوں كے لئے مقابلے كا ميدان ہے _"ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات "(سورہ بقرہ _ايت 148)مذكورہ مطلب اسى احتمال كى بنا پر اخذ كيا گيا ہے_
4_اشياء كے بارے ميں خدا وند متعال كا علم، اُن كے وجود فعلى سے مربوط نہيں _
ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستئخرين
5_"عن الصادق جعفربن محمد(ع) :ان المستقدمين ا صحاب الحسنات والمستا خرين ا صحاب السيئات;(1) امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ "المستقدمين" سے مرادنيك لوگ ہيں اور "المستا خرين" سے گناہگارمراد ہيں_
6_"عن ا بى جعفر(ع) قال:"ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستا خرين"قال:هم المو منون من هذه الا مة; (2)امام محمد باقر (ع) سے خدا كے اس كلام "ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستا خرين " كے بارے مينمنقول ہے كہ امام (ع) نے فرمايا:وہ (اگلے اور پچھلے لوگ) اس اُمت كے مؤمنين ہيں_

ائندہ انے والے:
ائندہ انے والوں كے بارے ميں علم 1،2
الله تعالى :
ائندہ كے مؤمنين كے بارے ميں الله تعالى كا علم 6;الله تعالى كے علم كى وسعت 4;الله تعالى كا علم غيب1،2،3;گناہگاروں كے بارے ميں الله تعالى كا علم 5; گذشتہ زمانے كے مؤمنين كے بارے ميں الله تعالى كا علم6;محسنين كے بارے ميں الله تعالى كا علم 5
ايمان:
....

1)تفسير برہان ،ج2،ص328،ح2_
2)_تفسير عياشى ج2 ،ص240،ح6;نور الثقلين ،ج3، ص 7 ، ح 22 _

217

ایمان میں پیشقدم لوگ 3;ایمان سے محروم لوگ 3

روایت :5، 6

گذشتہ زمانے کے لوگ :

گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بارے میں علم 1، 2

وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (٢٥)

اور تمھارا پروردگار ہی سب کو ایك جگہ جمع کرے گا کہ وہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی _

1_خداوند متعال سب انسانوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا_

وان ربّك هويحشرهم

2_ انسانوں کے لئے خداوند متعال کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ اُنہیں قیامت کے دن محشور کرے_

وان ربّك هويحشرهم

3_انسانوں کا اُخروی احیائ، فقط خداوند متعال کے دست قدرت میں ہے_

وان ربّك هويحشرهم

ایت میں ضمیر "ھو" کا ذکرکرنا حشر کے فعل کو فاعل کے ساتھ مخصوص کررہا ہے _

4_پیغمبر اکرم (ص) پرخداوند متعال کی خاص توجہ و عنایت ہے_

وان ربّك هويحشرهم

یہ جو انسانوں کے اُخروی حشر کوبیان کرنے کے لئے کاف خطاب کہ جس سے مراد پیغمبر (ص) ہیں ،کے ساتھ صفت "ربّ" کو اضافہ کیا گیا ہے ،اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

5_خداوند متعال حکیم(دانا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے_

انہ حکیم علیم

6_انسانوں کا حشر اور زندہ کیا جانا ،خداوند متعال کی حکمت و دانائي کا نتیجہ ہے_

وان ربّك هويحشرهم انہ حکیم علیم

7_انسانوں کی حیات، موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اُس کے بعد بھی جاری رہتی ہے_

218

وانا لنحن نحی ونمیت ...وان ربّك هويحشرهم

یہ جو خداوند متعال نے آیت 23 میں فرمایا ہے کہ "ہم ہی انسانوں کو موت دیتے ہیں "اور اس ایت میں فرمارہا ہے کہ :"ہم انسانوں کو اکٹھا کریں گے"اس سے موت کے بعد بھی انسان کی حیات کے دوام اور جاری رہنے کی حکایت ہوتی ہے_

8_انسانوں کی موت وحیات کا خداوند متعال کے ہاتھ میں ہونا ،انسانوں کے گذشتہ و ائندہ کے حالات سے اُس کے عالم و اگاہ ہونے کی دلیل ہے_

وانا لنحن نحی ونمیت ... ولقد علمنا المستئخرين_ وان ربّك هويحشرهم

مندرجہ بالا معنی اس احتمال پر مبنی ہے کہ " ولقد علمنا "سے پہلے " وانا لنحن نحی ونمیت "کا ذکر اور اُس کے بعد " ان ربّك هويحشرهم " کا ذکر ہو سکتا ہے اس پر دلیل قائم کرنے کے لئے ہو _لہذا اس احتمال کی بنا پر آیت مجیدہ کا معنی یہ ہوجائے گا:ہم گذشتہ لوگوں اور ائندہ انے والے لوگوں کے حالات سے اگاہ ہیں چونکہ ہم خود ہی موت دینے والے اور زندہ کرنے والے ہیں _

انحضرت (ص) :

انحضرت (ص) پر خدا کا لطف 4

ائندہ انے والے لوگ:

آئندہ آنے والے لوگونکے بارے میں علم 8

اسما وصفات :
حكيم 5;عليم 5
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى ربوبيت كے اثرات 2;اللہ تعالى كى حكمت كا كردار 6;اللہ تعالى كے اختصاصات 3 ; اللہ تعالى كے افعال 1;اللہ تعالى كے علم كا كردار 6; اللہ تعالى كے علم كے دلائل 8
انسان :
انسانوں كا اُخروى حشر 1،2،6;انسانوں كى حيات كا جارى رہنا 7
توحيد :
توحيد افعالى 3
حيات :
حيات كا سر چشمہ 8
گذشتہ زمانے كے لوگ :
ان كے بارے ميں علم 8
لطف خدا :
لطف خدا جن كے شامل حال ہے 4
مردے :
مردوں كااُخروى احياء 3
موت :
موت كا سر چشمہ 8;موت كى حقيقت 7

219

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (٢٦)
اور ہم نے انسان كو سياہى مائل نرم مٹى سے پيدا كياہے جو سوكھ كر كھن كھن بولنے لگى تھى _

1_خداوند متعال نے انسانوں كوخشك كھنكھناتى مٹى سے خلق كيا ہے_
ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حما: مسنون
2_انسان كى اصلى خلقت كا خمير ،سياہ رنگ كے سڑے ہوئے بدبودار كيچڑ سے تيار ہو اہے _
ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حما: مسنون
"صلصال "لغت ميں خشك شئي سے پيدا ہونے والى اواز كو كہتے ہيں _اور"حمائ"كا معنى سياہ ، بد بودار كيچڑ ہے جبكہ "مسنون "كامعنى سڑى ہوئي و متغيرشئي ہے_
3_خدا وند متعال، عالم طبيعت ميں اپنے ارادے كو طبيعى عوامل ہى كے ذريعے عملى صورت ميں لاتا ہے_
ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حما: مسنون
4_ سياہ رنگ كى بدبودار كيچڑ اور گارے كو انسان ميں تبديل كرنا ،ايات خدا ميں سے ہے_
ولقد خلقنا الانسن من صلصل من حما: مسنون

ايات خدا :
ايات انفسى 4
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى خالقيت 1;اللہ تعالى كے ارادے كے ظہور پذير ہونے كے مقامات3
انسان :
انسان كى خلقت 4;خشك شدہ كيچڑ سے انسان 1، 2 ; خلقت انسان كا عنصر 1،2

خلقت :
خشك شدہ كيچڑ سے خلقت4
طبيعی عوامل :
طبيعی عوامل كا كردار 3

وَالْجَآنَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ (٢٧)
اور جنّات كو اس سے پہلے زہر يلی آگ سے پيدا كياہے_

1_خدا وند متعال نے جنات كو تيز اور جلانے والی ہوا كی حامل اگ سے خلق كيا ہے_
والجانّ خلقنہ من قبل من نارالسموم
"سموم" كا لغوی معنی جلانے والی ہوا ہے_
2_جن، ايك نامرئي اور انسانوں كی انكھ سے پنہان مخلوق ہے_
والجانّ خلقنہ من قبل من نارالسموم
مندرجہ بالا مطلب اس بات مبنی ہے كہ شايد "جن" كی وجہ تسميہ اُس كے لغوی معنی كے مطابق ہو جس كا معنی حواس سے پنہان اور مستور ہونا ہے_
3_جن، كوانسان كی خلقت سے پہلے پيدا كيا گيا ہے_
والجانّ خلقنہ من قبل من نارالسموم
4_خدا وند متعال، عالم طبيعت ميں اپنے ارادے كو طبيعی عوامل ہی كے ذريعے عملی صورت ميں لاتا ہے_
والجانّ خلقنہ من قبل من نارالسموم
5_جن ،ايك مادی مخلوق ہے_
والجانّ خلقنہ من قبل من نارالسموم
6_جنات كی اگ سے خلقت ،ايات خدا ميں سے ہے_
والجانّ خلقنہ من قبل من نارالسموم
7_"عن النبي(ص) قال: ...هذه النار جزء من سبعين جزء اً من نارالسموم التی خلق منها الجانّ وتلا هذه الا ية:"والجانّ خلقناه من قبل من نارالسموم"; (1) حضرت رسول اكرم (ص) سے منقول ہے كہ اپ(ص) نے فرمايا:(دنيا كي) يہ اگ (حرارت اور تاثير ميں) سموم كی اُس اگ كا ستہرواں حصہ ہے كہ جس
....

1)الدرا لمنثور،ج5،ص78_

سے جن كو خلق كيا گيا ہے (اس كے بعد)رسول خدا (ص) نے يہ ايت تلاوت فرمائي :"والجانّ خلقناه من قبل من نارالسموم"_

اگ :
دنيوی اگ كی خصوصيات 7;سموم كی اگ 7
ايات الہي:
ايات الہی كے موارد 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی خالقيت 1;اللہ تعالی كے ارادے كے مجاری 4

انسان :
خلقت انسان كى تاريخ 3
جن :
جن ، اگ سے 7،6،1;جن ،كا مادى ہونا 5; جن ، كا مخفى پن 2;خلقت جن، كى تاريخ 3 ; خلقت جن 6 ;جن، كى جنس 5;
خلقت جن، كا عنصر 7،1
روايت :7
طبيعى عوامل :
طبيعى عوامل كا كردار 4
موجودات :
پنہاں موجودات 2

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَراً مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (٢٨)
اور اس وقت كو ياد كرو كہ جب تمھارے پروردگار نے ملائكہ سے كہا تھا كہ ميں سياسى مائل نرم كھنكھنانى ہوئي مٹى سے ايك بشر پيدا كرنے والا ہوں _

1_خدا وند متعال نے تخليق، انسان كے بارے ميں اپنے ارادے سے ملائكہ كو اگاہ كيا _
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرً
2_پيغمبر (ص) ،خلقت انسان كے قصے كى ياد دہانى كرانے

222
كے پابند تھے_
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرً
"اذ" مقدر "اذكر " كے لئے مفعول بہ ہے اور "ربك" كے كاف كے قرينے سے فعل كے مخاطب ،پيغمبر (ص) ہيں _
3_سڑے ہوئے ،خشك اور متغير كيچڑ سے انسان كى خلقت كا قصہ ياد كرنے اور ياد دہانى كرانے كے قابل ہے_
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من صلصل من حما: مسنون
4_خدا وند متعال كى ربوبيت كا تقاضا ہے كہ خلقت انسان كاقصہ، پيغمبر (ص) كے لئے بيان كرے _
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من صلصل من حما: مسنون
5_فرشتے، انسان كى خلقت سے پہلے موجود تھے_
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرً
6_خدا وند متعال نے انسان كوسڑے ہوئے،خشك ، سياہ اور بدبو دار كيچڑ سے پيدا كيا ہے_
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من صلصل من حما: مسنون
"صلصال "لغت ميں خشك شئي سے پيدا ہونے والى اواز كو كہتے ہيں _اور"حمائ"كا معنى سياہ ،بدبودار كيچڑ ہے جبكہ "مسنون "كامعنى سڑى ہوئي و متغيرشئي ہے_
7_خدا وند متعال، عالم طبيعت ميں اپنے ارادے كو طبيعى عوامل ہى كے ذريعے عملى صورت ميں لاتا ہے_
انى خلق بشرًا من صلصل من حما: مسنون

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) كى ذمہ دارى 2
الله تعالى :
الله تعالى كا ملائكہ سے تكلم 1;الله تعالى كى خالقيت 6 ; الله تعالى كى ربوبيت كے اثرات 4;الله تعالى كى مشيت كے مجارى 7
انسان :
خشك كيچڑ سے انسان 6;خلقت انسان 4،1; خلقت انسان كى تاريخ 5;خلقت انسان كا عنصر 6

ذکر :
انحضرت (ص) کے سامنے خلقت انسان کا ذکر 4 ; خلقت انسان کا ذکر 3
طبیعی عوامل :
طبیعی عوامل کا کردار 7
ملائکہ :
خلقت ملائکہ کی تاریخ 5
یاد دہانی :
خلقت انسان کی یاددہانی 2،3

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُواْ لَهُ سَاجِدِينَ (٢٩)
پھر جب مکمل کرلوں اور اس میں اپنی روح حیات پھونك دوں تو سب کے سب سجدہ میں گر پڑنا_

1_خداوند متعال نے انسان کے لئے متناسب اور جیسے اعضاء کے وہ قابل تھا ویسے ہی اعضاء خلق کیئے ہیں _
انی خلق بشرًا ...فاذا سوّیتہ
"تسویہ "کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بنانا کہ اُس کا ہر جُز اپنی مناسب جگہ پر قائم ہو جائے_
2_خدا وند متعال نے انسان کے بدن کوکھنکھناتی مٹی سے خلق کرنے کے بعد اُس میں روح پھونك کر اُسے زندگی عطا کي_
فاذا سوّیتہ ونفخت فیہ من روحي
3_انسان کی ابتدائي خلقت تدریجاً انجام پائي ہے_
انی خلق بشرًا من صلصل من حما: مسنون_فاذا سوّیتہ ونفخت فیہ من روحي
4_انسانوں میں روح اور حیات خداوند متعال کے خصوصی حکم سے خلق ہوئي ہے_
ونفخت فیہ من روحي
یہ کہ خدا نے انسان کوحیات عطا کی ہے اور اس کی نسبت اپنی طرف دی ہے ،اس سے مذکورہ نکتہ حاصل ہوتاہے_
5_انسان کے بدن کی خلقت، اُس کے روح پر مقدم ہے_
انی خلق بشرًا من صلصل من حما: مسنون_فاذا سوّیتہ ونفخت فیہ من روحي
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ "نفخت"کا تسویہ بدن کے بعد ذکر کرنا ممکن ہے روح پر بدن کی خلقت کے تقدم کی طرف اشارہ ہو_
6_سڑی ہوئي ،سیاہ اور کھنکھناتی مٹی کے ساتھ روح الھی کے ملنے سے اولین انسان کی پیدائشے کا اغاز ہوا_
انی خلق بشرًا من صلصل من حما:

مسنون_فاذا سوّیتہ ونفخت فیہ من روحي
7_انسان جسم اور روح سے مرکب مخلوق ہے_

انی خلق بشرًا من صلصل ... فاذا سوّيتہ ونفخت فيہ من روحي
8_انسان ايك خاص مقام و منزلت اور شرافت كا حامل ہے_
فاذا سوّيتہ ونفخت فيہ من روحي
"روح " كا "يائے متكلم "كى طرف مضاف ہونا شرافت و كرامت كے لئے ہے_
9_ انسان كى شرافت اور كرامت اُس كى الہى روح كى وجہ سے ہے_
انی خلق بشرًا من صلصل ... فاذا ...نفخت فيہ من روحي
خداوند متعال نے انسان كے جسمانى مواد كى توصيف بدبو كيچڑ سے كى ہے اورالقاء روح ميں روح كى نسبت اپنى طرف دى ہے اور ايسى نسبت مذكورہ بالا نكتے كى حكايت كرتى ہے_
10_روح ايك لطيف چيز ہے_
نفخت فيہ من روحي
كلمہ "نفخ" سے انسان كے جسم ميں القائے روح كى تعبير كہ جو اجسام كے اندر ہوا داخل كرنے كے معنى ميں ہے ،ہو سكتا ہے مذكورہ نكتے كى طرف اشارہ ہو_
11_خدا وند متعال كا ادم (ع) كى پيدائشے كے بعد فرشتوں كو اُن كے سامنے سجدہ كرنے كا حكم دينا _
واذ قال ربّك للملئكة ...فاذا سوّيتہ ونفخت فيہ من روحى فقعوا لہ سجدين
12_انسان كے اندر روح الہى كے پھونكے جانے سے وہ مسجود ملائكہ بننے كى قابليت پيد ا كر ليتا ہے_
ونفخت فيہ من روحى فقعوا لہ سجدين
انسان كى خلقت كے كامل ہونے يا اُس ميں روح پھونكى جانے كے بعد خدا وند كا ادم (ع) كے سامنے ملائكہ كو سجدہ كرنے كا حكم دينا ہوسكتا ہے مذكورہ نكتے كى طرف اشارہ ہو_
13_انسان ،فرشتوں سے بر تر مقام و منزلت ركھتا ہے_
اذ قال ربّك للملئكة ... فقعوا لہ سجدين
14_اذن الہى سے غير خدا كے سامنے سجدہ اور خضوع كرنے كا جائز ہونا _
فقعوا لہ سجدين
15_سجدہ احترام و تعظيم كا مظہر ہے_
فقعوا لہ سجدين
اس كے باوجود كہ انسان كا احترام كسى اور صورت ميں بھى ممكن تھاليكن خدا وندمتعال نے انسان كے احترام كے لئے اور تمام موجودات كے درميان اُس كے مقام و منزلت كو بيان كرنےكى خاطر فرشتوں كو حكم ديا كہ وہ اس كے سامنے سجدے ميں گر جائيں_يہ اس نكتے كى طرف اشارہ ہے كہ سجدہ تعظيم كا رمز ومظہر ہے_

16_"عن محمد بن مسلم قال:سا لت ا باجعفر(ع) عن قول الله عزّوجلّ:"ونفخت فيہ من روحي"كيف هذا النفخ؟فقال:ان الروح متحرك كالريح وانما سمّى روحاً لا نہ اشتق اسمہ من الريح ... لا ن الروح مجانس للريح وانما اضافہ الى نفسہ لا نہ اصطفاہ على سائر الا رواح كما اصطفى بيتاً من البيوت_فقال:بيتي ...وكل ذلك مخلوق مصنوع محدث مربوب مدبر; (1)محمد بن مسلم كہتے ہيں كہ ميں نے امام محمد باقر(ع) سے خدا وند عزوجل كے كلام " ونفخت فيہ من روحى "كے بارے ميں پوچھا كہ يہ نفخ (پھونكنا) كيسے ہے؟اپ(ع) نے فرمايا:روح ،ہوا كى طرح متحرك ہے اور اسے روح كہنا صحيح ہے چونكہ اُس كا نام ريح (ہوا) سے مشتق ہے _كيونكہ روح اور ريح (ہوا) ہم جنس ہيں _اور اس روح كو خدائے ساتھ نسبت دينے كى علت يہ ہے كہ اس روح كو تمام ارواح ميں سے بر گزيدہ(منتخب) كيا گيا ہے جيسا كہ اُس نے گھروں ميں سے ايك گھر كو منتخب كيا ہے اور فرمايا ہے :"بيتى "(ميرا گھر)__اور يہ سب چيزيں اسكى مخلوق ،اس كى بنائي ہوئي اور اس كى ايجاد كى ہوئي ہيں وہى ان كى تربيت كرتا ہے اور وہى ان كى تدبير فرماتاہے_
17_"عن ا بى عبداللہ (ع) فى قولہ عزّوجلّ: "فاذا سوّيتہ ونفخت فيہ من روحي" قال:ان الله عزّوجلّ خلق خلقاً وخلق روحاً ثم ا مر ملكاً فنفخ فيہ ...; (2) حضرت امام صادق عليہ السلام سے خداوندعزوجل كے كلام :""فاذا سوّيتہ ونفخت فيہ من روحي" كے بارے ميں منقول ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا:بتحقيق خدا وند عزوجل نے ايك بدن اور ايك روح كو خلق فرمايا اور پھر ايك فرشتے كو حكم ديا كہ وہ اس ميں روح پھونك دے ..."

18_"سماعة عنہ(الصادق(ع" ...وسا لتہ عن الروح قال:ھی من قدرتہ من الملکوت; (3) سماعہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق (ع) سے روح کے بارے میں سوال کیا تو اپ (ع) نے فرمایا :روح ،خدا کی قدرت سے ملکوت سے لی گئي ہے_
19_"جعفر بن محمد عن ا بیہ:ان روح ادم لمّاا مرت ا ن تدخل فیہ فکرھتہ فا مرھا ا ن تدخل کرھاً ...(4)حضرت امام باقر (ع) سے
....

1)توحید صدوق ،ص 171،ح3;نور الثقلین ،ج3 ،ص11، ح36_
2)_توحید صدوق ،ص 172،ح6،ب27;نور الثقلین ،ج3، ص11، ح5 3،39_
3)_تفسیر عیاشی ،ج2،ص241،ح11;نور الثقلین ،ج3 ،ص12 ،ح40_
4)_قرب الاسناد ،ص79،ح 257;نور الثقلین ،ج3،ص 12، ح37_

منقول ہے :ادم (ع) کی روح کو جب اُس کے بدن میں داخل ہونے کے لیئے کہاگیا تو اُسے اچھا نہیں لگا _ پس خدا نے اُسے امر کیا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی داخل ہو جا _

فَسَجَدَ الْمَلآئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (٣٠)
تو تمام ملائکہ نے اجتماعی طور پر سجدہ کر لیاتھا_
1_خدا کی جانب سے فرشتوں کوحضرت ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کا فرمان جاری ہونے کے بعد سب بلا استثناء اُنکے سامنے سجدے میں گر پڑے_

فقعوا لہ سجدین_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون
2_ تمام ملائكہ حضرت ادم (ع) كے سامنے سجدہ كرنے كے فرمان الہى كو بغير كسى چوں وچرا كے بجالائے_
فقعوا لہ سجدين_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون
3_انسان فرشتوں سے برتر مقام و منزلت ركھتا ہے_
فقعوا لہ سجدين_فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون
4_"عن الصادق(ع) ...قال: ...فا وّل من بادر بالسجود جبرائيل وميكائيل ثمّ عزرائيل ثمّ اسرافيل ثمّ الملائكة المقربون وكان السجود لا دم يوم
الجمعة عندالزوال فبقيت الملائكة فى سجودها الى العصر ...;(1)حضرت امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے كہ اپ (ع) نے فرمايا: سب سے پہلے جنہوں نے سجدہ كرنے ميں سبقت لى ہے وہ جبرائيل (ع) اورميكائيل (ع) تھے ;پھر عزرائيل (ع) اور اُن كے بعد اسرافيل (ع) تھے اور پھر دوسرے مقرب فرشتوں نے سجدہ كيا _ادم (ع) كے سامنے سجدہ جمعہ كے دن ظہر كے وقت كيا گيا تھا پس ملائكہ عصر تك سجدہ كى حالت ميں رہے تھے_

ادم (ع) :
ادم (ع) كے سامنے سب سے پہلے سجدہ كرنے والے4;ادم (ع) كے سامنے ملائكہ كا سجدہ 1،2;ادم (ع) كے سامنے ملائكہ كے سجدہ كا وقت 4;ادم (ع) كے سامنے ملائكہ كے سجدہ كى مدت4
....

1)تفسير برہان ،ج2،ص331،ح1_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے اوامر1، 2
انسان :
انسان كى ملائكہ پر برترى 4;انسان كے مقامات 3
روايت :4
ملائكہ :
ملائكہ كاشرعى فريضہ1;ملائكہ كى فرمانبردارى 1،2

إِلاَّ إِبْلِيسَ أَبَى أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ (٣١)
علاوہ ابليس كے كہ وہ سجدہ گذاروں كے ساتھ نہ ہو سكا_

1_ابليس نے ادم (ع) كے سامنے سجدہ كرنے كے بارے ميں فرمان خدا كى اطاعت نہيں كى اور دوسرے سجدہ گذاروں كى صف ميں(داخل) ہونے سے انكار كر ديا _
الّا ابليس ا بى ا ن يكون مع السجدين
2_ابليس انسان كى خلقت كے وقت فرشتوں كے درميان موجود تھا اور اُس كا شمار اُن ميں سے ہوتا تھا_
واذ قال ربّك للملئكة انى خلق بشرًا من ...فاذا سوّيتہ ... فقعوا لہ سجدين_فسجد الملئكة كلّهم ...الّا ابليس
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب استثنا ء ،متصل ہو _اور ابليس كا فرشتوں سے استثناء ہونا اس كے فرشتہ ہونے كى وجہ سے نہيں تھا_ بلكہ من باب تغليب وہ اُنہى ميں شمار ہو تا تھا_
3_ابليس كو بھى (دوسرے) فرشتوں كى مانند ادم (ع) كے سامنے سجدہ كرنے پر مامور كيا گيا تھا_
فسجد الملئكة كلّهم ا جمعون_الّا ابليس ا بى ا ن يكون مع السجدين
4_ابليس ، اختيارا ورارادے كى مالك مخلوق ہے_
فسجد الملئكة كلّهم ...الّا ابليس ا بى

5_ابلیس ،فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا_
فسجد الملئکة کلّهم ا جمعون_الّا ابلیس ا بی
فرشتوں کے سجدے کے لئے "کلهم" اور "اجمعون"جیسے تاکیدی کلمات لانا دلالت کرتا ہے کہ تمام فرشتوں نے بلا استثنا ء ادم (ع) کے سامنے سجدہ کیا تھا اور یہ اس بات پر قرینہ ہے کہ ایت میں استثناء ،منقطع ہے (نہ متصل)اور ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا_

229

ابلیس :
ابلیس اور ادم (ع) کے سامنے سجدہ 1،3;ابلیس انسان کی خلقت کے وقت 2; ابلیس کا اختیار 4;ابلیس کا ارادہ 4;ابلیس کا مکلف ہونا 3;ابلیس کی جنس
5;ابلیس کی نافرمانی 1;ابلیس ملائکہ میں سے 2
عصیان :
خدا کی نافرمانی 1
عصیان کرنے والے لوگ:1

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلاَّ تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ (٣٢)
اللہ نے کہا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوگیاہے کہ تو سجدہ گذاروں میں شامل نہ ہوسکا_

1_خداوند متعال نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں ابلیس کی نافرمانی پر اُس کی سر زنش کی _
قال ی ابلیس ما لك ا لّا تكون مع السجدین
2_خداوند متعال نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں ابلیس کی نافرمانی کے بعد اُس کی نافرمانی کے محرکات جانتے ہوئے اُس سے پوچھ گچھ کی _
قال ی ابلیس ما لك ا لّا تكون مع السجدین
3_ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے سلسلے میں نافرمانی کے بعد خداوند متعال کا ابلیس سے بغیر کسی واسطے کے گفتگو کرنا _
قال ی ابلیس ما لك ا لّا تكون مع السجدین
4_عصیان ،نافرمانی اور قانون شکنی کے علل واسباب جاننا ایك اچھا کام ہے _
قال ی ابلیس ما لك ا لّا تكون مع السجدین
خداوندمتعال کا ابلیس سے اُس کی نافر مانی کے محرکات واسباب کے بارے میں پوچھ گچھ کرناجبکہ اس کے بغیر بھی اسے سزا دی جاسکتی تھی ،مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہے_

ادم (ع) :
ادم کے سامنے سجدہ نہ کرنا 1
ابلیس :

230
ابلیس سے پوچھ گچھ 2;ابلیس کا سجدہ نہ کرنا 3; ابلیس کے عصیان کا محرك 2;ابلیس کی خدا سے گفتگو3;ابلیس کی سرزنش 1; ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا محرك 2;ابلیس کا عصیان 1،3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جانب سے سر زنشیں 1
عصیان :

خدا سے عصیان 1،3;عصیان کے محرك کے
بارے میں سوال 4
عمل :
پسندیدہ عمل 4
قانون :
قانون کی رعایت کرنے کی اہمیت 4
قانون شکنی :
قانون شکنی کے بارے میں پوچھ گچھ 4

قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (٣٣)
اس نے کہا کہ میں ایسے بشر کو سجدہ نہیں کرسکتا جسے تو نے سیاسی مائل خشك مٹی سے پیدا کیاہے _

1_ ابلیس نے اپنی نافرمانی کے بارے میں خدا کی جانب سے پوچھ گچھ کے جواب میں کہا:میں ہر گز ایسے انسان کے سامنے سجدہ نہیں کروں گا جو سڑے ہوئے کیچڑ کی بدبو دار مٹی سے خلق ہوا ہے_
قال لم ا کن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
2_ ابلیس ،انسان کی خلقت کے اابتدائي مواد سے مکمل طور پر اگاہ تھا _
قال لم ا کن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
3_ابلیس نے ادم (ع) کے سامنے سجدہ کے بارے میں فرمان خدا کی نافرمانی میں فقط اُس کے جسمانی مادے کو معیار قرار دیااور اُس میں موجود الہی روح کو نظر انداز کر دیا _

قال لم ا کن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
4_ابلیس ،خلقت انسان کے اصلی مواد کی وجہ اُسے اپنی جیسی مخلوق کا مسجود بنانے کے قابل نہیں جانتا تھا_
قال لم ا کن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
''لا أسجد ''یا''لست أسجد ''کے بجائے ''لم أکن لأسجد '' کی تعبیر ہو سکتا ہے اس نکتے کو بیان کر رہی ہو کہ شیطان ،اپنے اپ کو ادم (ع) سے بر تر جانتا تھا_
5_ابلیس ،ادم (ع) کی تحقیر کرنے کے علاوہ اپنے اپ کومقام ومنزلت میں اُن سے بر تر جانتا تھا _
قال لم ا کن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
6_نسلی برتری کے احساس سے پیدا ہونے والا تکبر ،ادم (ع) کے سامنے ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا بڑا سبب تھا_
قال لم ا کن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
7_خدا وند متعال نے انسان کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیاہے_
لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون
8_خداوند متعا ل، عالم طبیعت میں اپنے ارادے اور مشیت کو طبیعی عوامل ہی کے ذریعے پورا کرتا ہے_
لبشر خلقتہ من صلصل من حما: مسنون

ادم (ع) :
ادم (ع) کی تحقیر 5;ادم (ع) کے سامنے سجدہ نہ کرنا 1،3
ابلیس :
ابلیس اورادم (ع) 5;ابلیس کا تکبر 1،4،5;ابلیس کا علم 2;ابلیس کا نسلی تعصب 6;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا محرك 1،3،4;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے عوامل 6;ابلیس کے عصیان کا محرك1،3; ابلیس کے عصیان کے عوامل 6;ابلیس کی فکر 4،5
اللہ تعالی :

الله تعالی کی خالقیت 7;الله تعالی کی مشیت کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات 8
انسان :
خلقت انسان کا عنصر 2،4،7;سڑے ہوئے کیچڑ سے انسان 7
تکبر :
تکبر کے اثرات 6
طبیعی عوامل :
طبیعی عوامل کا کردار 8

الَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ (٣٤)
ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا کہ تو مردود ہے _
1_ادم (ع) کے سامنے سجدہ کے حکم کی نافرمانی کے بعد خداوند متعال کا ابلیس کو اسمان سے نکل جانے کا فرمان _
قال فاخرج منہ
مندرجہ بالا مطلب دو احتمالات پر مبنی ہے : ا_"منها " کی ضمیر کا مرجع "سموات "ہے اگر چہ وہ کلام میں ذکر نہیں ہوا _ 2_ابلیس کے ملائکہ کے زمرے میں شمار ہونے کے قرینے سے چونکہ ملائکہ کامقام اور ٹھکانہ اسمان ہے_
2_خداوند متعال نے ابلیس کی جانب سے فرمان خد ا کی نافرمانی کے بعد اُسے فرشتوں کی صف سے نکال دیا_
قال فاخرج منہ
یہ مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب" منها " کی ضمیر کا مرجع "زمرة الملائكة" ہوجیسا کہ بعض مفسرین نے احتمال پیش کیا ہے_
3_ابلیس ،فرمان خد ا کی نافرمانی کرنے کے بعد مقربین کے مقام سے گر گیا اور اُسے وہاں سے نکال دیا گیا _
قال فاخرج منہ
"فانك رجيم " کے قرینے سے "فاخرج منها" سے مرادہوسکتا ہے قرب الہی کی منزلت ہو_
4_ابلیس کا تکبر اور ادم (ع) کے سامنے سجدے کے بارے میں فرمان الہی کی نافرمانی ،بار گاہ الہی سے اُس کے تنزل اور سقوط کا سبب بني_
فقعوا لہ سجدين_ الّا ابليس ا بى ...قال لم ا كن لا سجد لبشر ...قال فاخرج منہ
5_ابلیس ،مردود اور بارگاہ الہی سے دھتکارا ہوا ہے_
فانك رجيم
6_فرمان خدا وند کی نافرمانی کرنا، بارگاہ الہی سے نکالے جانے اور تنزل کا سبب بنتا ہے_
قال فاخرج منها فانك رجيم
7_"على بن محمدالعسكري(ع): معنى الرجيم انہ مرجوم باللعن ...لايذكره

مو من الّا لعنہ وان فی علم الله السابق انہ اذا خرج القائم(ع) لايبقى مو من فى زمانہ الّا رجمہ بالحجارة كا كان قبل ذلك مرجوماً باللعن; (1) امام علی نقی (ع) فرماتے ہیں :"رجیم "کا مطلب یہ ہے ابلیس لعنت کا نشانہ بنتا ہے ...کوئي مؤمن اُسے یاد نہیں

کرتا سوائے اس کے کہ اُس پر لعنت کرتا ہے _ خدا کے علم ازلی میں تھا کہ جب حضرت قائم (ع) ظہور فرمائیں گے تو کوئي بھی ایسا مؤمن نہیں ہوگا کہ جو ابلیس کو پتھر سے سنگسار نہیں کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے لعنت کا مستحق قرار پایا ہے_

ابلیس :

ابلیس پر لعنت 7;ابلیس کااخراج 1،2;ابلیس کا تنزل 1،3;ابلیس کودھتکارنا5;ابلیس کے تکبر کے ا ثرات 4;ابلیس کے تنزل کے عوامل 4; ابلیس کے رجم سے مراد 7;ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کے اثرا ت1،2،4;ابلیس کے عصیان کے اثرات 1،2، 3،4

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کے اوامر 1،2

انحطاط :

انحطاط کے اسباب 6

روایت :7

عصیان :

خدا سے عصیان کے اثرات 6

خدا کے مردود لوگ:5

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ (٣٥)

اور تجھ پر قیامت کے دن تك لعنت ہے _

1_ابلیس ،ادم (ع) کے سامنے سجدہ کے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے خدا وند متعال کی ابدی لعنت کا مستحق قرار پایا ہے_

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

....

1)معانی الاخبار ،ص139،ح1،باب معنی الرجیم ;نور الثقلین ،ج3،ص13،ح43_

2_بار گاہ الہی سے دور کیاجانا اورابدی لعنت و نفرین میں گرفتار ہونا،ابلیس کی دنیاوی سزا ہے _

فانك رجيم_وان عليك اللعنة الى يوم الدين

3_ ابلیس کی اصلی سزا، اُسے قیامت کے دن دی جائےگي_

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

جملہ "الى يوم الدين "کا معنی ابلیس کی لعنت کی حقیقی انتہا وغایت کا تعین کرنا نہیں بلکہ اس قرینے کے ساتھ کہ یقینا ابلیس کا عذاب لعنت پر ہی ختم نہیں ہو گا ،اس کا مطلب یہ ہے وہ قیامت تك لعنت کا مستحق ہے اور قیامت کے اتے ہی وہ ایك ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہو گا کہ جس کے سامنے لعنت کی کوئي حیثیت نہیں _

4_ابلیس ،خداوند متعال کا غضب شدہ اور اُس کی توفیق وفیض سے محروم ہے _

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

لغت میں "لعن" کا معنی کسی شخص کا غضب کے ساتھ دور کیا جانا ہے اور لعن خدا وند سے مراد اُخروی عذاب اور دنیاوی توفیق و فیض کا ختم ہو جانا ہے_ (مفردات راغب)

5_قیامت ،سزا و جزا کا دن ہے اور "یوم الدین " اُس کے ناموں میں سے ایك نام ہے_

یوم الدین

6_ہر قسم کی لعنت کی بازگشت، ابلیس کی طرف ہو تی ہے_*

وان عليك اللعنة الى يوم الدين

مندرجہ بالا مطلب اس بات پرمبنی ہے كہ جب "اللعنة "كا "ال" جنس كے لئے ہو_
7_"يزيد بن سلام ...سا ل رسول الله (ص) ... قال:فالخميس ،قال:ہو يوم خامس من الدنيا وھويوم ...لعن فيہ ابليس ... ; (1) يزيد بن سلام نے رسول خدا (ص) سے پوچھا: پنجشنبہ سے كيا مراد ہے ؟اپ(ص) نے فرمايا:"پنجشنبہ ، دنيا كا پانچواں دن ہے اور يہ وہ دن كہ جس ميں ابليس پر لعنت كى گئي ہے__"

ادم (ع) :
ادم (ع) كے سامنے سجدہ نہ كرنے كے اثرات 1
ابليس:
ابليس كى مغضوبيت 4;ابليس پر لعنت كا دن 7; ابليس كا دور كيا جانا 2;ابليس كى اُخروى سزا 3; ابليس كى دنيوى سزا 2;ابليس پر لعنت 1،2 ، 6 ; ابليس كى محروميت 4;ابليس كے سجدہ نہ كرنے كے اثرا ت 1;ابليس كے عصيان كے اثرات1
الہى توفيقات :
الہى توفيقات سے محروم لوگ 4
....

1)علل الشرايع ،ج2،ص471 ،ح33 ،ب 219 ;نور الثقلين ،ج3،ص13،ح44_

الله تعالى :
الله تعالى كے لطف سے محروم لوگ 4
خدا كے مغضوب لوگ :4
روايت :7
قيامت :
قيامت كى خصوصيات 5;قيامت كے دن جزا 5; قيامت كے دن سزا 5; قيامت كے نام 5
لعن :
لعن كے مستحق لوگ 1،6
يوم الدين :5

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ (٣٦)
اس نے كہا كہ پروردگار مجھے روز حشر تك كى مہلت ديدے _

1_ابليس نے بار گاہ الہى سے نكالے جانے كے بعد خداوند متعال سے قيامت تك اپنى عمر، طولانى كرنے كى درخواست كى _
قال ربّ فا نظرنى الى يوم يبعثون
2_ابليس نے ادم (ع) كے سامنے سجدے كے حكم كى نافرمانى كرنے اور بار گاہ الہى سے نكالے جانے كے بعد خداوند متعال سے درخواست كى كہ اُسے قيامت تك عذاب و سزا سے دوچار نہ كيا جائے_
قال ربّ فا نظرنى الى يوم يبعثون
جملہ "فا نظرني" ميں "انظار "كا متعلق ذكر نہيں ہوا _چونكہ ابليس نے ادم (ع) كے سامنے سجدے كے فرمان كى نافرمانى كى تھى اور سزا كى انتظار ميں تھا اس لئے ممكن ہے كہ انظار و مہلت سے قيامت تك اسكى سزا ميں تاخير مرادہو_
3_ابليس ،موت و حيات كے دست خدا ميں ہونے پر يقين ركھتا ہے_
قال ربّ فا نظرنى الى يوم يبعثون
4_ابليس ،ربوبيت خدا وند كا معتقد تھا اور اپنے اپ كو اُسى كى ربوبيت كے تحت جانتا تھا_

236

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

5_ابلیس ، قیامت کے دن کا معترف تھا اور اُس دن انسانوں کے اُٹھائے جانے کا اعتقاد رکھتا تھا_

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

6_قیامت ،انسانوں کے اُٹھائے جانے کادن ہے_

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

7_دعا میں ربوبیت خدا وند کا ذکر کرنا ایك مطلوب اور پسندیدہ امر ہے_

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون

ابلیس:

ابلیس کا ایمان 3;ابلیس کا اقرار 5;ابلیس کا دنیوی عذاب 2;ابلیس کا عقیدہ 4; ابلیس کا مہلت مانگنا 1 ، 2 ;ابلیس کودور کیا جانا1;ابلیس کی دعا 1، 2 ; ابلیس کی طولانی عمر 1

اقرار:

حشر کا اقرار 5;قیامت کا اقرار 5

انسان:

انسانوں کا اُخروی حشر 6

حیات :

حیات کا سر چشمہ 3

دعا:

دعا میں ربوبیت خدا 7;دعا کے اداب 7

عقیدہ :

ربوبیت خدا کا عقیدہ 4;

عمل :

پسندیدہ عمل 7

قیامت :

قیامت کے دن حشر6

موت :

موت کا سر چشمہ 3

237

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ (۳۷)

جواب ملا کہ تجھع مہلت دیدی گئي ہے _

1_روز قیامت تك اپنی حیات کے جاری رہنے کے بارے میں ابلیس کی درخواست، خداوندمتعال کی جانب سے قبول کر لی گئي_

قال فانك من المنظرین

2_ابلیس کے علاوہ دوسری مخلوقات کا بھی قیامت تك طولانی حیات کا حامل ہونا _

فانك من المنظرین

یہ کہ خدا وند متعال، ابلیس کی درخواست کے جواب میں فرماتا ہے کہ"تو مہلت پانے والوں میں سے ہے"اس سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_

3_خداوند متعال کے ساتھ ابلیس کابغیر کسی واسطے کے براہ راست گفتگو کرنا_

قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون_قال فانك من المنظرین
4_کسی بھی شخص کو حتی بارگاہ الہی سے نکالے گئے اشخاص اور لعنت شدہ لوگوں کو بھی رحمت خدا وند متعال سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اُنہیں اُس سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہیں_
وان علیك اللعنة الی یوم الدین _قال ربّ فا نظرنی الی یوم یبعثون_قال فانك من المنظرین
5_بار گاہ الہی کے مردود اور لعنت شدہ لوگوں کی دعا کے قبول ہونے کا ممکن ہونا _
فاخرج منها ...وان علیك اللعنة ...قال ربّ فا نظرني ...قال فانك من المنظرین
6_"ومن خطبة لہ (ع) سبحانہ:اسجدوا لا دم فسجدوا الّا ابلیس ...فا عطاه الله النظرة استحقاقاً للسخطة واستتماماً للبلیة و انجازاً للعدة فقال:"انك من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم" ...;(1) حضرت

امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپ (ع) نے ایك خطبے کے دوران فرمایا:خداوند سبحان نے فرمایا:ادم (ع) کے سامنے سجدہ کرو پس ابلیس کے سوا سب ملائکہ نے سجد ہ کیا ..پس خدا نے اُسے مہلت دی تاکہ وہ عذاب کا زیادہ سے زیادہ مستحق ہو جائے اور اُس کی ازمائشے کامل ہو جائے او ر خدا اپنے وعدے کو پورا کرے _لہذاخدا وند متعال نے فرمایا: "انك من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم"_
7_"قال ا بوعبدالله (ع): ان علی بن الحسین (ع) ... قال: ...یامن استجاب لا بغض خلقہ الیہ اذ قال ا نظرنی الی یوم یبعثون، استجب لي ...;(2)امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ امام علی بن حسین (ع) نے فرمایا:اے وہ کہ جس نے اپنی مبغوض ترین مخلوق کی درخواست کو قبول کیا کہ جب اُس نے کہا: "ا نظرنی الی یوم یبعثون"میری درخواست کو بھی قبول فرما_

....

1)نہج البلاغہ ،خطبہ 1;نور الثقلین ،ج3،ص13،ح41_
2)تفسیر عیاشی ،ج2،ص241،ح 12;نور الثقلین ،ج3، ص14 ، ح48 _

إِلَى يَومِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (٣٨)
ايك معلوم اور معين وقت كے لئے _

1_ابليس كى جانب سے روزحشر تك زندگى كى مہلت كى درخواست فقط ايك معين اور مشخص دن تك قبول كى گئي ہے_
فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم
2_قيامت كا دن اور اُس كے برپا ہونے كا دقيق وقت خداوند متعال كے نزديك مشخص و معين ہے_
فا نظرنى الى يوم يبعثون_قال فانك من المنظرين_الى يوم الوقت المعلوم
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب " الى يوم الوقت المعلوم "سے مراد روز حشر اور قيامت ہو اور اس دن كو "وقت معلوم " كے نام سے اس لئے ياد كيا جاتا ہے كہ فقط خدا وند متعال ہى اس كے دقيق وقت كو جانتا ہے_
3_ابليس كى زندگى محدود ہے اور دنيا كى عمر ختم ہو نے سے پہلے اُس كى عمر ختم ہو جائے گي_
قال فانك من المنظرين_الى يوم الوقت المعلوم
ابليس نے خدا وند متعال سے اپنى زندگى كے طولانى ہونے كى درخواست كى تا كہ وہ قيامت تك باقى رہے _خدا نے اُس كى يہ درخواست قبول كر لى ليكن جملہ "الى يوم الوقت المعلوم" لا كر اُس كى عمر كے قيامت تك طولانى ہونے كو رد كر ديا _بنا بريں ابليس كى زندگى قيامت سے پہلے ختم ہو جائے گي_
4_"يحيى بن ا بى العلائ ...ان رجلاً دخل على ا بى عبدالله (ع) فقال: ا خبرنى عن قول الله عزّوجلّ لا بليس " فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" قال: ...ويوم الوقت المعلوم يوم ينفخ فى الصور نفخة واحدة فيموت ابليس ما بين النفخة الا ولى والثانية;
(1) يحيى بن ابى العلاء نے روايت كى ہے كہ ايك شخص اما م صادق (ع) كى خدمت ميں ايا اور عرض كى :مجھے خداوند

عزوجل كے اس قول كے بارے ميں بتايئے كہ جس ميں خدا نے ابليس سے فرمايا: "فانك من المنظرين_الى يوم الوقت المعلوم"_امام عليہ السلام نے فرمايا:"روز وقت معلوم سے وہ دن مراد ہے كہ (جس ميں ابھى فقط) ايك بار صور پھونكا گيا ہے پس ابليس پہلے اور دوسرے صور پھونكے جانے كے درميان مرے گا___"
5_"عن ا بى عبدالله (ع) فى قول الله تبارك وتعالى "فا نظرنى الى يوم يبعثون_قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم"قال: يوم الوقت المعلوم يذبحہ رسول الله (ص) على الصخرة التى فى بيت المقدس;(2)امام صادق عليہ السلام سے خداوند تبارك وتعالى كے فرمان: "فا نظرنى الى يوم يبعثون_قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم" كے بارے ميں منقول ہے كہ اپ (ع) نے فرمايا:وقت معين كا دن ،وہ دن ہے كہ جس ميں رسول خدا (ص) ابليس كو بيت المقدس ميں موجود ايك چٹان پر ذبح كريں گے_
6_"عن الحسن بن عطية قال: سمعت ا با عبدالله (ع) يقول: ان ابليس عبدالله فى السّماء الرابعة فى ركعتين ستة ا لاف سنة وكان من انظار الله ايّاه الى يوم الوقت المعلوم بماسبق من تلك العبادة; (3) حسن بن عطيہ كا كہنا ہے ميں نے امام صادق (ع) سے سنا ہے كہ اپ (ع) نے فرمايا:بتحقيق ابليس نے اسمان چہارم ميں دو ركعت (نماز)كے ذريعے خدا كى چھ ہزار سال تك عبادت كى ہے اور اسى عبادت كى وجہ سے خدا نے اُسے وقت معين كے دن تك مہلت دى ہے_

....

1)_علل الشرائع ،ج2،ص402،ح2;نور الثقلين ،ج3، ص13 ،ح45_
2)تفسير قمی ،ج2،ص245;تفسير برہان ،ج2،ص 343، ح2، 8_
3)_تفسير عياشی ،ج2،ص241،ح13;نور الثقلين ،ج3 ، ص14، ح47 _

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الأَرْضِ وَلأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ (٣٩)
اس نے كہا كہ پروردگار جس طرح تو نے مجھے گمراہ كياہے ميں ان بندوں كے لئے زمين ميں ساز و سامان آراستہ كروں گا اور سب كو اكٹھاگمراہ كروں گا_

1_ابليس ،خدا وند متعال كى جانب سے اپنے گمراہ ہونے كو تمام انسانوں كو گمراہى كى طرف لے جانے اور بُرائيوں كو اچھا بنا كر دكھانے كا سبب قرار ديتا ہے_
قال ربّ بما ا غويتنى لا زيننّ لهم فى الا رض و لا غوينّهم ا جمعين
"بما " ميں "با" بائے سببيہ ہے_
2_ابليس، خدا وند متعال كى ربوبيت كا معتقد تھا اور اپنے اپ كو اُس كى ربوبيت كے تحت جانتا تھا_
قال ربّ
3_ابليس ،اپنى گمراہى كا اعتراف كرتاتھا_
قال ربّ بما ا غويتني
4_ابليس ،خدا وند متعال كى جانب سے ادم (ع) كے سامنے سجدے كے حكم كو اپنى گمراہى كا سبب قرار ديتا تھا_
فسجد الملئكة كلّهم ...الّا ابليس ا بي ...قال فاخرج منها فانك رجيم ...قال ربّ بما ا غويتني
خدا وند متعال كے ذريعے اپنے گمراہ ہونے سے ابليس كى كيا مراد ہے؟ اس بارے ميں چند نظريات ہيں :اُن ميں سے ايك يہ كہ چونكہ خدا نے ادم (ع) كے سامنے سجدے كا حكم ديكر ابليس كا امتحان ليا تھا اور وہ اس امتحان ميں كامياب نہيں ہو سكا اور اُس كا كامياب نہ ہونا ،اُسكے مردود اور قابل لعن ہونے كا موجب بنا ہے لہذا يہى مردوديت اور لعنت ،ابليس كى نظر ميں ايك قسم كى گمراہى شمار ہوتى ہے_
5_خداوند متعال كى جانب سے ابليس كا گمراہ ہون

،فرمان الہى كے سامنے اُس كى نافرمانى كى سزا تھي_
قال ربّ بما ا غويتني
بلا شك وترديد،ادم (ع) كے سامنے سجدہ نہ كرنے كے بعد، خدا كى جانب سے ابليس گمراہ ہوا تھا _اس سے معلوم ہوتا ہے كہ اُس كى يہ گمراہى سزا كى حيثيت ركھتى ہے_
6_ابليس ،ناپسنديدہ كامونكو اچھا بنا كر اور اُنہيں زينت ديكر لوگوں كو گمراہى كى طرف لے جاتا ہے_
قال ربّ بما ا غويتنى لا زيننّ لهم فى الا رض و لا غوينّهم ا جمعين
7_زمين ،ابليس كى سر گرميوں اور اُس كے بہكانے كا ميدان و مركز ہے_
لا زيننّ لهم فى الا رض
8_انسانى ميلانات ميں سے ايك اُس كا زيبائي اور خوبصورتى كى طرف ميلان ہے_

لا زيننّ لهم
يہ كہ ابليس اعمال كو زينت ديكر لوگوں كو گمراہی كی جانب لے جاتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ انسان زيبائي اور زينت كو پسند كرتاہے اور انسانوںكی يہ پسنداور ميلان اُن كی رفتار و كردار پر اثر انداز ہوتی ہے_
9_ابليس،انسانوں كی طرف سے اچھائيوں اور بُرائيوں كی صحيح پہچان كرنے ميں نانع بنتا ہے_
لا زيننّ لهم
10_انسان ،(ہر وقت)ابليس كے بہكاوے كے خطرے سے دوچار رہتے ہيں _
لا غوينّهم ا جمعين
11_انسان ،القائات اور پروپيگنڈے سے متاثر ہونے والی مخلوق ہے_
لا غوينّهم ا جمعين

ادم (ع) :
ادم كے سامنے سجدہ نہ كرنے كے اثرات 4
ابليس :
ابليس كا اقرار 3;ابليس كا بہكانا10;ابليس كا عقيدہ 2; ابليس كا كردار 9;ابليس كی گمراہی كا پيش خيمہ 4 ; ابليس كی سزا 5;ابليس كی گمراہی 1،3;ابليس كی گمراہی كے اسباب 5;ابليس كے بہكانے كا مكان 7;ابليس كی فكر 1، 4; ابليس كے بہكانے كا طريقہ 6;ابليس كے بہكانے كے اسباب 1; ابليس كے سجدہ نہ كرنے كے اثرات 4
اقرار :
گمراہی كا اقرار 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی جانب سے گمراہی كے اثرات 1،5

انسان :
انسان كاتاثيرپذير ہونا 11;انسان كا قابل گمراہ ہونا 11; انسانوں كے ميلانات 8;انسانوں كی خصوصيات 11; انسانوں كی گمراہی كا خطرہ 10; انسانوں كی گمراہی كے عوامل 1
برائياں :
برائيوں كو زينت دينے كے اسباب 1
شناخت :
شناخت كے موانع 9
عصيان :
خدا كے سامنے عصيان كی سزا 5
عقيدہ :
ربوبيت خدا كا عقيدہ 2
عمل :
ناپسنديدہ عمل كی تزئين كے اثرات 6
گمراہي:
گمراہی كے عوامل 6
ميلانات :
زيبائي كی جانب ميلان8

إِلاَّ عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ (٤٠)
علاوہ تيرے ان بندوں كے جنھيں تو نے خالص بنا لياہے _

1_ابلیس نے اُن بندوں کو اپنی گمراہی واضلال سے مستثنی قرار دیا ہے کہ جن کو خداوند متعال نے ہر قسم کی الودگی سے پاك کیا ہوا ہے_
لا غوینّهم ا جمعین_الّا عبادك منهم المخلصین
مندرجہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "منهم" عباد کے لئے حال ہو _مخلص صیغہ مفعول ہے اور ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو ہر قسم کی الودگی سے پاك اور منزہ ہو چکا ہو_
2_ہر قسم کی الودگی سے پاك ہونا اور خدا وند متعال کی بندگی اختیار کرنا ابلیس کے بہکاوے سے بچنے کی شرط ہے_
الّا عبادك منهم المخلصین
3_تمام انسان، حتی خد اکے خالص بندے بھی ابلیس کے ذریعے بُرائیوں کی ارائشے سے بہك جانے

244

اور اُس کے فریب کے خطرے سے دوچارہیں_
لا غوینّهم ا جمعین_الّا عبادك منهم المخلصین
جملہ "لا غوینّهم ا جمعین " سے جملہ " الّا عبادك منهم المخلصین " مستثنی ہوا ہے نہ کہ جملہ "لا زیننّ لهم ... " یعنی ابلیس خدا کے خالص بندوں کو گمراہ کرنے سے عاجز ہے لیکن وہ سب کے پیچھے جاتا ہے اور سب کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے _قابل ذکر ہے کہ سورہ اعراف کی آیت 200 بھی اسی مطلب کی تائید کر تی ہے کہ جو شیطان کی جانب سے پیغمبر اسلام (ص) کو بہکانے کے بارے میں ہے (واما ینزغنّك من الشیطان نزغ فاستعذ بالله)_
4_ابلیس ،خلقت انسان کے اغاز سے ہی ادم (ع) و حوا کی نسل کے زیادہ ہونے اور اُن میں سے اکثر کے اپنے بہکاوے میں اجانے اور خدا کے خالص بندوں کے اپنے ورغلانے سے متاثر نہ ہونے سے اگا ہ تھا_
لا غوینّهم ا جمعین_الّا عبادك منهم المخلصین
5_خدا وند متعال کے خالص بندے اقلیت میں ہیں _
الّا عبادك منهم المخلصین
چونکہ قاعدے کے مطابق مستثنی ،مستثنی منہ سے کمتر ہوتا ہے ورنہ استثنا ء غلط ہو گا _اس سے مذکورہ نکتہ اخذ ہوتا ہے_

قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ (٤١)
ارشادہوا کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے _

1_عبودیت اور ہر قسم کی آلودگی سے پاك ہونا ہی خدا کاسیدھا راستہ ہے_
الّا عبادك منهم المخلصين_قال هذا صرط علی مستقيم
2_ابلیس کا لوگوں کی اکثر یت کو بہکانے پر قادر ہونا اور خداوند متعال کے خالص بندوں کو گمراہ کرنے سے عاجز ہونا ،الہی قانون اور سنت ہے_
الّا عبادك منهم المخلصين_قال هذا صرط علی مستقيم
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب "هذا " کا مشار الیہ ابلیس کی جانب سے لوگوں کی اکثریت کا بہکاوے میں انا اور خالص بندوں کا بہکاوے سے محفوظ رہنا ہواورکلمہ "علّي" ضمانت اور ذمہ داری کا معنی دیتا ہے _اور مستقیم وہ چیز ہے کہ جس میں کجی و انحراف پیدا نہیں ہوتا لہذا "هذا صرط عليّ مستقيم " کا معنی یہ ہو گا: خدا کی جانب سے ایسا امر ایك ناقابل تغییر حکم ہے جسے اصطلاح میں "سنت " کہا جاتا ہے_
3_ لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کی تمام کوشش اور قدرت ، خداوند متعال کی حاکمیت اور قدرت کے تابع ہے_
هذا صرط عليّ مستقيم
جملہ " هذا صرط عليّ مستقيم "ہو سکتا ہے ابلیس کے جواب میں کہا گیا ہو کہ جو اپنی انانیت کی وجہ سے لوگوں کو بہکانے کے عمل کو اپنے ساتھ منسوب کر رہا ہے لیکن خدا اس کے جواب میں فرماتا ہے :ایسا نہیں بلکہ اُس کی یہ قدرت، قدرت الہی کے تابع ہے_
4_"عن سلّام بن المستنير الجعفی قال: دخلت علی ا بی جعفر(ع) ...قال: قلت:ما قول الله عزّوجلّ فی كتابہ:"قال هذا صراط عليّ مستقيم" قال:صراط علی بن ا بی طالب (ع) ... ; (1) سلام بن مستنیر جعفی سے منقول ہے کہ میں امام باقر (ع) كي

....

1)تفسیر فرات ،ص225، ح1 ،مسلسل2 ،3; بحارالانوار ،ج35، ص372، ح18_

خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اما م (ع) سے پوچھا : خداوند عزوجل نے اپنی کتاب میں یہ جو فرمایا ہے کہ"قال هذا صراط علی مستقيم"،اس سے کیا مراد ہے؟اپ (ع) نے فرمایا:یہ ،علی ابن ابی طالب (ع) کا راستہ ہے ..."

انسان کا بہکاوے میں اجانا 2
روایت :4
صراط مستقیم :1
صراط مستقیم سے مراد 4
عبودیت :
عبودیت کی اہمیت 1
مخلصین:
مخلصین کا بہکاوے میں نہ انا 2

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلاَّ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ (٤٢)
میرے بندوں پر تیرا کوئي اختیار نہیں ہے علاوہ ان کے جو گمراہوں میں سے تیری پیروی کرنے لگیں _

1_خداوند متعال، ابلیس کے لوگوں کی اکثریت کو گمراہ کرنے پر مبنی دعوی کے جواب میں اُس کے تسلط کی

حدود کو فقط گمراہی کی پیروی کرنے والوں تك محدود قرار دیتا ہے_
لا غوينّهم ا جمعين_الّا عبادك منهم المخلصين ...ان عبادی ليس لك عليهم سلطن
2_ابلیس ،خداوند متعال کے بندوں پر کسی قسم کا تسلط نہیں رکھتا اور نہ ہی اُن کو گمراہی پر مجبور کر سکتا ہے_
ان عبادی ليس لك عليهم سلطن
اجبار اور زبر دستی کے ذریعے کسی چیز کے حصول کو"سلطان"کہتے ہیں_
3_ ابلیس کے ورغلانے اور تسلط پانے کے مقابلے میں انسا ن کا ازاد،مختار اور اُس کی مخالفت کرنے پر قادر ہونا_
ان عبادی ليس لك عليهم سلطن
4_عبودیت اور بندگي،خداوندمتعال کے تقرب کاموجب اور ابلیس کے تسلط سے نجات پانے کا سبب بنتی ہے_
ان عبادی ليس لك عليهم سلطن
ممکن ہے یائے متکلم کی طرف "عباد" کے اضافہ ہونے سے بندگان خاص کاذکر مراد ہو_ لہذا مراد کو بیان کرنے والے ہر دوسرے کلمے کی جگہ کلمہ "عباد" کا ذکر مذکورہ حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے_
5_ابلیس ،خدا کے مقرب اور خالص بندوں پر غلبہ پانے سے عاجز ہے_
الّا عبادك منهم المخلصين ...ان عبادی ليس لك عليهم سلطن
مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "عبادي" سے مراد "عباد مخلص"ہو کہ جو "الّا عبادك منهم المخلصين " میں ایا ہے_جس کے مطابق خدا وند متعال ابلیس کے خالص بندوں کو گمراہ نہ کرنے کے دعوی کے جواب میں فرماتا ہے:"تم میں اس قسم کا کام کرنے کی طاقت ہی نہیں"_
6_ابلیس، فقط اُن لوگوں پر تسلط حاصل کر سکتا ہے جو اُس کی پیروی کرتے ہیں اور گمراہی کے قابل ہیں_
ليس لك عليهم سلطن الّامن اتبعك من الغاوين
7_ابلیس کے بہکاوے میں انا ،اُس کے تسلط کو قبول کرنے کا پیش خیمہ بنتا ہے_
لا غوينّهم ا جمعين_الّا عبادك ... ليس لك عليهم سلطن الّامن اتبعك
8_ ابلیس کے پیروکار،گمراہ لوگ ہیں_
الّامن اتبعك من الغاوين
"من الغاوين " ،"اتبع" کی فاعلی ضمیر کے لئے حال ہے اور "الغاوين "،"غيّ" (فاسد عقیدے) کے مصدر سے ہے جو ایسے لوگوں کو کہ

جاتا ہے جوفاسدعقیدہ رکھتے ہوں_

9_انسان، خود ابلیس کے تسلط اور بہکاوے کا سبب فراہم کرتا ہے_
الّامن اتبعك من الغاوین
10_"عن ا بی عبداللہ (ع)فی قولہ عزّوجلّ:"ان عبادی لیس لك علیهم سلطن" ...لیس لہ علی هذه العصابة خاصة سلطان،قال:قلت:وكیف جعلت فداك وفیهم مافیهم؟قال:لیس حیث تذهب،انما قولہ:" لیس لك علیهم سلطن"ا ن یحبب الیهم الكفر ویبغض الیهم الایمان;(1)حضرت امام صادق علیہ السلام سے خداوند عزوجل کے کلام "ان عبادی لیس لك علیهم سلطن"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:ابلیس کو فقط اس خاص گروہ (شیعہ) پر کسی قسم کا تسلط حاصل نہیں_راوی کہتا ہے ،میں نے امام (ع) سے عرض کی :ابلیس کیسے شیعوں پر تسلط نہیں رکھتا جبکہ شیعوں میں بھی گناہگار پائے جاتے ہیں؟امام (ع) نے فرمایا:ایسا نہیں کہ جیسا تم سوچ رہے ہو بلکہ خدا کے فرمان "لیس لك علیهم سلطن"سے مراد یہ ہے کہ ابلیس، کفر کو اُن کی نظروں میں پسندیدہ اور ایمان کو ناپسندیدہ نہیں بنا سکتا _
11_"عن جابر عن ا بی جعفر(ع) قال:قلت ا را یت قول اللہ :"ان عبادی لیس لك علیهم سلطن"ماتفسیرهذا؟قال:قال اللہ :انك لاتملك ا ن تدخلهم جنة ولاناراً;(2)جابر کہتے ہیں میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی :مجھے خدا کے کلام "ان عبادی لیس لك علیهم سلطن"کے بارے میں بتایئے کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟امام (ع) نے فرمایا:خدا فرماتاہے :بتحقیق تو اُنہیننہ بہشت میں داخل کرسکتا ہے نہ جہنم میں _

ابلیس :
ابلیس سے نجات کے عوامل 4;ابلیس کا ادعا1 ; ابلیس کابہکانا1;ابلیس کاتسلط جن کے شامل حال ہے 6،1 ;ابلیس کاناتوان ہونا 5،2;ابلیس کے بہکاوے میں انے کے اثرات 7; ابلیس کے پیروکا ر 1; ابلیس کے ورغلانے کا پیش خیمہ 9; ابلیس کے پیروکاروں کی گمراہی 8; ابلیس کے تسلط سے محفوظ رہنا5;ابلیس کے تسلط کاپیش خیمہ 9،7; ابلیس کے تسلط کی نفی 11،10،2;ابلیس کے تسلط کی حدود 3
اللہ تعالی کے بندے:
اُن کا محفوظ رہنا 2
....

1)معانی الاخبار ،ص158،ح1;نورالثقلین ،ج3،ص 15 ، ح54_
2)تفسیر عیاشی ،ج2،ص242،ح16 ; نور الثقلین ،ج2، ص 16،ح56_

انسان:
انسان کااختیار 3،2;انسان کا کردار 9;انسان کی قدرت 3
تقرب:
خدا کے تقرب کے عوامل 4
جبر واختیار :2
روایت :11،10
شیعہ :
شیعوں کے فضائل 10
عبودیت :
عبودیت کے اثرات 4
گمراہ لوگ :8
مخلصین :
مخلصین کا محفوظ ہونا 5;مخلصین کا ناقابل گمراہ ہونا 5
مقربین :

مقربین کامحفوظ ہونا5;مقربین کاناقابل گمراہ ہونا 5

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ (٤٣)
اور جہنّم ایسے تمام لوگوں کی آخری وعدہ گاہ ہے _

1_جہنم ،ابلیس کے تمام گمراہ پیروکاروں کی وعدہ گا ہ ہے_
وان جهنّم لموعدهم ا جمعین
2_ابلیس کے گمراہ پیروکاروں کو خداوندمتعال کادھمکی امیز طور پر خبردار کرنا_
الّامن اتبعك من الغاوین وان جهنّم لموعدهم ا جمعین
3_ جہنم میں گرفتار ہونے کے اسباب میں سے ابلیس کی پیروی کرنا اور گمراہ ہونا ہے_
الّامن اتبعك ...وان جهنّم لموعدهم
4_"عن ا بی جعفر(ع) فی قولہ:"ان جهنّم لموعدهم ا جمعین"فوقوفهم علی الصراط(1)حضرت امام باقر سے خداوند عزوجل کے فرمان:"ان جهنّم لموعدهم اجمعین"
....

1)_تفسیر قمی ،ج1،ص376;نورالثقلین ،ج3، ص17، ح60_

کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراداُن کا صراط پر توقف کرنا ہے_

ابلیس :
ابلیس کی پیروی کے اثرات3;ابلیس کے پیروکار جہنم میں 1;ابلیس کے پیروکاروں کی وعدہ گاہ 1،4;ابلیس کے پیروکاروں کے لئے وعید 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی طرف سے وعید2
جہنم :
جہنم کے موجبات 3
جہنمی لوگ :1
روایت :4
گمراہی :
گمراہی کے اثرات 3

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ (٤٤)
اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لئے ایك حصّہ تقسیم کردیا گیاہے _

1_جہنم كے سات دروازے ہيں_
لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
2_گمراہوں كے ہر گروه كے جہنم ميں داخل ہونے كے لئے ايك مخصوص دروازه ہے_
من الغاوين_وان جهنّم لموعدهم ...لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
3_سات دروازوں والى جہنم كہ جس كے نچلے طبقات ہيں اور گمراہوں كا ہر گروه ايك مخصوص طبقے اور مشخص حصے مينہوگا_
لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب "ابواب " سے اُن كا كنائي معنى مراد ہو ;چونكہ ہر دروازه عام طور پر ايك خاص مكان كى طرف كهلتا ہے اور كسى مستقل جگہ تك لے جاتا ہے_اس مطلب كى تائيد بعد والى عبارت سے بهى ہوتى ہے كہ جس ميں ہر دروازه گمراہوں كے ايك گروه كے لئے معين كيا گيا ہے_

251

4_دنيا ميں سات ايسے غلط راستے اور جرائم ہيں كہ جو جہنم تك لے جاتے ہيں_
ان جهنّم ...لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
5_جہنم ميں مختلف درجات (طبقات)اورشديد وخفيف قسم كے گوناگوں عذاب موجود ہيں_
لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جب ايت ميں "سبعہ " سے كثرت كے لئے كنايہ مراد ہو اور جہنم كے عذابوں كے مختلف اور شديد وخفيف ہونے كى طرف اشاره ہونہ كہ ايك مشخص عدد مراد ہو_
6_ہر گناه، اپنى متناسب سزااور عذا ب كا حامل ہے_
وان جهنّم لموعدهم ا جمعين _لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
يہ جو كہا گيا ہے كہ :"گمراہوں كے ہر گروه كے لئے جہنم ميں ايك مخصوص دروازه يا طبقہ ہوتا ہے_"اس سے معلوم ہوتا ہے كہ گناه بهى مختلف اور اپنى متناسب سزا ركهتے ہيں _
7_انسان كى عاقبت ميں اُس كا عقيده اور عمل اہم كردار ادا كرتے ہيں_
الّامن اتبعك من الغاوين_وان جهنّم لموعدهم ا جمعين _لها سبعة ا بوب لكلّ باب منهم جزء مقسوم
8_"عن ا ميرالمو منين(ع):ان جهنّم لها سبعة ا بواب ا طباق بعضها فوق بعض او وضع احدي، يديہ على الأُخرى فقال:هكذا وان الله ... وضع النيران بعضها فوق بعض فا سفلها جهنّم وفوقها لظى وفوقها الحطمة وفوقها سقر وفوقها الجحيم وفوقها السعير وفوقها الهاوية;(1) حضرت امير المؤمنين (ع) سے منقول ہے كہ جہنم كے سات دروازے اور طبقے ہيں _اُن ميں سے ہر ايك دوسرے كے اوپر قائم ہے_ امام (ع) نے ان طبقات كى كيفيت بتاتے ہوئے اپنا ايك ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ركها اور فرمايا:ايسے اور پهرمزيد فرمايا :بتحقيق خدا نے ...اگ كواگ پر قرار ديا ہے اُس كا نچلا طبقہ" جہنم "اوراُس سے اوپر والا طبقہ "لظى "اور اسكے بعد والا"حطمہ"اور اس سے بهى اوپر "سقر" اسكے بعد "جحيم"اور اس كے بعد "سعير" اور اخر ميں "هاويہ " ہے_
9_"عن ا بى عبدالله (ع) عن ا بيہ،عن جدّه (ع) قال:للنار ...باب يدخل منہ فرعون وهامان وقارون وباب يدخل منہ المشركون والكفار ...وباب يدخل منہ بنواّميّہ ...وباب يدخل منہ مبغضونا ومحاربونا وخاذلونا وانہ لا عظم الا بواب وا شدها حرّاً;(2)امام سجاد (ع) سے منقول ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا:اگ ...كا ايك دروازه ہے كہ جس سے فرعون ،هامان اور قارون داخل ہوں گے اور ايك دوسرا دروازه ہے كہ جس سے مشركين اور

252

كفارداخل ہوں گے_اسى طرح ايك دروازے سے بنى اُميہ داخل ہوں گے ... ايك دروازے سے وه لوگ داخل ہوں گے جواپنے دل ميں ہمارا بغض ركهتے ہيں اور ہمارے ساتھ جنگ كرتے ہيں اور ہمارى مدد نہيں كرتے اور يہ سب سے بڑا اور سب سے زياده جلانے والا دروازه ہو گا_
10_"عن النبي(ص) فى قولہ"لكلّ باب منهم جزء مقسوم"قال:ان من ا هل النار من تا خذه النارالى كعبيہ،وان منهم من تا خذه النارالى حجزتہ، ومنهم من تا خذه الى تراقيہ منازل با عمالهم،فذلك قولہ:" ...لكلّ باب منهم جزء مقسوم" ... ; (3)حضرت

رسول خدا (ص) سے خدا کے کلام :"لكلّ باب منهم جزء مقسوم"کے بارے میں منقول ہے کہ اپ(ص) نے فرمایا:بعض اہل اتش وہ لوگ ہیں کہ جنہیںٹخنوں تك اگ جلائے گی _بعض کوکمر تك اور بعض کو گلے تك _یہ وہ منازل اور مراتب ہیں کہ جو اہل اتش کے مختلف اعمال سے تعلق رکھتے ہیں اسی لئے خدا وندمتعال نے فرمایاہے: ...لكلّ باب منهم جزء مقسوم ..."_

11_"قال رسول الله (ص) فی قولہ تعالی :"لكلّ باب منهم جزء مقسوم": جزء ا شركوابالله ،وجزء شكّوا فی الله وجزء غفلوا عن الله ;(4)رسول خدا (ص) نے خداوند متعال کے فرمان :"لكلّ باب منهم جزء مقسوم"کے بارے میں فرمایا:ایك گروہ نے خدا سے شرك كیا ،ایك گروہ نے خدا میں شك كیا ہے اور ایك گروہ خدا سے غافل رہا ہے(یہی جہنم کے دروازوں کے لئے تقسیم شدہ گروہ ہیں)_

اعداد:

سات کا عدد 1،3،4

جرم :

جرم کا انجام 4;جرم کی اقسام 4

جہنم :

جہنم کی اگ 10;جہنم کے دروازوں کی تعداد 1 ; جہنم کے عذاب کی مختلف اقسام 5;جہنم کے درکات 3،5 ،8 ;جہنم کے دروازے 2،8 ، 9 ; عذاب جہنم کے مراتب 5

جہنمی لوگ:

ان کی اقسام 10،11;ان کے داخل ہونے کی کیفیت 9

....

1)مجمع البیان ،ج6،ص 519;نورالثقلین ،ج3،ص 19، ح64_
2)خصال صدوق ،ج2،ص361 ،ح51; نور الثقلین ،ج3، ص18،ح63_
3)الدرالمنثور ،ج5،ص82_
4)الدرالمنثور ،ج5،ص83_

253

خطا:

خطا کا انجام 4;خطا کی اقسام 4

روایت :8،9،10،11

سزا:

سزا کا گناہ کے ساتھ تناسب 6;سزا و جزا کا نظام 6

عاقبت:

عاقبت میں موثر عوامل 7

عقیدہ :

عقیدہ کے اثرات 7

عمل :

عمل کے اثرات 7

گمراہ لوگ :

ان کا جہنم میں ہونا3;ان کے جہنم میں داخل ہونے کی کیفیت 2

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (٤٥)

بیشك صاحبان تقوی باغات اور چشموں کے درمیان رہیں گے_

1_بہشت کے باغات اور چشموں سے بھرے مقامات متقین کا ٹھکانہ ہیں _

ان المتقین فی جنت وعیون

2_بہشت كى نعمتوں سے بہرہ مند ى كا سبب، تقوى ہے_
ان المتقين فى جنت وعيون
3_متقين كى بہشت ،مختلف باغات اور گوناگوں چشموں كى حامل ہوگي_
ان المتقين فى جنت وعيون
4_متقين ،خدا كے خالص بندے اور ابليس كے وسواس اور تسلط سے نجات يافتہ(لوگ) ہيں _
ان المتقين فى جنت وعيون
گذشتہ ايات ميں لوگوں كو دو گروہوں ميں تقسيم كيا گيا ہے:1_ابليس كے گمراہ پيروكار ;2_خدا كے خالص بندے _اس كے بعد پہلے گروہ كا قيامت ميں مقام واضح كياگياہے _اس ايت ميں دوسرے گروہ كا انجام بيان كيا گيا ہے اور اُن كے

لئے "مخلصين "كے بجائے "متقين " كى تعبير استعمال ہوئي ہے جس سے مذكورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
5_متقين كے سعادت مندانہ انجام كے ساتھ ساتھ گمراہوں كے بُرے انجام كا تذكرہ ،قران كے ہدايت كرنے كے اسلوب ميں سے ايك طريقہ ہے_
الغاوين_وان جهنّم لموعدهم ا جمعين___ان المتقين فى جنت وعيون

الله تعالى كے بندے:4
اہل بہشت :1
بہشت:
بہشت كے باغات 1;بہشت كے باغات ميں تنوع 3;بہشت كے چشموں ميں تنوع 3;بہشتى چشمے 1;موجبات بہشت2;نعمات بہشت2،3
تقوى :
تقوى كے اثرات 2
قران :
قرانى تعليمات كا طريقہ 5;قرانى ہدايت كا طريقہ 5
گمراہ لوگ :
ان كے انجام كا بيان 5
متقين :
متقين كى بہشت كى خصوصيات 3;متقين كا اخلاص 4;متقين بہشت ميں 1;متقين كا محفوظ ہونا 4 ;متقين كے انجام كا بيان 5; متقين كے فضائل 4
مخلصين :4
ہدايت:
ہدايت كا طريقہ5

ادْخُلُوهَا بِسَلاَمٍ آمِنِينَ (٤٦)
انہيں حكم ہوگا كہ تم ان باغات ميں سلامتى اور حفاظت كے ساتھ داخل ہوجائو _

1_متقين كوسلامتى ،مكمل امنيت اور ہر قسم كے دكھ درد اور نا امنى و ناراحتى كے بغير بہشت ميں داخل ہوجانے كى دعوت_
ادخلوها بسلم ء امنين

"بسلام" ميں "با" بمعنى "مصاحبت "استعمال ہوئي ہے_

2_متقین کوبہشتی باغات کے ہر حصے میں داخل ہونے کی اجازت ہے_
ادخلوھا بسلم ء امنین
یہ کہنے کے بعد کہ "متقین بہشت میں رہیں گے " جملہ "ادخلوھا"کو شاید اس لئے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ بہشت کے مختلف حصوں میں ازادی کے ساتھ رہنے کے بارے میں شك وتردید میں مبتلا ہوں گے لہذا اُنہیں کہا جائے گا کہ "تم سلامتی اور امنیت کے ساتھ بہشت کے ہر حصے میں داخل ہو سکتے ہو"_
3_متقین ،سلام و تحیت اور خوش امدید کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے_
ادخلوھا بسلم ء امنین
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "سلام " سے وہی سلام اور درود مراد ہو کہ جو عام طور پر مسلمانوں کی ثقافت کا حصہ ہے_
4_تقوی ،اخرت میں مکمل سلامتی اور امنیت کے ساتھ سعادتمندانہ انجام کا پیغام دیتا ہے_
ان المتقین فی جنت ...ادخلوھا بسلم ء امنین
5_انسانوں کے نزدیك سلامتی اور امنیت کی بہت زیادہ اہمیت اور قدرو منزلت ہے_یہ کہ خداوند عالم نے متقین کی بہشت میں پہلی پاداش سلامتی اور امن کو قرار دیا ہے او انسانوں کو اس کی نوید دی ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
ادخلوھا بسلم ء امنین
6_"عن ا بی عبدالله (ع):ان ا میرالمو منین (ع) لمّابویع ...صعد المنبر فقال: ... ا یّھا الناس ... ا لا وان التقوی مطایاذلل حمل علیھاا ھلھاواعطوا ا زمتّھا فا وردتھم الجنة وفتحت لھم ا بوابھا و وجدوا ریحھا و طیبھا وقیل لھم:"ادخلوھابسلام امنین" ...
;(1)امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ جب امیر المؤمنین (ع) کی بیعت ہو گئي تو اس کے بعد ... اپ(ع) منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:اے لوگو اگاہ رہو کہ تقوی ایسی مطیع سواریوں کی مانند ہے جن پر اُن کے اہل انسان سوار ہو جاتے ہیں اور اُن کی زمام اُن کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ سواریاں اپنے سواروں کو بہشت میں داخل کر دیتی ہیناور اُس کے دروازے اُن سواروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اوروہ بہشت کی ٹھنڈی ہوائوں اور خوشبو ئونکے جھونکے محسوس کرنے لگتے ہیں اور اُن سے کہا جاتا ہے:ادخلوھابسلام امنین ..."

امنیت :
....

1_کافی ،ج8،ص67،ح23;نور الثقلین ،ج3 ، ص19 ،ح67_

میں امنیت 1;متقین کے بہشت میں داخل ہونے کی کیفیت 6،3

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ (٤٧)
اور ہم نے ان کے سینوں سے ہر طرح کی کدورت نکال لی ہے اور وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے _

1_خداوند متعال، بہشت میں متقین کے دلونسے ہر قسم کا کینہ اور عداوت نکال دے گا _
ادخلوھا بسلم ء امنین_ونزعنا مافی صدورھم من غلّ
"غل" کا لغوی معنی دشمني، عداوت اور کینہ ہے
2_متقین، بہشت میں دوستا نہ اور ہر قسم کی ملاوٹ سے پاك تعلقات رکھیں گے_
ادخلوھا بسلم ء امنین_ونزعنا مافی صدورھم من غلّ
"غل " کاایك لغوی معنی ملاوٹ اور ناخالصی ہے_
3_انسان میں دشمنی اور کینے کا مقام اُس کا سینہ ہے_
ونزعنا مافی صدورھم من غلّ
4_بہشت میں انسان ،جسمانی حیثیت سے حاضر ہونگے_
ونزعنا مافی صدورھم من غلّ اخونًاعلی سرر متقبلین

5_تقوی ،انسانوں میں بھائي چارے کی روح پیدا کرنے اور دلوں سے کینہ و دشمنی ختم کرنے کا سبب بنتا ہے_
ان المتقین ...ونزعنا مافی صدورھم من غلّ اخونً
6_متقین بہشت میں تختوں پر ایك دوسرے کے روبرو بیٹھے ارام کر رہے ہونگے_
ان المتقین فی جنت ...علی سرر متقبلین
7_متقین ،بہشت میں صفا وصمیمیت کی محفل جمائے ہونگے_
ان المتقین فی جنت ...ونزعنا مافی صدورھم من غلّ اخونًاعلی سرر متقبلین
8_متقین کے دلوں میں کینہ اور دشمنی داخل ہونے کاامکان_
ونزعنا مافی صدورھم من غلّ
یہ جو خدا وند متعال نے فرمایا ہے : "ہم نے متقین کے دل سے کینہ و دشمنی ختم کر دی ہے "یہ اس نکتے کی جانب اشارہ ہے کہ متقین کے دل میں بھی کینہ داخل ہو سکتا ہے_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال 1
بدن :
بدن کا بہشت میں ہونا4
بھائي چارہ :
بھائي چارے کے عوامل 5
بہشت :
بہشت کے تخت 6;بہشت میں کینہ کا ختم ہو جانا 1
بہشتی لوگ:
اُن کی اسائشے 6;اُن کی محفل 7;بہشتی اور کینہ 1
تقوی :
تقوی کے اثرات 5
دشمنی :

دشمنی ختم ہونے کا سبب 5;دشمنی کا مقام 3
قلب :
قلب کا کردار 3
کینہ :
کینے کا مقام 3;کینہ ختم ہونے کا سبب 5
متقین :
بہشت میں متقین کی دوستی 2;بہشت میں متقین کے تعلقات 2;متقین اور دشمنی 1،8;متقین اور کینہ 1،8;متقین بہشت میں1،6،7
معاد :
جسمانی معاد 4

لاَ يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ (٤٨)
نہ انھیں کوئي تکلیف چھو سکے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے _

1_بہشت میں متقین کو کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی نہیں ہو گي_
لايمسّهم فيها نصب
"نصب " لغت میں سختی اور تکلیف کو کہتے ہیں_
2_متقین کو بہشت سے نکالا نہیں جائے گا اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے_
وماهم منهابمخرجين
3_متقین کی بہشت ،معنوی اور مادی نعمتوں کی حامل ہو گي_
ان المتقين فى جنت وعيون _ ادخلوها بسلم ء امنين ...على سرر متقبلين_لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين
4_رنج اور سختی سے دوری اختیار کرنا، دائمی و ابد ی اور امن وسلامتی کی زندگی گذارنا،انسان کے بہت ہی پسندیدہ اُمور ہیں_
لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين
بہشت میں متقین کی حالت بیان کرنے کا مقصد انسانوں کو اہل تقوی کی صف میں داخل ہونے کی تشویق کرنا ہے لہذا طبیعی ہے کہ یہ حالت ایسی ہونی چاہیے کہ جو انسانوں کی پسندیدہ اور مطلوبہ ہو_
5_متقین کو بہشت میں مادی رفاہ و اسائشے اور مکمل فکری اسودگی حاصل ہو گي_
ان المتقين فى جنت وعيون _ ادخلوها بسلم ء امنين ...على سرر متقبلين_لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين
6_بہشت میں انسان کی خواہشات کے پورا ہونے کی یاد دلانا ،انسانوں کی ہدایت اور اُنہیں دین کی طرف راغب کرنے کا ایك طریقہ ہے_
ان المتقين فى جنت وعيون _ادخلوها بسلم ء امنين_ونزعنا مافى صدورهم من غلّ

اخونًاعلى سرر متقبلين_لايمسّهم فيها نصب وماهم منهابمخرجين

انسان :
انسان کے پسندیدہ اُمور4
بہشت :
بہشت کی مادی نعمتیں 3;بہشت کی معنوی نعمتیں 3;بہشت میں ابدی زندگی 2
بہشتی لوگ:

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (٤٩)
میرے بندوں کو خبر کردو کہ میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہو_

1_پیغمبر اسلام (ص) کا فریضہ ہے کہ اپ (ص) بندوں کو خداوندمتعال کی مغفرت،رحمت اور مہربانی کے بارے میں خبر دیں _
نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحيم
2_خطا کار اور گناہگار بندوں کو خداوند متعال کی رحمت اور مغفرت سے اگاہ کرنا ،پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری ہے_
نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحيم
"غفران"اور "مغفرت " کا استعمال اصولاًوہاں ہوتا ہے کہ جہاں خطا اور لغزش ہواس لئے ممکن ہے کہ "عبادی " سے و ہ بندے

مراد ہوں جو گناہ اور خطا کے مرتکب ہو ئے ہیں _
3_خداوند متعال غفور (بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_
ا نا الغفور الرحيم
4_خداوند متعال کی مغفرت ،اُس کی رحمت و مہربانی کے ہمراہ ہے _
ا نا الغفور الرحيم
مندرجہ بالا مطلب اس نکتے کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الرحیم "،"الغفور " کے لئے صفت ہو_
5_بندوں کو خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت سے اگاہ کرنا اور اس کے بارے میں اگاہی رکھنا ، انتہائي اہم ہے_
نبّي عبادی ا نی ا نا الغفور الرحيم
لغت کی کتابوں میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق "نبائ" فعل "نبی " سے اسم مصدر ہے جس کا معنی " خبر "ہے _اور یہ لفظ ایسی خبروں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو اہمیت اور عظیم فائدے کی حامل ہوتی ہیں_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) كى ذمہ دارى 1،2
اسما و صفات:
رحيم 3;غفور 3
الله تعالى :
الله تعالى كى رحمت 4;الله تعالى كى مغفرت كا اعلان 1;الله تعالى كى رحمت كے اعلان كى اہميت1،5;الله تعالى كى رحمت كا اعلان 1;الله تعالى كى مہربانى كا اعلان 1;الله تعالى كى مغفرتوں كے اعلان كى اہميت 1،5;الله تعالى كى مغفرتوں كى خصوصيات 4
اُميدواري:
رحمت خدا سے اُميد وارى كى اہميت2;مغفرت خدا سے اُميد وارى كى اہميت 2
گناہگار لوگ:
گناہگاروں كى اُميدوارى كى اہميت 2،5

261

وَ أَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الأَلِيمَ (٥٠)
اور ميرا عذاب بھى بڑا دردناك عذاب ہے _

1_پيغمبر اسلام (ص) كا فريضہ ہے كہ اپ(ص) بندوں كو خداوند متعال كے درد ناك عذاب كے بارے ميں خبر ديں _
وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم
2_قران كے ہدايت اور تربيت كے طريقوں ميں سے ايك انسان ميں خوف و رجا ء اور اُميد و بيم كى كيفيت پيدا كرنا ہے_
نبّي عبادى ا نى ا نا الغفور الرحيم_وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم
3_تربيت اور ہدايت كے سلسلے ميں اُميدواربنانا ، ڈرانے اور خوف دلانے پر مقدم ہونا چاہيے_
نبّي عبادى ا نى ا نا الغفور الرحيم_وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم
مندرجہ بالاايت ميں "عذاب اليم "پر خداوند متعال كى دو صفات "غفور " اور "رحيم " كو مقدم كرنا ہو سكتا ہے مذكورہ نكتے كى جانب اشارہ ہو_
4_خدا وند متعال كى مہربانى اور رحمت كا اُس كے غضب اور عذاب پر مقدم ہونا _
نبّي عبادى ا نى ا نا الغفور الرحيم_وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم
يہ جو خدا وند متعال نے پيغمبر اكرم (ص) كو نصيحت كرتے ہوئے پہلے اپنى مغفرت اور رحمت كا اور اس كے بعد اپنے عذاب كا ذكر كيا ہے_ہوسكتا ہے اس بات كى طرف اشارہ ہو كہ خدا وند متعال كى رحمت اور مغفرت ہميشہ اُس كے غضب اور عذاب پر مقدم ہوتى ہے_
5_خداوند متعال كى مہربانى اور غضب ،ہر قسم كى مہربانى اور غضب سے بالا تر ہے_
نبّي عبادى ا نى ا نا الغفور الرحيم_وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم
جملہ ہائے اسميہ "انّى انا___" اور "ان عذابي__" كے ساتھ حرف تاكيد اور ضمير فصل اور خبر ميں لام لانے سے بہت زيادہ تاكيد حاصل ہ

262
وتى ہے اور اس سے يہ نكتہ اخذ ہوتا ہے كہ خداوند متعال كى مغفرت و رحمت (مہرباني)اور عذاب اس طرح وقوع پذير ہوتے ہيں كہ كسى قسم كى ركاوٹ ان كو نہيں روك سكتى اور جس قسم كا بھى لطف و مہربانى اور عذاب و غضب تصور كياجائے اُس كا خدا كے لطف و قہر كے ساتھ موازنہ نہيں كيا جاسكتا_
6_دردناك الہى عذاب سے اگاہ كرنا اور اس كے بارے ميں باخبر رہنا ، بہت ہى اہم اور فائدہ مند بات ہے_
نبّي عبادى ا نى ا نا الغفور الرحيم_وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم

"نبائ"اہم اور بہت ہی فائدہ مند چیز کو کہا جاتا ہے_ (مفردات راغب)

انحضرت(ص) :
انحضرت(ص) کی ذمہ داری 1;انحضرت (ص) کے انذار 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا غضب 4;اللہ تعالی کی رحمت کی عظمت 5;اللہ تعالی کی رحمت کا مقدم ہونا 4;اللہ تعالی کے عذاب4;اللہ تعالی کے عذابوں سے اگاہی 6;اللہ تعالی کے عذابوں کے اعلان کی اہمیت 1;اللہ تعالی کے عذابوں کا غلبہ 5
اُمید واری :
اُمیدواری کی اہمیت 3;اُمید واری کے پیش خیمہ کی اہمیت2
تربیت :
تربیت کا طریقہ 2،3
خوف :
خوف کے پیش خیمہ کی اہمیت 2
عذاب :
دردناك عذاب 1;عذاب کے مراتب 1،6
عمل :
پسندیدہ عمل 6
قران :
تعلیمات قران کا طریقہ 2
ہدایت :
ہدایت کا طریقہ 2،3

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِ بْراَهِيمَ (٥١)
اور انھیں ابراہیم کے مہمانوں کے بارے میں اطلاع دیدو_

1_پیغمبر اکرم (ص) کافریضہ ہے کہ اپ،(ص) بندوں کو حضرت ابراہیم (ع) کے مہمانوں(فرشتوں) کا قصہ سنائیں _
ونبّئہم عن ضیف ابرہیم
2_حضرت ابراہیم (ع) کے مہمانوں (فرشتوں) کا قصہ اور اُس سے مطلع ہونا ایك بہت ہی اہم اور فائدہ مند بات ہے _
ونبّئہم عن ضیف ابرہیم
"نبائ" بہت ہی اہم اور فائدہ مند خبرکو کہا جاتا ہے_(مفردات راغب)
3_ قران کے ہدایت اور تربیت کرنے کے طریقوں میں سے ایك، لوگوں کو بہت اہم اور فائدہ مند تاریخی حقائق سے اگاہ کرنا بھی ہے_
ونبّئہم عن ضیف ابرہیم

انحضرت (ص) :
انحضرت(ص) کی ذمہ داری 1
ابراہیم (ع)
ابراہیم (ع) کے مہمانوں کی اہمیت 1;ابراہیم (ع) کے مہمان 2;قصہ ابراہیم(ع) سے اگاہی 1;قصہ ابراہیم (ع) کو بیان کرنے کی اہمیت1;قصہ ابراہیم(ع) کی اہمیت2 ; قصہ ابراہیم (ع) کے فوائد 2;
تاریخ :

تاريخ نقل كرنے كى اہميت 3;تاريخ نقل كرنے كے فوائد 3
تربيت :
تربيت كا طريقہ 3
قران كريم:
تعليمات قران كا طريقہ 3
ہدايت:
ہدايت كا طريقہ 3

إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلاماً قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ (٥٢)
جب وہ لوگ ابراہيم كے پاس وارد ہوئے اور سلام كيا تو انھوں نے كہا كہ ہم آپ سے خوفزدہ ہيں_

1_حضرت ابراہيم (ع) كے مہمان (فرشتے) جب اُن كے پاس ائے تو اُنہوں نے اُن پر درودسلام كہا _
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم _اذ دخلوا عليہ فقالوا سلمً
2_ايك دوسرے سے ملاقات كرتے وقت سلام كرنا ، پسنديدہ اداب و اخلا ق ميں سے ہے_
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم _اذ دخلوا عليہ فقالوا سلمً
3_حضرت ابراہيم (ع) اور اُن كے اہل خانہ اپنے پاس مہمان(فرشتوں) كو ديكھ كر گھبرا گئے تھے_
اذ دخلوا عليہ ... قال انا منكم وجلون
ملائكہ حضرت ابراہيم (ع) كے پاس ائے تھے (دخلوا عليہ) ليكن حضرت (ع) نے اضطراب اور ڈر كا اظہار جمع (انا منكم وجلون)كى صورت ميں كيا ہے اور اس سے خود اُن كااور اُن كے اہل خانہ كا خوف وڈر ظاہر ہوتا ہے _ياد رہے كہ "وجل " اس خوف كو كہتے ہيں جو انسان كے پورے وجود پر چھا جائے(مفردات راغب)
4_حضرت ابراہيم (ع) نے مہمانوں (فرشتوں) كے انے سے پيدا ہونے والے خوف اور اضطراب كو اُن پر ظاہر كر ديا تھا _
اذ دخلوا عليہ ... قال انا منكم وجلون
5_مہمان، خواہ اجنبى ہى كيوں نہ ہو ،اُسكى پذيرائي كرنا حضرت ابراہيم (ع) كى عادت اور اخلاق ميں سے تھا_
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم _اذ دخلوا عليہ ... قال انا منكم وجلون
مہمانوں (فرشتوں) كے انے سے حضرت ابراہيم (ع) كا خوف اور اضطراب (انا منكم وجلون) ظاہر كرتا ہے كہ وہ حضرت ابراہيم (ع) كے لئے اجنبى تھے _اگر حضرت اُن كو پہچانتے تو پريشان نہ ہوتے _اجنبى مہمان كو قبول كرنے سے ، مذكورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
6_انبيائے الہى پر خوف اور اضطرا ب طارى ہونے ك

امكان _
قال انا منكم وجلون
7_تمام انبياء حتى اولواالعزم انبيائے كرام (ع) كا علم بھى محدود امور ميں تھا_
اذ دخلوا عليہ ... قال انا منكم وجلون
8_حضرت ابراہيم (ع) كے پاس انے والے فرشتے انسانى شكل ميں تھے اور وہ مہمان كے طور پر اپ (ع) كے پاس ائے تھے_
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم _اذ دخلوا عليہ فقالوا سلمًا قال انا منكم وجلون
9_فرشتوں كا حضرت ابراہيم (ع) سے براہ راست بات چيت كرنا_
فقالوا سلمًا قال انا منكم وجلون _قالوا لاتوجل

10_فرشتوں كےلئے جسمانى اور قابل رؤيت شكل ميں ظاہر ہونے كا امكان _
اذ دخلوا عليہ فقالوا سلمًا قال انا منكم وجلون
11_" ...قال ا بو جعفر(ع): ... بعث الله رسلًا الى ابراهيم ...فدخلوا عليہ ليلاً ففزع منهم وخاف ا ن يكونوا سُرّاقًا، قال: فلمّا ا ن را تہ الرسل فزعاً وجلاً"قالوا سلمًا" ... "قال انا منكم وجلون _قالوا لاتوجل ..."؛(1)حضرت امام باقر عليہ السلام سے منقول ہے كہ ...خداوند متعال نے فرشتوں كو حضرت ابراہيم (ع) كى طرف بھيجا __پس وہ رات كے وقت اُن كے پاس ائے اور وہ اُن سے ڈر گئے كہ كہيں وہ چور نہ ہوں ...(پھر) امام (ع) نے فرمايا:پس جب فرشتوں نے حضرت ابراہيم (ع) كو خوف زدہ اور مضطرب ديكھا تو اُن كو سلام كيا ... اورحضرت ابراہيم(ع) سے كہا:"قال انا منكم وجلون ... قالوا لاتوجل ..."

ابراہيم (ع) :
ابراہيم(ع) سے ملائكہ كى گفتگو 9; ابراہيم(ع) كا اضطراب 3 ; ابراہيم(ع) كا خوف 3،11;ابراہيم(ع) كا قصہ 1،3، 4 ، 8، 9،11 ;ابراہيم(ع) كو سلام 1،11;ابراہيم(ع) كى صفات 5 ; ابراہيم(ع) كى مہمان نوازى 5;ابراہيم(ع) كے اضطراب كا سر چشمہ 4;ابراہيم(ع) كے اہل خانہ كا خوف 3 ; ابراہيم(ع) كے اہل خانہ كا اضطراب 3; ابراہيم(ع) كے پاس ملائكہ كا انا 8;ابراہيم(ع) كے خوف كا سر چشمہ 4 ; ابراہيم(ع) كے مہمان 1،3،4 ،11 ; ابراہيم(ع) كے مہمانوں كى خصوصيات 8
الله تعالى كے رسول :11
انبياء (ع) :
انبياء اور اضطراب 6;انبياء اور خوف 6
....

1) تفسيرعياشى ،ج2،ص246،ح26;نور الثقلين ،ج 3 ،ص 21 ، ح 74_

اولوالعزم انبياء كے علم كى حدود 7;علم انبياء كى حدود 7
روايت :11
سلام :
سلام كى اہميت 2
صفات :
پسنديدہ صفات 2
معاشرت :
معاشرت كے اداب 2
ملائكہ :
ملائكہ كا تجسم 8;ملائكہ كا سلام 1،11;ملائكہ كى رئويت 10

قَالُواْ لاَ تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلاَمٍ عَلِيمٍ (٥٣)
انھوں نے كہا كہ آپ ڈريں نہيں ہم آپ كو ايك فرزند دانا كى بشارت دينے كے لئے آئے ہيں _

1_حضرت ابراہيم (ع) كے مہمانوں (فرشتوں) نے اُنہيں تسلى دى اوراپ(ع) سے كہا كہ وہ اُن كے انے سے پريشان اور مضطرب نہ ہوں _
قالوا لاتوجل انا نبشّرك بغلم عليم
2_فرشتوں كى طرف سے حضرت ابراہيم (ع) كو ايك دانا اور عالم بيٹے كى بشارت _
انا نبشّرك بغلم عليم
3_حضرت ابراہيم (ع) كو جس بيٹے كى خوشخبرى دى گئي تھى وہ عظمت اور بلند مقام ومنزلت كا حامل تھا_
نبشّرك بغلم عليم

"بغلام"ميں تنوين تنكير ،تفخيم اور تعظيم كے لئے ہے
4_حضرت ابراہيم (ع) صاحب اولاد ہونے اور اپنى نسل كى بقا كے خواہش مند تھے _
نبشّرك بغلم
كلمہ "بشارت"اُس جگہ استعمال ہوتا ہے جہاں دلى خواہش اور خوشى كا مقام ہو_
5_عالم ا ور دانا اولاد ركھنا ،نعمات ميں سے ہے اور خوشخبرى وبشارت كے قابل ہے_
نبشّرك بغلم عليم
كلمہ "بشارت"اس جگہ استعمال ہوتا ہے كہ جہاں خير اور نعمت ہو_لہذا يہ بات قابل ذكر ہے كہ فرشتوں نے ايك دانا اور عالم بيٹے كى بشارت دى ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ صاحب فرزند

ہونا ايك ايسى بات ہے كہ جس كى بشارت دينى اور تبريك كہنى چاہيے_
6_علم و دانش كا بلند ترين مقام و مرتبہ ہے اور اس كا اہم ترين اقدار ميں شمار ہوتا ہے_
انا نبشّرك بغلم عليم
"غلام" كے ليے كوئي دوسرى صفت لانے كى بجائے "عليم"كى صفت لانا اس مذكورہ بالا نكتہ كى طرف اشارہ ہے_
7_حضرت ابراہيم (ع) خداوندمتعال كى خصوصى عنايت سے بہرہ مند تھے اور اُن كى نسل كى بقاء كے بارے ميں خدا كى خاص توجہ تھي_
قالوا لاتوجل انا نبشّرك بغلم عليم
8_ حضرت اسحاق (ع) ايك عالم اور دانشور شخصيت كے مالك تھے_
انا نبشّرك بغلم عليم
مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب مفسرين كے مطابق " بغلم عليم " سے مراد حضرت اسحاق (ع) ہوں_

قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَى أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ (٥٤)
ابراہیم نے كہا كہ اب جب كہ بڑھاپا چھا گیاہے تو مجھے كس چیز كی بشارت دے رہے ہو_

1_حضرت ابراہیم (ع) بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے كی خبر سن كر بہت ہی حیرت زدہ ہو گئے _
قال ا بشّر تمونى على ا ن مسّنى الكبر فبم تبشّرون
2_حضرت ابراہیم (ع) نے فرشتوں سے اُس وقت صاحب اولادہونے كی خبر سنی كہ جب وہ مكمل طور پر بوڑھے اور صاحب اولاد ہونے سے مایوس ہو چكے تھے_
قال ا بشّر تمونى على ا ن مسّنى الكبر فبم تبشّرون
3_بوڑھے اور اولاد كی پیدائشے سے مایوس انسان كے لئے خداوند متعال كی قدرت اور مہربانی سے صاحب اولاد ہونے كا امكان _
انا نبشّرك بغلم عليم _قال ا بشّر تمونى على ا ن مسّنى الكبر
4_حضرت ابراہیم (ع) فرشتوں سے اپنے صاحب اولاد ہونے كی خبر سننے كے بعد اُن سے مزید وضاحت اور اطلاعات كا تقاضا كرنے لگے_
فبم تبشّرون
مندرجہ بالا مطلب اس بنا ء پر اخذ كیا گیا ہے كہ جب "فبم" كی "با"ملابست كے لئے ہو اور جملہ "فبم تبشرون" میں استفہام ،اس قسم كی بشارت (صاحب اولاد ہونے)كے وقوع پذیر ہونے كی كیفیت كے بارے میں ہو_نہ صاحب اولاد ہونے كے بارے میں شك و تردید كے لئے سوال_
5_بڑھاپا اور كہن سالي، انسانوں میں تولید نسل كی ركاوٹوں میں سے ایك ہے_
على ا ن مسّنى الكبر
یہ كہ حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے صاحب اولاد

ہونے كی خوشخبری پر حیرت زدگی كے اظہار كی وضاحت كے لئے جملہ حالیہ " على ا ن مسّنى الكبر " استعمال كیا ہے ہو سكتا ہے یہ مندرجہ بالا نكتے كی وجہ سے ہو_

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) اور ملائكہ 4;ابراہیم (ع) كا تعجب 1;ابراہیم (ع) كا سوال 4;ابراہیم (ع) كا صاحب اولاد ہونا 1;ابراہیم (ع) كا قصہ 1 ، 4 ; ابراہیم (ع) كی بشارت 2;ابراہیم (ع) كی خواہشات4 ;ابراہیم (ع) كی مایوسی 2
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كی قدرت كے اثرات 3;اللہ تعالى كی مہربانی كے اثرات 3
بڑھاپا:

بڑھاپے کے اثرات 5;بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونا2،3;بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے پر تعجب 1
تولید نسل -:
تولید نسل کے موانع 5
ملائکہ :
بشارت دینے والے ملائکہ 4;ملائکہ سے سوال 4;ملائکہ کی بشارتیں 2

قَالُواْ بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلاَ تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ (٥٥)
انھوں نے کہا کہ ہم آپ کو بالکل سچی بشارت دے رہے ہیں خبردار آپ مایوسوں میں سے نہ ہوجائیں _

1_فرشتوں کا حضرت ابراہیم (ع) کے بڑھاپے میں صاحب فرزند ہونے کی بشارت کے وقوع پذیر ہونے پر تاکید کرنا_
قالوا بشرنك بالحق
مندرجہ بالا ایت میں "بالحق" سے یاتو واقعیت کے مطابق خبر مرادہے یا اس معنی میں ہے کہ ہماری بشارت حقیقت پر مبنی ہے (مجمع
البیان)_ بہر حال اس سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ جس چیز کی بشارت دی گئي ہے وہ وقوع پذیر ہونے والی ہے اور واقع ہو کر رہے گي_
2_فرشتوں کا حضرت ابراہیم (ع) کو زندگی میں خداوند متعال کی رحمت اور مہربانی سے مایوس نہ ہونے کی نصیحت کرنا _

قالوا ... فلاتکن من القنطین
"قنوط"کا معنی خیر اور بھلائي سے نااُمید ہونا ہے_
3_خداوند متعال کی رحمت اور مہربانی سے مایوسی قابل مذمت اور ناپسندیدہ ہے_
فلاتکن من القنطین
4_بڑھاپا اور کہن سالی ،صاحب اولاد ہونے سے انسان کے مایوس ہوجانے کے اسباب میں سے ہے_
مسّنی الکبر فبم تبشّرون ... فلاتکن من القنطین
5_بے اولادلوگوں کو خداوند متعال کے لطف و عنایت سے صاحب فرزند ہونے کی اُمید دلانا اور بشارت دینا، پسندیدہ اور قابل قدر کام ہے_
انا نبشّرك بغلم ... فلاتکن من القنطین ...من رحمة ربّہ

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) کا بڑھاپا1;ابراہیم (ع) کاصاحب اولاد ہونا 1; ابراہیم (ع) کا قصہ 1;ابراہیم (ع) کو بشارت 1;ابراہیم(ع) کو نصیحت 2
اُمید واری :
خدا وند کے لطف سے اُمید وار ہونا 5;رحمت خدا سے اُمید وار ی کی اہمیت 2;لطف خدا سے اُمیدواری کی اہمیت 2
بشارت :
بے اولاد لوگوں کو بشارت 5
بڑھاپا:
بڑھاپے کے اثرات 4
صاحب اولاد ہونا :
صاحب اولاد ہونے سے مایوسی کے اسباب 4
صفات :
ناپسندیدہ صفات 3

عمل :
پسنديده عمل 5
مايوسى :
رحمت خدا سے مايوسى كى سرزنش 3;لطف خدا سے مايوسى كى سرزنش3
ملائكہ :
خوشخبرى دينے والے ملائكہ 1،2;ملائكہ كى بشارتيں 1;ملائكہ كى نصيحتيں 2

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلاَّ الضَّآلُّونَ (٥٦)
ابراہيم نے كہا كہ رحمت خدا سے سوائے گمراہوں كے كون مايوس ہو سكتاہے _

1_ ملائكہ كى طرف سے حضرت ابراہيم (ع) كو مايوسى سے اجتناب كرنے كے بارے ميں نصيحت كے بعد حضرت ابراہيم(ع) نے فقط گمراہ لوگوں كو رحمت خدا سے مايوسبتايا _
فلاتكن من القنطين_قال ومن يقنط من رحمة ربّہ الّا الضالّون
2_ خداوندمتعال كى رحمت سے مايوسي، گمراہى كى علامت ہے _
ومن يقنط من رحمة ربّہ الّا الضالّون
3_حضرت ابراہيم (ع) رحمت خدا سے مايوس ہونے كى وجہ سے صاحب اولاد ہونے پر حيرت زدہ نہيں تھے بلكہ وہ كہن سالى ا و ربڑھاپے ميں صاحب فرزند ہونے كو بعيد جانتے تھے_
فبم تبشّرون ... فلاتكن من القنطين _قال ومن يقنط من رحمة ربّہ الّا الضالّون
حضرت ابراہيم (ع) نے "صاحب اولاد ہونے سے مايوس نہ ہونے "پر مبنى فرشتوں كى نصيحت كے جواب ميں فرمايا:فقط گمراہ لوگ ہى رحمت خدا سے مايوس ہوتے ہيں _اس جواب سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت ابراہيم (ع) كاصاحب فرزند ہونے سے حير ت زدہ اور متعجب ہونا رحمت خدا سے مايوسى كى بناء پر نہيں تھا بلكہ وہ اسے فقط ايك حيرت انگيز چيز جانتے تھے_
4_حضرت ابراہيم(ع) بڑھاپے ميں خداوند متعال كے لطف و رحمت كے سائے ميں صاحب فرزند ہونے كى اُميد لگائے ہوئے تھے_
فبم تبشّرون ... فلاتكن من القنطين _قال ومن يقنط من رحمة ربّہ الّا الضالّون
5_صاحب فرزند ہونا ،ايك الہى رحمت ہے_
نبشّرك بغلم ... ومن يقنط من رحمة ربّہ

6_خدا وند متعال كى رحمت سے مايوسى اور نااُميدي،گناہ كبيرہ اوربہت ہى قابل مذمت فعل ہے_
ومن يقنط من رحمة ربّہ الّا الضالّون
يہ كہ خدا وند عالم نے اپنى رحمت سے مايوسى كو گمراہوں كا عمل قرار ديا ہے اور مايوس لوگوں كو گمراہوں كى صف ميں شمار كيا ہے اس سے اس كا گناہ كبيرہ ہونامعلوم ہوتا ہے_
7_پروردگار كى معرفت اور ہدايت، اُس كى رحمت سے اُميدوار ہونے اور ہر قسم كى مايوسى و نااُميدى كے ختم ہونے كا باعث بنتى ہے_
ومن يقنط من رحمة ربّہ الّا الضالّون
حضرت ابراہيم (ع) نے پروردگار كى رحمت سے مايوسى كا سبب گمراہى اور خداوند متعال كى عدم معرفت كو قرار ديا ہے ،بنابريں خدا كى معرفت اور ہدايت ، اُس كى رحمت سے اُميدوار ہونے كا اور ياس و نااُميدى كے خاتمے كا موجب بن سكتى ہے _

ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) کا تعجب 3; ابراہیم (ع) کا صاحب فرزند ہونا 3 ، 4;ابراہیم (ع) کاعقیدہ 1;ابراہیم (ع) کی اُمید واری 4; ابراہیم (ع) کے تعجب کا فلسفہ3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت 5;اللہ تعالی کی رحمت کے اثرات 4;اللہ تعالی کی معرفت کے اثرات 7 ; اللہ تعالی کے لطف کے اثرات 4
اُمید واری :
بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے کی اُمید واری 4; رحمت سے اُمید واری کے اسباب7
بڑھاپا:
بڑھاپے میں صاحب اولاد ہونے پر تعجب 3
رحمت :
رحمت سے مایوس لوگ 1
صفات :
ناپسندیدہ صفات 6
صاحب اولاد ہونا :
صاحب اولاد ہونے کارحمت ہونا 5
گمراہ لوگ :
اُن کی مایوسی 1
گمراہی :
گمراہی کی علامتیں 2
گناہان کبیرہ :6
مایوسی :
رحمت خدا سے مایوسی 6;رحمت خدا سے مایوسی پر سرزنش 6;مایوسی کے موانع 7
ہدایت :
ہدایت کے اثرات 7

273

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ (٥٧)
پھر کہا کہ مگر یہ تو بتایئےہ آپ لوگوں کا مقصد کیاہے _

1_حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے مہمان (فرشتوں)کو پہچاننے کے بعد اُن کے اصلی کام اور آنے کا سبب دریافت کیا_
قال فما خطبکم ا يّها المرسلون
"خطب" کا معنی ہے اہم کام_
2_حضرت ابراہیم (ع) کو صاحب فرزند ہونے کی بشارت دینا ایك فرعی کام تھاجبکہ قوم لوط کاعذاب فرشتوں کا اصلی اور اہم کام تھا_
انا نبشّرك بغلم ...قال فما خطبکم ا يّها المرسلون
یہ کہ حضرت ابراہیم (ع) نے فرشتوں کو پہچاننے اور صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری حاصل کرنے کے بعد اُن کے اصلی کام اور مہم کے بارے میں پوچھا (فما خطبکم)_بعد والی ایت کے مطابق یہ اصلی کام اور مہم، قوم لوط کا عذاب تھا_
3_ فرشتوں کے قو م لوط کو عذاب کے بارے میں اپنی مہم کے اظہار کرنے سے پہلے حضرت ابراہیم (ع) ، اُن کے اصلی کام سے اگا ہ نہیں تھے_
قال فما خطبکم ا يّها المرسلون

4_تمام انبیائے کرام (ع) حتی اُن میں سے اولواالعزم انبیاء (ع) کا علم بھی محدود ہے_
قال فما خطبکم ا یّھا المرسلون
5_بعض ملائکہ، خداوند متعال کے پیام کو پہنچانے اور اُس کے فرمان کو اجراء کرنے والے ہیں_
فما خطبکم ا یّھا المرسلون
6_حضرت ابراہیم(ع) ، جسمانی ، روحی اور نفسانی حالات کے لحاظ سے انسانوں کے درمیان تعلقات کی حیثیت سے دوسرے لوگونہی کی مانند تھے_
ونبّئھم عن ضیف ابرھیم ...قال انا منکم وجلون ...مسّنی الکبر ...قال فما خطبکم ا یّھا المرسلون

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) اور ملائکہ 1;ابراہیم (ع) کا بشر ہونا 6;ابراہیم (ع) کاسوال 1;ابراہیم (ع) کاصاحب فرزند ہونا2;ابراہیم (ع) کاقصہ 1،2،3;ابراہیم (ع) کوبشارت 2;ابراہیم (ع) کی صفات 6;ابراہیم (ع) کے علم کی حدود 3;ابراہیم (ع) کے مہمانوں کی ذمہ داری 1
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کے علم کی حدود 4;اولواالعزم انبیاء (ع) کے علم کی حدود 4
خدا کے رسول :5
خدا کے کارندے :5
قوم لوط:
قوم لوط کاعذاب 2
ملائکہ :
بشارت دینے والے ملائکہ 2;ملائکہ کا کردار 5 ; ملائکہ کی ذمہ داری 2،3;عذاب کے ملائکہ 2

قَالُواْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ (٥٨)
انھوں نے کہا کہ ہم ايك مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں_

1_حضرت ابراہیم (ع) کی جانب سے الہی نمائندوں (فرشتوں)کے اصلی کام کے بارے مینپوچھنے پر ،اُنہوں نے مجرم قوم (قوم لوط) کی ہلاکت کواپنا اصلی کام بتایا_
قال فما خطبکم ا یّھا المرسلون_قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین
2_خداوند متعال کے فرامین کوجاری کرنافرشتوں کی بنیادی ذمہ داری اور فرائض میں سے ہے_
قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین
3_ قوم لوط ،مجرم اور جرائم پیشہ لوگوں پر مشتمل تھي_
قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین_ الّا ء ال لوط
بعد والی ایات کے قرینے سے"قوم مجرمین" سے قوم لوط مراد ہے_
4_جرم اور جرائم سے انسانی معاشروں کی نابودی اور ہلاکت کے اسباب فراہم ہوتے ہیں_
قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین
5_حضرت ابراہیم (ع) ،فرشتوں کے ذریعے پہلے سے ہی قوم لوط کے عذاب کے بارے میں اگاہ ہو گئے تھے_

قال فما خطبکم ...قالواانااُرسلنا الی قوم مّجرمین

ابراہیم (ع) :

ابراہیم (ع) اور قوم لوط کا عذاب 5;ابراہیم (ع) اور ملائکہ 1; ابراہیم (ع) کا سوال 1;ابراہیم (ع) کاعلم 5;ابراہیم (ع) کا قصہ 1
الہی کارندے:2
خدا کے رسول:2
خرابی :
اجتماعی خرابی کے اثرات 4
قوم لوط:
قوم لوط کا عذاب 1;قوم لوط کا فساد پھیلانا3;قوم لوط کا گناہ 3
گناہ :
گناہ کے معاشرتی اثرات 4
گناہگار لوگ:3
معاشرہ :
معاشرتی افات کی شناخت 4;معاشروں کی ہلاکت کا پیش خیمہ 4
ملائکہ :
ملائکہ کا عذاب 1;ملائکہ کی ذمہ داری 2;ملائکہ کی ذمہ داری کے بارے میں سوال 1

إِلاَّ آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ (٥٩)
علاوہ لوط کے گھر والوں کے کہ ان میں کے ہر ایك کو نجات دینے والے ہیں_

1_حضرت لوط (ع) کا خاندان ہر قسم کے جرم اور گناہ سے پاك ومنزہ تھا_
انااُرسلنا الی قوم مّجرمین_الّا ء ال لوط
2_الہی نمائندوں نے حضرت لوط (ع) کے خاندان کو اُن کی قوم کے اوپر نازل ہونے والے عذاب سےنجات دالائي _
انااُرسلنا الی قوم مّجرمین_الّا ء ال لوط انا لمنجّوهم

3_حضرت لوط (ع) کے خاندان کی پاکیزگی اور ہر قسم کے جرم و گناہ سے دوری ،عذاب الہی سے اُن سب کی نجات کا سبب تھا_
انااُرسلنا الی قوم مّجرمین_الّا ء ال لوط انا لمنجّوهم ا جمعین
4_قوم لوط کا جرم اور گناہ اُن کے عذاب اور ہلاکت کا سبب بنا_
قالوانااُرسلنا الی قوم مّجرمین_الّا ء ال لوط انا لمنجّوهم ا جمعین
5_جرم او ر گناہ سے دوری اور پاکی دنیا میں عذاب الہی (عذاب استیصال) سے نجات کا سبب ہے_
انااُرسلنا الی قوم مّجرمین_الّا ء ال لوط انا لمنجّوهم ا جمعین
6_حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت لوط (ع) ایك دوسرے کے ہم عصر تھے_
ونبّئهم عن ضیف ابرهیم ...انااُرسلنا الی قوم مّجرمین_الّا ء ال لوط
7_حضرت ابراہیم (ع) اور حضر ت لوط (ع) دو مختلف قوموں کے درمیان اورایك دوسرے سے زمینی فاصلے پررہتے

تھے_
قال فما خطبكم ...قالوااناأُرسلنا الی قوم مّجرمين_الّا ء ال لوط
8_ہر قوم کا عذاب استيصال فقط اُس قوم کے مجرموں اور گناہگاروں کو شامل ہوتا ہے نہ کہ اس قوم کے پاك و بے گناہ لوگوں کو _
انااُرسلنا الی قوم مّجرمين_الّا ء ال لوط انا لمنجّوھم

ابراہيم (ع) :
تاريخ ابراہيم (ع) 6،7
الھی کا رندے :2
انبياء (ع) :
حضرت ابرہيم (ع) کے ہم عصر انبياء 6،7
پاکيزگي:
پاکيزگی کے اثرات 2
خدا کے رسول :5
خرابی :
خرابی سے اجتناب کے اثرات 5
عذاب :
عذاب استيصال سے نجات 5;عذاب استيصال کے مستحق لوگ 8;عذاب سے نجات 2;عذاب سے نجات کے اسباب 3،5
قوم ابراہيم (ع) :7
قوم لوط :7

قوم لوط کی تاريخ 4;قوم لوط کی ہلاکت کے اسباب 4;قوم لوط کے عذاب کے اسباب 4;قوم لوط کے فساد پھيلانے کے اثرات 4;قوم لوط کے گناہ کے اثرات 4
گناہ :
گناہ سے اجتناب کے اثرات 5
گناہگار لوگ:
اُن کاعذاب 8
لوط (ع) :
تاريخ لوط(ع) 6،7; خاندان لوط(ع) اور گناہ1;خاندان لوط (ع) کو پاك قرار ديا جانا 1،3;خاندان لوط(ع) کی پاکيزگی 3;خاندان لوط(ع) کی نجات2خاندان لوط(ع) کی نجات کے اسباب 3
مفسدين :
مفسدين کاعذاب 8
ملائکہ :
ملائکہ کا کردار 2

إِلاَّ امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ (٦٠)
علاوہ ان کی بيوی کے کہ اس کے لئے ہم نے طے کردياہے کہ وہ عذاب ميں رہ جانے والوں ميں سے ہوگي_

1_حضرت لوط (ع) کی بيوي، قوم لوط کے مجرمين اور عذاب الہی ميں گرفتار ہونے والوں ميں سے تھی _
الّا ء ال لوط انا لمنجّوھم ...الّا امرا تہ

2_ خداوند متعال كى تقدير اور حكم سے حضرت لوط (ع) كى بيوى كا قوم لوط كے عذاب ميں گرفتارشده لوگوں ميں ره جانا_
الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين
اس ميں كوئي شك نہيں كہ تمام مقدرات خدا كے ہاته ميں ہيں اور تقدير كا فرشتوں كے ساته منسوب ہونا(قدرنا)شايد اس لئے ہو كہ وه اس تقدير كے اجرا كرنے والے تهے_
3_فقط پاكيزه لوگوں سے رشتہ دارى كا تعلق عذاب الہى

اور بُرائي كے نتائج سے نجات كا سبب نہيں بن سكے گا_
الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين
4_ انسان اپنے اجتماعى ماحول اور موثر علل واسباب كے مقابلے ميں مجبور نہيں بلكہ اپنى سرنوشت كے تعين ميں خود مختار ہے_
الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين
خداوند متعال نے حضرت لوط (ع) كى بيوى كو لوط كى بد كار قوم كے ساته ہم نشينى اختيار كرنے كى وجہ سے عذاب ميں گرفتار كيا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت لوط (ع) كى بيوى بد كاروں كى ہم نشينى اختيار كرنے يا نہ كرنے ميں مختار تهى اوروه اپنے اپ كو الوده ہونے سے بچا سكتى تهى _ورنہ اُس كا عذاب غير معقول ہوتا كہ جو حكمت خدا وند سے بعيد ہے
5_قوم لوط كى سر زمين ميں ہى اُن پر عذاب الہى نازل كيا گيا ہے_
الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين
(غابر ين كے مفرد) "غابر" كا لغوى معنى ، باقى اور بچ جانے والا ہے اور باقى ره جانے والوں سے مراد، لوط كے عام لوگ ہيں سوائے ال لوط كے_كہ جو شہر ميں ره گئے تهے اور عذاب الہى نے اُن كو اليا تها_
6_فرشتے ،خداوند متعال كے اوامر اور مقدرات كو انجام دينے اور اجرا كرنے والے ہيں _
الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين
اس ميں كو ئي شك نہيں كہ امور كى تقدير خدا وند متعال كے ہاته ميں ہے اس كے باوجود خداوند متعال اس كى نسبت فرشتوں كى طرف دے رہا ہے(قالوا ___قدرنا)اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ فرشتے الہى اوامر اور مقدرات كے انجام دينے اور اُنہيں اجرا كرنے والے ہيں_
7_پاكيزه لوگوں كے گهرانے ميں بهى كفر و نفاق اور حق ناپذيرى و بُرائي كے نفوذ كا امكان _
الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين
8_بيوى ،مرد كى ال و خاندان كا جز ہے_
ء ال لوط ...الّا امرا تہ
9_صرف پاكيزه لوگوں كے ساته رشتہ دارى كا تعلق ركهنا ،پاكى اور اچهائي كى دليل نہيں_
الّا ء ال لوط انا لمنجّو هم ...الّا امرا تہ قدّرنا انها لمن الغبرين

الله تعالى :
الله تعالى كے اوامر 2;الله تعالى كے اوامر كو اجرا كرنے والے 6;الله تعالى كے مقدرات2
انسان :
انسان كا اختيار 4

پاكيزه لوگ :
اُن كے ساته رشتہ دارى كا كردار 3;اُن كے ساته رشتہ دارى كے اثرات9;اُن كے گهرانے كى حق ناپذيرى كا امكان 7;اُن كے گهرانے ميں بُرائي كا امكان 7;اُن كے گهرانے مينكفر كا امكان7

پاكيزگي:
پاكيزگى كى علامتيں 9
جبر و اختيار :4
خدا كے كارندے :6
سر زمينيں :
قوم لوط كى سر زمين پر عذاب 5
شريك حيات :
شريك حيات كى خاندانى حيثيت 8
عاقبت:
عاقبت پر اثرا نداز ہونے والے عوامل 4
عذاب :
اہل عذاب 1،2
قوم لوط:
قوم لوط كا عذاب 2;قوم لوط كى تاريخ 1،5;قوم لوط كے عذاب كا مكان 5
گھرانہ :
گھرانے كى حدود 8
لوط (ع) :
لوط (ع) كى بيوى كا عذاب1;لوط (ع) كى بيوى كا گناه 1; لوط (ع) كى بيوى كے عذاب كا سر چشمہ 2;لوط (ع) كى بيوى كے عذاب كى تقدير 2
ملائكہ :
ملائكہ كا كردار 6

فَلَمَّا جَاء آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ (٦٠)
پھر جب فرشتے آل لوط كے پاس آئے _

1_قوم لوط كے عذاب پر مامور فرشتے، مہمان كى حيثيت سے حضرت لوط(ع) كے خاندان كے پاس ائے_
ونبّئهم عن ضيف ابرهيم ...فما خطبكم ا يّهاالمرسلون ...فلمّا جاء ء ال لوط

المرسلون
"المرسلون"ميں الف و لام عہد ذكرى كے لئے ہے اور اُن انے والوں كى طرف اشاره ہے كہ جو حضرت ابراہيم (ع) كے پاس ائے تھے اور جنہوں نے قوم لوط كے عذاب كا تذكره كيا تھا (قال فما خطبكم ا يّها المرسلون)ايت 57) اور اس سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ حضرت ابراہيم (ع) كے مہمان حضرت لوط (ع) كے پاس بھى ائے تھے _ياد رہے كہ ايت 68 بھى اسى نكتے كى تائيدكرتى ہے_
2_حضرت لوط (ع) كا خاندان ،خداوند متعال كى خصوصى عنايت اور توجہ سے بہره مند تھا_
فلمّا جاء ء ال لوط المرسلون
نہ فقط خود حضرت لوط(ع) بلكہ ان كے خاندان كے پاس فرشتوں كا مہمان كى حيثيت سے انا،اُن كے خاندان پر خدا كى خصوصى عنايت و توجہ اور اُن كے بلند مقام و مرتبے كى نشاندہى كرتا ہے_

لطف خدا :
لطف خدا جن كے شامل حال ہے2
لوط (ع) :

لوط (ع) کا قصہ 1; لوط (ع) کے مہمان 1;لوط (ع) کے خاندان ; پرملائکہ کا داخل ہونا 1;لوط (ع) کے خاندان کے فضائل2
ملائکہ :
عذاب کے ملائکہ 1

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ (٦٢)
اور لوط نے کہا کہ تم تو اجنبی قسم کے لوگ معلوم ہوتے ہو_

1_فرشتے، حضرت لوط (ع) کے پاس گروہ کی صورت اور اجنبی مردوں کی شکل میں ائے تھے_
قال انکم قوم منکرون
" قوم " لغوی لحاظ سے مردوں کے ایك گروہ کو کہتے ہیں (مفردات راغب)"انکم " اور "منکرون" کی ضمیروں کا جمع مذکر کی صورت میں انا ،مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے_
2_حضرت لوط (ع) نے اپنے پاس فرشتوں کے انے کے بعد اُن سے اپنا تعارف کرانے کا تقاضا کیا _

281
قال انکم قوم منکرون
مندرجہ بالا عبارت اگر چہ ایك قسم کی خبر ہے لیکن اپنا تعارف کرانے کی درخواست کے بارے میں ایك کنایہ ہے _بعد والی ایت میں ملائکہ کا جو جواب ایا ہے اُس سے بھی اسی مطلب کی تائید ہوتی ہے_
3_حضرت لو ط (ع) کا علم محدود تھا_
قال انکم قوم منکرون
4_ حضرت لوط (ع) کے ساتھ فرشتوں کی براہ راست گفتگو_
قال انکم قوم منکرون _قالو
5_فرشتوں کے لئے جسمانی صورت اور انسان کیلئے
قابل رئویت شکل میں ظاہر ہونے کا امکان _
قال انکم قوم منکرون

لوط (ع) :
حضرت لوط (ع) اور ملائکہ 2;حضرت لوط (ع) پر ملائکہ کے وارد ہونے کی کیفیت 1;حضرت لوط (ع) کا قصہ 1 ،
2;حضرت لوط (ع) کے پاس ملائکہ کا انا 2; حضرت لوط (ع) کے تقاضے 2;حضرت لوط (ع) کے ساتھ ملائکہ کی گفتگو
4; حضرت لوط (ع) کے علم کی حدود 3;حضرت لوط (ع) کے مہمان 1
ملائکہ :
ملائکہ کا تجسم 1،5;ملائکہ کی رئویت 5

قَالُواْ بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُواْ فِيهِ يَمْتَرُونَ (٦٣)
تو انھوں نے کہا ہم وہ عذاب لے کر آئے ہیں جس میں آپ کی قوم شك کیا کرتی تھی _

1_ قوم لوط پر خدا کے عذاب (استیصال)کے نزول کے یقینی ہونے اور اُس کے مقررہ وقت کے اپہنچنے کا پیغام، حضرت لوط (ع) تك فرشتوں کے ذریعے پہنچایا گیا _
قالوا بل جئنك بما کانوا فیہ یمترون
2_حضرت لوط (ع) ، جب اپنے پاس انے والے فرشتوں کوپہچان نہ سکے تو فرشتوننے اپنے اپ کو الہی نمائندوں کی حیثیت سے تعارف کرایا_
قال انکم قوم منکرون _قالوا بل جئنك بما کانو

3_حضرت لوط (ع) نے اپنى قوم پر عذاب الہى كے انے سے پہلے ہى اُسے اس قسم كى عاقبت كے بارے ميں خبر دار كيا ہوا تھا_
قالوا بل جئنك بما كانوا فيہ يمترون
جملہ "بما كانوا فيہ يمترون" ميں " ما " سے عذاب مراد ہے _بنا بريں عذاب الہى كے بارے ميں قوم لوط كا شك و ترديد اس بات كو ظاہر كرتا ہے أنہيں عذاب الہى كے بارے ميں خبردار كيا گيا تھا اور كافى حد تك أن پراتمام حجت كر دى گئي تھي_
4_قوم لوط ،اپنے اوپر عذاب الہى كے بارے ميں حضرت لوط (ع) كے خبردار كيے جانے كے متعلق ہميشہ شك وترديد ميں رہتى تھى اور اس پر ايمان نہيں ركھتى تھي_
قالوا بل جئنك بما كانوا فيہ يمترون
5_ الہى وعدوں اور انبياء كرام (ع) كى دعوت كو قبول نہ كرنے اور اُس ميں مسلسل شك و ترديد ميں رہنے كا نتيجہ عذاب الہى ہے_
قالوا بل جئنك بما كانوا فيہ يمترون
فعل مضارع "يمترون"سے پہلے فعل "كانوا" كا انا، مطلب كے استمرار پر دلالت كرتا ہے_
6_فرشتے، قوم لوط پر عذاب الہى كے حكم كو اجرا كرنے والے تھے_
قالوا بل جئنك بما كانوا فيہ يمترون
7_اُمتوں پر اتمام حجت كے بعد خدا كا عذاب ، (استيصال) نازل ہوتا ہے_
قالوا بل جئنك بما كانوا فيہ يمترون
8_ قوم لوط پر خدا كا عذاب (استيصال)، حضرت لوط (ع) كى جانب سے أن پر اتمام حجت كے بعد نازل ہوا تھا _
قالوا بل جئنك بما كانوا فيہ يمترون
9_" قال ا بوجعفر(ع) فى قولہ:"قالوا بل جئناك بما كانوا فيہ يمترون": "قالوا بل جئناك بما كانوا فيہ "قومك من عذاب الله "يمترون" ...;(1)حضرت امام محمد باقر عليہ السلام سے منقول ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا:خدا كے فرشتوں نے كہا : (ہم قوم ناشناس نہيں ہيں)بلكہ ہم اپ(ع) كے پاس ائے ہيں تاكہ عذاب الہى كو لائيں جس ميں اپ (ع) كى قوم شك و ترديدكر رہى ہے_

الله تعالى :
الله تعالى كے عذابوں كا ضابطے و قاعدے كے مطابق ہونا 8،7;الله تعالى كے وعدوں ميں شك كے اثرات 5
....

1)علل الشرائع ،ص549،ح4،ب 340;نور الثقلين ،ج 2، ص 383 ،ح165_

انبياء :
انبياء (ع) كو جھٹلانے كے اثرات 5
خدا كے رسول :9
روايت :9
عذاب :
اہل عذاب پر اتمام حجت 7;عذاب استيصال 8،7;عذاب كے اسباب 5
قوم لوط :
عذاب قوم لوط 6;قوم لوط پر اتمام حجت 8;قوم لوط كا شك 9،4;قوم لوط كو ڈرايا جانا3،4;قوم لوط كے عذاب كا ابلاغ 1;قوم لوط كے عذاب كى حتميت 1
لوط (ع) :
حضرت لوط پر اتمام حجت 8،3; حضرت لوط (ع) كا قصہ 3،2،1;حضرت لوط كے انذار 4; حضرت لوط كے پاس ملائكہ

كا انا2;لوط كے ڈرائے جانے ميں شك 4
ملائكہ :
ملائكہ اور لوط (ع) 1،2;ملائكہ كا عذاب 1،2 ،6، 9; ملائكہ كى ذمہ دارى 6

وَأَتَيْنَاكَ بَالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (٦٤)
اب ہم وہ برحق عذاب لے كر آئے ہيں اور ہم بالكل سچے ہيں _

1_حضرت لوط (ع) كے حضور فرشتوں كاقوم لوط پرقطعى طور پر عذاب(استيصال) نازل ہونے كى تاكيد كرنا_
وا تينك بالحقّ وانا لصدقون
"بالحق" برحق اور سچى خبركو كہتے ہيں_اور اس خبر حق سے عذاب الہى مراد ہے_
2_حضرت لوط (ع) كے پاس انے والے فرشتے ايك بر حق پيغام اور قابل تحقق حكم لےكر ائے تھے_
وا تينك بالحقّ وانا لصدقون
ايت كا ذيل كہ جو سچائي كى تاكيد ہے، اس بات كا قرينہ ہے كہ" بالحق " سے برحق خبر و پيغام مرادہے_
3_قوم لوط كا عذاب ،حق كى بنياد پر تھا_
وا تينك بالحقّ

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب "بالحق " سے عذاب مراد ہو اور عذاب كے بارے ميں "حق "كى تعبير لانا،ہو سكتا ہے مذكورہ بالا نكتے كى طرف اشارہ ہو_

خدا كے كارندے:2
قوم لوط :
قوم لوط كے عذاب كا حتمى ہونا 1;قوم لوط كے عذاب كى حقانيت 3
لوط (ع) :
حضرت لوط (ع) كا قصہ 1;ملائكہ كا حضرت لوط (ع) كے پاس انا 2
ملائكہ :
عذاب كے ملائكہ 1،2;ملائكہ اور حضرت لوط (ع) 1 ; ملائكہ كى ذمہ داري2

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُواْ حَيْثُ تُؤْمَرُونَ (٦٥)
آپ رات اپنے اہل كولے كر نكل جائيں اور خود پيچھے پيچھے سب كى نگرانى كرتے چليں اور كوئي پيچھے كى طرف مڑ كر بھى نہ ديكھے اور جدھر كا حكم ديا گياہے سب ادھر ہى چلے جائيں _

1_فرشتوں نے حضرت لوط (ع) سے كہا كہ وہ عذاب الہى سے نجات پانے كى خاطر رات كا كچھ حصہ گذرنے كے بعد اپنے خاندان كو شہر سے نكال كر لے جائيں_
فاسر باهلك بقطع من اليل
2_حضرت لوط (ع) كوعذاب الہى سے محفوظ رہنے كے لئے اپنى نگرانى ميں اپنے خاندان كو شہر سے نكالنے پر

285

مامور کیا گیا_

فاسر باهلك ___ واتبع ادبرهُم

ہوسکتا اپنے خاندان کے پیچھے چلنے (واتبع ادبرهُم)سے اُن کو اپنی نگرانی میں نکالنا مراد ہو کہ مبادا کو ئي شہر کی جانب دوبارہ لوٹ نہ ائے اور شہر سے نکلنے پر راضی نہ ہو _بعد والا جملہ (ولا یلتفت منکم___) بھی اس بات کی تائید کر رہا ہے_

3_حضرت لوط (ع) کو مامور کیا گیا کہ وہ اپنے خاندان کو شہر سے نکالنے کے ساتھ ساتھ خود بھی اُن کے پیچھے چل پڑیں _

فاسر باهلك___ واتبع ادبرهُم

4_خداوند متعال نے حضرت لوط (ع) اور اُن کے خاندان کوعذاب کے خطر ے سے دوچار شہر کی طرف واپس لوٹنے سے منع کیا _

فاسر باهلك___ ولا یلتفت منکم واحد

شہر سے نکلنے کے فرمان (فاسر باهلك) کے قرینے سے ،ایت میں التفات اور توجہ سے مراد ایسے شہر کی طرف واپس پلٹنا ہے کہ جہاں وہ لوگ ساکن تھے_

5_حضرت لوط (ع) اور اُن کاپورا خاندان ایك ساتھ شہرسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل وخفیہ طریقے اور سرعت کے ساتھ نکلا تھا_

فاسر باهلك بقطع من الیل ___ وامضُو ا حیث تومرون

اپنے خاندان کے شہر سے نکلنے کے دوران حضرت لوط (ع) کی اُن پر نظارت (واتبع ادبرهُم) سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایك محدود وقت (بقطع من الیل) میں اکٹھے اور سرعت کے ساتھ نکلے تھے _اور رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد نکلنا ظاہر کرتا ہے کہ اُن کا یہ عمل خفیہ تھا_

6_حضرت لوط (ع) اور اُن کا خاندان مامور تھا کہ وہ فقط اُسی مقام کی طرف چلیں جو اُن کے لئے تعیین کیا گیا تھا لہذا وہ کسی دوسرے مقام کو انتخاب کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے_

فاسر باهلك ___ وامضُو ا حیث تومرون

7_قوم لوط کا عذاب، شہر میں ساکن تمام لوگوں کو شامل تھا_

فاسر باهلك ___ وامضُو ا حیث تومرون

یہ کہ حضرت لوط (ع) کو اپنے خاندان کو شہر سے نکالنے پر مامور کیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی شہر میں رہتا وہ عذاب الہی سے دو چار ہو جاتا_

8_قوم لوط کا عذاب ،غفلت کی حالت میں اور اُن کی اطلاع کے بغیر تھا _

فاسر باهلك ___ ولا یلتفت منکم احد

یہ کہ ملائکہ نے حضرت لوط (ع) سے تقاضا کیا کہ وہ اپنے خاندان کو شہر سے رات کے وقت نکال کر لے جائیں اور اُن کی نگرانی کریں تاکہ اُن میں سے کوئي بھی واپس نہ لوٹے _یہ شاید اس لئے تھا کہ قوم لوط میں سے کسی کو نزول عذاب کا پتہ نہ

286

چلے_

9_عذاب الہی کے مستحقین کے ساتھ رہنا، انسان کو اُنہی کے عذاب میں گرفتار ہونے کے خطر ے سے دوچار کر دیتا ہے_

فاسر باهلك___ولا یلتفت منکم احد

مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر اخذ کیا گیا ہے کہ واپس نہ لوٹنے کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سرزمین قوم لوط میں انے والے عذاب میں گرفتار ہونے سے بچا جائے_

10_"قال ا بوجعفر(ع) : ..."فلما جاء ال لوط المرسلون" ...قالوا ..."فا سر با هلك" یالوط اذا مضی لك من یومك هذا سبعة ا یام

ولياليها(بقطع من الليل" اذا مضى نصف الليل " ... وامضوا) من تلك الليلة "حيث تو مرون" ...;(1)حضرت امام محمد باقر عليہ السلام نے فرمايا:جب خدا كے فرشتے خاندان لوط (ع) كے پاس ائے تو اُنہوں نے كہا:___اے لوط (ع) اج سے سات دن رات گذرنے كے بعد ادھى رات كے وقت تم اپنے خاندان كو اس سر زمين سے نكال كر لے جائو ...اور اُس رات تمہيں جہاں كا حكم دياگيا ہے وہاں چلے جائو ..."

11_ "عن ا بى جعفر(ع): ... ان الله تعالى لمّا ا راد عذابهم(قوم لوط) ...بعث اليهم ملائكة ...وقالوااللوط: ا سربا هلك من هذه القرية الليلة ... فلمّا انتصف الليل سار لوط ببناته ...;(2)حضرت امام باقر عليہ السلام سے منقو ل ہے كہ اپ (ع) نے فرمايا:"جب خداوند متعال نے قوم لوط كے عذاب كا ارادہ كيا تو فرشتوں كو اُن كى جانب بهيجا ... اُنہوں نے حضرت لوط (ع) سے كہا :اج رات اپنے گهرانے كو اس علاقے سے نكال كر لے جائو ...جب ادھى رات ہو گئي تو اپ (ع) اپنى لڑكيوں كے ساتھ اس علاقے سے نكل گئے ..."

الله تعالى :

الله تعالى كے نواہى 4

روايت :11،10

سر زمين :

قوم لوط كى سر زمين سے ہجرت 1،3

عذاب :

عذاب كا پيش خيمہ 9;عذاب سے نجات 1،2، 3; اہل عذاب كے ساتھ ہم نشينى 9

....

1)علل الشرائع ،ص549،ح4،ب 340; نور الثقلين ،ج2،ص383،ح165_
2) علل الشرائع ،ص550،ح5،ب 340; نور الثقلين ، ج2،ص384،ح166_

قوم لوط :

قوم لوط كى تاريخ 7،8;قوم لوط كا عذاب 10، 11; قوم لوط كى غفلت 8;قوم لوط كے عذاب كى وسعت 7;قوم لوط كے عذاب كى خصوصيات 8

لوط (ع) :

حضرت لوط(ع) كاقصہ 1،2، 3، 4، 5، 6، 10 ،11 ; حضرت لوط (ع) كے گهرانے كو نہى 4; حضرت لوط (ع) كو نہى 4;حضرت لوط(ع) كى رات كے وقت ہجرت 1، 3،10،11;حضرت لوط (ع) كى ذمہ دارى 2،3،6; حضرت لوط (ع) كى نجات 3;حضرت لوط (ع) كى نظارت 2 ;حضرت لوط (ع) كى ہجرت كا راستہ 6 ، 10;حضرت لوط(ع) كے گهرانے كى نجات 1،حضرت لوط (ع) كى ہجرت كى كيفيت 5;حضرت لوط (ع) كے گهرانے كى امنيت 2;حضرت لوط (ع) كے گهرانے كى ذمہ دارى 6 ; حضرت لوط (ع) كے گهرانے كى رات كو ہجرت 1،2، 3 ، 10،11;حضرت لوط (ع) كے گهرانے كى ہجرت كى كيفيت 5;حضرت لوط (ع) كے گهرانے كى ہجرت كا راستہ 6،10

ملائكہ :

ملائكہ كے تقاضے 1;عذاب كے ملائكہ 1

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَؤُلاء مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ (٦٦)

اور ہم نے اس امر كا فيصلہ كرلياہے كہ صبح ہوتے ہى اس قوم كى جڑيں تك كاٹ دى جائيں گى _

1_خداوند متعال نے حضرت لوط (ع) كو پہلے سے ہى اُن كى قوم پر عذاب نازل كرنے كے فيصلے سے اگاہ كر ديا تها_

وقضينا اليہ ذلك الا مر

" قضينا "كا " الى " كى طرف متعدى ہونا ، "اوحينا " كا معنى ديتا ہے _بنابريں جملہ "وقضينا اليہ ذلك الا مر"كا معنى يہ ہو

جائے گا :ہم نے اس امر(عذاب) کو اُس (لوط(ع)) کی طرف وحی کیا اور اُسے اس سے اگاہ کیا_
2_قوم لوط کا عذاب ،بہت ہی خوفناك اور شدید عذاب تھا_
وقضينا اليہ ذلك الا مر ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين

جملہ "وقضينا اليہ ذلك الا مر" کا مبہم صورت میں انا اور اُس کا جملہ "ا ن دابر ..." کے ذریعے تفسیر کرنا، اسی طرح کلمہ "ذلك"کہ جو دور کے لئے اشارہ ہے ،مندرجہ بالا مطلب کی حکایت کرتا ہے_
3_قوم لوط کی نسل ،عذاب الہی کے ذریعے قطع اور ختم ہو گئي تھي_
وقضينا ... ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين
"دابر"کا معنی اخر ہے _(مفردات راغب) اور جملہ "دابر هولاء مقطوع"سے قوم لوط کے اخری فرد کا نابود ہونا مراد ہے_کہ جو طبعاً اُن کی نسل کے قطع ہو جانے پر دلالت کرتا ہے_
4_قوم لوط کی ہلاکت اور عذاب ،صبح کے وقت وقوع پذیر ہوا تھا_
ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين
5_معاشرے میں جرم و جنایت کا پھیل جانااُس کے انحطاط اور زوال کا باعث بنتا ہے_
انا اُرسلنا الى قوم مجرمين ... ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين
یہ کہ قوم لوط کے لئے عذاب لانے والے ملا ئکہ، حضرت لوط (ع) کو بتاتے ہیں کہ"ا ن دابر هو لاء مقطوع مصبحين"یعنی اس قوم کی نسل قطع ہو جائے گي_اور وہ یہ نہیں کہتے کہ گناہگاروں کی نسل قطع ہو گی _اسی طرح بعد والی ایت میں تمام اہل شہر کے "انے"کی خبر دی جارہی ہے (وجاء ا هل المدينة)اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم لوط کے تمام لوگ گناہ سے الودہ تھے _نیز اُن کے بارے میں "مجرم "کی تعبیر اور حضرت لوط (ع) کی بیوی کے علاوہ اُن کے پورے خاندان کی نجات بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے_
6_خداوند متعال گناہ اور بُرائیوں میں ڈوبے ہوئے معاشروں کو نابود کر کے انسانی معاشروں کی حالت اور اُن کے دوام کوتہ وبالا کر دیتا ہے_
انا اُرسلنا الى قوم مجرمين ...وقضينا ... ا ن دابر هو لاء مقطوع

اجتماعی تحولات:
اُن کا سر چشمہ 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال 6;اللہ تعالی کے مقدرات 1
حضرت لوط (ع) :
حضرت لوط (ع) کے علم کا سر چشمہ 1
ظلم :
ظلم پھیلنے کے اثرات 5;ظلم کے اجتماعی اثرات 5
عذاب :
صبح کے وقت عذاب 4;عذاب کے مراتب 2
قضا و قدر :1

قوم لوط :
قوم لوط کی تاریخ 3،4;قوم لوط کی نسل کا قطع ہوجانا 3;قوم لوط کے عذاب کی شدت 2;قوم لوط کے عذاب کی تقدیر 1;قوم لوط کے عذاب کا وقت 4; قوم لوط کے عذاب کی خصوصیات 2،3
گناہ :
گناہ پھیلنے کے اثرات 5;گناہ کے اجتماعی اثرات 5

معاشرہ:
اجتماعی افات کی شناخت 5;بُرے معاشروں کی ہلاکت6معاشروں کے انحطاط کے عوامل 5 ; معاشروں کے انقراض کا سر چشمہ 6

وَجَاء أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ (٦٧)
اور ادھر شہر والے نئے مہمانوں کو دیکھ کر خوشیاں مناتے ہوئے آگئے _

1_قوم لوط کے لوگ ،حضرت لوط (ع) کے گھر مہمانوں کی امد سے اگاہ ہونے کے بعد خوشیاں مناتے ہوئے اُن کے گھر کی طرف دوڑ پڑے_
وجاء ا هل المدينة يستبشرون
2_حضرت لوط (ع) کے زمانے میں شہر اور شہری تمدن کا موجود ہونا _
وجاء ا هل المدينة
3_قوم لوط ،جنسی انحرافات (لواط اور ہم جنس پرستی) کو اچھا سمجھتی تھی اور اُن کی طرف بہت شدید رجحان رکھتی تھی _
وجاء ا هل المدينة يستبشرون
حضرت لوط (ع) کے مہمانوں کی امد کا سن کر قوم لوط کا خوشیاں منانا اور خوشی کا اظہار کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ جنسی تجاوز سے خوش ہوتے تھے اور اُسے ايك اچھاعمل جانتے تھے _یاد رہے کہ سورہ "ھود" کی ایت 78 نیز بعد والی ایا ت (68،69 ،71) میں جو اشارے موجود ہیں،ان کے مطابق وہ جنسی انحراف سے الودہ قوم تھي_
4_جنسی انحرافات (لواط اور ہم جنس پرستي)قوم لوط کے درمیان رائج اور عام فعل تھا_
وجاء ا هل المدينة يستبشرون
" ا هل المدينة "کے انے کی تصریح کہ جو سب لوگوں کو شامل ہے سے مذکورہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے _

تمدن :
تاریخ تمدن 2
حضرت لوط (ع) :
حضرت لوط کا قصہ 1;حضرت لوط (ع) کے دوران کا تمدن 2;حضرت لوط ے دوران کی شہر ی زندگي2
قوم لوط :
قوم لوط اورملائکہ 1;قوم لوط کا جنسی انحراف 3 ، 4 ; قوم لوط کی بصیرت 3 ; قوم لوط کی تاریخ 3 ،4;قوم لوط کی خوشي1;قوم لوط کے رجحانات 3; قوم لوط اور حضرت لوط (ع) کے مہمان 1;قوم لوط میں لواط 3، 4 ; قوم لوط میں ہم جنس پرستی 3،4

قَالَ إِنَّ هَؤُلاء ضَيْفِي فَلاَ تَفْضَحُونِ (٦٨)
لوط نے کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں خبردار ہمیں بدنام نہ کرنا_

1_حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کی طرف سے اپنے مہمانوں کو خطرے میں دیکھ کر اُنہیں اپنے مہمانوں کوہر قسم کا ضرر پہنچانے سے روکا_
وجاء ا هل المدينة يستبشرون_قال ان هو لاء ضيفی فلا تفضحون
2_ہر قسم کے خطرے اور تجاوز سے مہمانوں کی حفاظت کرنا اور اُن کی حرمت کا خیال رکھنا ايك ضروری اور لازمی امر ہے_
قال ان هو لاء ضيفی فلا تفضحون

یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کواپنے مہمانوں کو ضرر پہنچانے سے روکنے کے لئے اُن کے مہمان ہونے کی یاد دہانی کرائي _اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذکیا جا سکتا ہے_

3_مہمان کااحترام اور اُس کی حرمت کا خیال رکھنا ،قوم لوط کے درمیان رائج رسوم میں سے تھا_

قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں پر لوگوں کے تجاوز کو روکنے کے لئے اُنہیں "مہمانوں" کے عنوان سے پکارا ہے اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ وہ لوگ مہمانوں کے احترام کی رسم سے اشنا تھے_

4_مہان کی بے حرمتی اور اہانت ،درحقیقت میزبان کی بے حرمتی و اہانت ہے_

قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

حضرت لوط (ع) کاجملہ" فلا تفضحون" (یعنی مجھے شرمندہ نہ کرو)کے ذریعے اپنی قوم سے اپنے مہمانوں کی ہتك حرمت سے پرہیز کرنے کی درخواست کرنا،مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہے_

5_قوم لوط کاحضرت لوط (ع) کے مہمانوں کے ساتھ رویّہ ، توہین امیزاور بے عزتی پر مبنی تھا_

قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

6_دوسروں کے مہمانوں کے ساتھ بے احترامی کا رویہ اختیار کرنا، ایك ناپسندیدہ اور ممنوع فعل ہے_

قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

7_حضرت لوط (ع) اپنے مہمانوں کے بارے میں اپنی قوم کی بُری نیت اور تجاوز کے ارادے سے اگاہ تھے جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان تھے_

قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

حضرت لوط (ع) کے گھر پر لوگوں کے اکٹھے ہوجانے کے بعد حضرت کا اُن کو بغیر کسی وضاحت کے ،شرم اور فعل ا نجام دینے سے روکنا، اس نکتے کی حکایت کرتا ہے کہ حضرت لوط (ع) اُن کے قصد وارادے سے باخبر تھے_

8_لواط اور ہم جنس پرستی جیسا شنیع اور ناپسندیدہ فعل ، رسوائي اور شرمساری کا باعث ہے_

قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

9_حضرت لوط (ع) اپنی قوم کی جانب سے بُرے ارادے کے ظاہرہونے تك فرشتوں سے نااگاہ تھے_

وجاء ا ھل المدینة یستبشرون_قال ان ھو لاء ضیفی فلا تفضحون

یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کی جانب سے مہمانوں کے ساتھ زیادتی کا خطرہ محسوس کرتے ہی پریشانی کے عالم میں فرشتوں کو مہمان کے طور پر متعارف کرایا ہے _اس سے ظاہر ہوتا ہے اپ (ع) اس وقت تك فرشتوں کو نہیں پہچان سکے تھے_

حضرت لوط (ع) :

حضرت لوط (ع) اور ملائکہ 9;حضرت لوط (ع) کاعلم 7 ; حضرت لوط (ع) کا قصہ 1، 5، 9;حضرت لوط (ع) کی پریشانی 7; حضرت لوط(ع) کے علم کی حدود 9 ; حضرت لوط (ع) کے مہمانوں کی توہین 5;حضرت لوط(ع) کے نواہی 1

رسوائي :

رسوائي کے عوامل 8

عمل :

ناپسندیدہ عمل 6

قوم لوط (ع) :

قوم لوط(ع) اور حضرت لوط(ع) کے مہمان 1،5،7;قوم لوط(ع) اور مہمان 3;قوم لوط(ع) کو نہی 1;قوم لوط(ع) کی اہانتیں 5;قوم لوط(ع) کی بُری نیت 7;قوم لوط (ع) کی

رسوم 3

لواط:
لواط کے اثرات 8
معاشرت :
معاشرت کے اداب 6
مہمان:
مہمان کااحترام 3;مہمان کی توہین کرنے پر سر زنش 6;مہمان کی توہین کے اثرات 4; مہمان کے احترام کی اہمیت 2;مہمان کے دفاع کی اہمیت
مہمان نوازی :
مہمان نوازی کے اداب 2
میزبان :
میز بان کی توہین 4
ہم جنس پر ستی :
ہم جنس پر ستی کے اثرات 8

وَاتَّقُوا اللّهَ وَلاَ تُخْزُونِ (٦٩)
اور اللہ سے ڈرو اور رسوائي کا سامان نہ کرو_

1_حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو مہمانوں کے ساتھ زیادتی کرنے پر تقوی الہی اختیار کرنے کی دعوت دي_
واتقوا الله
2_تقوی الہی ،فحشاء کے ارتکاب اور جنسی انحرافات (لواط و ہم جنس پرستی) سے الودہ ہونے سے مانع بنتا ہے_
واتقوا الله
یہ کہ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے تجاوز کا خطرہ دیکھ کر اُنہیں تقوی اختیار کرنے کی دعوت دی ہے اس سے ظاہر ہوتاہے کہ تقوی میں ایسا اثر بھی ہے_
3_حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے تجاوز کا ارادہ دیکھ کر اُنہیں ہر ایسے فعل سے منع کیا ہے جو اُن کی ذلت و خواری کا موجب بنتا ہے_
ولا تخزون
4_تقوی الہی ،دوسروں کے حقوق ضائع کرنے اور اُن کی عزت و ابرو خراب کرنے کے مانع بنتا ہے_

واتقوا الله ولا تخزون
5_ہم جنس پرستی جیسا ناپسندیدہ اور شنیع فعل ،ذلت و خواری کا باعث ہے_
قال ان ہو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون
6_میزبان کا فریضہ ہے کہ وہ دوسروں کے تجاوز کے مقابلے میں مہمان کا دفاع کرے اور اُس کے احترام کی حفاظت کرے_
قال ان ہو لاء ضیفی فلا تفضحون ... واتقوا الله ولا تخزون

7_مہان كى بے حرمتى اور توہين ،درحقيقت ميزبان كى بے حرمتى و اہانت ہے_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ... واتقوا الله و لا تخزون
8_دوسروں كے مہمانوں كى توہين اور بے احترامى ،ايك ناپسنديده اور تقوى سے عارى فعل ہے_
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ... واتقوا الله و لا تخزون
9_اپنى حرمت و ابرو كى حفاظت اور شرافت و عزت كا دفاع ،ايك ضرورى و شائستہ فعل ہے_
قال ... فلا تفضحون ... و لا تخزون
10_اقوام كااچھا يا بُرا كردار اُن كے رہبروں كى سر فرازى يا شرمسارى كا باعث بنتا ہے_
فلما جاء ال لوط المرسلون ...وقضينا اليہ ذلك الا مر ا ن دابر هو لاء مقطوع ...قال ... فلا تفضحون ... و لا تخزون
يہ كہ خداوند متعال كى طرف سے قوم لوط كے عذاب كا اعلان كرنے كے لئے فرشتے حضرت لوط (ع) كے گھر پر ائے تھے اور حضرت لوط (ع) نے اپنى قوم كو شرمندگى كا باعث بننے والے فعل سے منع كيا تھا _اس سے ظاہر ہوتا ہے كہ يہاں حضرت لوط (ع) كواپنے معاشرے كے رہبر كى حيثيت سے ديكھا گيا ہے _
11_اپنى عزت و شرافت اور اپنے مقام و حيثيت كى حفاظت و دفاع ،انسان كى فطرى خصلت ہے_
قال ... فلا تفضحون ... و لا تخزون
يہ كہ حضرت لوط (ع) نے اپنے مہمانوں كو لوگوں كے تجاوز سے بچانے كے لئے اُن سے درخواست كى وہ اس فعل كے ذريعے اُنہيں شرمسار اور ذليل نہ كريں (فلا تفضحون ... و لا تخزون) اس سے معلوم ہوتا ہے متجاوزين بھى اپنى عزت و ابرو كى حفاظت كو خصوصى اہميت ديتے تھے ورنہ حضرت لوط (ع) كا اس قسم كے حربے سے تمسك كرنا كوئي عقلانى فعل نہ ہوتا _

ابرو :
حفظ ابرو كا فطرى ہونا 11;حفظ ابرو كى اہميت 9 ; ہتك ابرو كے موانع 4

اپنا اپ :
اپنے اپ كے دفاع كى اہميت 9
اقوام :
اقوام كے عمل كے اثرات10
انسان :
انسان كى فطريات 11
تقوى :
بے تقوى ہونے كے اثرات 8;تقوى كى دعوت 1 ; تقوى كے اثرات 2،4
جنسى انحراف :
جنسى انحراف كے موانع 2
حضرت لوط (ع) :
حضرت لوط(ع) كاقصہ 1 ، 3;حضرت لوط (ع) كى دعوتيں 1 ; حضرت لوط (ع) كى ذلت سے نہى 3; حضرت لوط (ع) كے مہمان 3;حضرت لوط (ع) كے نواہى 3
حقوق :
حقوق كے ضائع ہونے كے موانع 4
ذلت :
ذلت كے عوامل 5
عمل :
ناپسنديده عمل 8
فحشاء :

فحشاء كے موانع 2
قائدين :
قائدين كى ذلت كے عوامل 10;قائدين كى عزت كے عوامل 10
قوم لوط :
قوم لوط كو دعوت 1;قوم لوط كو نہى 3
معاشرت :
معاشرت كے اداب 6
مہمان :
مہمان كادفاع 6;مہمان كى توہين پر سرزنش 8; مہمان كى توہين كے اثرات7;مہمان كے احترام كى اہميت6
ميزبان :
ميزبان كى توہين 7;ميزبان كى ذمہ دارى 6
ہم جنس پر ستى :
ہم جنس پرستى كے اثرات 5

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ (٧٠)
ان لوگوں نے كہا كہ كيا ہم نے آپ كو سب كے آنے سے منع نہيں كردياتھا_

1_حضرت لوط (ع) كو اجنبى مہمانونكى پذيرائي كرنے اور اُن كى حمايت كرنے كى وجہ سے اپنى قوم كى سرزنش كا سامنا كرنا پڑا_
قال ان هو لاء ضيفي ...قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
2_حضرت لوط (ع) اپنے مہمانوں كے دفاع كى خاطر اپنى قوم كے اعتراض كا نشانہ بنے _
قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
3_حضرت لوط (ع) كى قوم نے اُنہيں ہر قسم كے اجنبى مہمان كى پذيرائي اور حمايت كرنے سے منع اور خبردار كيا ہوا تھا_
قال ان هو لاء ضيفي ... قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
4_قوم لوط نے حضرت لوط (ع) كى جانب سے اپنى قوم
كوابرو ريزى سے اجتناب كرنے كى درخواست كے جواب ميں خود اپ(ع) ہى كو اصلى قصور وار ٹھرايا _
فلا تفضحون ... ولا تخزون_قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
يہ كہ قوم لوط نے اپ (ع) كى جانب سے ابرو ريزى نہ كرنے پر مبنى درخواست كے جواب مينكہا:ہم نے تجھے پہلے سے ہر قسم كے اجنبى مہمان كى پذيرائي كرنے سے منع كيا ہوا تھا ،اس سے يہ نكتہ اخذ ہوتا ہے كہ وہ لوگ اس طرح كى باتيں كر كے خود حضرت لوط (ع) ہى كو اصلى قصووار ٹھرانا چاہتے تھے_
5_قوم لوط ،حضرت لوط (ع) كو دوسرى قوموں سے روابط و تعلقات قائم كرنے سے منع اور خبردار كرتى تھى _
قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
6_حضرت لوط (ع) كے گھر مينمختلف علاقوں ،شہروں اور گونانگوں اقوام كے لوگوں كا انا جانا تھا_

قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
"عالم " كا معنى تمام مخلوق يا مخلوقات كا ايك گروہ ہے _دنيا كى تمام موجودات و اصناف كو شامل كرنے اور استغراق كا معنى بيان كرنے كى خاطر اُسے جمع كے صيغے (عالمين) كے ساتھ لايا گيا ہے اور اس ايت ميں اس سے دور و نزديك كے تمام قبائل واقوام كے سب لوگ مرادہيں_

7_اپنی قوم کے درمیان حضرت لوط (ع) کی حیثیت کمزور تھی اور وہ لوگ اپ (ع) کے بارے میں گستاخی کرتے تھے_
قالوا ا و لم ننهك عن العلمين
یہ کہ قوم لوط نے اپ (ع) کو دوسروں سے روابط برقرار کرنے سے منع کیا ہواتھا اور جب اپ (ع) نے اس نہی کی خلاف ورزی کی تو وہ اپنی قوم کے عتاب واعتراض کا نشانہ بنے _اس سے مندرجہ بالا نکتہ اخذ ہوتا ہے_
8_"قال ا بوجعفر(ع): ...وکان لوط رجلاً سخیاً کریماً یقری الضیف اذا نزل بہ ویحذرھم قومہ، قال: فلمّا را ی قوم لوط ذلك منہ قالوا لہ: انا ننهاك عن العلمین لا تقری ضیفاً ینزّل بك، ان فعلت فضحنا ضیفك الذی ینزل بك وا خزیناك ...;(1)حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:حضرت لوط علیہ السلام سخاوت مند اور بزرگوار انسان تھے اور جو بھی مہمان اُن کے پاس اتا وہ اُس کی پذیرائي کرتے تھے اور اُسے اپنی قوم سے بچاتے تھے_(پھر)امام باقر (ع) فرماتے ہیں :جب قوم لوط نے اپ(ع) کی یہ مہمان نوازی دیکھی تو اپ (ع) سے کہا : ہم نے تجھے ہر قسم کے مہمان کی پذیرائي سے منع کیا ہوا تھا اور ہم نے تجھے کہا تھا کہ جو بھی مہمان تیرے پاس ائے اُس کی پذیرائي نہ کرنا اور اگر تو نے اُن کی مہمان نوازی کی تو ہم تیرے مہمانوں کو رسوا اور تجھے ذلیل و خوار کرینگے_"

روایت :8
قوم لوط :
قوم لوط اور حضرت لوط(ع) 1،4، 5، 8; قوم لوط اور مہمان 3;قوم لوط کا اعتراض 2;قوم لوط کی بصیرت 4;ئقوم لوط کی سرزنشیں 1;قوم لوط کی گستاخی 7 ;قوم لوط کے نواہی 3،5،8
حضرت لوط (ع) :
حضرت لوط (ع) پر اعتراض 2; حضرت لوط (ع) کا اجتماعی مقام 7;حضرت لوط(ع) کا ضعف 7; حضرت لوط (ع) کا عوامی ہونا 6;حضرت لوط (ع) کاقصہ 1،2 ،3، 4 ،5،6،7،8; حضرت لوط(ع) کو نہی 3، 5 ، 8; حضرت لوط (ع) کی جانب رجوع 6; حضرت لوط (ع) کی سخاوت 8;حضرت لوط (ع) کی سرزنش 1;حضرت لوط(ع) کی مہمان نوازی 1،2، 8; حضرت لوط (ع) کی ہتك عزت 4;حضرت لوط (ع) کے تقاضے 4; حضرت لوط (ع) کے گھر کا کردار 6
....

1)علل الشرائع ،ص549،ح 4، ب0 34 ; نور الثقلین، ج2، ص382، ح165_

قَالَ هَؤُلاء بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (٧١)
لوط نے کہا کہ یہ ہماری قوم کی لڑکیاں حاضر ہیں اگر تم ایسا ہی کرنا چاہتے ہو ں

1_حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو ہم جنس پرستی اور مہمانوں کے ساتھ چھیڑچھاڑ کی بجائے اپنی لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کی تجویز پیش كي_
قال ہو لاء بناتی ان کنتم فعلین
2_حضرت لوط (ع) مہمان نواز اور مہمانوں کی عزت و حرمت کے محافظ و مدافع انسان تھے_
وجاء ا ہل المدینة یستبشرون_قال ان ہو لاء ضیفی فلا تفضحون ...ولا تخزون ...قال ہو لاء بناتی ان کنتم فعلین
3_حضرت لوط (ع) نے اپنی قوم کو ہم جنس پرستی کی بجائے عورتوں کے ساتھ عقد کرنے کی دعوت دي_
قال ہو لاء بناتی ان کنتم فعلین
مندرجہ بالا مطلب ا س نکتے کی بنا ء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "بناتي" سے قوم کی عورتیں مراد ہوں _چونکہ انبیاء کرام (ع) اپنی اُمت کی نسبت با پ کی حیثیت رکھتے ہیں _اس کے علاوہ اپ (ع) کے گھر پر حملہ اور ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی جبکہ اپ (ع) کی اپنی بیٹیاں بہت کم تھیں اس سے بھی مذکورہ بالا نکتے کی تائید ہوتی ہے_
4_عورت اور مرد کی شادی ،حضرت لوط (ع) کی شریعت مینجنسی ضرورت کو پوراکرنے کاقابل قبول ،طبیعی اور بہترطریقہ تھا_

قال هو لاء بناتی ان كنتم فعلين
5_ نامشروع اعمال كی ممانعت كے ساتھ ساتھ شرعی اور عملی راہ حل پيش كرنا ،دعوت انبياء كے طريقوں ميں سے ايك طريقہ تھا_
فلا تفضحون ...ولا تخزون ...قال ہو لاء بناتی ان كنتم فعلين
6_طبيعی تقاضوں كو پورا كرنے كے نامشروع طريقوں اور جنسی انحرافات كے خلاف مقابلے كے ساتھ ساتھ مشروع اور عملی راہ حل پيش كرنا اور طبيعی طريقے سےطبيعی تقاضوں كو پورا كرنے كا راستہ

فراہم كرنا چاہيے_
قال هو لاء بناتی ان كنتم فعلين
7_قوم لوط كی ہلاكت سے پہلے ،حضرت لوط (ع) كی چند كنواری لڑكيا ں تھيں _
قال هو لاء بناتی ان كنتم فعلين
8_جنسی خواہشات اور ضروريات كو غير طبيعی و نامشروع طريقے سے پورا كرنے كی عادت، انسان ميں طبيعی اور قانونی طريقے سے جنسی ضرورت پورا كرنے كے رجحان كے مانع بنتی ہے_قال هو لاء بناتی ان كنتم فعلين
مفسرين كے بقول جملہ " ان كنتم فعلين " ترديد كے لئے استعمال ہوا ہے او ر تقدير ميں وہ اس طرح ہے : ' 'فان فعلتم مااقول لكم وما اظنكم تفعلون "بنا بريں ممكن ہے اُن لوگونميں(عورتوں كے ساتھ ازدواج)كے طبيعی طريقے سے جنسی ضرورت كو پورا كرنے كی طرف عدم رجحان كا سبب،غير طبيعی طريقے كے ذريعے جنسی خواہش پورا كرنے كی عادت ہو_
9_قوم لوط كے لوگ مشروع اور طبيعی طريقوں (عورتوں سے ازدواج) كے ہونے كے باوجود، لواط جيسے قبيح فعل اور ہم جنس پرستی پر اصرار كرتے تھے_
قال هو لاء بناتی ان كنتم فعلين
جملہ " ان كنتم فعلين " جملہ "ان فعلتم مااقول لكم وما اظنكم تفعلون "كی جگہ ہے _يعنی ،اگر ميری نصيحت اور رائے پر عمل كرو ليكن ميرے خيال ميں تم ايسا نہيں كرو گے_
10_"عن ا حدهما: ...ثم عرض عليهم بناته نكاحاً ...;(1)"حضرت امام باقر ياامام صادق عليہماالسلام سے منقول ہے كہ حضرت لوط (ع) نے اپنی لڑكيوں كو اپنی قوم كے ساتھ نكاح كے لئے پيش كيا ..."

ازدواج :
ازدواج كے موانع 8
انبياء :
دعوت انبياء كا طريقہ 5
جنسی انحراف :
جنسی انحراف كے اثرات 8;جنسی انحراف كے خلاف مبارزے كا طريقہ 6
جنسيغريزہ:
جنسی غريزہ كوپورا كرنے كاپيش خيمہ 6جنسی غريزہ كوپورا كرنے كاطريقہ 4;جنسی غريزہ كو پورا كرنا 8
دين :
دين اور عينيت 5
روايت :10
....

1)_علل الشرائع ،ص552 ،ح6 ،ب340; نورالثقلين ، ج2، ص385 ،ح167_

عمل :

ناپسندیدہ عمل سے نہی 5
قوم لوط :
قوم لوط کی ہٹ دھرمی 9;قوم لوط میں عقد 3 ، 9 ; قوم لوط میں لواط 9،1;قوم لوط میں ہم جنس پرستی 9
حضرت لوط (ع) :
حضرت لوط کی رائے 10،3،1;حضرت لوط کا قصہ 1 ،3 ، 9;حضرت لوط (ع) کی لڑکیوں سے شادی 1،3، 10 ; حضرت لوط کی متعدد لڑکیاں 7;حضرت لوط کی مہمان نوازی 2;حضرت لوط (ع) کے دین میں عقد 4 ; حضرت لوط کے فضائل 2
مہمان:
مہمان کا دفاع2

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (٧٢)
آپ کی جان کی قسم یہ لوگ گمراہی کے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں _

1_خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ پیغمبر (ص) کی جان کی قسم کھانا کہ قوم لوط کے لوگ نشے میں مست، سرگرداں اورہر قسم کی بصیرت وعقلمندی سے دور تھے_
لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون
مندرجہ بالا مطلب اس بناء پر مبنی ہے کہ جب حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت لوط (ع) کے قصے کے شروع ہونے سے پہلے ایات 51،49 (نبی عبادی ___ونّبئهم ___)کے قرینے سے جملہ "لعمرك "کے مخاطب پیغمبر اکرم (ص) ہوں_
2_خداوند متعال کی بار گاہ میں پیغمبر اسلام (ص) کو بلند مقام و منزلت حاصل ہونا_
لعمرك
3_خداوند متعال کا حضرت لوط (ع) کی جان کی قسم کھانا کہ اُن کی قوم کے لوگ نشے میں مست اور سرگرداں تھے_
لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنی ہے کہ جب جملہ "لعمرك "حضرت لوط (ع) سے مخاطب ملائکہ کی گفتگو کا تسلسل ہو_
4_خداوند متعال کی بار گاہ میں حضرت لوط (ع) کو بلند مقام و منزلت حاصل ہونا_
لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون

5_حق و حقیقت کے اثبات کے لئے عزیز اور قابل قدر افراد کی جان کی قسم کھانا ایك جائز اور مشروع کام ہے_
لعمرك انهم ...يعمهون
6_قوم لوط کا مست ،سر گرداں اور بصیرت سے خالی ہونا ، حضرت لوط (ع) کی تعلیمات سے اُن کی ہدایت پذیری کے مانع تھا_
واتقوا اللہ ولا تخزون ...لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون
" سكرة "کا معنی ، عقل کا ختم اور ناکارہ ہوجانا ہے_اور " عمہ "کا مطلب امور میں حیرت کی وجہ سے شك و تردید میں مبتلا ہونا ہے_بنا بریں جملہ " لفی سكرتهم يعمهون " سے مراد ، امور میں بصیرت نہ رکھنا اور مست و متحیر ہونا ہے_
7_جنسی انحرافات اور فحشاء سے آلودہ ہونا ،مستی ، سرگردانی اور صحیح سوچ کے ختم ہوجانے کا باعث بنتا ہے_
واتقوا الله ولا تخزون ...لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون
مندرجہ بالا مطلب اس حقیقت کو مد نظر رکھ کر اخذ کیا گیا ہے کہ قوم لوط کا گناہ اور اصلی جرم ،اُن کا فحشااور جنسی انحرافات کا عادی ہونا تھا_ بنا بریں اُن کی سر مستی اور سر گردانی کا سبب بھی یہی گناہ اور جرم تھا_
8_مستی اور غفلت ایك انتہائي بُرا اور مذموم فعل ہے جبکہ بصیرت اورروشن نظری انسانونکی ایك بلند و قابل قدر صفت ہے_
لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون
9_مستی اور غفلت ،ناصحین کی نصیحت اور نیك اندیشی کو قبول کرنے سے مانع بنتی ہے_

لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ (٧٣)
نتيجہ يہ ہوا كہ صبح ہوتے ہى انھيں ايك چيخ نے اپنى گرفت ميں لے ليا _

1_ جنسى انحراف جارى ركھنے پر اصرار كرنے كے بعد صبح كے وقت قوم لوط كو ايك وحشتناك اواز اور خوفناك چيخ نے اليا تھا_
قال هو لاء بناتى ...فا خذتهم الصيحة مشرقين

"صیحہ "کا معنی اواز بلند کرنا اور فر یاد کرنا ہے چونکہ یہ اواز خوف و پکار کے ہمراہ ہوتی ہے لہذا اسے خوفناك اور وحشتناك اواز سے تعبیر کیا گیا ہے_"شرق"(مشرقین کا مصدر)طلوع سورج کے معنی میں ہے _اس کے فاعلی وزن کا معنی یہ ہے کہ وہ صبح میں داخل ہو گئے ہیں_
2_طبیعی عوامل(مثلاً ہوا،گرج وغیرہ)کے ذریعے خداوندکا ارادہ جاری ہوتا ہے_

فا خذتهم الصيحة مشرقين
3_عذاب الہی کے عوامل میں سے ایك وحشتناك اواز اور خوفناك گرج (بھی)ہے_
فا خذتهم الصيحة
4_قوم لوط کا مستی اور غفلت کی وجہ سے عذاب الہی میں گرفتار ہونا _
انهم لفی سكرتهم يعمهون_فا خذتهم الصيحة
5_ اقوام کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے عوامل میں سے ایك مستی اور غفلت (بھی) ہے_
انهم لفی سكرتهم يعمهون_فا خذتهم الصيحة

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے ارادے کے ظہور پذیر ہونے کے مقامات 2 ;اللہ تعالی کے عذاب 3
جنسی انحراف :
جنسی انحراف کت اثرات 1
سر مستی :
سر مستی کے اثرات 5
طبیعی عوامل :
طبیعی عوامل کا کردار 2
عذاب :
اسمانی اواز کے ذریعے عذاب 3،1;صبح کے وقت عذاب 1;عذاب کے مراتب 1;عذاب کے موجبات 5;عذاب کے وسائل 3
غفلت :
غفلت کے اثرات 5
قوم لوط :
قوم لوط کا جنسی انحراف 1;قوم لوط کا عذاب 1;قوم لوط کی تاریخ 1;قوم لوط کی سر مستی کے اثرات 4 ; قوم لوط کی غفلت کے اثرات 4;قوم لوط کے عذاب کے موجبات 4

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ (٧٤)
پھر ہم نے انھیں تہ و بالا کردیا اور ان کے اوپر کھڑنجے اور پتھروں کی بارش کردی _

1_ خداوند متعال نے وحشتناك اواز كے بعد قوم لوط كے شہر كو اوپر تلے كر ديا _
فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها
2_قوم لوط اپنے شہر كے اوپر تلے ہونے كے ساتھ ہى كنكريلے پتھروں كى بارش (سجيل) ميں مبتلا ہو گئے _
فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل
"سجيل"كا لغوى معنى وہ شے ہے جو پتھر اور كيچڑ سے مخلوط ہو _بعض اہل لغت نے اسے "فارسى لفظ" اور "سنگ گل"كا معرب قرار ديا ہے_
3_قوم لوط كى ہم جنس برستى اور لواط (كى عادت)اُن كے اوپر عذاب كے نازل ہونے، انكے شہر و وطن كى نابودى اور اُن كى اپنى ہلاكت كا پيش خيمہ بنى _
وجاء ا هل المدينة ...قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ...فا خذتهم الصيحة مشرقين_فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل
4_قوم لوط كا ايك ايك فرد ،كنكريلے پتھروں كا نشانہ بنا تھا_
وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل
مندرجہ بالا مطلب "امطرنا "كى تعبير سے اخذ كيا گيا ہے_يعنى جس طرح بارش كے قطرے اسمان سے مسلسل اور پے در پے بغير كسى وقفے كے مختلف جگہوں پر برستے ہيناسى طرح "سجيل " بھى پورے شہر ميں پھيل گئے تھے اور سب لوگ اُن كى زد ميں اگئے تھے_
5_جنسى انحراف اور ہم جنس پرستى كى عادت ميں مبتلا معاشرے ہلاكت و نابودى اور عذاب الہى كے

خطرے سے دوچار ہوتے ہيں _
وجاء ا هل المدينة ...قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ...فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل
6__جنسى انحراف اور ہم جنس پرستى ايك عظيم جرم ہے جو اپنے ساتھ عذا ب لاتا ہے_
فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل
كيونكہ قوم لوط كے لوگ لواط اور ہم جنس پرستى كى وجہ سے عذاب اور ہلاكت ميں مبتلا ہوئے ہيں اس سے معلوم ہوتا ہے يہ بہت ہى بڑا گناہ ہے اور توبہ نہ كرنے كى صورت ميں ناقابل بخشش ہے_
7_قوم لوط كے وطن اور شہر كا اوپر تلے ہوجانا اور اُن كى ہلاكت ،دردناك الہى عذاب كا ايك مظہر ہے_
نبّي عبادي ... وا ن عذابى هوالعذاب الا ليم ...فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل
8_خداوند متعال بُرائي اور فساد ميں ڈوبے ہوئے معاشروں كوہلا ك كر كے اُن معاشروں كے چہروں اور رفتار كو تبديل كر ديتا ہے_
وجاء ا هل المدينة يستبشرون ...قال هو لاء بناتى ان كنتم فعلين ...فا خذتهم الصيحة مشرقين_فجعلنا عليها سافلها وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل

قوم لوط :
قوم لوط(ع) پر پتھروں كى بارش4،2;قوم لوط(ع) كا عذاب 4،1;قوم لوط (ع) كى تاريخ 4،2،1;قوم لوط(ع) كى ہم جنس پرستى كے اثرات 3;قوم لوط(ع) كى ہلاكت 7;قوم لوط(ع) كى ہلاكت كا پيش خيمہ 3;قوم لوط(ع) كے عذاب كے موجبات 3;قوم لوط(ع) كے لواط(ع) كے اثرات 3
كبيرہ گناہ :6

معاشرہ :
فاسد معاشروں كى ہلاكت 8معاشرتى افات كى شناخت 5;معاشروں كى ہلاكت كا پيش خيمہ 5;معاشروں كے عذاب كا پيش خيمہ 5
ہم جنس پرستى :
ہم جنس پرستى كے اثرات 6;ہم جنس پرستى كے اجتماعى اثرات 5

إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ (۷۵)
ان باتوں ميں صاحبان ہوش كے لئے بڑى نشانياں پائي جاتى ہيں _

1_قوم لوط كى تاريخ وواقعات ميں ہوش مند ،گہرى نظر ركھنے والے اور بابصيرت اہل تحقيق كے لئے خدا اور اُ سكى عظمت كى بہت سى نشانياں ہيں _
وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فى ذلك لا ى ت للمتوسّمين
لغت ميں"متوسم "اُس شخص كو كہتے ہيں كہ جو نشانيوں اور علامتوں ميں غور و فكر كرے اور اس سے وہ شخص مراد ہے كہ جو حوادث اور اُن كے نتائج كے علل و اسباب كى جستجو ميں لگا رہے اور اُن پر عاقلانہ نظر كرے _
2_حضرت ابراہيم (ع) ،حضرت لوط (ع) اوراُنكى قوم كى سرگذشت ،خداوند كى نشانيوں سے بھرى پڑى ہے_
قالوا لاتوجل انا نبشرك بغلم عليم ... وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فى ذلك لا ى ت للمتوسّمين
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ جب "ذلك "حضرت ابراہيم (ع) اور حضرت لوط (ع) ہر دوكے قصے كى طرف اشارہ ہو_
3_قران ميں تاريخى قصوں اور واقعات كے نقل ہونے كا مقصد اور فلسفہ ،پند ونصيحت اور خداوند متعال كى صحيح معرفت(توحيد) حاصل كرنا ہے_
و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ... وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فى ذلك لا ى ت للمتوسّمين
جملہ " ان فى ذلك ... "نيز ايت 77 ميں جملہ "ان فى ذلك لا ية للمو منين " حضرت ابراہيم اور حضرت لوط (ع) كاقصہ نقل كرنے كا نتيجہ ہے_يہ نتيجہ اور سبق حاصل كرنا ہوسكتا ہے ان قصوں كو بيان كرنے كا مقصد و فلسفہ ہو_

4_ايات الہى كى درست شناخت و معرفت ،(انسان كي)ہوشيارى ،دقت نظر اور فراست پر موقوف ہے_
ان فى ذلك لا ى ت للمتوسّمين
5_تاريخ كے عبرت انگيز واقعات كى درست شناخت اور اُن سے نصيحت و سبق حاصل كرنا، دقت نظر ، ذہانت اور عاقلانہ رويئے پر موقوف ہے_
و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ... وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فى ذلك لا ى ت للمتوسّمين
6_قران، لوگوں كوايات الہي،تاريخى واقعات ا ور تحولات ميں دقت نظر اور ہوشيارى كى دعوت ديتا ہے_
و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ... وا مطرنا عليهم حجارة من سجّيل_ان فى ذلك لا ى ت للمتوسّمين
7_جنسى مسائل اور بُرے اخلاق كے بارے ميں قصوں كے نقل كرنے ميں ادب كى رعايت اور سبق اموزى كى طرف متوجہ رہنے كے ساتھ بد اموزى سے بچنا چاہيے_
و نبّئهم عن ضيف ابرهيم ...قال ان هو لاء ضيفى فلا تفضحون ... قال هو لاء بناتى ان كنتم فعلين ...ان فى ذلك لا ى ت

للمتوسّمين
مندرجہ بالا مطلب اس نكتے كى طرف اشارہ ہے كہ خداوند متعال نے قوم لوط كہ جوجنسى انحراف اور ہم جنس پرستى ميں مبتلا تھي، كى داستان اس طرح بيان كى ہے كہ جو نہ فقط بُرائي كى طرف نہيں لے جاتى بلكہ اُسے پند ونصيحت اوسبق اموزى كا وسيلہ بنانے كے ساتھ ساتھ عظمت خدا كى نشانى بھى قرار ديتى ہے_

ايات خدا :
ايات خدا كى معرفت كا پيش خيمہ 4
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى عظمت كى نشانياں 1;اللہ تعالى كى معرفت كى اہميت 3
تاريخ :
تاريخ سے عبرت 3،5
تعقل :
ايات خدا ميں تعقل 6;تاريخ ميں تعقل 6;تعقل كى دعوت 6;تعقل كے اثرات 5
توحيد :
توحيد كى اہميت 3
حضرت ابراہيم (ع) :
حضرت ابراہيم (ع) كے قصے ميں ايات خدا 2
حضرت لوط (ع) :

307
حضرت لوط (ع) كے قصے ميں ايات خدا 2
عبرت :
عبرت كے عوامل 3،5
قران كريم :
قران كريم كى دعوتيں 6;قران كريم كے قصوں كا فلسفہ 3
قصہ :
قصہ نقل كرنے كے اداب 7
قوم لوط :
قوم لوط كى تاريخ ميں ايات خدا 1
معرفت :
معرفت كى شرائط 5
ہوشيار لوگ :
ہوشيار لوگ اور قوم لوط كى تاريخ 1
ہوشيارى :
ہوشيارى كى دعوت 6;ہوشيارى كے اثرات 4،5

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ (٧٦)
اور يہ بستى ايك مستقل چلنے والے راستہ پر ہے _

1_قوم لوط كے ويران شدہ شہر كے اثار ،پيغمبر اسلام (ص) كے زمانے تك باقى تھے_
و انها لسبيل مقيم
"مقيم " كا معني" ثابت و قائم "ہے اور "سبيل مقيم "يعنى اباد راستہ _"انها" كى ضمير كا مرجع قوم لوط كا ويران شدہ شہر

ہے_لہذاایت کا معنی یوں ہو جائے گا :قوم لوط کے شہر کے بقایا جات اُس راستے پر چلنے والوں کے لئے واضح اور قابل مشاہدہ ہیں _
2_قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے اثار ایك اباد سڑك پر واقع تھے اور پیغمبر اسلام (ص) کے زمانے میں ہر راہ گیر کے لئے قابل مشاہدہ تھے_
فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها ...ان فی ذلك لا ی ت ...و انها لسبيل مقيم
3_ خداوند متعال کی معرفت اور سبق و نصیحت حاصل کرنے کے لئے گذشتہ اُمتوں کے تمدن اور سابقہ اقوام کے اثار (قدیمہ) کا مطالعہ ایك ضروری اور شائستہ کام ہے_
فا خذتهم الصيحة ...فجعلنا عليها سافلها ...ان فی ذلك لا ی ت ...و انها لسبيل مقيم

إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّلْمُؤمِنِينَ (٧٧)
اور بیشک اس میں بھی صاحبان ایمان کے لئے نشانیاں ہیں _

1_قوم لوط کے ویران شدہ شہر کے باقی ماندہ اثار ،اہل ایمان کے لئے خدا اور اُسکی عظمت کی ایك عظیم نشانی ہیں _
و انها لسبيل مقيم_ان فی ذلك لا ية للمو منين
"لاية "کی تنوین ،تفخیم اور تعظیم کے لئے ہے_
2_ایمان اور حق کو قبول کرنے کا جوہر ،ایات الہی اور تاریخی واقعات کی صحیح شناخت اور اُن سے بہرہ مندی کا پیش خیمہ ہے _
ان فی ذلك لا ية للمو منين
3_ہوشیاری ،فراست اور دقت نظر ،سچے مؤمنین کی صفات میں سے ہیں _
ان فی ذلك لا ی ت للمتوسّمين ...ان فی ذلك لا ية للمو منين
یہ کہ خداوند متعال نے گذشتہ ایت میں دقیق اور ذہین لوگوں کے لئے قوم لوط کاقصہ بیان کیا ہے جبکہ اس ایت میں اسی قصے کو مؤمنین کے لئے نقل کیا ہے _اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی مؤمنین ہی ذہین اور دقیق لوگ ہیں _
4_قران میں قوم لوط کے بارے میں بیان ہونے

والے جملات، سب کے سب معرفت خدا کی تعلیم اور پند و نصیحت دینے والے ہیں _
و نبّئهم عن ضیف ابرهیم ...ان فی ذلك لا ی ت للمتوسّمین ...ان فی ذلك لا یة للمو منین
5_قران میں تاریخی واقعات اور قصص کو نقل کرنے کا مقصد و فلسفہ ،خداوندمتعال کی معرفت (توحید) اور پند و نصیحت حاصل کرنا ہے_
و نبّئهم عن ضیف ابرهیم ...ان فی ذلك لا ی ت للمتوسّمین ...ان فی ذلك لا یة للمو منین

ایات خدا :
ایات خدا کی شناخت 2;ایات خدا کے موارد 1
الله تعالی :
الله تعالی کی معرفت کا پیش خیمہ 4;الله تعالی کی معرفت کی اہمیت5
ایمان :
ایمان کے اثرات 2
تاریخ :
تاریخ سے عبرت 2،5;تاریخ کے فوائد 4;تاریخی تحولات کی شناخت 2
توحید :
توحید کی اہمیت 5
حق :
حق پذیری کے اثرات 2
شناخت :
شناخت کا پیش خیمہ 2
عبرت :
عبرت کے عوامل 4،5
قران کریم :
قران کریم کے قصوں کا فلسفہ 5
قوم لوط :
قوم لوط کی تاریخ سے عبرت 4;قوم لوط کے اثار قدیمہ 1
مؤمنین :
مؤمنین کا تعقل 3;مؤمنین کی صفات 3;مؤمنین کی ہوشیاري3

310

وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ (٧٨)
اور اگر چہ ایکہ والے ظالم تھے _

1_"ایکہ "کے رہنے والے (قوم شعیب)ظالم قسم کے لوگ تھے_
وان کان ا صحب الا یکة لظلمین
مفسرین کی اکثریت کا کہنا ہے کہ "ایکہ " سے قوم شعیب مراد ہے_
2_"ایکہ " کے لوگوں کی جائے سکونت ایك سر سبز و شاداب جگہ تھی جہاں بہت زیادہ درخت تھے_
وان کان ا صحب الا یکة لظلمین
"ایکہ"لغت میں شاخوں اور پتوں سے بھرے ہوئے درخت کو کہتے ہیں _اور اس ایت میں اس سے اسم جنس مراد ہے _ شعیب کے لوگوں کو "اصحاب الایکہ" کے نام سے یاد کیا جانا اس سے مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ملتا ہے_
3_ " قال رسول الله (ص): ان مدین وا صحاب الا یکة اُمتان بعث الله الیهما شعیباً ;(1)حضرت رسول خدا (ص) سے منقول

ہے کہ اپ(ص) نے فرمایا:مدین اور اصحاب الایکہ دواُمتیں تھیں جن کی طرف خدا نے حضرت شعیب (ع) کو مبعوث کیا تھا_

اصحاب الایکہ :

اصحاب الایکہ کاظلم 1;اصحاب الایکہ کے پیغمبر 3

روایت :3

سر زمین :

اصحاب الایکہ کی سر زمین کا سر سبز ہونا 2;اصحاب الایکہ کی سر زمین کی جغرافیائي حیثیت 2

ظالمین :1

مدین :

اہل مدین کے پیغمبر 3

....

1)الدرالمنثور ،ج5،ص 91_

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ (٧٩)

تو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں واضح شاہراہ پر ہیں _

1_خدا وند متعال نے قوم لوط اور اصحاب الایکہ سے انتقام لیا _

فانتقمنا منهم

مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "منهم " کی ضمیر، قوم لوط اوراہل ایکہ کی طرف لوٹ رہی ہو_

2_قوم لوط کی فحشا اور جنسی انحراف کی الودگی (لواط اور ہم جنس پرستي)اور "ایکہ" والوں کی بے عدالتی وظلم اُن سے انتقام الہی کا سبب بنا _

انا اُرسلنا الی قوم مجرمین_الّا ء ال لوط ...وان کان ا صحب الا یكة لظلمین _فانتقمنا منهم

3_فحشا(لواط اور ہم جنس پرستي) اور بے عدالتی و ظلم ، انتقام الہی کاپیش خیمہ بنتا ہے_

وان کان ا صحب الا یكة لظلمین _فانتقمنا منهم

4_ظلم اور بے عدالتی ایك عظیم گناہ ہے جس کے نتیجے میں عذاب الہی نازل ہوتا ہے_

وان کان ا صحب الا یكة لظلمین _فانتقمنا منهم

"اصحاب ایکہ " سے خداوند متعال کے انتقام کا سبب ،اُن کی بے عدالتی اور ظلم تھا_اس سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ بے عدالتی اور ظلم ایك ناقابل بخشش گناہ ہے_

5_قوم لوط اور اہل ایکہ (قوم شعیب) کے تاریخی اثار زمانہ پیغمبر (ص) میں بہت واضح طور پر سرراہ، جزیرة العرب کے لوگوں کی دسترس میں تھے

فانتقمنا منهم و انهما لبامام مبین

"انهما"کی ضمیر تثنیہ" قوم لوط اور ایکہ "کی طرف لوٹ رہی ہے اور امام کاایك معنی طریق(راستہ) بھی ہے (لسان

العرب)اور "مبین " مفعولی معنی میں فاعل ہے جس کا معنی " واضح اور روشن "ہے_لہذا جملہ " انهما لبامام مبین"کا معنی یہ ہو جائے گا :قوم لوط وایکہ شہر کے

اثار ایك واضح راستے پر موجود ہیں_
6_درس اموزی اور معرفت خدا کی خاطر، سابقہ لوگوں اور اُمتوں کے تمدن (اثار قدیمہ)کی حفاظت ایك ضروری اور شائستہ فعل ہے_
وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل_ان فی ذلك لا ی ت ... لا یة ...فانتقمنا منهم و انهما لإےمام مبین
خداوند متعال نے "قوم لوط اور قوم ایکہ" کو ہلاك کرنے کے بعد اُن کے تباہ شدہ شہروں کے اثار کو ایك سڑك کے کنارے پر قائم رکھا اور ان اثار کو مؤمنین کے لئے عبرت ونشانی قرارد یا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے، درس وعبرت کی نیت سے گذشتہ قوموں کے تمدن کی حفاظت ایك اچھا اور لازمی امر ہے_
7_قوم لوط کا شہر اوپر تلے ہو جانے اور اُس پر کنکریلے پتھروں کی بارش ہونے کے باوجود مکمل طور پر منہدم نہیں ہوا اور سالہا سال تك اُس کے اثار باقی رہے ہیں_
فجعلنا علیها سافلها وا مطرنا علیهم حجارة من سجّیل ...و انهما لبامام مبین

اثار قدیمہ :
اثار قدیمہ سے عبرت6;اثار قدیمہ کی حفاظت 6
اثار قدیمہ کی شناخت :
اثار قدیمہ کی شناخت کی اہمیت 6
اصحاب ایکہ :
اصحاب ایکہ سے انتقام 1،2;ا صحاب ایکہ کے ظلم کے اثرات 2;صدر اسلام مینصحاب ایکہ کے اثار قدیمہ 5
الله تعالی :
الله تعالی کا انتقام 1;الله تعالی کی معرفت کاپیش خیمہ 6الله تعالی کے انتقام کے موجبات 2،3
سر زمین :
قوم لوط کی سر زمین 7
ظلم :
ظلم کے اثرات 3;ظلم کا گناہ 4
عبرت :
عبرت کے عوامل 6
عذاب :
عذاب کے موجبات 4
عمل :
پسندیدہ عمل 6
قوم لوط :
صدر اسلام میں قوم لوط کے اثار قدیمہ 5;قوم لوط سے انتقام 1،2;قوم لوط کے اثار قدیمہ 7;قوم لوط کے جنسی انحراف کے اثرات 2;قوم لوط کے شہر ك

اوپر تلے ہوجانا7;قوم لوط کے لواط کے اثرات 2 ; قوم لوط میں ہم جنس پرستی کے اثرات 2
کبیرہ گناہ :4
لواط :

لواط کے اثرات 3
مکہ :
اہل مکہ اور اصحاب ایکہ کے اثار قدیمہ 5;اہل مکہ اور قوم لوط کے اثار قدیمہ 5
ہم جنس پرستی :
ہم جنس پرستی کے اثرات 3

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ (٨٠)
اور اصحاب حجر نے بھی مرسلين كى تكذيب كى _

1_اصحاب حجر (قوم ثمود)نے(بھي) انبيائے الہى كى نبوت كو جھٹلايا _
ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين
2_اصحاب حجر (قوم ثمود)كے متعدد انبياء تھے_
ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين
ہو سكتا ہے"المرسلين "كا جمع انا مندرجہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہو_
3_اصحاب حجر (قوم ثمود)نے حضرت صالح (ع) كى نبوت كو جھٹلايا تھا_
ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين
مندرجہ بالا ،مطلب اس احتمال كى بنا ء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "المر سلين " سے حضرت صالح (ع) مراد ہوں كہ جو قوم ثمود كے نبى تھے اور "المرسلين" كا جمع لايا جاناہوسكتا ہے اس وجہ سے ہو كہ اُس قوم نے حضرت صالح(ع) كو جھٹلاكر درحقيقت تمام انبيا ئے الہى (ع) كو جھٹلايا ہے_
4_انبيائے الہى اور اسمانى اديان ،باہمى مشتركات اور ناقابل تفكيك ہم بستگى كے حامل ہيں اور اُن ميں سے كسى ايك كى تكذيب ،سب كى تكذيب كے مترادف ہے_
ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين
مندرجہ بالا مطلب اس نكتے پر مبنى ہے كہ جب اصحاب حجر كے لئے فقط ايك نبى مبعوث ہوا ہو _ جيسا كہ قران ميں بھى فقط حضرت صالح (ع) كا تذكرہ ملتا ہے_اور "المرسلين " كا جمع لايا جانا ہو سكتا ہے اس حقيقت كے بيان كے لئے ہو كہ:الہى اديان اور انبياء كرام (ع) كے درميان باہمى مشتركات اور ہم بستگى پائي جاتى ہے اور اُن ميں سے ہر ايك كو جھٹلانا ،سب كو جھٹلانے كے برابر

ہے_
5_اصحاب حجر (قوم ثمود)كے مستحكم اور پتھريلے گھر تھے_
ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين
قوم ثمود كو "اصحاب حجر " كے نام سے ياد كيا جانا ہو سكتا ہے مندرجہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہو _ بعد والى دو ايات ميں بھى جملہ " وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ..."اسى مطلب كا مئويد ہے _

اديان :
اديان كى ہم اہنگى 4
انبياء (ع) :
انبياء كى تكذيب 4;انبياء كى ہم اہنگى 4;انبياء كے مشتركات 4;انبياء كے مكذبين 1
حضرت صالح (ع) :
حضرت صالح (ع) كو جھٹلانے والے 3
گھر :
پتھريلے گھر 5

قوم ثمود :
قوم ثمودکا کفر 3،1;قوم ثمودکے انبیاء کا متعدد ہونا 2 ; قوم ثمودکے گھروں کی خصوصیات 5

وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُواْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ (٨١)
اور ہم نے انھیں بھی اپنی نشانیاں دیں تو وہ اعراض کرنے والے ہی رہ گئے _

1_خداوند متعال نے اصحاب حجر (قوم ثمود) کے سامنے اپنے بہت سے معجزات، مختلف نشانیاں اور ایات پیش کیں _
و ء اتینھم ء ای تن
2_اصحاب حجر (قوم ثمود) ، معجزات اور ایات الہی سے منہ موڑ کر اپنے کفر پر اصرار کرنے لگے_
و ء اتینھم ء ای تنا فکانوا عنھا معرضین
3_اصحاب حجر (قوم ثمود)ہٹ دھرم ،ضدی اور حق ناپذیر لوگ تھے_
و ء اتینھم ء ای تنا فکانوا عنھا معرضین
یہ کہ اصحاب حجر نے بہت سے معجزات اورایات الہی دیکھنے کے باوجود اُن سے منہ موڑ لیا تھا_اس سے اُن کے ضدی اور حق ناپذیر ہونے کا پتہ چلتا ہے جیسا کہ جملہ " فاعرضوا عنھا"کے بجائے جملہ " فکانوا عنھا معرضین " کا ان

،مندرجہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے_کہ جو اس بات کو ظاہر کررہا ہے کہ اُن کا یہ منہ موڑنا مدت دراز سے تھا_

ایات خدا :
ایات خدا سے منہ موڑنا 2
حق ناپذیر لوگ :3
قوم ثمود :
قوم ثمود پر ایات خدا کا نزول 1 ; قوم ثمود پر معجزے کا نزول 1;قوم ثمود کاکفر 2;قوم ثمود کا منہ موڑنا2;قوم ثمود کی صفات3;قوم ثمود کی حق ناپذیری 3; قوم ثمود کی ہٹ دھرمي3،2

وَكَانُواْ يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً آمِنِينَ (٨٢)
اور یہ لوگ پہاڑ کو تراش کو محفوظ قسم کے مکانات بناتے تھے _

1_اصحاب حجر پہاڑوں کوچیر کر اُن کے اندر اپنے لئے پُرامن گھر بناتے تھے_
وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین
گھر بنانے کی غرض سے پہاڑوں کو تراشنا دو طرح سے ہو سکتا ہے:1_پہاڑوں سے تراشے ہوئے پتھروں سے اُ نہی کے دامن میں یا کسی اور جگہ پتھر کے گھر بنانا _2_خود پہاڑوں کو تراش کر اُن کے اندر گھر بنانا جیسا کہ سورہ نحل (ایت 68) میں یہی تعبیر استعمال کی گئي ہے :(...ان اتخذی من الجبال بیوتاً)
2_اصحاب حجر ، پہاڑوں کو تراش کر اُن کے پتھروں سے اپنے لئے پُر امن گھر بناتے تھے_
وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین
پُر امن گھر بنانے کی غرض سے پہاڑوں کو تراشنا ممکن ہے اُن کے استحکام کی خاطر ہو_
3_حجر والوں (قوم ثمود) کے درمیان سنگ تراشی اور خانہ سازی کی صنعت کا رائج ہونا _
وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین
4_اصحاب حجر (قوم ثمود) طاقتور اور محنتی لوگ تھے اور وہ پہاڑی علاقوں میں رہتے تھے_
وکانوا ینحتون من الجبال بیوتاً ء امنین
5_اصحاب حجر (قوم ثمود) اپنے ا پ کو پتھر کے بنے ہوئے مستحکم گھروں میں ہر قسم کے خطرے سے محفوظ جانتے تھے_

316

وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

6_اصحاب حجر پتھر كے بنے ہوئے مستحكم گھروں ميں بزعم خوداپنے اپ كو عذاب الہى سے محفوظ جانتے تھے_

وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

ہو سكتا ہے پتھر كے مستحكم گھر بنانا،عذاب الہى كے خطرے كے مقابلے كے لئے ہو _بعد والى دو ايات (فما اغنى عنهم ما كانوا يكسبون) بھى اسى مطلب كى تائيدكر رہى ہيں_

7_اصحاب حجر (قوم ثمود) كے گھر بنانے كے طريقے اور طرز تعمير سے معلوم ہوتا ہے كہ اُن كے(اس طرح گھر بنانے كا) مقصد اور ہدف فقط امنيت تھا_

وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين

الله تعالى :

الله تعالى كے عذاب 6

سر زمين :

قوم ثمود كى سر زمين كى جغرافيائي حيثيت 4

سنگ تراشى :

سنگ تراشى كى تاريخ 3

عذاب :

عذاب سے محفوظ ہونا 6

قوم ثمود :

قوم ثمود كا احساس امنيت 5،6،7;قوم ثمود كا گھر بنانا3; قوم ثمود كى غلط سوچ 6;قوم ثمود كى تاريخ 1،2 ،3 ، 4 ;قوم ثمود كى سنگ تراشى 3;قوم ثمود كى قدرت 4;قوم ثمود كے پتھريلے گھر 7; قوم ثمود كے گھر بنانے كى خصوصيات 1،2،7;قوم ثمود كے گھروں كى خصوصيات 5،6;قوم ثمود كے مقاصد 7

گھر :

پتھروں كے گھر 1،2

گھر بنانا:

گھر بنانے كى تاريخ 3

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ (٨٣)

تو انھيں بھى صبح سويرے ہى ايك چنگھاڑنے پكڑليا _

1_ اصحاب حجر (قوم ثمود)انبيائے الہى كو جھٹلانے اور معجزات ا و رالہى نشانيوں سے منہ موڑنے كے بعد

317

صبح كے وقت ايك وحشتناك اور خوفناك اواز ميں گرفتار ہو گئے_

ولقد كذّب ا صحب الحجر المرسلين_ وء اتينهم ء اى تنا ...معرضين ...فا خذتهم الصيحة مصبحين

2_ عذاب الہى كے علل واسباب ميں سے ايك وحشتناك اواز اور خوفناك چيخ بھى ہے_

فا خذتهم الصيحة

3_ انسان كا عذاب الہى ميں گرفتار ہونا اُس كى اپنى سوچ ،عقيدے اور اعمال كا نتيجہ ہے_

ولقد كذّب ا صحب الحجر ...فا خذتهم الصيحة

مندرجہ بالا مطلب اس نكتے كى بنا ء پر ہے كہ جب " فا خذتهم "ميں " فا "تعقيب اور سببيت كے لئے ہو اور اس سے يہ

معلوم ہوتا ہے اصحاب حجر پر "چيخ "کا عذاب ،اُن کی طرف سے جھٹلائے جانے کے بعد تھا اور اُن کا يہ جھٹلانا ہی اُن کے عذاب کا سبب بنا تھا_

4_انبيائے الہی کو جھٹلانا اور ايات الہی سے منہ موڑنا ، عذاب الہی کے نزول کا پيش خيمہ بنتا ہے_

كذّب ا صحب الحجر المرسلين ... معرضين ... فا خذتهم الصيحة

5_عذاب الہی کا نزول ، معجزات اور الہی نشانياں دکھانے اور اتمام حجت کرنے کے بعدہوتا ہے_

وء اتينهم ء اى تنا فكانوا عنها معرضين ... فا خذتهم الصيحة

ايات الہی :

ايات الہی سے منہ موڑنے کی سزا 1;ايات الہی کو جھٹلانے کے اثرات 4

اتمام حجت :

اتمام حجت کا کردار 5

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی طرف سے اتمام حجت5;اللہ تعالی کے عذاب 2;اللہ تعالی کے عذاب کا تحت ضابطہ ہونا 5

انبياء (ع) :

انبياء (ع) کو جھٹلانے کی سزا 1;انبياء (ع) کو جھٹلانے کے اثرات4

عذاب :

اسمانی چيخ کے ذريعے عذاب2;اتمام حجت کے بعد عذاب5;صبح کے وقت عذاب1;عذاب کا پيش خيمہ 4;عذاب کے وسائل 2;عذاب کے موجبات 3;معجزے کے بعد عذاب5

عقيده :

عقيده کے اثرات 3

عمل :

عمل کے اثرات 3

318

قوم ثمود :

قوم ثمود کی تاريخ 1;قوم ثمود کے عذاب کا وقت 1

معجزه :

معجزه کو جھٹلانے کی سزا 1

فَمَا أَغْنَى عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَكْسِبُونَ (٨٤)

تو انھوں نے جس قدر بھی حاصل کيا تھا کچھ کام نہ آيا _

1_اصحاب حجر کی اپنے اپ کو عذاب الہی سے نجات دلانے کی کوئي کوشش اُن کے لئے مفيد ثابت نہ ہوئي _

فا خذتهم الصيحة ...فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون

2_قوم ثمود کے مستحکم پتھر یلے گھر کہ جو اُنہوں نے عذاب الہی کے مقابلے میں امنیت کی اُمید سے بنائے تھے اُنہیں حتی خوفناك اواز کے مقابلے میں بھی محفوظ نہ رکھ سکے_
فا خذتهم الصيحة ...فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون
3_عذاب الہی (چیخ) نے اصحاب حجر کو اُن کے پتھریلے گھروں اور مستحکم قلعونکے اندرتباہ کر ڈالا_
ينحتون من الجبال بيوتاً ء امنين_فا خذتهم الصيحة ...فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون
اصحاب حجر نے عذاب الہی سے محفوظ رہنے کے لئے پتھر کے گھر بنائے ہوئے تھے ;لیکن یہ گھر اُنہیں عذاب سے محفوظ نہ رکھ سکے اور اسے روکنے میں کارامد ثابت نہیں ہوئے (فما ا غنى عنهم ...)مندرجہ بالا حقیقت سے یہ نکتہ اخذ ہوتا ہے کہ عذاب کے وقت وہ لوگ انہی گھروں میں ساکن تھے_
4_انسان ،خداوند متعال کے ارادے کے مقابلے میں ایك ناتوان مخلوق ہے_
فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون
5_كوئي بھی طاقت ،عذاب الہی کو روکنے کی توانائي نہیں رکھتی _
فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون
6_ہر قسم کے حالات میں اور ہر قسم کے مستحکم و پُر امن مقام پر کسی کو بھی عذاب الہی کے مقابلے میں ، محفوظ ہونے کا احساس (تك) نہیں کرنا چاہیے_

ء امنين_فا خذتهم الصيحة ...فما ا غنى عنهم ماكانوا يكسبون
مکمل امنیت حاصل کرنے کے لئے قوم ثمود کے گھروں کی ساخت کا تذکرہ اور اس نکتے کی یاد دہانی کہ فقط ایك چیخ نے اُنہیں نابود کر دیا اور مستحکم گھر اُن کے کسی بھی کام نہ اسکے ،ہو سکتا ہے مندرجہ بالا مطلب نکتے کی طرف اشارہ ہو_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 4; اللہ تعالی کی قدرت 5;اللہ تعالی کے عذاب 3، 6
انسان :
انسان کا عجز 4
عذاب :
اسمانی چیخ کے ذریعے عذاب 3;عذاب سے محفوظ رہنا 2،6;عذاب کو روکنا 5
قوم ثمود :
قوم ثمود کا عذاب 2،3;قوم ثمود کی تاریخ 1،3;قوم ثمود کی کوشش کا بے نتیجہ ہونا 1;قوم ثمود کے عذاب کا حتمی ہونا 1;قوم ثمود کے گھر 3;قوم ثمود کے گھر کی خصوصیات 2
موجودات :
موجودات کا عجز 5

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلاَّ بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ (٨٥)
اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کو برحق پیدا کیا ہے اور قیامت بہرحال آنے والی ہے لہٰذا آپ ان سے خوبصورتی کے ساتھ درگذر کردیں _

1_خداوند متعال نے اسمانوں ،زمین اور فضا میں جو کچھ موجود ہے اُسے حق کی (حکیمانہ اور درست مقصد) کی بنیاد پر خلق فرمایا ہے_
وما خلقنا السموت والا رض وما بينهما الّا بالحقّ
کلمہ "حق" کے استعمال کاایك مقام وہ ہے کہ

جہاں كوئي كام حكمت اور مصلحت كى بنياد پر انجام پايا ہو (مفردات راغب)_مندرجہ بالا مطلب اسى استعمال كى بنا ء پر اخذ كيا گيا ہے_
2_نظام خلقت (اسمان ،زمين اور فضا ميں موجود مخلوقات)ايك بامقصد اور حكيمانہ نظام ہے_
وما خلقنا السموت والا رض وما بينهما الّا بالحقّ
كلمہ "حق " در مقابل "باطل " ہے ;يعنى بے مقصد اور بے فائدہ _بنا بريں يہ كلمہ "حق" كہ جس ميں حكمت ومصلحت كے معانى پائے جاتے ہيں ، ہوسكتا ہے كسى مقصد كو بيان كر رہا ہو _اس كى تائيد اُن ايات سے بھى ہو رہى ہے كہ جن ميں كائنات كى خلقت كے بے مقصد اور بيہودہ ہونے كى نفى كى گئي ہے_
3_اسمانوں اور زمين كے درميان (فضا ميں) كچھ مخلوقات وجود ركھتى ہيں _
وما خلقنا السموت والا رض وما بينهما الّا بالحقّ
4_كائنات ميں متعدد اسمانوں كا موجود ہونا _
وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ
5_قيامت كا برپا ہونا، ايك يقينى اور قابل عمل چيز ہے_
وان الساعة لا تية
"ساعة"لغت ميں زمانے كے اجزا ميں سے ايك جز كو كہتے ہيں اور اس ايت ميں اس سے قيامت مراد ہے_
6_"الساعة" قيامت كے ناموں ميں سے ايك نام ہے_
وان الساعة لا تية
7_نظام افرينش كا برحق (حكيمانہ اور بامقصد)ہونا قيامت كے برپا ہونے كا مقتضى ہے_
وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية
جملہ " ان الساعة لا تية " آيت مجيده " وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ " سے استدلال كے نتيجے كى حيثيت ركھتا ہے _يعنى : چونكہ كائنات ،حق كى بنياد پر خلق كى گئي ہے لہذا قيامت كا برپا ہونا بھى يقينى ہو گا_
8_كائنات كى خلقت ،قيامت كے برپا ہوئے بغير بے مقصد ، بيہودہ اور ايك درست مقصد اور حكمت سے بعيد امرہے_
وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية
9_خلقت كائنات كا مقصد و مقصود، اُخروى دنيا ہے_
وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية
جملہ " ان الساعة لا تية " بعض مفسرين كے احتمال كے مطابق ہو سكتا ہے "بالحق " كى تفسير ہو _ بنابريں "كائنات كے بر حق خلق ہونے "ك

معنى يہ ہو گا:كائنات ايك مقصد و ہدف كى حامل ہے اور وہ قيامت و اخرت ہے_
10_قيامت كے منكرين اور كفار كے پاس كائنات كى خلقت كے بارے ميں كوئي درست اور حق پر مبنى توجيہ و تفسير نہيں ہے لہذا وہ بے مقصد رجحان ركھنے والے لوگ ہيں _
وما خلقنا السموت ...الّا بالحقّ وان الساعة لا تية
11 _پيغمبر اكرم (ص) كا فريضہ ہے كہ اپ(ع) كفار اور مشركين كو كريمانہ انداز ميں بخش ديں اور اُن سے در گذر كرتے ہوئے اُن كے اذيت و ازار كو نظر انداز كر ديں _
فاصفح الصفح الجميل
"صفح " كا معنى بغير ملامت كيے اور احسان جتائے معاف كر دينا ہے كہ اسے ہم كريمانہ اور بزرگوارانہ در گذر بھى كہہ سكتے ہيں_
12_قيامت اور خلقت كائنات كے حكيمانہ اور با مقصد ہونے پر عقيده ،مشكلات كے برداشت كرنے كو اسان بنا ديتا ہے اور دشمنوں كى جانب سے اذيت و ازار كو نظر انداز كرنے كا مقتضى ہے_
وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ ... فاصفح الصفح الجميل
"فاصفح " ميں "فا" تفريع كے لئے ہے اور جملہ "فاصفح ___" كو جملہ " وما خلقنا السموت ... الّا بالحقّ وان الساعة لا تية " پر عطف كر رہى ہے _بنابريں اس سے معلوم ہوتا ہے كہ كائنات كے بر حق خلق ہونے كا تقاضا ہے كہ رسول الله (ص)

جيسا ايك حق طلب انسان حق كے راستے ميں برد بارى دكھائے اوركفار كى حق ناپذيرى كے سامنے اپنى سعى و كوشش كو بيہودہ خيال نہ كرے _
13_پيغمبر اكرم (ص) ، مكہ ميں اپنے مخالفين كى جانب سے اذيت و ازاراور اُن كے دبائو مينتھے_
فاصفح الصفح الجميل
اذيت و ازار كى وجہ سے ہى خداوند متعال كى طرف سے در گذر كرنے كى نصيحت كى گئي ہے _ جس كى تائيد اسى سورہ كى ايت 95 (انا كفينك المستهزء ين) سے بھى ہوتى ہے_
14_اسلامى تحريك اور دينى تبليغات كے اغاز ميں كفار اور دشمنوں كے ساتھ كريمانہ سلوك اور در گذر كرنا ايك ضرورى اور لازمى امر تھا _
فاصفح الصفح الجميل
(بعثت كے ابتدائي حصّہ ميں)اس ايت كا نزول كہ جس ميں در گذر اور معاف كرنے كا حكم دياگيا ہے اور پھر (بعثت كے اخرى حصّہ ميں) مدينہ ميں كفار اور دشمنوں كے ساتھ سخت رويہ اپنانے كا دستور ديا جاتا ہے _اس سے ہم مذكورہ مطلب اخذ كر سكتے ہيں _
15_دوسروں حتى كفار اور دشمنوں كے ساتھ كريمانہ

سلوك كرنا ، اُنہيں معاف كرنا،اور اُن كے اذيت و ازار كو نظر انداز كرناايك شائستہ اور پسند يدہ چيز ہے_
فاصفح الصفح الجميل
16_ "قال الرضا(ع) فى قول الله عزّوجلّ : "فاصفح الصفح الجميل" قال: العفو من غير عتاب; (1)حضرت امام رضا (ع)ے خداوند متعال كے فرمان " فاصفح الصفح الجميل"كے بارے ميں منقول ہے كہ اپ(ع) نے فرمايا :اس سے مراد بغير سرزنش كے معاف و در گذر كرنا ہے_

زمین :
خلقت زمین كی حقانیت 1
الساعة :6
سختی :
سختی میں سہولت كے عوامل 12
....

1)عیون اخبار الرضا ،ج1، ص 294، ح50; نورالثقلین ،ج 3 ، ص27، ح95،96_

عفو :
احسان جتائے بغیر عفو 16;عفوكی اہمیت 15
عقیدہ :
افرینش كے با مقصد ہونے كے اثرات 12; حكمت الہی پر عقیدے كے اثرات 12;قیامت پر عقیدے كے اثرات 12
عمل :
پسندیدہ عمل 15
قیامت :
قیامت كا یقینی ہونا 5;قیامت كو جھٹلانے والونكا بے منطق ہونا 10; قیامت كے دلائل 7، 8; قیامت كے نام 6
كفار :
كفار كو معاف كرنا11،15;كفار كو معاف كرنے كی اہمیت 14;كفار كی بے منطقی 10
مشركین :
مشركین كو عفو 11
موجودات :
فضائي موجودات 3

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلاَّقُ الْعَلِيمُ (٨٦)
بیشك آپ كا پروردگار سب كا پیدا كرنے والا اور سب كا جاننے والا ہے _

1_فقط خداوند متعال ہی بہت علم والا، خالق ہے_
ان ربّك هوالخلّق العلیم
مبتدا اور خبر كا معرفہ لایا جانااور ضمیر فصل "ھو" لانا ، حصر پر دلالت كرتا ہے_
2_كائنات كی خلقت ،ایك عالمانہ اور اگاہانہ خلقت ہے_
ان ربّك هوالخلّق العلیم
مندرجہ بالا مطلب اس بنیاد پر اخذكیا گیا ہے كہ جب " العلیم " ،" الخلّق " كے لئے صفت ہو_
3_خداوندمتعال، خلاّق (خلق كرنے والا) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے_
ان ربّك هوالخلّق العلیم
4_خداوند متعال كا مشكلات رسالت اور دشمنوں كی اذیت وازار كے مقابلے میں پیغمبر اكرم (ص) كی دلجوئي

كرنا _
فاصفح ...ان ربّك هوالخلّق العلیم
"اللہ "كے بجائے "ربك"كا انا نیز دشمنوں سے درگذر كرنے كی نصیحت كرنے كے بعد خداوند متعال كے علم واگاہی كی یاد

دہانی کرانا ہو سکتا مذکورہ حقیقت بیان کرنے کے لئے ہو_
5_خداوند متعال کی ربوبیت ،کائنات کی عالمانہ خلقت کی مقتضی ہے_
ان ربّك ھوالخلّق العليم
6_پيغمبر اكرم (ص) كا كفار اور دشمنوں سے درگذر اور چشم پوشی كرنا ،انحضرت (ص) كی خير و صلاح اور اپ (ص) كی تربيت و كمال كے لئے تھا_
فاصفح الصفح الجميل _ان ربّك ھوالخلّق العليم
جملہ "ان ربّك " جملہ " فاصفح ..." كے لئے تعليل كی حيثيت ركھتا ہے _يعني;اے رسول (ص) در گذر كيجئے; كيونكہ پروردگا ر اور تيرا ربّ جانتا ہے كہ كون سا كام تيری مصلحت اور تيرے رشد وكمال كے لئے ہے_

افرينش:
افرينش كی عالمانہ خلقت 2،5
انحضرت (ص) :
انحضرت(ص) كو اذيت 4;انحضرت (ص) كو تسلی 4; انحضرت (ص) كی جانب سے عفو 6;انحضرت (ص) كے تكامل كا پيش خيمہ 6;انحضرت (ص) كے مصالح 6
اسما وصفات :
خلاق 3;عليم 3
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا علم 1;اللہ تعالى كی خالقيت 1;اللہ تعالى كی ربوبيت كے اثرات 5;اللہ تعالى كے اختصاصات 1
توحيد :
خالقيت ميں توحيد 1
نظريہء كائنات :
توحيدی نظريہ ء كائنات 1
دشمنان :
دشمنوں كو عفو 6;دشمنوں كی اذيتيں 4
كفار :
كفار كو عفو 6

325

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (٨٧)
اور ہم نے آپ كو سبع مثانی اور قرآن عظيم عطا كيا ہے _

1_خداوند متعال كی جانب سے پيغمبر اكرم (ص) كو عطا ہونے والی چيزوں ميں سے ايك "سورہ حمد" ہے_
ولقد ء اتينك سبعًا من المثاني
اكثر مفسرين كا نظريہ ہے كہ "سبعاً" سے سورہ حمد مراد ہے كہ جس كی سات ايتيں ہيں اور "المثاني" (جمع مثنى)قران كريم كی صفت ہے ;جيسا كہ سورہ زمر (ايت 23) مينبھی يہ كلمہ قران كی صفت كے طور پر ذكر ہوا ہے _ياد رہے كہ روايات بھی اسی مطلب كی تائيد كرتی ہيں _
2_ سورہ حمد ،قران كے تمام سوروں ميں ايك خاص مقام و منزلت اور بلند قدر و قيمت كا حامل سورہ ہے _
ولقد ء اتينك سبعًا من المثانی و القرآن العظيم
مندرجہ بالا مطلب ،قران كو "كتاب عظيم " كے عنوان سے بيان كرنے سے پہلے سورئہ حمد كے" ذكر" سے مختص ہوجانے سے اخذ ہوتا ہے _
3_خداوند متعال ،پيغمبر اكرم (ص) كو قران عطا كرنے والا ہے _

ولقد ء اتینك ... القرآن العظیم
4_قران، ایك باعظمت كتاب اور عظیم نعمت ہے _
ولقد ء اتینك ... القراء ان العظیم
5_قران، خداوندمتعال كی خلاقیت اور علم كا ایك جلوه ہے_
ان ربّك ھوالخلّق العلیم _ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم
خداوندمتعال كی دو صفات "خالقیت اور دانائي" كے بیان كے بعد "پیغمبر اكرم (ص) كو قران اعطا ہونے "كا ذكرہوسكتا ہے خدا كی خالقیت اور علم كے مصادیق كو بیان كرنے كے لئے ہو _
6_"عن یونس بن عبدالرحمان ...قال: سا لت ا باعبداللّه(ع) "ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم " قال: ھی سورة الحمد و ھی سبع ایات منھا بسم اللّه الرّحمن الرّحیم وانما سمیت المثانی لا نھا یثنّی فی الركعتین ;(1)یونس
....

1)تفسیر عیاشی ،ج1،ص19;ح 3،نور الثقلین ، ج3،ص27،ح 98_

بن عبد الرحمن كہتے ہیں : میں نے حضرت امام صادق (ع) سے خدا كے كلام :"ولقد ء اتینك سبعًا من المثانی و القرآن العظیم "كے بارے میں پوچھا تو اپ(ع) نے فرمایا:وه سوره حمد ہے كہ جس كی سات ایتیں ہیں اُن میں سے ایك "بسم الله الرحمن الرحیم " ہے اور اسے مثانی كہا گیا ہے كیونكہ یہ سوره دو ركعت نماز میں دو بار پڑھی جاتی ہے_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) كو سورئہ حمد عطا ہونا 1;انحضرت (ص) كو قران كریم عطا ہونا 3
الله تعالی :
الله تعالی كی خالقیت كی نشانیاں 5;الله تعالی كے عطایا 1،3;الله تعالی كے علم كی نشانیاں 5
روایت :6
سورئہ حمد :
سورئہ حمد كی فضیلت 1،2،6;سورئہ حمد كے نام 6
قران كریم :
قران كریم كی اہمیت 5;قران كریم كی عظمت 4
نعمت :
عظیم نعمتیں 4;نعمت كے مراتب 4;نعمت قران 4

تفسیر راهنما جلد 9

لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (٨٨)
لہذا آپ ان كفار میں بعض افراد كو ہم نے جو كچھ نعمات دنیا عطا كردی ہیں ان كی طرف نگاہ اٹھا كر بھی نہ دیكھیں اور اس كے بارے میں ہرگز رنجیده بھی نہ ہوں بس آپ اپنے شانوں كو صاحبان ایمان كے لئے جھكائے ركھیں _

1_خداوندمتعال، نے پیغمبر اكرم (ص) كو كفار كے دنیوی وسائل كی طرف نظریں ركھنے اور اُن میں جذب ہونے سے روكا_

لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
"مد" كا معنى زيادہ اور طولانى كرنا ہے اور جب بھى يہ انكھ اور نظر كے بارے ميں استعمال ہو تو انكھيں لگانے،كسى چيز كو گھورنے اور مجذو ب ہونے كے معنى ميں ہے _

2_پيغمبر اكرم (ص) كا فريضہ ہے كہ اپ (ص) كفار كے كثير دنيوى وسائل كى طرف توجہ كيے بغير اپنى پورى توجہ اُن كى ہدايت پر لگا ديں _
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
مذكورہ بالا ايت كے لئے كچھ احتمالات ذكر كيے گئے ہيں _مندرجہ بالا مطلب اس احتمال كى بنا ء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم" سے يہ مراد ہوكہ:تمہارے ذہن ميں بھى يہ نہيں انا چاہيے كہ خدا كے دشمن كفار اس قدر زيادہ دنيوى وسائل سے كيوں بہرہ مند ہيں ؟تم اس قسم كے خيالات كے ذريعے اپنے اپ كو ان وسائل ميں مشغول نہ كرو ;بلكہ تمہارى پورى توجہ خود اُن (كفار كى ہدايت) كى طرف ہونى چاہيے_
3_دنيا كے تمام وسائل ،مال و ثروت اور جلوے ،دين دارى اور قران كے نورانى حقائق كى معرفت كے مقابلے ميں ناچيز اور بے معنى ہيں _
ولقد ء اتينك سبعًا من المثانى و القرآن العظيم _لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
پيغمبر اكرم (ص) كو قران جيسى عظيم نعمت عطا كرنے كى ياد دہانى كے بعد دنيا كے مادى وسائل اور متاع پر نظريں ركھنے سے نہى ،ہو سكتا ہے مذكورہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہو_
4_ظہور اسلام كے زمانے ميں بعض كفار اور مشركين ،قابل توجہ مادى وسائل اور مال وثروت سے بہرہ مند تھے_
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
5_دنيو ى زندگى كا مال و منال اور طلسمات ،جذاب اور دلربا ہوتے ہيں _
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
6_دنيوى مال و منال پر نظر ركھنا اور رشك كرنا ايك ناپسنديدہ اور قابل مذمت چيز ہے_
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
7_اسلامى و دينى راہنمائوں كے فرائض ميں سے ايك يہ بھى ہے كہ وہ ثروتمند اور مرفہ لوگوں كے اموال اور دنيوى مقام و مرتبے پر نظريں نہ ركھيں _
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم ولا تحزن عليهم واخفض جناحك للمو منين
8_انسان كى تمام متاع اور ثروت كا سر چشمہ اور مالك خداوند متعال ہے_
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
خداوند متعال نے انسان كے ہاتھ ميں موجود وسائل و نعمات كو اپنى عطا كردہ قرار ديا ہے (متّعنا) اور اس سے يہ حقيقت ظاہرہوتى ہے كہ ان سب چيزوں كا سر چشمہ، خدا ہے_
9_خداوند متعال كى جانب سے پيغمبر اكرم (ص) كو كفار و مشركين كے لئے غمگين اور پريشان نہ ہونے كى

نصيحت _
لاتمدّنّ عينيك ... ولا تحزن عليهم
10_حق كو قبول نہ كرنے والے كفار اور مشركين ،ہمدردى كے قابل نہيں _
لاتمدّنّ عينيك ... ولا تحزن عليهم
جيسا كہ مفسرين نے كہا ہے ،كفار اور مشركين كے لئے پيغمبر اكرم (ص) كا غم واندو ہ اُن كى حق ناپذيرى كى وجہ سے تھا _پيغمبر (ص) كو اُن كے لئے غم نہ كھانے كى نصيحت ممكن ہے اس لئے ہو كہ وہ اس قدر لياقت نہيں ركھتے كہ اُن كے لئے غمگين ہوا جائے_
11_كفار ومشركين كى ہدايت كے لئے پيغمبر اكرم (ص) كاشديد غمگين ہونا اور دل جلانا _
لاتمدّنّ عينيك ... ولا تحزن عليهم

12_پیغمبر اسلام (ص) کا فریضہ ہے کہ اپ (ص) مؤمنین کے ساتھ فروتنی (خفض جناح) کے ساتھ پیش ائیں _
واخفض جناحك للمو منين
"خفض جناح "(پر کھولنا)فروتنی اور تواضع سے کنایہ ہے_
13_ایمان ،انسانوں کی قدر و منزلت کا معیار اور اُن کے سامنے فروتنی و تواضع کا ملاك ہے _
واخفض جناحك للمو منين
مندرجہ بالا مطلب صفت "مؤمنين " کہ جو علیت کی طرف اشارہ ہے ،سے استفادہ کیا گیا ہے ; یعنی چونکہ وہ ایماندار ہیں تو پس اے رسول (ص) اپ (ص) بھی ان کے بارے میں فروتنی اختیار کریں _
14_معاشرے کے رہبر و راہنما ،معاشرے کے بے ایمان اور خوشحال لوگوں کی حد سے زیادہ توجہ کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں _
لاتمدّنّ عينيك الى ما متّعنا بہ ا زوجًا منهم
اگر چہ یہ ایت پیغمبراسلام (ص) کے بارے میں ہے لیکن اس سے ہم اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ تنبیہ اور ہوشیار باش،معاشرے کے تمام رہبروں اور ذمہ دار لوگوں کو بھی شامل ہے_

رشك :
ناپسنديده رشك 6
قائدين :
قائدين اور مرفہ افراد 14;قائدين كى جائے لغزش 14
قران كريم :
قران كريم كى قدروقيمت 3
كفار :
صدراسلام كے كفار كے مادى وسائل 4; صدر اسلام كے كفار كى ثروتمندى 4;كفار پر اندوه 10; كفار پر ترحم 10;كفارپر غم واندوه سے اجتناب 9 ; كفار كى مادى وسائل سے بے اعتنائي 1،2;كفار كى ہدايت 11;كفاركى ہدايت كى اہميت 2
مادى وسائل :
مادى وسائل سے بے اعتنائي 7;مادى وسائل كا سر چشمہ 8;مادى وسائل كا مالك 8;مادى وسائل كا ناچيز ہونا 3;مادى وسائل كى جاذبيت 5
مشركين :
مشركين پر غم و اندوه 10;صدراسلام كے مشركين كے مادى وسائل 4;مشركين پر ترحم 10;مشركين پر غم واندوه سے اجتناب 9;صدراسلام كے مشركين كى ثروتمندى 4;مشركين كى ہدايت 11
مؤمنين :
مؤمنين كے لئے تواضع 12

330

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ (٨٩)
اور يہ كہہ ديں كہ ميں تو بہت واضح انداز سے ڈرانے والا ہوں _

1_پيغمبر اكرم(ص) -،لوگونكے لئے اپنى ذمہ دارى (انذار) كى حدودكا اعلان كرنے پر مامور تھے_
و قل انى ا نا النذير المبين
2_پيغمبر اكرم (ص) كى (ڈرانے اور خطرات سے اگاہ كرنے پر مبني) رسالت سب كے لئے قابل فہم ،صريح اور ابہام سے خالى تھي_
و قل انى ا نا النذير المبين
3_انسان، وحى و دين الہى كى راہنمائي كے بغيرانتہائي اہم خطرات و تہديدات سے دو چار رہتا ہے_
و قل انى ا نا النذير المبين
انبياء كرام (ع) كا ڈرانا اور خطرات سے اگاہ كرنا ، انسان كے لئے انتہائي اہم خطرات اور تہديدات كے وجود پر دلالت كرتا ہے_ بنابريناگر انسان انبيائے كرام (ع) كے انذار اور تہديدات كو قطع نظر كر دے تو وه بہت سے خطرات سے دوچار ہو جائے گا_
4_انذار (ڈرانا) اور خطرات سے اگاہ كرنا دينى مبلغين اور قائدين كا بنيادى فريضہ ہے_
و قل انى ا نا النذير المبين

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) كى ذمہ دارى كى حدود 1;انحضرت (ص) كى رسالت 2;انحضرت (ص) كى شرعى ذمہ دارى 1; انحضرت (ص) كى صراحت 2;انحضرت (ص) كے انذار 1 ; انحضرت (ص) كے انذار كا واضح ہونا 2
انسان :
انسان كو تہديد 3;انسانى لغزش كے مقامات3
تبليغ :

تبليغ ميں انذار 4
خطره :
خطرے كا پيش خيمہ 3

دين :
دين كى اہميت 3
دينى قائدين :
دينى قائدين كى ذمہ دارى 4
مبلغين :
مبلغين كى ذمہ دارى 4
وحى :
وحى كا كردار 3

كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى المُقْتَسِمِينَ (۹۰)
جس طرح كہ ہم نے ان لوگوں پر عذاب نازل كيا جو كتاب خدا كا حصّہ بانٹ كرنے والے تھے _

1_صدر اسلام ميں قران كو تجزيہ و تقسيم كرنے والے(التقاطي) لوگ ،عذاب الہى سے دوچار ہوئے تھے_
كما ا نزلنا على المقتسمين
مندرجہ بالا مطلب اس نكتے پر مبنى ہے كہ جب گذشتہ ايت كے جملہ " ا نا النذ ير ... " ميں لفظ عذاب تقدير ميں ہواور فعل "ا نزلنا" كا مفعول ايك محذوف ضمير ہو كہ جو عذاب كى طرف لوٹ رہى ہو_بنابريں ايت كا معنى يوں ہو جائےگا : "جس طرح ہم نے عذاب "مقتسمين " پر نازل كيا ہے _ياد رہے كہ "المقتسم "كا معنى وه شخص ہے كہ جو كسى چيز كو چند جزء ميں تقسيم كر ے اور بعد والى ايت (الذين جعلوا القرء ان عضين) كے قرينے سے اس سے مراد قران كو جز جز كرنے والے لوگ ہيں كہ جو قران كے بعض معارف كو تو قبول كر ليتے ہيں اور بعض كا انكار كر ديتے ہيں _
2_ظہور اسلام اور قران كے نزول كے بعد قران كو تجزيہ كرنے والے التقاطى گروه كا پيدا ہو جانا_
كما ا نزلنا على المقتسمين
3_مسلمانوں كى طرح اہل كتاب بھى قران كے مخاطبين ميں سے ہيں _
ولقد ء اتينك ...و القران العظيم ...كما ا نزلنا على المقتسمين
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال كى بنا ء پر ہے كہ جب " ا نزلنا " كا مفعول ايك ايسى ضمير ہو كہ جو قران كى جانب لوٹ رہى ہو اور "المقتسمين" سے مراد بعض شان نزول كے مطابق يہود و نصارى ہوں (روح المعانى)
4_دين ميں التقاط (دين كے كچھ حصے كو قبول كرنا اور كچھ كا انكار كرنا) ايك ايسا بڑا گناه ہے جو عذاب

الہى كا پيش خيمہ بنتا ہے_
كما ا نزلنا على المقتسمين
5_"عن ابن عباس سا ل رجل رسول اللهّ(ص) قال: ا را يت قول اللهّ: "كما ا نزلنا على المقتسمين"قال: اليهود والنصارى ...;
(1)حضرت ابن عباس سے منقول ہے كہ ايك شخص نے رسول خدا (ص) سے سوال كيا اور كہا:اپ (ص) كى خداكے قول :"كما ا نزلنا على المقتسمين" كے بارے ميں كيا رائے ہے_ ؟ انحضرت (ص) نے فرمايا:(مقتسمين سے مراد)يہود و نصارى ہيں _

اسلام :
تاريخ صدر اسلام 1،2

دین :
دین کے بعض حصے کو جھٹلانے کے اثرات 4;دین کے بعض حصے کو قبول کرنے کے اثرات 4;ديني افات کی شناخت 4
روایت:5
عذاب :
اہل عذاب 1;عذاب کا پیش خیمہ 4
عیسائي :5
قران :
صدر اسلام میں قران کو تجزیہ کرنے والے 2 ; قران کو تجزیہ کرنے والوں کا عذاب 1 ; قران اور اہل کتاب 3;قران کو تجزیہ کرنے والے 5; قران کے مخاطبین 3
گناہان کبیرہ :4
مقتسمین :
مقتسمین سے مراد 5
یہود :5

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ (٩١)
جن لوگوں نے قرآن کو ٹکڑے کردیا ہے _

1_یہود اور نصاری کا نزول قران اور ظہور اسلام کے بعد ،التقاط (دین کے کچھ حصے کو قبول کرنے اور کچھ کا انکار کرنے) کی طرف رجحان ہو گیا تھا اور وہ قران کی بعض ایات پر ایمان لاتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے_
....

1)الدرالمنثور ،ج5،ص98_

الذین جعلوا القرء ان عضین
"عضین "،"عضة" کی جمع ہے_ جس کا معنی جز ہے _اور معارف دین کو قبول کرنے میں تجزیہ (جز جز کرنا) اہل کتاب کی عادت ہے چونکہ کفار اور مشرکین اصل دیانت کو ہی قبول نہیں کرتے تھے ;جیسا کہ خداوند متعال نے اہل کتاب کواسی صفت کے ساتھ یاد کیا ہے :" ...ویقولون نئومن ببعض و نکفر ببعض ..."(سورہ نسا ء ،ایت 150)
2_ کفار قریش ، قران کے نزول اور ظہور اسلام کے بعد قران کی ایات کو چند قسموں میں تقسیم کر کے ہر قسم کاتہمت و افتراء اور دوسرے مختلف حیلوں و بہانوں کے ساتھ مذاق اُڑایا کرتے اور اُس کا انکار کرتے تھے_
المقتسمین _الذین جعلوا القرء ان عضین
یہ مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب اس ایت اور اس سے پہلے والی ایت سے کفار قریش مراد ہوں جیسا کہ ان کے شان نزول میں ایا ہے_اور وہ سب کے سب (تقریباً 16 افراد)مختلف طریقوں سے ہلاك ہوئے ہیں _
3_اسلام اور قرانی معارف و تعلیمات، باہم مربوط ومرتبط اورایك دوسرے سے جدا نہ ہونے والا ناقابل تقسیم مجموعہ ہے _
المقتسمین _الذین جعلوا القرء ان عضین
4_اسلام وقران کے پورے مجموعے پر ایمان لانا ضروری اور ہر قسم کے تجزیہ و التقاط سے پرہیز لازمی ہے_
المقتسمین _الذین جعلوا القرء ان عضین
5_"عن ابن عباس قال: سا ل رجل رسول اللّه(ص) " ...الذین جعلوا القرء ان عضین" قال: امنوا ببعض وکفروا ببعض;(1)حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ ایك شخص نے حضرت رسول خدا (ص) سے خداوندمتعال کے فرمان :" الذین جعلوا القرء ان عضین " کے بارے میں سوال کیا تو انحضرت (ص) نے فرمایا :قران کے بعض حصوں پر ایمان لے اتے ہیں اور بعض کے منکر ہو جاتے ہیں _
6_"عن ا بی جعفر(ع) و ا بی عبداللہ (ع) عن قولہ:"الذین جعلوا القرء ان عضین" قال: هم قریش; (2)حضرت امام باقراور امام

صادق علیھما السلام سے خدا وند متعال کے کلام :" الذین جعلوا القرء ان عضین " کے بارے میں منقول ہے کہ اپ (ع) نے فرمایا:"وہ قریش تھے_"

اسلام :

....

1)الدرالمنثور ،ج5،ص98_
2) تفسیرعیاشي،ج2،ص 252، ح4و ص 251 ، ح 43; نورالثقلین ، ج3،ص31،ح119_

تعلیمات اسلام کا باہم مرتبط ہونا 3;اسلام کا ناقابل تجزیہ ہونا 3;اسلام کو جز جز کرنے سے اجتناب 4

ایمان :

قران کے بعض حصوں پر ایمان 1،5

روایت :5،6

عیسائي :

عیسائي اور قران 1

قران کریم :

قران کریم سے استہزء کرنے والے 2،5;قران کریم پر افتراء باندھنے والے 2;قران کریم کا باہم مرتبط ہونا 3;قران کریم کا ناقابل تفکیك ہونا 3;قران کریم کو تجزیہ کرنے والے 1، 6 ; قران کریم کی تکذیب کرنے والے 2;قران کریم کے تجزیہ سے اجتناب 4

قریش

کفار قریش کا استہزاء 2;کفار قریش کا افترائ2کفار قریش کی تہمتیں 2;قریش اور قران کریم 6

کفر :

قران کے بعض حصے سے کفر 1،5

یہود :

یہود اور قران 1

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ (٩٢)

لہذا آپ کے پروردگار کی قسم کہ ہم ان سے اس بارے میں ضرور سوال کریں گے _

1_ تمام کفار اور دین کو تقسیم کرنے والوں سے پوچھ گچھ کے بارے میں خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ اپنی ربوبیت کی قسم کھانا_

فو ربّك لنسئلنّھم ا جمعین

" لنسئلنّھم"کی جمع غائب کی ضمیر ہو سکتا ہے اُن کفار کی طرف لوٹ رہی ہو کہ جن کاتذکرہ گذشتہ چندایات میں گذرچکاہے(... ازوجاً منھم) اور ہوسکتا ہے یہ "المقتسمین" کی طرف اشارہ ہو _مذکورہ بالا مطلب ہردو احتمال کی بناء پر ہے_

2_ اثبات اور حقائق كے لئے قسم كهانا ايك جائز اور مشروع امر ہے_

فو ربّك لنسئلنّهم
خداوند متعال كے اثبات قيامت كے لئے قسم كهانے سے خود قسم كهانے كى مشروعيت اور جواز كا استفادہ ہو سكتا ہے_
3_پيغمبر اكرم (ص) ،پروردگار كے نزديك بلند مرتبہ شخصيت ركهنے كے ساتھ ساتھ اُس كے خاص لطف و عنايت سے بهى بہرہ مند ہيں _
فو ربّك
يہ كہ خداوند متعال نے اپنى قسم ميں رسول اكرم (ص) كو مخاطب كيا ہے اور فرمايا ہے:"تيرے پروردگار كى قسم ..."اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
4_صفت "ربّ"خداوند متعال كى اہم ترين صفات ميں سے ہے_
فو ربّك
چونكہ صفت "ربّ" كى قسم كهائي گئي ہے لہذا اس سے مذكورہ بالا مطلب اخذ ہو سكتا ہے_
5_قيامت ،مجرمين اور ايات قران كاتجزيہ كرنے والوں سے پوچھ گچھ كا دن ہے _
لنسئلنّهم ا جمعين
پوچھ گچھ كے لئے فعل مضارع "نسئل"كالايا جانا ہو سكتا ہے ائندہ اور روز قيامت كى طرف اشارہ ہو_
6_قيامت كے دن تما م انسانوں كى بغير كسى استثنا ء كے خداوند متعال كى طرف سے پوچھ گچھ ہو گى _
فو ربّك لنسئلنّهم ا جمعين
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب ضمير "هم " كا مرجع "انى انا نذير مبين" كے قرينے سے تمام انسان ہوں _چونكہ رسول اكرم (ص) كا "نذير"ہونا سب انسانوںكے لئے ہے_

لطف خدا جن کے شامل حال ہے 3

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (٩٣)
جو کچھ وہ کیا کرتے تھے _
1_ قیامت کے د ن خداوند متعال کی طرف سے انسانوں کے تمام اعمال و کردار کے بارے میں پوچھا جائے گا _
لنسئلنّهم ...عمّا كانوا يعملون
2_قیامت کے دن خداوند متعال کی جانب سے کفار اور قران کا تجزیہ کرنے والوں کے تمام اعمال و کردار کی پوچھ گچھ ہو گي_
المقتسمين _الذين جعلوا القرء ان عضين_ فوربّك لنسئلنّهم ا جمعين_عمّا كانوا يعملون
3_تمام انسان اپنے اعمال اور کردار کے سلسلے میں جوابدہ ہیں _
لنسئلنّهم ...عمّا كانوا يعملون
4_ربوبیت الہی ،انسان کے اعمال و کردار کے مقابلے میں پوچھ گچھ اور سزا و جزا دینے کی مقتضی ہے_
فو ربّك لنسئلنّهم ا جمعين_عمّا كانوا يعملون
5_انسان کے اعمال اور کردار قیامت کے دن پوچھ گچھ اور محاسبے کا معیارہیں اور اُنہی کے ذریعے اس کی عاقبتمعينّ ہوتی ہے_
لنسئلنّهم ...عمّا كانوا يعملون

اجر :
اجر کا پیش خیمہ 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے اثرات 4
انسان :
انسان کی ذمہ داری 3
سزا :

سزا کا پیش خیمہ 4
عاقبت :
اُخروی عاقبت میں موثر عوامل 5
عمل :
عمل کا اُخروی مواخذہ 1;عمل کا جوابدہ 3;عمل کے اثرات 5;عمل کے مواخذہ کا پیش خیمہ 4
قران کریم :
قران کریم کا تجزیہ کرنے والوں کا اُخروی مواخذہ 2
قیامت :
قیامت میں مواخذہ 1،2;قیامت میں مواخذہ کا معیار 5
کفار:
کفار کا اُخروی مواخذہ 2

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (٩٤)
پس آپ اس بات کا واضح اعلان کردیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور مشرکین سے کنارہ کش ہوجائیں _

1_پیغمبر اکرم (ص) واضح ، اشکارااور بغیر کسی ابہام کے اپنے الہی منصبی فرائض اور رسالت کے ابلاغ پر مامور

تھے_
فاصدع بما تو مر
لغت میں"صدع"واضح و اشکار بات کرنے کو کہتے ہیں_
2_بعثت کے اغاز (مکی دور) میں پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت بعض مخفی کاموں ،رازداری اور تقیہ کے ہمراہ تھي_
فاصدع بما تو مر
دعوت کو اشکار کرنے کا لازمہ اُس کا مخفی رکھنا ہے خواہ وہ کچھ وقت کے لئے ہی کیوں نہ ہو _
3_پیغمبر اکرم (ص) کے منصبی فرائض ،فرامین خدا کے دائرے میں تھے_
فاصدع بما تو مر
4_پیغمبر اکرم (ص) ، کفار و مشرکین کی عہد شکنی ،اذیت و ازار سے بے اعتنائي اور اُن سے منہ موڑنے اور اپنی دعوت میں ثابت قدم رہنے پر مامور تھے_
فاصدع بما تو مرو ا عرض عن المشرکین
"مشرکین سے منہ موڑنے "سے مراد یہ نہیں کہ اُن سے کنارہ گیری کی جائے _چونکہ یہ ایت کے پہلے حصے(فاصدع بما تو مر) کہ جس میں اشکارا دعوت کا اظہار ہے،کے ساتھ ساز گار نہیں

بلکہ پیغمبر اکرم(ص) مکہ میں مشرکین و کفار کی جانب سے بہت زیادہ ستائے گئے تھے لہذا مراد وہی ہے جو مذکورہ بالا مطلب میں ایا ہے _یاد رہے کہ بعد والی ایت (انا کفینك المستهزء ین) بھی اسی حقیقت کی تاکید کر رہی ہے_
5_دینی نظریات اور اُصول کو بیان کرنے میں صراحت و قاطعیت ،دینی راہنمائوں پرایك واجب اور ضروری فریضہ ہے_
فاصدع بما تو مرو ا عرض عن المشرکین
6_"عن عبیداللّه بن علی الحلبی قال: سمعت ا باعبداللّه(ع) یقول: مکث رسول اللّه(ص) بمکة بعد ماجاء ہ الوحی عن اللّه تبارك وتعالی ثلاث عشرة سنة منها ثلاث سنین مختفیاً خائفاً لایظهر، حتی ا مره اللّه عزّوجلّ ا ن یصدع بما ا مره بہ، فا ظهر حینئذ الدّعوة; (1) عبید اللہ بن علی الحلبی کا کہنا ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپ (ع) نے فرمایا: جب خداوند متعال کی جانب سے رسول خدا (ص) پر وحی نازل ہوئي اس کے بعد اپ(ص) تیرہ سال تك مکہ میں رہے _کہ جن میں سے تین سال مخفی اور پنہاں تھے اور اپ(ص) (اجتماعات میں) ظاہر نہیں ہوتے تھے_یہاں تك کہ خدا نے انحضرت (ص) کو فرمان دیا کہ جو کچھ اپ(ص) کو امر کیا گیا ہے اُسے اشکارا بیان کرو _اس کے بعد اپ(ص) نے اپنی دعوت کو علنی کر دیا_
7_ "عن محمد بن علی الحلبی عن ا بی عبداللّه(ع) قال: اکتتم رسول اللّه(ص) بمکة مختفیاً خائفاً خمس سنین لیس یظهر ا مره ... ثم ا مره اللّه عزّوجلّ ا ن یصدع بما ا مر بہ فظهر رسول اللّه(ص) و ا ظهر ا مره; (2)محمد بن علی الحلبی نے امام صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ اپ(ع) نے فرمایا:رسول خدا (ص) نے پانچ سال تك مکہ میں اپنی رسالت کو پنہاں رکھا _اپ (ص) مخفی اور خوفزدہ تھے اور اپنی رسالت کو اشکار نہیں کرتے تھے ... پھر خداوند عزوجل نے اپ(ص) کو فرمان دیا کہ اپنی رسالت کو اشکار کرو _پس انحضرت (ص) اشکار ہو گئے اور اپ(ص) نے علنی دعوت شروع کر دي_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) کی اشکار دعوت 6،7; انحضرت(ص) (ص) کی استقامت 4; انحضرت (ص) کی تبلیغ 1;آنحضرت(ص) کی رسالت 7; آنحضرت کی رسالت3;آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 4;آنحضرت(ص) کی شرعی ذمہ داری 1; آنحضرت (ص) کی صراحت1;آنحضرت(ص) کی مخفی دعوت2،6،7; آنحضرت(ص) کو اذیت4
احکام :5
....

1) کمال الدین ،ص344، ح29، ب33; نور الثقلین ، ج 3، ص32 ،ح123_
2) کمال الدین ،ص344، ح28، ب33; نور الثقلین ،ج 3، ص32 ، ح121_

339
اسلام :
تاریخ صدر اسلام 2،6،7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے اوامر 3
تبلیغ :
تبلیغ میں صراحت 1،5;تبلیغ میں قاطعیت 5
دین :
دین کی تبلیغ 5
دینی قائدین :
دینی قائدین کی شرعی ذمہ داری 5
روایت :6،7
مشرکین :
مشرکین کی اذیتیں اور انحضرت (ص) 4;مشرکین سے منہ موڑنا 4
واجبات :5

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (٩٥)
ہم ان استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہیں _

1_پیغمبر اکرم (ص) کو مشرکین اور دشمنوں کی اذیت وازار اور استہزاء کے مقابلے میں خداوند متعال کی حمایت حاصل تھي_
انا كفينك المستهزء ين
2_خداوندمتعال کا پیغمبر اکرم(ص) کواپ(ص) سے استہزاء کرنے والوں کے شر کو دفع کرنے کی خوشخبری دینا_
انا كفينك المستهزء ين
3_دشمنوں اور مشرکین سے بے اعتنائي کرنے اور اپنی دعوت کو علنی و اشکارا کرنے میں انحضرت (ص) کاسب سے بڑا پشت پناہ،دشمنوں کے مقابلے میں خداوند متعال کاپیغمبر اکرم(ص) کی حمایت کرنا تھا_
فاصدع بما تو مرو ا عرض عن المشركين _انا كفينك المستهزء ين
جملہ " انا كفينك ... " جملہ " فاصدع بما تو مرو ... " کے لئے تعلیل کی حیثیت رکھتا ہے ;یعنی چونکہ ہم تمہاری حمایت کرتے ہیں پس جس چیز کا تجھے حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل کرو اور مشرکین سے منہ موڑ لو_
4_پیغمبر اکرم (ص) کو اپنی رسالت کے پہلے دور (دوران

340
مکہ) میں مشرکین کی طرف سے تمسخر،شدید مخالفتوں اور روحانی اذیت وازار کا سامنا کرنا پڑا تھا_
و ا عرض عن المشركين _انا كفينك المستهزء ين
5_استہزا اور تمسخر کرنا،پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین اور دشمنوں کاطریقہ تھا _
انا كفينك المستهزء ين
پیغمبر اکرم (ص) کے مخالفین اور دشمنوں کو "استہزاء کرنے والوں "کے نام سے یاد کیا جانااس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انحضرت (ص) کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ اس طریقے سے استفادہ کرتے تھے_
6_پیغمبر اکرم (ص) ، اپنی دعوت کو اشکار اور علنی کرنے کی صورت میں مشرکین و کفار کیطرف سے دشمنی اور روحانی اذیت وازار سے پریشان تھے_
فاصدع بما تو مر ...انا كفينك المستهزء ين
احتمال ہے کہ جملہ "انا كفينك المستهزئين" پیغمبر اکرم(ص) کی پریشانیوں کا جواب ہو کہ جو اپ(ص) کوخدا کے فرمان: "

فاصدع بما تو مر ... واعرض عن المشركين "کے بعد اپنی دعوت کو علنی کرنے کی وجہ سے لاحق تھیں_
7_" عن ا بان بن عثمان الا حمر رفعہ قال: المستهزئون برسول اللّه(ص) خمسة، الوليد بن المغيرة المخزومى والعاص بن وائل السهمى والا سود بن عبديغوث زهرى والا سود بن مطلّب والحارث بن الطُلاطلة الثقفي; (1)ابان بن عثمان احمد کی ایك مرفوعہ روایت میں ایا ہے کہ (معصوم (ع))نے فرمایا:"پیغمبر اکرم (ص) سے استہزاء کرنے والے پانچ شخص تھے:1_ولید بن مغیرہ محزومی ،2_عاص بن وائل سھمی ،3_اسود بن عبد یغوث زهري،4_اسود بن مطلب ،5_حارث بن طلا طلة الثقفي"

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) سے استہزا کرنے والوں کے شر کا دور کرنا 2;انحضرت (ص) سے استہزا کرنے والے 7; انحضرت (ص) کا استہزا 1،4،5;انحضرت (ص) کو اذیت 4 ،6;انحضرت (ص) کو بشارت 2; انحضرت (ص) کی اشکارا دعوت 3،6;انحضرت (ص) :کی پریشانی 6;انحضرت(ص) کی دشمنوں سے بے اعتنائي 3; انحضرت (ص) کی مشرکین سے بے اعتنائي3;انحضرت (ص) کے حامی 1 ، 3 ;انحضرت (ص) کے دشمن 6;انحضرت (ص) کے دشمنوں کا استہزا 1،5 ;انحضرت (ص) کے دشمنوں کی اذیتیں 1 ; انحضرت (ص) کے دشمنوں کے ساتھ مقابلے کا طریقہ 5;انحضرت (ص) کے مخالفین کا استہزا 5 ; انحضرت(ص) کے مخالفین کے ساتھ مقابلے کا طریقہ 5; انحضرت (ص) کے مخالفین 4
....

1)خصال شيخ صدوق ،ص279،ح 24;نور الثقلين ،ج3، ص36، ح127_

اسلام :
تاریخ صدر اسلام 4،7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بشارتیں 2
اللہ تعالی کی حمایتیں :
اللہ تعالی کی حمایتینجن کے شامل حال ہیں 1،3
روایت:7
قران کریم :
قران کا استہزاء کرنے والوں کا شر دور کرنا 2
کفار:
کفارکی دشمنی 6;کفار کے استہزاء 6
مشرکین
مشرکین اور انحضرت (ص) 4;مشرکین کی اذیتیں 1، 4 ; مشرکین کی دشمنی 6;مشرکین کے استہزا 1،4،6

تفسیر راهنما جلد 9

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللّهِ إِلـهاً آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (٩٦)
جو خدا کے ساتھ دوسرا خدا قرار دیتے ہیں اور عنقریب انہیں ان کا حال معلوم ہوجائے گا_

1_ پيغمبر (ص) كے ساتھ استہزا كرنے والے، مشرك اور الله تعالى كے سوا كسى اور معبود كے معتقدتھے_
المستهزء ين_الذين يجعلون مع الله الهًا ء اخر
2_الله كے سوا كسى اور كى خدائي كا عقيده اور شرك ،مكہ كے اكثر لوگوں كا مذہب اور دين تھا_
و ا عرض عن المشركين ...الذين يجعلون مع الله الهًا ء اخر
3_پيغمبر اكرم (ص) سے ٹھٹھہ مذاق كرنے والے مشركين كو شديد عذاب كى دھمكى دى گئي ہے_
الذين يجعلون مع اللّه الهًا ء اخر فسوف يعلمون
جملہ " فسوف يعلمون "(عنقريب جان ليں گے)تہديد و دھمكى كى حيثيت ركھتا ہے_
4_قيامت ،حقائق كے منكشف ہونے اور حق و باطل كے روشن ہونے كا دن ہے_
الذين يجعلون مع اللّه الهًا ء اخر فسوف يعلمون
مندرجہ بالا مطلب اس نكتے پر مبنى ہے كہ جب "جاننے "كا وقت ،روز قيامت ہو_

342

5_خداوندمتعال كا پيغمبر اكرم (ص) كو اپنى رسالت اور مقاصد ميں اس طرح كامياب وموفق ہونے كى بشارت دينا كہ جس كا مشركين اور دشمن محسوس كرتے ہوئے نظارہ كريں گے_
انا كفينك المستهزء ين_الذين يجعلون مع اللّه الهًا ء اخر فسوف يعلمون
مذكورہ بالا مطلب اس احتمال پر مبنى ہے كہ جب "يعلمون"كامفعول پيغمبر اكرم (ص) كى اپنى رسالت ميں كاميابى ہو كہ جو مشركين اور دشمنوں كى شكست اور ناكامى كے ہمراہ ہے_

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) سے استہزا كرنے والوں كا عقيدہ 1; انحضرت (ص) سے استہزاكرنے والوں كا شرك 1; انحضرت (ص) كو بشارت 5;انحضرت (ص) سے استہزاكرنے والوں كو ڈرانا3;انحضرت (ص) سے

342

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ (٩٧)
اور ہم جانتے ہيں كہ آپ انكى باتوں سے دل تنگ ہو رہے ہيں _

1_خداوندمتعال،نے مشركين كى طرف سے غلط پروپيگنڈے اور استہزا كى وجہ سے پيغمبر اكرم (ص) كى دل تنگى اور غم واندوہ سے اپنى اگاہى كا اظہار كيا_
انا كفينك المستهزء ين ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون
2_مشركين كى طرف سے غلط پروپيگنڈے اور اذيت

343

ناك استہزا كے مقابلے ميں خداوندمتعال كا پيغمبر اكرم(ص) كو تسلى و تشفى دينا _
المستهزء ين ... فسوف يعلمون_ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون
3_غلط پروپيگنڈا اور اذيت ناك ٹھٹھہ و مذاق، اسلام اور پيغمبر اكرم (ص) كے خلاف كفار و مشركين كا دائمى حربہ تھا _
المستهزء ين ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون
فعل مضارع " يقولون "مشركين اور دشمنوں كے پروپيگنڈے اور باتوں كے دائمى اور مستمر ہونے پر دلالت كرتا ہے_
4_پيغمبر اسلام (ص) ،مشركين اور دشمنان اسلام كى طرف سے غلط پروپيگنڈے اور اذيت ناك استہزا سے غمگين اور اندوہ ناك رہتے تھے_
المستهزء ين ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون
5_انبيائے كرام (ع) بھى دوسرے انسانوں كى طرح اذيت و ازار سے متاثر ہوتے تھے_

ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون
6_اسلامی معاشرے کے مصلحین اوردینی قائدین ہمیشہ سے دشمنوں کے غلط پروپیگنڈے اور اذیت ناك ٹھٹھہ و مذاق سے دوچار رہے ہیں لہذا اُنہیں خدا کی حمایت اور لطف الہی سے اُمید وار رہنا چاہیے _
المستهزء ین ...ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون
7_خداوند متعال انسان کے ضمیر اور روحی و نفسیاتی احساسات اور عواطف سے کاملاً اگاہ ہے_
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون

انحضرت (ص) :
انحضرت (ص) کواذیت 4،2;انحضرت (ص) سے استہزا 4،3،2،1;انحضرت (ص) کااندوہ وغم 4;انحضرت (ص) کے خلاف پروپیگنڈا 4،3،1;انحضرت (ص) کے خلاف سازش 3;انحضرت (ص) کے دشمن 3;انحضرت (ص) کو تسلی 2
اسلام :
دشمنان اسلام کی اذیتیں 4;دشمنان اسلام کے استہزا 6،4
الله تعالی :
الله تعالی اور انحضرت (ص) کا غم واندوہ 1;الله تعالی اور انسان کا ضمیر 7;الله تعالی کا علم 1;الله تعالی کا علم غیب 7
اُمید واری :
الله تعالی کی حمایت سے اُمید وار ی 6;الله تعالی کے لطف سے اُمید واری 6
انبیاء :
انبیاء کا بشر ہونا 5;انبیا ء کا متاثر ہونا 5

دینی قائدین :
دینی قائدین کی اُمید واری 6;دینی قائدین کے خلاف پروپیگنڈا 6
مشرکین :
مشرکین کی اذیتیں 4،2;مشرکین کے استہزا 1،2، 3، 4;مشرکین کا مقابلہ کرنے کا طریقہ 3

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ (٩٨)
تو آپ اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح کیجئے اور سجدہ گذاروں میں شامل ہوجایئے
1_خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کو حمد و ستائشے خدا کے ساتھ تسبیح کرنے کاحکم _
فسبّح بحمد ربك وكن مّن السجدين
"بحمد " میں "با" مصاحبت کے لئے ہے ;یعنی تسبیح کو خداوند متعال کی حمد وستائشے کے ساتھ ہونا چاہیے_
2_خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم (ص) کواپنی رسالت اور دشمنوں کی مخالفتوں کے سبب پیدا ہونے والے مصائب اور مشکلات میں نماز، عبادت اور پرورد گار کی یاد سے مدد طلب کرنے کا حکم _
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك بما يقولون_فسبّح بحمد ربك وكن مّن السجدين
مندرجہ بالا مطلب ،"فسبح "کی "فا" سے اخذ کیا گیا ہے کہ جو گذشتہ ایت سے اس جملے کی تفریع کے لئے ایا ہے_یعنی :خدا وند متعال ك
پیغمبر اکرم(ص) کے غم واندوہ اور دل تنگی سے اگاہ ہونے کے بعد خدا کی جانب سے تسبیح اور حمد کے حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبادات ،غم واندوہ اورپریشانی کو ختم کرنے میں موثر ہیں _
3_اسلامی معاشرے کے راہنمائوں اور حکمرانوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مشکلات کے مقابلے میں ذکر و عبادت اور نماز کے ذریعے پرورد گار سے مدد طلب کرنے کی ضرورت ہے_
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك ...فسبّح بحمد ربك وكن مّن السجدين
4_ذکر و عبادت میں تسبیح پرورد گار کے ساتھ خدا کی حمد و ستائشے کا ہونا ایك نیك اور پسندیدہ امر ہے_
فسبّح بحمد ربك

5_خداوند متعال کی طرف سے اپنے بندوں کی حمایت

مقتضی ہے کہ اُس کا شکر اور تسبیح و عبادت کی جائے_
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك ...فسبّح بحمد ربك
"فسبّح " میں "فا" گذشتہ ایت پر تفریع ہے (گذشتہ ایت مشرکین کی اذیت ناك باتوں کے مقابلے میں پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی و تشفی پر مشتمل تھی) اُس پر اس ایت کی تفریع ہو سکتا ہے مذکورہ بالا نکتے کی جانب اشارہ ہو_
6_خدا وند متعال کے بارے میں ہر قسم کے شرك اور ناروا، بات کے مقابلے میں اُس کی تسبیح و عبادت کرنا ضروری ہے_
ولقد نعلم ... بما يقولون_فسبّح بحمد ربك
"فسبّح " مینگذشتہ ایت پر تفریع ہو سکتا ہے اس معنی میں ہو کہ اب جبکہ وہ خدا کے بارے میں ناروا باتیں کہتے ہیں اور پرورد گار کی تنقیص کرتے ہیں ،پس تو اُس کی حمد و ستائشے اور تسبیح کر_
7_ خدا وندمتعال کاذکر اور عبادت;مثلاً نماز، پریشانیوں اور غم واندوہ کو ختم کرنے ، ثابت قدمی وحوصلہ بلند کرنے اور اطمینان خاطر کا باعث بنتی ہے_
ولقد نعلم ا نك يضيق صدرك ...فسبّح بحمد ربك وكن مّن السجدين
مفسرین کی اکثریت کا کہنا ہے کہ اس ایت میں سجدہ سے نماز مرادہے _اور اس کی تائید ایك روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے مطابق پیغمبر اکرم(ص) جب بھی پریشان اور دل تنگ ہوتے تو نماز پڑھتے تھے_(مجمع البیان)
8_سجدہ اور خضوع ،نماز کی روح اور اصلی رکن ہے جس کو تمام عبادات میں خصوصی مقام حاصل ہے _
فسبّح بحمد ربك وكن مّن السجدين
ہو سکتا ہے" سجدہ "سے نماز مراد ہو چونکہ نماز کے بجائے سجدے کا حکم دیا گیا ہے_ شایدیہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ سجدہ نماز کا اہم رکن اور اُس کی روح ہے_یاد رہے کہ تسبیح و حمد کی نصیحت کے بعد خدا کی طرف سے سجدہ کا حکم کہ ہر دو ایك طرح کی عبادت شمار ہوتی ہیں، اس کے خاص مقام ومنزلت کو ظاہر کرتا ہے_
9_خداوند متعال کی ربوبیت، اس بات کے لائق ہے کہ اُس کی تسبیح وحمد کی جائے اورانسان اُس کی بارگاہ مینفروتنی اور سجدہ بجا لائے_
فسبّح بحمد ربك وكن مّن السجدين

دينی قائدين :
دينی قائدين کی ضروريات 3
ذکر :
الله تعالی کے ذکرکی اہميت 3،2;الله تعالی کے ذکر کے اداب 4;الله تعالی کے ذکر کے اثرات 7; الله تعالی کے ذکر ميں تحميد 4الله تعالی کے ذکر ميں تسبيح 4
سختی :
سختی ميں تسہيل کی روش 3،2
عبادت:
الله کی عبادت کی اہميت 6،3،2;الله کی عبادت کے عوامل 5;الله کی عبادت ميں تحميد 4; الله کی عبادت مينتسبيح 4;عبادت کے اداب 4;عبادت کے اثرات 7
عمل :
پسنديده عمل 4
غم واندوه:
غم واندوه ختم ہونے کے عوامل 7
قلبی اطمينان:
قلبی اطمينان کے عوامل 7
نفسيات :
تربيتی نفسيات 7
نماز :
نماز کی اہميت 3،2;نمازکے اثرات 7;نماز کے ارکان 8;نماز ميں خضوع کی اہميت 8;نماز ميں سجدے کی اہميت 8

347

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (٩٩)
اور اس وقت تك اپنے رب كى عبادت كرتے رہيے جب تك كہ موت نہ آجائے _

1_خداوند متعال کی طرف سے پيغمبر اکرم (ص) کوعمر کے اخر تك عبادت کرنے کا حکم _
واعبد ربك حتی ياتيك اليقين
مندرجہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جب "يقين " سے موت مراد ہو _جيسا کہ سوره "مدثر" کی ايت 47 ميں بھی موت کو "يقين " سے تعبير کيا گيا ہے _قابل ذکر ہے کہ "تحصيل يقين "کے بجائے "انے"(يا تي) کی تعبير سے بھی اس مطلب کی تائيد ہو سکتی ہے_
2_ پوری عمرپرورد گار کی عبادت کرنا، بندوں کا فريضہ ہے_
واعبد ربك حتی ياتيك اليقين
3_انسان موت کے بعد ہی حقائق سے اگاه ہوتا ہے اور اُسے اُن کا يقين اتا ہے_
واعبد ربك حتی ياتيك اليقين
مندرجہ بالا مطلب کو موت کی وجہ تسميہ "يقين "
سے اخذ کيا گيا ہے_يعنی موت کو اس لئے "يقين" کہا جاتا ہے چونکہ انسان پر حقائق اشکار ہو جاتے ہيں اوراُسے اُنکا يقين اجاتا ہے_
4_خداوند متعال کی جانب سے پيغمبر اکرم (ص) کو يقين کے مرتبے پر فائز ہونے تك پرورد گار کی عبادت کرنے کی نصيحت _
واعبد ربك حتی ياتيك اليقين
مندرجہ بالا مطلب اس بنياد پر اخذ کيا گيا ہے کہ جب کلمہ "يقين"اپنے لغوی و اصطلاحی معنی ميناستعمال ہوا ہو_

5_پيغمبر اكرم (ص) خداوند متعال كى خصوصى تربيت اور خاص توجہ كے تحت تھے_
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين
ہو سكتا ہے مذكورہ مطلب اس لئے اخذ كيا گيا ہوكہ صفت "ربّ" ،كاف خطاب كى طر ف مضاف ہے كہ جس كا مرجع پيغمبر (ص) ہيں_لہذااس نكتہ كى بنا ء

پر خداوند سب بندوں كا "ربّ" ہے _
6_يقين ،ايمان و معرفت كے بلند ترين مراتب كى علامت ہے_
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين
چونكہ پيغمبر اكرم (ص) كہ جو ايمان كا مظہر ہيں كو نصيحت كى جاتى ہے كہ اپ (ص) يقين پر فائز ہونے كے لئے عبادت كريں _اس سے مندرجہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
7_يقين كے بلند ترين مرتبے پر فائز ہونا ہى عبادت كا فلسفہ اور مقصد ہے_
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين
"حتى " غايت كى انتہاكے لئے ہے جو "الى " كے معنى ميں ہے اوراس ايت ميں "يقين" كو "عبادت" كے لئے غايت و مقصد كے طور پر ليا گيا ہے(واعبد ...)_
8_خداوند متعال كى ربوبيت ،اُس كى بار گاہ ميں عبادت كى مقتضى ہے_
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

سورہ نحل

349

بسم الله الرحمن الرحيم
أَتَى أَمْرُ اللّهِ فَلاَ تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (١)
بنام خدائے رحمان و رحیم
امر الہی آگیا ہے لہٰذا اب بلاوجہ جلدی نہ مچاؤ کہ خدا ان کے شرك سے پاك و پاكیزہ اور بلند و بالا ہے_

1_ خداوند عالم کی طرف سے اسلام و توحید کی فتح اور شرك و مشرکین کی رسوائي كا فرمان جاری ہونا_
آتی امر الله فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالی عمّا یشرکون
مذکورہ با لا تفسیر اس بناء پر ہے کے جب "امر" كا معنی فرمان ہو لیکن فرمان کس چیز کے بارے میں ہے آیت کا ذیل (سبحانہ و تعالی عَمّا یشرکون) ممکن ہے اس بات پر قرینہ ہو کہ امر سے یہاں مراد شرك کی شکست و رسوائي اور توحید کی فتح ہے_
2_ صدر اسلام کے مسلمان توحید اور اسلام کی حاکمیت اور خدائي و عدے کے جلد متحقق ہونے کے خواہاں تھے_
آتی امر الله فلا تستعجلوہسبحانہ و تعالی عمّا یشرکون
"لا تستعجلوہ " کے مخاطب کے بارے میں دو احتمال ہے ايك یہ کہ اس سلسلے میں عجلت مسلمانوں کی طرف سے پائي_ دو سرا یہ کہ مشرکین یہ چاہتے تھے کہ وعدہ الہی (عذاب یا توحید کی حاکمیت یا قیامت) جلد از جلد وقوع پذیر ہو_ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر ہے_
3_ مؤمنین کا وظیفہ ہے کہ وہ صبر و شکیبائي سے کام لیتے ہوئے خدائي وعدوں کے جلد تحقق کی خواہش سے پرہیز کریں_
آتی امر الله فلا تستعجلوہ سبحانہ و تعالی عمّا یشرکون
اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ "لاتستعجلوہ" مخاطب اور" یشرکون" غائب کا صیغہ ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے فعل کے مخاطب ،مؤمنین ہوں_

350
4_ صدر اسلام کے مشرکین، دشمنی اور مذاق اڑانے کی خاطر الہی و عدوں (عذاب، اسلام کی حاکمیت اور قیامت) کے جلد وقوع پذیر ہونے کے خواہاں تھے_
آتی امر اللّه فلا تستعجلوہ
یہ احتمال ہے کہ "تستعجلوہ" کا مخاطب مشرکین ہوں جو الہی وعدوں کے تحقق کے خواہش مند تھے کیونکہ عام طور پر کوئي بھی اپنے دشمن کی فتح اور اپنی شکست و رسوائي کا خواہشمند نہیں ہوتا اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نزول عذاب کے سلسلے میں مشرکین کی جلد بازی ، دشمنی اور تمسخر کی خاطر تھي_
5_ خدائي و عدوں کے جلد وقوع پذیر ہونے کے سلسلے میں عجلت اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں ہے_
آتی امر اللّه فلا تستعجلوہ
6_ خدائي وعدے حتمی اور اپنے مقررہ وقت پرانجام پذیر ہوتے ہیں_
آتی امر اللّه فلا تستعجلوہ
7_ خداوند عالم ہر قسم کے شریك سے منزہ و مبرّہ ہے_

سبحنہ ...عمّا يشركون
8_ خداوند عالم كى ذات اقدس اس چيز سے بالاتر ہے كہ اس كے ليے كسى طرح كے شريك كا تصور كيا جائے_
سبحنہ و تعالى عمّا يشركون
9_ شرك كى ناپائيدارى كا سرچشمہ اس كا حقيقت سے عارى اور بے بنياد ہونا ہے _
10_ "عن بعض اصحابناعن ابى عبداللهّ (ع) قال: مسئلة عن قول الله : "اتى امر الله فلا تستعجلوه قال: ...انّ اللهّ اذا اجز أن شيائً كائن فانہ قد كانّ" (1)
ايك صحابى كا بيان ہے : كہ ميں نے امام صادق(ع) سے خداوند عالم كے اس كلام"آتى امراللهّ فلا تستعجلوه" كے بارے ميں سوال كيا تو آپ(ع) نے فرمايا: ... جب بھى خداوند عالم كسى چيز كے تحقق كے بارے ميں خبر ديتا ہے تو اسے متحقق ہى سمجھا جاتا ہے_
11_ قال رسول اللهّ(ص) ... قبل الساعة ... سحابة سودائ ... ثم ينادى مناديٍ: ايّہا الناس "اتى امر اللهّ فلد تستعجلوه"(2)
رسول خدا(ص) نے فرمايا: ... كہ روز قيامت سے پہلے بادل ظاہر ہوگا ...پھر منادى ندا،د ے گا اے لوگوں اتى امرى الله فلا تستعجلوه
....

1) تفسير عياشى ج2 ص254 ح2 ، نورالثقلين ص38 ح5 _
2)الدرالمنثور ج5 ص108_

اسلام:
اسلام كى فتح1،2
الله تعالى :
الله تعالى اور اس كاشريك 7،8; الله تعالى كا علّو 8;الله تعالى كا منزه ہونا 7،8; الله تعالى كى خبروں كا حتمى ہونا10; الله تعالى كے وعدوں كا حتمى ہونا6; الله تعالى كے وعدوں كے تحقق پر صبر 3;الله تعالى كے وعدوں كے تحقق ميں جلد بازى كى درخواست 2 ، 4;اوامر الہي1،10; الہى وعدوں ميں تعجيل سے اجتناب 3
روايت 10، 11
شرك:
شرك كى شكست 1; شرك كى ناپائيداري9; شرك كے بطلان كے آثار9
عجلت:
عجلت كى سرزنش5
قيامت :
قيامت كى نشانياں11
مسلمين:
صدراسلام كے مسلمانوں كے تقاضے 2
مؤمنين:
مؤمنين كى ذمہ داري3
مشركين:
صدر اسلام كے مشركين كا استہزاء 4; صدرا سلام كے مشركين كى دشمنى 4; صدرا سلام كے مشركين كے تقاضے 4; مشركين كى ذلت1

يُنَزِّلُ الْمَلآئِكَةَ بِالْرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُواْ أَنَّهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنَاْ فَاتَّقُونِ (٢)
وه جس بندے پر چاہتا ہے اپنے حكم سے ملائكہ كو روح كے ساتھ نازل كرديتا ہے كہ ان بندوں كو ڈراؤ اور سمجھاؤ كہ ميرے علاوه كوئي خدا نہيں ہے لہذا مجھى سے ڈريں _

1_خداوند عالم، اپنے برگزیدہ بندوں پر ملائكہ كو روح (وحی الهي) ساتھ نازل كرتا ہے_
ينزلالملائكة بالروح من امره على من يشاء من عباده

آیت میں روح سے كیا مراد ہے اس بارے میں مفسرین نے مختلف احتمالات ذكر كئے ہیں_
جیسے حضرت جبرائیل ، وحی اور وہ چیز كہ جس كے ذریعہ زندگی متحقق ہوتی ہو_ مذكوربالا مطلب میں "روح" وحی سے كنایہ ہے_
2_ "روح " خداوند عالم كے مختص امور اور شان میں سے اور اسی كے ساتھ مربوط ہے_
ينزل ملائكہ بالروح من امره على من يشاء من عباده
"امر " كا ایك معنی شان بھی ہے مذكورہ بالا تفسیر اسی معنی كی بناء پر ہے_
3_ خدا كے برگزیدہ بندوں پر ملائكہ كا نزول حكم خداوندی كے تحت ہے_
ينزّل الملائكة بالروح من امره
"امر" كا ایك معنی فرمان اور حكم ہے اور "من" یہاں "با" كے معنی میں ہوسكتی ہے لہذا اس صورت میں "من امره" كا معنی یعنی حكم وفرمان خداہے_
4_"وحي"انسان اور معاشرہ كے لیے سرمایہ حیات ہے_
ينزّل الملائكہ بالروح من امره على من يشائ
جیسا كہ مفسرین نے كہا ہے كہ "الروح" سے مراد وحی ہوسكتی ہے_وحی كی جگہ پر كلمہ"الروح" كا استعمال ،استعارہ ہے_ اس استعارہ كی وجہ شبہ وحی كا سرمایہ حیات ہونا ہے_ جیسا كہ روح موجودات كے لیے سرمایہ حیات ہوتی ہے_
5_ ملائكہ، خداوند عالم كے برگزیدہ بندوں پر ابلاغ وحی كا ایك واسطہ ہیں _
ينزل الملائكةبالروح من امره على من يشاء من عباده
بعد والے جملات (ان انذروا ...) كہ جو وحی اور رسالت كے ابلاغ كے بارے میں ہے كے قرینے كی بناء پر آیت میں "روح" سے مراد وحی ہوسكتی ہے_
6_ انسان كے لیے وحی كو دریافت كرنے كے لیے خداوند كی عبودیت، ایك شائستہ پیش خیمہ ہے_
ينزّل الملائكہبالروح من امره على من يشاء من عباده
"من يشائ" كی "من عباده" كے ذریعہ وضاحت كرنا اور "ناس " اور خلق وغیرہ جیسے كلمات كی جگہ پر لفظ "عباد" كا استعمال ممكن ہے مذكورہ بالا مطلب كی طرف اشارہ ہو_
7_ وحی كے دریافت كے لیے انبیاء كا انتخاب، مشیّت الہی كے تابع ہے_
ينزل الملائكہ بالروح من امره على من يشاء من عباده
8_ انبیائ، خداوند عالم كے منتخب بندے ہیں_
من يشائ ...
9_ برگزیدہ افراد پر وحی كے ابلاغ كے لیے ملائكہ كا نزول ، حكم الہی كے یقینی اور حتمی ہونے كا ایك پر تو

ہے_
أتى امرالله ... ينزّل الملائكہ بالروح من امره
10_ لوگوں كو انذار اور خبردار كرنا، انبیاء كا بنیادی وظیفہ ہے_
ينزل الملائكہبالروح ... من عباده ان انذرو
11_ منتخب بندوں پر فرشتوں كے نزول كا مقصد، ان تك الہی پیغام پہنچانا ہے _
ينزل الملائكہ ... ان انذروا انّہ لا الہ الاّ أن
12_ ملائكہ كے ذریعہ، الہی فرامین كا اجراء ہوتا ہے_
ينزل الملائكہ ... ان انذرو

13_ تقوی اور حقوق الله کی رعايت، غير معمولی قدر وقيمت کی مالك ہے_
انہّ لا الہالّا أنا فاتقون
کيوں کہ روح اور ملائکہ کو توحيد کے ابلاغ کے ليے بھيجا جاتا ہے اور توحيدکو تقوی تك پہنچنے کا ايك مقدمہ قرار ديا گيا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتاہے _
14_ انبياء کی دعوت کا خلاصہ ، توحيد کی طرف دعوت اور خوف الہی ہے _
لا الہ الا أنا فاتقون
15_ خدائے يکتا پر اعتقاد ، تقوی اور خوف الہی کا پيش خيمہ ہے_
ان انذروا انّہ لا الہ الّا أنا فاتقون
"فاتقون" ميں "فا" تفريع کے ليے ہے اس بناء پر يہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ : اگر کوئي توحيد اور خدائي يگانگت پر ايمان لے آئے تو اس کے ليے تقوی الہی کا زمينہ بھی فراہم ہوجاتا ہے _
16_ توحيدی فکر ، انسان کو اس کے مناسب عمل کرنے کی دعوت ديتی ہے_
لا الہ ...
17_ آتی رجل امير المؤمنين(ع) يسألہ عن الروح أليس ہو جبرئيل(ع) : فقال لہ اميرالمؤمنين(ع) جبرئيل من الملائکة و الروح غير جبرئيل ... يقول الله تعالی لنبيّہ(ص) " ... ينزّل الملائکہ بالروح" و الروح غير الملائکة ... (1)
ايك شخص امير المؤمنين (ع) کی خدمت ميں حاضر ہوا اور سوال کيا کہ کيا روح سے مراد وہی جبرائيل ہيں؟ تو آپ(ع) نے فرمايا : جبرئيل تو ملائکہ ميں سے اور روح، جبرئيل سے ہٹ کر ہيں خداوند عالم اپنے پيغمبر کو ارشاد فرما رہا ہے_ "ينزل الملائکہ بالروح" (اس آيت کی بناء پر) وہ ملائکہ سے عليحدہ چيز کرہے(1)
18_ عن ابی جعفر (ع) فی قولہ "علی من
....

1) کافي، ج1 ص 274 ح 6، نورالثقلين ، ج3، ص 39 ح 7_

يشاء من عباده ان اذروا انّہ لا الہ الّا انا فاتقون؟ يقول: بالکتاب و النبوة" (1)
امام محمد باقر (ع) سے خداوند عالم کے اس قول "علی من يشاء من عباده ان انذرو ا انّہ لا الہ الاّ فاتقون" کے بارے ميں روايت ہے کہ آپ(ع) نے فرمايا: کہ کتاب ونبوت کے ذريعے(لوگوں کو ڈرائيے(2)

اقدار:14
الله تعالي:
الله تعالی کی خصوصيات 3; الله تعالی کی مشيّت 7 ; الله تعالی کے احکام کو اجراء کرنے والے12; الله تعالی کے افعال 1; الله تعالی کے اوامر3; الله تعالی کے اوامر کا حتمی ہوتا 9; الله تعالی کے عمّال12;الله تعالی کے مختصات2
انبيائ:
انبياء کا انتخاب 7 ،8; انبياء کی دعوتيں14; انبياء کی ذمہ داری 10;انبياء کے انذار10، 18; انبياء کے فضائل9
انسان:
انسان کا مايہ حيات4
توحيد:
توحيد کی اہميت 13; توحيد کی طرف دعوت14
تقوي:
تقوی کا پيش خيمہ 15; تقوی کی اہميت 13،14; تقوی کی طرف دعوت 13;تقوی کی قدرو قيمت13
خدا کے برگزيده افراد8
برگزيده افراد پر ملائکہ کا نزول1، 3، 10، 12; برگزيده افراد پر وحی 1، 5
خوف:

خوف الہی کا پیش خیمہ15
روایت:17، 18
روح:
روح سے مراد 17; روح کی حقیقت2
عبودیت :
عبودیت کے آثار6
عقیدہ :
توحید پر عقیدہ کے آثار 15،16;پسندیدہ عمل کی دعوت16
کتب آسمانی :
کتب آسمانی کے انذار 18
لوگ:
لوگوں کو ڈرانا10
....

1) تفسير قمي، ج1 ص 382; نورالثقلين، ج3 ص 39 ح 8_

معاشرہ:
معاشرہ کا مایہ حیات 4
ملائکہ :
ملائکہ کا کردار 5،12; ملائکہ کو وحی 5; ملائکہ کے
نزول کا فلسفہ11
وحي:
وحی کا کردار4; وحی کو دریافت کرنے کا پیش خیمہ6

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (٣)
اسی خدا نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور وہ ان کے شریکوں سے بہت بلند و بالاتر ہے _

1_ زمین و آسمان (کائنات) کا خالق خداوند عالم ہے_
خلق السموات والأرض
2_ کائنات (زمین و آسمانوں) کی خلقت منظّم ، با مقصد ، متقن اور محکم ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی بے نظمی اور بطلان سے دور ہے_
خلق السموات والأرض بالحق
حق کا ايک معنی ، باحکمت مقصد اور متقن ہونا ہے لہذا ، خلق السموات والارض بالحق ، کا معنی یوں ہوگا کہ خداوند عالم نے کائنات کو مقصد کے تحت اور نہایت ہی متقن اور محکم خلق کیا ہے_
3_ کائنات میں متعدد آسمان ہیں_
خلق السموات
4_ زمین و آسمانوں کے بر حق مدار کی خلقت ، خداوند عالم کی وحدانیت اور اس کے لا شریک ہونے پر دلیل ہے _
ان أنذروا أنّہ لا إلہ الاّ أنا فاتقون، خلق السموات و الارض بالحق تعالی عما یشرکون
جملہ" خلق السماوات والأرض" گذشتہ آیت میں "لا الہ الاّ انا" کے مطلب کے لیئے بہ منزلہ علّت ہے _
5_خداوند عالم کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ خلقت میں اسکے لیے کسی شریک کا تصور کیا جائے_
خلق السموات و الارض بالحق تعالی عما یشرکون

356

6_ خداوند عالم کے لیے کسی قسم کا شريك قرار دينا، اس کے غلط اور غير واقعی تصور کی علامت ہے_

تعلی عمّا يشركون

7_ آسمانوں اور زمين (کائنات) کی خلقت، اس بات پر دليل ہے کہ خداوند عالم اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قادرہے_

اتی امراللہ خلق السموات و الارض بالحق تعالی عما يشركون

"خلق السماوات ..." کا جملہ اس بات کی وضاحت کے ليے تعليل کی حيثيت رکھتا ہے کہ خداوند عالم اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے_

8_ صدراسلام کے مشركين، خداوند عالم کو آسمانوں اور زمين کا خالق سمجھتے تھے_

آتی امر اللہ ...سبحنہ و تعلی عما يشركون خلق السموات و الارض بالحق تعالی عما يشركون

"تعالی عمّا يشركون" کا تعلق "بالحق " کے ساتھ ہے نہ کہ "خلق السماوات" کے ساتھ اس بناء پر آيت سے يہ استفادہ ہوتا ہے کے مشركين کو کائنات کی اصل خلقت کے بارے ميں اعتراض نہيں تھا بلکہ اس کی حقانيت اور بطلان پر توہم کا شكار تھے_

آسمان:

آسمانوں کا خالق1،8;آسمانوں کا متعدد ہونا3; آسمانوں کی خلقت4،7

اللہ تعالى :

اللہ تعالى کا علّو5; اللہ تعالى کی خالقيت1; اللہ تعالى کی قدرت کے دلائل 7; اللہ تعالى کے بارے ميں غلط فكر6; اللہ تعالى کے وعدوں کا حتمی ہونا7

اللہ تعالى کی نشانياں:

اللہ تعالى کی آفاقی نشانياں4

توحيد:

توحيد افعالي5; توحيد کے دلائل 4; خالقيت ميں توحيد5

زمين:

زمين کا خالق 1،8; زمين کی خلقت 3،7

عقيده :

خدا کی خالقيت پر عقيده 8; شرك پر عقيده 6

کائنات:

کائنات کا بامقصد ہونا 2; کائنات کا خالق 1; کائنات کا متقن ہونا2; کائنات کا نظم2; کائنات کی حقانيت3; کائنات کی خلقت 7

مشركين:

صدر اسلام کے مشركين کا عقيده8

357

خَلَقَ الإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ (٤)

اس نے انسان کو ايك قطره نجس سے پيدا کيا ہے مگر پھر بھی وه کھلّم کھلّا جھگڑا کرنے والا ہوگيا ہے _

1_ خداوند عالم ،انسان کو پيداکرنے والا اور اس کا خالق ہے_

خلق الانسان

2_ انسان کی پيدائشے کا سرچشمہ نطفہ ہے_

خلق الانسان من نطفة

3_ طبيعی اسباب، خداوند عالم کے ارادے کے ظہور پذير ہونے کے مقامات ہيں_

خلق الانسان من نطفة
با وجود اس کے کہ خداوند عالم نے نطفے کو انسان کی پیدائشے کا بنیادی مادہ قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کی خلقت کو اپنی طرف نسبت دی ہے یہ ہو سکتا ہے اس حقیقت کا بیان ہو کہ طبیعی اسباب خداوند عالم کے ارادے کے تحقق کا مقام ہیں_
4_ انسان، اپنے خالق کے بارے میں جنگ وجدال کرنے والی مخلوق ہے_
فاذا ہو خصیم
"خصیم" کا مصدر "خصم" کا معني، نزاع و جدل ہے (لسان العرب) "خصیم" کے متعلق کے بارے میندو احتمال ہیں 1_ اس کا متعلق خداوند عالم ہے 2_ اس کا متعلق محذوف ہے جو عمومیت اور اطلاق پر قرینہ ہے یعنی خصیم ہونا انسان کی خصوصیت ہے گذشتہ آیت کی ابتداء کہ جو خداوند عالم کے بارے میں گفتگو کررہی ہے کے قرینہ کی بناء پر مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی صورت میں بیان کیا گیا ہے_
5_ جنگ و جدال ، انسان کی خصوصیات میں سے ہے_
فاذا ہو خصیم مبین
مذکورہ بالا مطلب خصیم کے متعلق کے بارے میں بیان کئے گئے دوسرے احتمال کی بناء پر ہے یعنی خصیم کے متعلق کوحذف کیا گیا ہے_ تا کہ وہ یہ دلالت کرے کہ انسان کی مسلسل کو شش جنگ و جدال ہے_
6_ نطفہ سے خلق شدہ انسان کا جنگجو اور جھگڑا لو ہونا،

358
تعجب انگیز اور غیر متوقع ہے_
خلق الا نسان من نطفة فاذا ہو خصیم مبین
"فاذا ہو ..." میں" اذا فجائیہ" ہے جو وہاں استعمال کیا جا تا ہے جہاں کام خلاف توقع انجام پائے_
7_ جنگ و جدال اور دشمنی ، انسان کی ایك ناپسندیدہ اور مذموم صفت ہے_
فاذا ہو خصیم مبین
"اذا " فجائیہ کو ذکر کرنا ممکن ہے جنگ و جدال اور دشمنی کی ناپسندید گی کو بیان کرنے کے لیے ہو خصوصاً اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مخلوق سے اس چیز کی توقع ہے کہ وہ اپنے خالق کے سامنے سر تسلیم خم ہو جبکہ جدال و مخاصمت خلاف توقع ہے _
8_ انسان ، اپنے نظریات و مقاصد کو بیان کرنے پر قادر مخلوق ہے_
فاذا ہو خصیم مبین
9_ نطفہ سے خلق شدہ انسان کا زبانی مجادلہ کرنے والا ہونا، خدا کی وحدانیت پر شاہد و دلیل ہے_
تعلی عمّا یشرکون خلق الانسان من نطفة فاذا ہو خصیم مبین

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی خالقیت1; اللہ تعالی کے ارادے کے جاری ہونے کا مقام 3; اللہ تعالی کے بارے میں مجادلہ
امور :
تعجب انگیز امور6
انسان:
انسان کا تکلم کرنا8، 9; انسان کا خالق 1; انسان کا مجادلہ کرنے والا ہونا 4،5،9; انسان کا نطفہ سے ہونا 2،6،9; انسان کی استعداد8; انسان کی جنگ و جدال کا تعجب خیز ہونا 6; انسان کی خلقت 9; انسان کی خلقت کا سرچشمہ2; انسان کی دشمنی 4،5; انسان کی دشمنی کا تعجب خیز ہونا6; انسان کے صفات 4،5
توحید:
توحید کے دلائل9
دشمني:
دشمنی کی سرزنش7

صفات:
ناپسندیدہ صفات 7
طبیعی اسباب:
طبیعی اسباب کا کردار 3
مجادلہ:
مجادلہ کی مذمت7

359

وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (٥)
اور اسی نے چوپایوں کو بھی پیدا کیا ہے جن میں تمھارے لئے گرم لباس اور دیگر منافع کا سامان ہے اور بعض کو تو تم کھاتے بھیہو _

1_ خداوند عالم ، چو پایوں (گائے ، اونٹ اور گوسفند) کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے_
و الانعام خلقہا لکم
لغت میں "نعم " صرف اونٹ کو کہا جاتا ہے کیونکہ عربوں کے نزدیك یہ سب سے بڑی نعمت ہے لیکن اس کی جمع "انعام" اونٹ ، گائے اور گوسفند کو کہا جاتا ہے_
2_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) کو اس لیے خلق کیا گیا ہے تا کہ انسان اس سے بہرہ مند ہوں _
و الانعام خلقہا لکم
3_ چوپایوں کی پشم ، کھال او ر بالوں کے ذریعے انسان کا گرم ہونا ان کے فوائد میں سے ایك فائدہ ہے _
و الانعام خلقہا لکم فیہا دفئ:
"دف" اس وسیلے کا نام ہے جس کے ذریعے انسان گرم ہوتا ہے اور اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے_
4_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) انسان کے لیے مختلف فوائد اور منافع کے حامل ہیں_
و الانعام خلقہا لکم فیہا دفئ: و منافع
5_ انسان کی غذا کے لیے چوپایوں کے مہملات (گوشت ، دودھ و غیرہ) کا بہر ہ مندی کے قابل ہونا، خدائي نعمتوں اور عنایات میں سے ہے _
و الانعام خلقہا لکم ... و منہا تأکلون

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خالقیت1; اللہ تعالی کی نعمات5
انسان:
انسان کے فضائل2
اونٹ:

360
اونٹ کا خالق1; اونٹ کی خلقت کا فلسفہ 2; اونٹ کے فوائد
چوپائے:
چوپایوں سے استفادہ 2،5; چوپایوں کا خالق1; چوپایوں کا دودھ5; چوپایوں کا گوشت5; چوپایوں کی پشم3; چوپایوں کی خلقت کا فلسفہ 2; چوپایوں کی کھال3; چوپایوں کے بال; چوپایوں کے فوائد 3،4،5
غذا:
غذا کے وسائل5
گائے :

گائے کا خالق1; گائے کی خلقت کا فلسفہ 2; گائے کے فوائد 4
گرم ہونا:
گرم ہونے کے وسائل3
گوسفند:
گوسفند کا خالق1; گوسفند کی خلقت کا فلسفہ2; گوسفند کے فوائد4
نعمت:
چوپایوں کی نعمت5

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ (٦)
اور تمھارے لئے انھیں جانوروں میں سے زینت کا سامان ہے جب تم شام کو انھیں واپس لاتے ہو اور صبح کو چراگاہ کی طرف لے جاتے ہو _

1_ صبح کے وقت چوپایوں کو چراہ گاہ لے جانا اور شام کے وقت انہیں واپس لوٹانا ، ایك دلکش اور مسرت انگیز منظر کا حامل ہے _
ولکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون
2_ انسان خوبصورتی کی دلدادہ مخلوق ہے_
ولکم فیہا جمال
3_ صبح کے وقت چوپایوں (اونٹ، گائے اور گوسفند کے چراگاہ جانے کی نسبت شام کو ان کو وہاں سے لوٹنا زیادہ دلکش اور حسین ہے) _
واضحہے کہ جانورصبح کے وقت نکلتے ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں ترتیب ذکری معمولاً ترتیب

خارجی کے مطابق ہوتی ہے لیکن یہاں ترتیب ذکری ترتیب خارجی کے برعکس ہے شاید اس کی وجہ یہی مذکورہ بالا مطلب ہو اور بالخصوص کلمہ "حسین" کا تکرار ہوا ہے اور لفظ "تریحون" اور "تسریحون" کا انداز ما قبل اور ما بعد آیات کے ساتھ مکمل طور پر سازگار ہے _
4_ غذا اور لباس ایسی ضرورت ہے جو جمال و زیبائي کی طلب پر مقدم ہے_
لکم فیہا دفئ: و منافع و منہا تاکلون و لکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون
اس کے باوجود کہ حیوانات جہانجمال اور خوبصورتی کا باعث ہیں وہاں لباس و غذا کو بھی فراہم کرتے ہیں لیکن مقام احسان پر لباس اور غذا کو مقدم کرنا ممکن ہے مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_
5_ انسان کا فطرتی زیبائي سے بہرہ مند ہونا اور خوبصورتی کی خواہش کے غریزہ کی تسکین، جائز ہے_
ولکم فیہا جمال حین تریحون و حین تسرحون

احکام:5
انسان:
انسان کے میلانات2

چوپائے:
چراگاہ جاتے وقت چوپایونکی خوبصورتی 1،3; رات کے وقت چوپایوں کا چراگاہ میں ہونا1،3; چراگاہ سے لوٹتے وقت چوپایوں کی خوبصورتی 1،3; صبح کے وقت چوپایوں کا چراگاہ میں ہونا1،3
زيبائي کی چاہت:
زيبائي کی چاہت کی اہمیت4
سرور:
سرور کا پیش خیمہ1
ضرورتیں:
اہم ترین ضرورتیں 4; غذا کی ضرورت 4; لباس کی ضرورت4
غذا:
غذا کی اہمیت4
کائنات:
کائنات کے حسن سے استفا دہ5
لباس:
لباس کی اہمیت4
میلانات :
خوبصورتی کی طرف میلان2

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُواْ بَالِغِيهِ إِلاَّ بِشِقِّ الأَنفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (٧)
اور یہ حیوانات تمھارے بوجھ کو اٹھا کر ان شہروں تك لے جاتے ہیں جہانتك تم جان جونكھوں میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سكتے تھے بیشك تمھارا پروردگار بڑا شفیق اور مہربان ہے_

1_ اونٹ كی تخلیق كا ایك فائدہ یہ ہے كہ وہ سنگین اور وزنی ساز و سامان جو انسانی طاقت سے باہر ہے كو دور دراز شہروں اور علاقوں میں منتقل كرتا ہے_
و الانعام خلقہا لكم ... و تحمل اثقالكم الی بلد لم تكونوا بلغیہ الّا بشق الأنفس
"بلد لم تكونوا بالغیہ" سے مراد، وہ دور دراز اور كھٹن مقاما تیں جہاں انسان بغیر سختی اور مشقت كے نہیں پہنچ سكتا اور "انعام"كا معنی اگرچہ "گائے اونٹ اور گوسفند" ہے لیكن چونكہ چوپایوں میں فقط اونٹ ہی وہ جانور ہے جو آیت میں مذكورہ اوصاف (دور داز علاقوں میں ساز وسامان لادكرلے جانا) كا مالك ہے_
"تحمل" كی ضمیر "استخدام" (اونٹ سے كام لینا) كی صورت میں لفظ "شتر" كہ جو پہلی دو آیات میں ذكر چوپایوں میں سے ہے كی طرف لوٹ رہی ہے_
2_ زمانہ بعثت میں اونٹ، سواری اور تجارتی ساز و سامان كے حمل و نقل كاوسیلہ تھا_
و تحمل اثقالكم الی بلد لم تكونوا بلغیہ الی بشق الانفس
3_ اونٹ دور داز اور كٹھن راستوں كوطے كرنے اور بھاری بھر كم بوجھ كو اٹھانے كی غیر معمولی طاقت كا حامل ہے _
و تحمل اثقالكم الی بلد لم تكونوا بلغیہ الّا بشق الانفس
4_ حیوانات اور چوپایوں سے تجارتی ساز و سامان اور

بوجھ اٹھانے كے لیے استفادہ كرنا جائز ہے_
و تحمل ...
5_خداوند عالم رؤف او ررحیم (مہربان) ہے_

6_ خداوند عالم كی رحمت اور مہربانی اس كے مقام ربوبيت كا ايك جلوہ ہے_
ان ربّكم لروف رحيم
7_ انسان كی بہرہ مند ی اور منفعت كی خاطر چوپايوں كی خلقت ، خداوند عالم كی رحمت اور مہربانی كی علامت ہے _
و الانعام خلقہا لكم ... و لكم فيہا جمال ... و تحمل اثقالكم ... ان ربّك لروف رحيم
8_ خداوند عالم نے چوپايوں كی خلقت كے ذريعے انسانوں كی مشكلات كو دور كرنے اور ان كی آسائشے كا زمينہ فراہم كيا ہے _
و الانعام خلقہا لكم ... و لكم فيہا جمال ... و تحمل اثقالكم ... ان ربّك لروف رحيم
9_ الہی عطايا سے انسان كی بہرہ مند ی اور اس كی مشكلات كو دور كرنا ، مطلوب خداوند عالم ہے_
و الانعام خلقہا لكم ... و لكم فيہا جمال ... و تحمل اثقالكم ... ان ربّك لروف رحيم
10_ كائنات اور انسان كی خلقت اور اس كی ضروريات كو پورا كرنا، پروردگار عالم كی رحمت اور مہربانی كا تقاضا ہے_
خلق السموات تعالى عمّا يشركون ... خلق الانسان ... انّ ربّكم لروف رحيم
11_ موجودات كی خلقت اور ان كی جسمانی اور روحانی ضروريات كو پوراكرنا ، توحيد ربوبيت اور خداوند عالم كی خالقيت پر دليل ہے_
خلق السموات ... تعالى عمّا يشركون ... خلق الانسان ... و الانعام خلقہا لكم ... انّ ربكم لروف رحيم
خداوند عالم كی طرف سے آسمانوں وزمين اور انسان وحيوان كی خلقت كے بيان كے بعد كلمہ "ربّ" كولا نا توحيد ربوبيت كو بيان كررہا ہے جيسا كہ تمام موجودات كی خلقت كو اپنی طرف نسبت دينا، توحيد خالقيت كو بيان كرہا ہے_

احكام:4
اسماء وصفات:
رحيم5; رؤف5
الله تعالي:
الله تعالى كی ربوبيت كی علامات 6; الله تعالى كی رحمت 6; الله تعالى كی رحمت كی نشانياں 7; الله تعالى كی رحمت كے آثار 10; الله تعالى كی مشيت9; الله تعالى كی مہربانی 6; الله تعالى كی مہربانی كی

نشانياں7;الله تعالى كی مہربانی كے آثار10;الله تعالى كے افعال8
اونٹ:
اونٹ كی طاقت 3; اونٹ كے خصوصيات 3; اونٹ كے ذريعے سامان كی حمل و نقل1،3; اونٹ كے فوائد1،2; صدرا سلام ميں اونٹ3
توحيد:
توحيد خالقيت11; توحيد ربوبيت كے دلائل11
چوپائے:
چوپايوں سے استفادہ 4; چوپايوں كی خلقت كا فلسفہ7،8; چوپايوں كے ذريعے سامان كی حمل و نقل4
حمل ونقل:
حمل و نقل كے وسائل 1،2،3،4
حيوانات:
حيوانات كے احكام4
سختي:
سختی كو دور كرنے كا پيش خيمہ 8;سختی كی دوری 9
ضرورتيں:
ضرورتوں كو پورا كرنے كا سبب10

کائنات:
کائنات کی تخلیق کا سبب 10
موجودات :
موجودات کی خلقت11; موجودات کی مادی ضرورتوں کو پورا کرنا11; موجودات کی معنوی ضروریات کو پورا کرنا11
نعمت:
نعمت سے استفادہ 9

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ (٨)
اور اس نے گھوڑے خچر اور گدھے کو پیدا کیا تا کہ اس پر سواری کرو اور اسے زینت بھی قرار دو اور وہ ایسی چیزوں کو بھی پیدا کرتا ہے جن کا تمھیں علم بھی نہیں ہے _

1_ خداوند عالم ،گھوڑے خچر اورگدھے کو پیدا کرنے والا اور ان کا خالق ہے_

خلقہا لکم ... و الخیل و البغال والحمیر
2_گھوڑا خچر اور گدھا سواری او ر تجمل و تزئین کی خاطر خلق کئے گئے ہیں_
و البغال و الحمیر ترکبوہا و زینة
3_ گھوڑے ، خچر اور گدھے سے سواری و تجمےلات کے لیے استفادہ کرنا جائز ہے_
والخیل و البغال و الحمیر ترکبوہا و زینة و یخلق ما لاتعلمون
4_ چوپائے ، جزیرة العرب کے لوگوں کی مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرتے تھے_
والانعام خلقہا لکم فیہا دفئ: و منافع ومنہا تاکلون ... و لکم فیہا جمال ... لترکبوہا و زینة
"دف" و "منافع" و "منہا تا مکون" و "ترکبوہا" مادی ضرورتوں کو جبکہ "جمال" اور "زینتہ" روحانی او ر نفسیاتی ضروریات کو بیان کررہے ہیں_
5_ خداوند عالم ہمیشہ ایسے موجودات کو خلق کررہا ہے کہ جس سے انسان آگاہ نہیں ہیں_
خلق السموات و الارض ... خلق الانسان ... و الانعام لکم ... و یخلق ما لاتعلمون
کیونکہ "گذشتہ آیات میں "خلق " کو ماضی کی صورت میں جبکہ آخری عبارت میں مضارع کی صورت میں استعمال کیا گیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_
6_ قرآن نے جدید ترین وسائل کی ایجاد، حمل ونقل کے جدید ذرائع اور انسان کی آسودگی اور سفر کے ساز وسامان کی ایجاد کے بارے میں پیشگوئي کی ہے_
والانعام خلقہا لکم فیہا دفء و منافع ... و لکم فیہا جمال ... لترکبوہا و زینة و یخلق ما لاتعلمون
"یخلق" کا متعلق نا معلوم اور اس کے فوائد محذوف ہیں لیکن خلق شدہ اشیاء کے فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حدس لگا یا جاسکتا ہے کہ جدید مخلوقات کے فوائد بھی انسان کی بہرہ مندی کے زمرہ میں شامل ہیں_
7_ انسان کا علم و آگاہی محدود ہے_
و یخلق ما لاتعلمون
8_ ایجاد اور خلقت، دائمی او ر مسلسل امر ہے_
خلق ...خلقہا ... و یخلق ما لاتعلمون
"یخلق" کو مضارع کی صورت میں لانا، ہو سکتا ہے اس مطلب کو بیان کورہا ہو کہ خلقت خداوند عالم کا ایك دائمی امر ہے جو گذشتہ خلقت میں منحصر نہیں ہے_
9_چوپایوں (گائے ، اونٹ او ر گوسفند) کے گوشت کو کھا نا ، بعثت کے زمانے کے لوگوں کے مابین ایك رائج اور متداول امر تھا_
الانعام خلقہا لکم ... و فیہا تاکلون ... و

الخیل و البغال و الحمیر لترکبوہا و زینة
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ چوپایوں (گائے ، اونٹ ، گوسفند) کے منافع کے زمرہ میں ان کے گوشت سے استفادہ کا ذکر ہوا ہے لیکن
گھوڑا خچر اور گدھے سے ایسے استفادہ کو بیان نہینکیاگیا اور دوسری طرف یہ آیات نعمتوں کو شمار کر رہی ہیں اور جب تك کسی چیز سے استفادہ کرنا رائج نہ ہو اس پر نعمت کا صدق نہیں ہوتا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گائے ، گوسفند اور اونٹ کا گوشت کھانا رائج تھا لیکن گھوڑے ، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا رائج نہیں تھا_

10_ زمانہ بعثت کے لوگوں کے ما بین گھوڑے ، خچر اور گدھے کا گوشت کھانا رائج نہیں تھا_
الانعام خلقہا لکم ... و منہا تاکلون ... والخیل و البغال و الحمیر لترکبوہا و زینة

11_ اونٹ سے باربرداری اورگھوڑے ، خچر اور گدھے سے سواری کا استفادہ کرنا، ان کے ساتھ سازگار ہے_
والانعام ... و تحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بلغیہ ... و الخیل و البغال و الحمیر لترکبوہ
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اونٹ کے منافع کے ضمن میں باربرداری کو ذکر کیا گیا ہے اور اس پر سواری کو بیان میں کیا گیا اور گھوڑے ،خچراور گدھے کے متعلق سواری کو ذکر کیا گیا ہے جبکہ باربرداری کو ذکر نہیں کیا گیا اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

احکام:3

الله تعالي:

الله تعالی کی خالقیت کا دوام5; الله تعالی کی خالقیت1

انسان :

انسانوں کی جہالت5; انسانونکے علم کا محدود ہونا7

اونٹ:

اونٹ سے استفادہ 11; اونٹ سے باربرداری 11; صدر اسلام میں اونٹ کا گوشت کھا یا جانا9

جزیرة العرب:

جزیرة العرب کی مادی ضروریات کو پورا کرنا4; جزیرة العرب کی معنوی ضروریات کو پورا کرنا 4

چوپائے:

چوپایوں کا کردار4;صدرا سلام میں چوپایوں کے گوشت کا کھایا جانا9

حمل و نقل:

حمل و نقل کے ذرائع کی پیشگوئي 6

حیوانات:

حیوانات کے احکام3

خچر:

صدراسلام میں خچر کا گوشت کھایاجانا 10; خچر سے استفادہ 3،11 ; خچر کا خالق1; خچر کا زینت بننا2; خچر کی خلقت کا فلسفہ 2;خچر کی سواری 2،11

خلقت:

خلقت کا دوام8

قرآن:

قرآن کی پیشگوئیاں 6

گائے:

صدر اسلام میں گائے کا گوشت کھایاجا نا 9

گدھا:

صدر اسلام میں گدھے کاگوشت کھایاجان
10;گدھے سے استفادہ 3،11;گدھے کا خالق1; گدھے کی زینت بننا2; گدھے کا خلقت کا فلسفہ2; گدھے کی سواري2،11
گوسفند:
صدرا سلام میں گوسفند کا گوشت کھایاجانا9
گھوڑا:
صدر اسلام میں گھوڑے کا گوشت کھایاجانا 10 ; گھوڑے سے استفادہ 3،11 گھوڑے کا خالق1; گھوڑے کا زینت بننا2;
گھوڑے کی خلقت کا فلسفہ2; گھوڑے کی سواري2،11
موجودات:
موجودات کا خالق

وَعَلَى اللّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَاء لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ (٩)
اور درمیانی راستہ کی ہدایت خدا کی اپنی ذمہ داری ہے اور بعض راستے کج بھی ہوتے ہیں اور وہ چاہتا تو تم سب کو زبردستی راہ راست پر لے آتا _

1_ خداوند عالم نے لوگوں کی صحیح اور راہ راست کی طرف ہدایت کو اپنے لیے ضروری قرار دیا ہے_
وعلی الله قصد السبیل
"علی اللہ " خبر مقدم اور "قصد السبیل" مبتداء مؤخر ہے جس میں صفت "مقصد " اپنے موصوف "سبیل" کی طرف مضاف ہے اور

"مقصد" کا معنی "سید ھا راستہ" ہے اس بناء پر "قصد اسبیل" کا معنی راہ راست اور سیدھا راستہ ہے جو راہی کو مقصد تك پہنچا تا ہے_
2_ فقط خداوند عالم ہی حقیقی راہ ہدایت او رصحیح زندگی کے راستہ کی نشاند ہی کی قدرت اور لیاقت رکھتا ہے _
وعلی الله قصد السبیل
"علی الله " یکون کا متعلق ہے اور "قصد السبیل" کے لیے خبر ہے اس کو اس کے بعد واقع ہونا چاہیے اور اس کا قصد "السبیل" پر مقدم ہونا، حصر پر دلالت کررہا ہے _ خداوند عالم مینحصر وصفی یا حصر حکمی اس بات کی علامت ہے کہ غیر خدا اس چیز کے تحقق کی طاقت یا لیاقت نہیں رکھتا ہے_
3_انسانوں کے لیے بہت سارے راستے، کجروی اور انحرافات کے حامل ہیں_
وعلی الله قصد السبیل و منہا جائر
4_ خداوند عالم کی طرف سے انسانوں کی مادی ، جسمانی ، معنوی اور فکر ی ضرورتوں کو پورا کیا گیا ہے _
والانعام خلقہا لکم ...وعلی اللّٰہ قصد السبیل
گذشتہ آیات میں ممکن ہے انسان کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھا گیا ہے _ اور اس آیت میں بھی "قصد السبیل" سے مراد انسان کی معنوی ضروریات ہو سکتی ہیں_
5_ انسان کی مادی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ اس کی معنوی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنا، خداوند عالم کی نعمات اور اس کے الطاف مینسے ہے_
والانعام خلقہا لکم ... و علی اللّٰہ قصدالسبیل
ان آیات کے سیاق کے درمیان مذکورہ اشیاء کا قرار پانا کہ جو آیات انسان پرخدائي نعمتوں اور احسان کو بیان کررہی ہیں سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_
6_ہدایت کا صحیح راستہ فقط خد اوند عالم کی طرف سے ایجادشدہ ہے اورگمراہی کے تمام راستے بے راہ روی کا شکار ہیں_
و علی الله قصد السبیل و منہا جائر
با وجود اس کے کہ خداوند عالم تمام اشیاء کا خالق ہے لیکن یہاں خداوند عالم نے "قصد السیبل" کو اپنی طرف نسبت دی ہے

اور انحرافی راہ کو اپنی طرف نسبت نہیں دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ انحراف سوائے راہ حق کو طے نہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے_
7_ اگر مشیت اور مرضی خدا یہ ہوتی کہ تمام انسان ہدایت پا جائیں تو ہر انسان کاہدایت یافتہ ہونا حتمی ہوتا _
و لوشاء لہدکم اجمعین
8_ انسان زندگی کے راستے کو اختیار کرنے میں آزاد ہے اور یہ مشیت الہی نہیں کہ اسے ہدایت پر مجبور کي

جائے _
و لوشاء لہدکم اجمعین

اللہ تعالي:
اللہ تعالی اور انسان کی ضرورتیں4; اللہ تعالی کا اپنے لیے ضروری قرارد ینا1; اللہ تعالی کی مشیت8; اللہ تعالی کی مشیت کے آثار7; اللہ تعالی کی نعمتیں5; اللہ تعالی کی ہدایات1،2; اللہ تعالی کے مختصّات2
انسان:
انسان کا اختیار8; انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنا5 ; انسان کی مادی ضرورتیں 5; انسان کي
معنوی ضرورتیں5
جبر و اختیار8
ضرورتیں:
ضرورتوں کو پورا کرنے کا سرچشمہ4
گمراہي:
گمراہ راستوں کا متعدد ہونا 3; گمراہی کی حقیقت6
ہدایت:
ہدایت کا سرچشمہ2،6; ہدایت کی اہمیت1; ہدایت کی عمومیت7

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ (١٠)
وہ وہی خدا ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جس کا ایک حصہ پینے والا ہے اور ایك حصّہ سے درخت پیدا ہوتے ہیں جن سے تم جانوروں کو چراتے ہو _

1_ آسمان سے پانی (بارش) کانزول، فقط خداوند عالم کے قبضہ قدرت مینہے_
ہوالذی انزل من السماء مائ
2_ آسمان (بادل) سے پانی (بارش) برسانا، توحید کی علامت ہے_
سبحانہ و تعالی عمّا یشرکون ... ہو الذی انزل من السماء ماءً
3_ جڑی بوٹیوں کا اگنااور بیابان و جنگلات کا وجود، نزول بارش کے زیر اثر ہے_
انزل ...

"شجر"تنے اور بغیر تنے کے نباتات کو کہتے ہیں کہ جسے جنگلات اور بیابا ن سے تعبیر کیا گیا ہے_
4_ چوپایوں کا چرنا، نباتات و سبزہ جات کے فوائد میں سے ہے_
و منہ شجر فیہ تسیمون
"تسیمون" (اسامہ) سے ہے جس کا معنی گوسفندوں کا چرنا ہے_
5_ گذشتہ زمانے میں آسمان سے زمین پر پانی برستا تھا_
ہوالذي ... تسیمون_ ینبت
باوجود اس کے کہ بارش کا برسنا گذشتہ زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں تھاپھربھی اس کو فعل "انزل" ماضی کی صورت میں بیان کیا گیا ہے لیکن "تسیمون" اور "ینبت" مضارع کی صورت میں بیان ہوا ہے جبکہ یہ بارش کا نتیجہ شمار ہوتے ہیں لہذا یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ یہاں "انزل" سے مراد و ہ عام بارشیں نہیں جو بادلوں سے برستی ہیں بلکہ ان بارشوں کی طرف اشارہ ہے جو پہلے زمانے میں زمین پر برسی تھیں تا کہ زمین ٹھنڈی ہو جا ئے اور کم ارتفاع والے مقامات میں اور زمین کے طبقات میں پانی ذخیرہ ہو جائے_
6_پانی اور بناتات سے بہرہ مند ہونا سب کا حق ہے_
ہو الذی انزل من السماء ماء لکم منہ شر اب و منہ شجر فیہ تسیمون ینبت لکم

آسمان:
آسمان کے فوائد1
الله تعالي:
الله تعالی کے مختصّات1
الله تعالی کی نشانیاں:
الله تعالی کی آفاقی نشانیاں
بارش:
بارش کا برسنا2; بارش کا سرچشمہ1،5; بارش کے فوائد3
پاني:
پانی سے استفادہ 6; پانی کے منافع5
توحید:
توحید افعالي1; توحید کے دلائل2
جڑی بوٹیاں :
جڑی بوٹیوں سے استفادہ 6; جڑی بوٹیوں کی پیدائشے کے اسباب3; جڑی بوٹیوں کے فوائد4
جنگلات:
جنگلات کی پیدائشے کے اسباب 3; جنگلات کے فوائد4
چوپائے:
چوپایوں کی چراگاہ4
حقوق:

نفع اٹھانے کا حق
زمین:
زمین کی تاریخ5
عمومی اموال:6

يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (١١)

وہ تمھارے لئے زراعت، زیتون، خرمے، انگور اور تمام پھل اسی پانی سے پیدا کرتا ہے_ اس امر میں بھی صاحبان فکر کے لئے اس کی قدرت کی نشانیاں پائي جاتی ہیں _

1_ خداوند عالم كھیتی باڑي، زیتون كے درخت، كجھور ،انگور اور تمام زرعی اجناس كو پیدا كرنے والا ہے_
ینبت لكم بہ الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من كل الثمرات
2_ نباتات اور پھل دار درختوں كی پیدا وار انسان كی بہرہ مندی كی خاطر ہے_
ینبت لكم بہ الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من كل الثمرات
3_ پانی ، نباتا ت اور پھل دار درختوں كی پیدا وار كے لیے مایہ حیات ہے_
انزل من اسمّائ ...
"بہ الزرع" میں حرف جر "با" سببّت كے لیے ہے اور اس ضمیر كا مرجع گذشتہ آیت میں "ما"ہے اس لیے جملے كا معنی یہ ہوگا خداوند عالم نے پانی كے ذریعے كھیتی باڑي ... كو تمھارے لیے پیدا كیا ہے_
4_ طبیعی عوامل و اسباب ، خداوند عالم كے ارادے كے جاری ہونے كا مقام ہیں_
الذی انزل من السماء مائ ... ینبت لكم بہ الزرع
آیت كریمہ و ضاحت كررہی ہے كہ"ینبت" فعل كا فاعل، خداوند عالم ہے اورپانی كی مانند دوسرے اسباب كو خداوند عالم كے فعل كے جاری ہونے كے لحاظ سے اسباب كے عنوان كے طور پر پیش كیا گیا ہے_

5_زیتون ، كجھور اورانگو ر ایك خاص اہمیت كے حامل ہیں_
ینبت ...والزیتون و النخیل و الاعناب و من كل الثمرات
بے شمار میوہ جات میں سے ان تین پھلوں كا ذكر كرنا ،ہو سكتا ہے ان پھلوں كی دوسرے پھلوں كی نسبت، خاص اہمیت كی طرف اشارہ ہو_
6_ عالم طبیعت كو اس طرح خلق كیاگیا ہے كہ وہ انسان كی ضروریات كو احسن طریقے سے پورا كرتی ہے_
ہو الذی انزل من السماء ماء لكم ... ینبت لكم
دو آیات میں "لكم" كا تكرار اسی طرح فعل "تسیمون" سب اس بات پر دلالت كر رہے ہیں كہ ان تمام اشیاء كو انسان كے منافع كے لیے پیدا كیا گیا ہے جس كے نتیجے میں یہ انسان كی ضروریات كے ساتھ سازگار اور متناسب ہیں_
7_ پانی كے ذریعہ نباتات ، زیتون كے درختوں ، كجھور كی پیدا وار، تفكر كا پیش خیمہ اور خدا شناسی كا ذریعہ ہے_
ینبت لكم بہ انّ فی ذلك لآیة لقوم یتفكّرون
8_ نباتات كی حیات كی خاطر آسمان سے بارش كے پانی كا برسنا،خداوند عالم كی نشانیوں میں سے ہے_
ہو الذی انزل من السماء مائ ... ان فی ذلك لایة لقوم یتفكرون
ممكن ہے كے "ذالك" كا مشار الیہ ماقبل آیت میں عبارت "انزل ...مائ" ہو_
9_ عالم طبیعت كے تحولات میں تفكر، خداشناسی كا ایك ذریعہ ہے_
انّ في ...
10_ صاحبان نظر او ر مفكر حضرات كے لیے طبیعت كے مناظر كو (اللہ كي) نشانی كے طور پر درك كرنے كا زمینہ فراہم ہے_
انّ فی ذلك لایة لقوم یتفكّرون
11_ عالم طبیعت كی شناخت اورخداشناسی كا راستہ پیدا كرنے كے لیے تدبّر و فكر ضروری ہے_
انّ فی ذلك لایة لقوم یتفكرون
12_ تدبّر و فكر، شناخت كا ایك ذریعہ ہیں _
انّ فی ذلك لایة لقوم یتفكرون
13_ عالم طبیعت سے انسان كی ضروریات كا پورا ہونا ، توحید اور خداشناسی كی علامت ہے_
ہو الذی انزل ماء لكم ... ینبت لكم بہ ... ان فی ذلك لایة لقوم یتفكّرون

الله تعالي:
الله تعالی کی شناخت کے دلائل 7،9،11،13; الله تعالی کے ارادے کا مجري4; الله تعالی کے افعال1
الله تعالی کی نشانیاں:

373
الله تعالی کی آفاقی نشانیاں 8،10،13; الله تعالی کی شناخت کا پیش خیمہ10
انسان :
انسان کی ضرورتوں کا پورا ہونا 13; انسان کی ضرورتوں کے پورا ہونے میں مؤثر اسباب6; انسان کے فضائل2
انگور:
انگور کی اہمیت5; انگور کے درخت کو اگانے والا1; انگور کے درخت کی پیدا وار7
بارش:
بارش کا برسنا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے8
پاني:
پانی کے فوائد3،7
تفکر:
تفکر کا پیش خیمہ 7; تفکر کا کردار 12; عالم طبیعت میں تفکر9;عالم طبیعت میں تفکر کی اہمیت11
توحید:
توحید کے دلائل 13
درخت:
درختوں سے استفادہ 2; درختوں کی پیدا وار کے اسباب3; درختوں کی پیدا ئشے کا فلسفہ 2
زرعی اجناس:
زرعی اجناس کو اگانے والا1
زیتون :
زیتون کی اہمیت 5; زیتون کے درخت کو اگانے والا 1; زیتون کے درخت کی پیدائشے 7
شناخت:
شناخت کا ذریعہ 12
ضرورتیں:
ضرورتوں کے پورا ہونے میں مؤثر عوامل6
طبیعت :
طبیعت کی خلقت کی خصوصیات 6
طبیعی اسباب:
طبیعی اسباب کا کردار4
کجھور:
کجھور کو اگانے والا1; کجھور کی پیدا ئشے7
کھیتی باڑي:
کھیتی باڑی کو پیدا کرنے والا1
نباتات:
نباتات سے استفادہ 2; نباتات کی پیدائشے7; نباتات کی پیدائشے کا خداوند عالم کی نشانیونمیں سے ہونا8; نباتات کی پیدائشے کا فلسفہ2; نباتات کی پیدائشے کے عوامل 3

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالْنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۱۲)
اور اسی نے تمھارے لئے رات دن اور آفتاب و ماہتاب سب کو مسخر کردیا ہے اور ستارے بھی اسی حکم کے تابع ہیں بیشك اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے قدرت کی بہت سی نشانیاں پائي جاتی ہیں_

1_ خداوند عالم نے رات ،دن سورج اور چاند کو انسانوں کے لیے مسخّر و رام کیا ہے_
ہو الذي ...و سخّر لکم الیل و النہار و الشمس و القمر

2_ سورج، چاند ، رات اور دن کا مسخّر ہونا ، خداوند عالم کی نعمت اور انسان کی بہر ہ مند ی کے لیے ہے_
و سخّر لکم و الیل و النہار و الشمس و القمر

3_ متحر ك اور ساکن (سیاّرے ، ستارے) خداوند عالم کے حکم سے رام او رمسخّر میں_
والنجوم مسخّرات بامرہ
"نجم" کا معنی ستارہ ہے واضح ہے کہ "نجم " آسمان کے تمام روشن موجودات کو کہتے ہیں چاہے وہ ساکن ہو ں یا متحرك، چاہے ان کا نور ذاتی ہو یا کسبی ہو_

4_ ستاروں کے مسخّر ہونے کا سبب، خداوند عالم کا حکم ہے_
والنجوم مسخرات بامرہ
"بامرہ" میں "با" سببیّت کے لیے ہے جو اس بات کی نشاند ہی کر رہی ہے کہ ستاروں کا مسخّر ہونا، حکم الہی کی خاطر ہے_

5_ خداوند عالم کے فرمان اور تدبیر کے تحت ستاروں کا مسخّر ہونا ، اس کے اپنے فرامین کو عملی جامہ پہنانے پر اس کی عظیم قدرت کا ایك نمونہ ہے_
اتی امر اللہ فلا تستعلجوہ ... و النجوم مسخرات بامرہ
"اتی امر اللہ "آیت میں خداوند عالم کے وعدوں کے تحقق اور الہی فرمان کے آنے کی خبر دی گئي ہے اور اس مکان پر ستاروں کا مسخّر کرنا، مذکورہ امر کی یاد آوری کا ایك نمونہ ہے تا کہ معلوم

ہو سکے کہ خداوند عالم نے ستاروں کو اپنے لیے مسخّر کیا ہے وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر قاور ہے_

6_ رات ، دن ، چاند اور سورج سے انسان کا بہرہ مند ہونا، اس کے ستاروں سے بہرہ مند ہونے سے مختلف ہے_
سخّر لکم ...الشمس ... و النجوم مسخرات بامرہ
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کے خداوند عالم نے رات ، دن ، چاند اور سورج کی تسخیر کے سلسلہ میں لفظ "سخرّ لکم" استعمال کیا ہے لیکن ستاروں کی تسخیر کے لیے لفظ "مسخرّات بامرہ" کو بغیر لفظ "لکم" کے بیان کیا ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

7_ رات ، دن ، چاند اور سورج و ستاروں کا مسخّر ہونا، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے اور اس کی قدرت کا ایك کرشمہ ہے _
و سخّر لکم الیل والنہار و الشمس و القمر ... انّ فی ذلم لآیت لقوم یعقلون

8_ تدبّر اور تفکر شناخت کا ذریعہ اور معرفت کے حصول کا وسیلہ ہیں_
انّ ّ فی ذلم لآیت لقوم یعقلون

9_ موجودات کے نظم میں تفکر اور نظام کائنات پر قانون کی حاکمیت ، انسان کی ہدایت اور خدا کی شناخت کا سبب ہے_
وسخرّ لکم الیل والنہار و الشمس و القمر ... انّ فی ذلم لآیت لقوم یعقلون

10_ما وراء طبیعت اور خداوند عالم کی شناخت کی خاطر طبیعی مناظرین غور و فکر ضروری ہے_
وسخّر لکم ...الشمس ... انّ فی ذلك لایة لقوم یعقلون

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی قدرت5،7; اللہ تعالی کی نعمتیں2; اللہ تعالی کے افعال 1; اللہ تعالی کے اوامر3; اللہ تعالی کے اوامر کا وقوع

پزیر ہونا 5; امر الہی کے آثار4; خداشناسی کا پیش خیمہ9; عالم طبیعت میں خدا شناسي10
اللہ تعالی کی نشانیاں:
اللہ تعالی کی آفاقی نشانیاں7
انسان:
انسان کے فضائل1،2
چاند:
چاند سے استفادہ 2،6; چاند کی تسخیر1،2،7
سورج:
سورج سے استفادہ6; سورج کی تسخیر 1، 3، 7

دن:
دن سے استفادہ 2،6; دن کی تسخیر1،2،7;
رات:
ر ات سے استفادہ 2،6; رات کی تسخیر1،2،7
ستارے:
ستاروں سے استفادہ 6; ستاروں کو مسخر کرنے کے اسباب4; ستاروں کی تسخیر 3،5،6،7
شناخت:
شناخت کا ذریعہ8; شناخت کا طریقہ8
فکر:
عالم طبیعت میں فکر کی اہمیت10;فکر کی اہمیت8; فکر کے آثار9; کائنات میں فکر9
ہدایت:
ہدایت کا پیش خیمہ9

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الأَرْضِ مُخْتَلِفاً أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ (١٣)
اور جو کچھ تمہارے لئے اس زمین کے اندر مختلف رنگوں میں پیدا کیا ہے اس میں بھی عبرت حاصل کرنے والی قوم کے لئے اس کی نشانیاں پائي جاتی ہیں (12)

1_ خداوند عالم نے زمین کی تمام مخلوقات کو انسان کے لیے مسخّر و رام کیا ہے_
و سخّر لکم الیل ... و ما ذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانہ
لغت میں "الذرئ" کا معنی پیدا کرنا اور منظر عام پر لانا ہے (لسان العرب) لازم الذکر ہے کہ مذکورہ مطلب کا "ما" کے منصوب ہونے اور "اللیل" پر اس کا عطف ہونے کی بناء پر استفادہ کیا گیا ہے_
2_ زمین کی مخلوقات ، انواع و اقسام کے رنگوں کی حامل ہیں_
و ماذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانہ
3_ مخلوقات کے انواع و اقسام کے رنگ انسانی زندگی مینفائدہ مند اثرات کے حامل ہیں_
و ماذرا لکم فی الارض مختلفاً الوانہ
"مختلفاً" الوانہ" "ماذرا " سے حال ہے اس کا معنی اس طرح ہوگا درحالانکہ مخلوقات انواع و اقسام رنگوں کی حامل ہیں ان کو تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے_
4_زمین مینموجودات کی مختلف رنگوں میں خلقت ،

خداوند عالم کی نشانی اور اس کی قدرت کا کرشمہ ہے_

وماذرا لكم فى الارض مختلفاً الوانہ انّ فى ذلك لاية
5_ بيدار اور متوجہ انسان ، زمينى موجودات كى خلقت اور ان كے انواع و اقسام كے رنگوں سے خدا كى وحدانيت كا درس ليتا ہے_
وما ذرا لكم ... لاية لقوم يذكّرون
چونكہ "لآية" كا متعلق محذوف ہے لہذا ہوسكتا ہے كہ "لتوحيد ہ" مقدر ہے يعنى خدا وند عالم كى وحدانيت كى نشانى ہے_
6_خداوند عالم كى شناخت كے ليے عالم طبيعت كى طرف توجہ اور اس كى انواع و اقسام كى رنگينيوں ميں دقت ضرورى ہے _
انّ فى ذلك لاية لقوم يذكّرون
7_ توجہ اور ياد آوري، معرفت كا پيش خيمہ اور شناخت كا ذريعہ ہيں_
و ماذرا لكم فى الارض ... ان فى ذلك لاية لقوم يذكّرون
8_ عالم طبيعت ميں خدا شناسى كے ليے ہر بار فكر و تدبّر ايك مناسب ذريعہ ہے_
ينبت لكم بہ الزرع ... لقوم يتفكرون و سخّر لكم اليل ... لقوم يعقلون و ما ذراء لكم ... لقوم يذكّرون
"الذرع والزيتون ..." جو كہ مادى اور معمولى امور ہيں جن كے نتيجے كے ليے فقط فكر كافى ہے جملات كے بعد "القوم يتفكرون" كالا نا اور رات و دن كى تسخير و غيرہ كہ جن كے ليے دقت ضرورى ہے كہ بعد "القوم يعقلون" اور اسى طرح انواع و اقسام كے رنگ كہ جن كے ليے كلى مقدمات ہوتے ہيں اور تھوڑى سى توجہ سے مطلب حاصل ہوجا تاہے كے بعد "القوم يتذكرحق" كے استعمال كى طرف توجہ كرنے سے مذكورہ بالا مطلب كا استفادہ ہوتا ہے_
9_ شناخت كے انواع و اقسام كے مراتب اپنے ليے مناسب ذريعے كا تقاضا كرتے ہيں_
الزرع والزيتون ... لقوم يتفكرون ... اليل و النّہار ... لقوم يعقلون و ما ذرا لكم فى الارض ... لقوم يذكّرون

الله تعالى :
الله تعالى كے افعال1; خدا شناسى كے دلائل6; خدا كى قدرت كى نشانياں 4; عالم طبيعت ميں خدا شناسي6،8;شناخت كا پيش خيمہ 7;شناخت كا ذريعہ 7،8،9; شناخت كے مراتب9
الله تعالى كى نشانياں:
الله تعالى كى آفاقى نشانياں 4، 6
انسان:

378
انسان كے فضائل 1
بصيرت:
اہل بصيرت اور موجودات كے لئے انواع اقسام كے رنگوں كا ہونا5
تفكر:
تفكر كے مراتب 8
توحيد:
توحيد كے دلائل5
ذكر :
ذكر كے آثار 7

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُواْ مِنْهُ لَحْماً طَرِيّاً وَتَسْتَخْرِجُواْ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (١٤)
اور وہی وہ ہے جس نے سمندروں کو مسخر کردیا ہے تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھا سکو اور پہننے کے لئے زینت کا سامان نکال سکو اور تم تو دیکھ رہے ہو کہ کشتیاں کس طرح اس کے سینے کو چیرتی ہوئي چلی جا رہی ہیں اور یہ سب اس لئے بھی ہے کہ تم اس کے فضل و کرم کو تلاش کرسکو اور شاید اسی طرح اس کے شکرگذار بندے بھی بن جاؤ _

1_ خداوند عالم نے سمندر وں کو انسان کے لیے مسخّر کیا ہے_
وہو الذی سخّر البحر لتاكلوا منہ
2_ انسانوں كی بہره مندی كے لیے سمندروں كو مسخّر كرنے والا فقط خداوند عالم ہے_
وہو الذی سخّر البحر لتاكلوا منہ
مبتدا "ہو" كا حصر نہ ہونا اور خبر "الذي ... حصر" پر دلالت كررہے ہيں_
3_ تازه گوشت سے غذائي ضرورت پوری كرنا، سمندری جواہرات اور كشتی سے استفاده، سمندری فوائد میں سے ہے _
سخّر البحر لتاكلوا منہ كماً طريّاً و

تستخرجوا منہ حلية تلبسونہا و ترى الفلك
"طري" كا معنی جدید اور تازه اور "حلیتہ"زیور كے معنی میں ہے_
4_ خوراك ، لباس اور آلات زیور كے لیے عالم طبیعت كے مظاہر سے استفاده كرنا جائز ہے_
لتاكلوا منہ كماً طرياً و تستخرجوا منہ حلية تلبسونہ
5_ قیمتی اور آرائشےی اشیاء كے استخراج كے لیے سمند ر میں غوطہ زن ہونا جائز ہے_
و تستخر جوا منہ حلية تلبسونہ
6_ خوبصورتی اور آلات زیور سے مزیّن ہونے كی طرف انسانوں كا میلان_
تستخرجوا ...
فعل مضار ع "تلبسو نہا" خارجی حقیقت سے حكایت كررہا ہے جو كہ آلات زیور سے استفاده كرنا ہے اوردوسری طرف تزئین انسان كی ضروریات كی خبر نہیں جبكہ ضروریات كے ساتھ اس كا بھی ذكر ہوا ہے اور یہ مذكوره حقیقت سے حكایت ہے_
7_ سمندروں میں پانی كی حركت كشتیوں كی روانی ایك دلكش اور حیرت انگیز منظر ہے_
وترى الفلك مواخر فيہ
"ترى الفلك موا خرفيہ" كی عبارت جملہ معترضہ ہے اور ایسے چند جملوں كے درمیان واقع ہوئي ہے كہ جن كا ایك دوسرے پر عطف ہوا ہے_ عطف كے ممكن ہونے كے با وجود جملہ معترضہ كا لا یا جانا اسلوب جملے كے خلاف اور اس كے تعجب كو بیان كرنے كے لیے ہے_لازم الذكر ہے كہ "مواخر" "ماخره" "ماده" "منحر"كی جمع ہے جس كا معنی چیر نا ہے_
8_ سمندر كا تازه گوشت اور تزئین و آرائشے و الی اشیاء اور كشتی رانی كی سہولت ، خداوند عالم كی نعمت ہے_
و ہوالذی سخّر البحر لتاكلوا منہ لحماً طريّاً و تستخرجوا منہ حلية تلبسونہا و ترى الفلك مواخر فيہ
9_ سمند ر كے فوائد ، تازه گوشت ، زینت و آرائشے كی اشیاء اور كشتی رانی میں منحصر ہیں_
سخر البحر لتاكلوا منہ لحماً و طرياً و تستخرجوا منہ حلية ... لتبتغوا منہ حفظہ
10_خداوند عالم كی طرف سے سمندروں كی تسخیر اور اس كے لیے بے شمار نعمتوں كا بیان، انسان كو شكر گزاری كی تشویق دلانے كے لیے ہے_
وسخر البحر لتاكلوا منہ ... و لتبتغوا من فضلہ و لعلّكم تشكرون
11_ خداوند عالم نے سمندر مینبہت سے فوائد و عطا یا قرار دیے ہیں كہ جن سے كوشش اور جدو جہد كے ذریعے استفاده

كيا جا سكتا ہے_

سخّر البحر لتاكلوا منہ ... و لتبتغوا من فضلہ
"تبتغوا" (ابتغائ) سے مطلوبہ چیز كے حصول كے ليے كوشش اور جد وجہد كرنے كے معنى ميں ہے_
12_ سمندر اس كى نعمتوں كى طرف توجہ خدا كى شناخت اور اس كى نعمتوں كا شكر يہ ادا كرنے كا زمينہ فراہم كرتى ہے_
سخر البحر ... لعلكم تشكرون
جملہ" ولعلّكم تشكرون "كا عطف "ولعلكم تعرفون" جيسے محذوف جملے پر ہے_
13_ خدا كى نعمتوں كے مقابلے ميں شكر ادا كرنا ضرورى ہے_
ولعلكم تشكرون
كيونكہ خداوند عالم نے اپنى بہت سى نعمتوں كے ذكر كا فلسفہ يہ بيان كيا ہے كہ انسان كے اند رشكر گزارى كا انگيزہ پيدا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے كہ شكر گزارى ايك ضرورى اور لازمى چيز ہے_
14_انسان كى ضروريات كو پورا كرنے كے سلسلہ ميں طبيعى اسبا ب، ارادہ خداوند كے جارى ہونے كا مقام ہيں _
ہو الذى سخّر البحر لتاكلوا فيہ لحماً طرياً و تستخرجوا منہ حلية تلبسونہا و تريى الفلك مواخر فيہ و لتبتغوا من فضلہ

طبیعی عوامل:
طبیعی عوامل کا کردار14
غوطہ زني:
غوطہ زنی کے احکام5
کشتیاں:
کشتیوں کی حیرت انگیزرواني7
کشتی راني:
سمندر میں کشتی راني3
کھانے والی اشیائ:
کھانے والی اشیاء کا مباح ہونا4
لباس:
لباس کا مباح ہونا14
مباحات:4
میلانات:
خوبصورتی کا میلان6; آلات زیور کی طرف میلان6
نعمت:
سمندری نعمتوں سے استفادہ 11; کشتی رانی کی نعمت8

وَأَلْقَى فِي الأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَاراً وَسُبُلاً لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (١٥)
اور اس نے زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے تا کہ تمھیں لے کر اپنی جگہ ہے ہٹ نہ جائے اور نہریں اور راستے بنادئے تا کہ منزل سفر میں ہدایت پاسکو _

1_ خداوند عالم نے پہاڑوں کوزمین میں محکم اور استوار
رکھا ہے تا کہ ان کو انسان کے لیے آرام دہ بستر کی

مانند قرار دے_
والقی فی الارض رواسی ان تمیدبکم
"رواسي" مادہ "رسو" سے "راسیہ" کی جمع ہے جس کا معنی محکم اور استوار ہونا ہے اس سے مراد پہاڑ ہیں جن کا غالبی وصف کی بناء پر یہ نام رکھا گیا ہے اور "القائ" جب "فی " کے ساتھ ہو تو اس کا معنی قرار دیناہے_
2_ پہاڑ ، زمین کو جنبش اور حرکت سے محفوظ رکھتے ہیں_
لغت میں "مید" بڑی چیزوں کی لغزش اور اضطراب کو کہتے ہیں چونکہ یہ آیت، الہی نعمتوں کے مقام بیان میں ہے اور زمین کی لغزش اور اضطراب نعمت ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان "تمید بکم" اصل میں "لا ن لا تمید بکم" یا "کراہیتہ ان تمید بکم" ہے یعنی پہاڑوں کو زمین میں اس لیے قرار دیا گیا ہے تا کہ تمھاری زمین میں لرزہ پیدا نہ ہوسکے_
3_ پہاڑوں کے بغیر ، زمین متحرك اور لرز نے والی اور انسانی زندگی کے لیے مناسب زمین ہے_
والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم
4_ پانی کی نہریں اور زمینی راستے ، انسانوں کے استفادہ کے لیے پیدا کیے گئے ہیں_
والقی فی الارض ...وانہراً و سبلاً لعلکم تہتدون
5_ نہرونکی خلقت اور طبیعی راستے ، انسانوں کے لیے راستہ دریافت کرنے کی علامات ہیں _
ا نہراً وسبلاً لعلّکم تہتدون ...وعلمت
"پہاڑوں کے منافع "اور بعدو الی آیت میں "علامات " کے بیان کے قرینے کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ "لعلّکم تہتدون" سے مراد، راستہ دریافت کرنا ہے_

6_ زمین کی پستی اور بلندیاں ، زندگی کے فوائد اور انسانی سہولیات کی حامل ہیں_
والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم و انہراً و سبلاً لعلّکم تہتدون
7_ پہاڑوں ، نہروں اور راستوں کی خلقت کا مقصد ، انسانوں کی ہدایت ہے _
والقی فی الارض رواسي ... وانہراً و سبلاً لعلّکم تہتدون
مذکورہ استفادہ اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ جب "تہتدون" سے معنوی ہدایت مراد ہو_
8_ پہاڑ ، نہریں اور راستے، الہی نعمتیں ہیں_
والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم و انہراً و سبلاً لعلّکم تہتدون

الله تعالي:
الله تعالی کی نعمتیں8; الله تعالی کے افعال1
انسان:

383
انسان کے فضائل 1;انسانوں کی ہدایت کی اہمیت7
پہاڑ:
پہاڑوں کی اہمیت3; پہاڑوں کی خلقت کا فلسفہ 7; پہاڑوں کے فوائد 1،2،3
راستہ پانا:
راستہ پانے کے وسائل5
راستے :
راستوں سے استفادہ 4; راستوں کی خلقت کا فلسفہ 4،5،7
زمین:
زمین کی لرزش کے موانع 2،3; زمین کی ناہموارای کے فوائد6; زمین کے سکون کے اسباب1
نعمت:
پہاڑوں کی نعمت8; نعمتوں کے راستے 8; نہروں کی نعمت8

وَعَلاَمَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (١٦)
اور علامات معین کردیں اور لوگ ستاروں سے بھی راستے دریافت کرلیتے ہیں _

1_ خداوند عالم نے انسانوں کے راستہ دریافت کرنے کے لیے زمین میں علامات اور نشانیاں قرار دی ہیں_
والقی فی الارض رواسي ... لعلّکم تہتدون و علامات
"علامات" کا "رواسی اور انہار" پر عطف ہے اوراس سے مراد ایسی طبیعی علامات اور نشانیاں ہیں جو زمین میں موجود ہیں_
2_ مسافروں کے لیے راستہ دریافت کرنے کے لیے ستاروں کا نہایت اہم کردار ہے_
و علامات و بالنجم ہم یہتدون
عام " علامات "کے بعد خاص "نجم" جبکہ یقینی طور پر نجم خود علامات میں سے ہے کا ذکر کرنا ممکن ہے مذکورہ نکتے کو بیان کررہا ہو_
3_ "قال رسول الله (ص) ""وبالنجم ہم یہتدون" قال ہو الجدی لانّہ، نجم' لا تزول و علیہ بقاء القبلہ و بہ یہتدی اہل البرّ و

384
البحر(1)
رسول اکرم(ص) نے خداوند عالم کے اس کلام "وبالنجم ہم یہتدون" کے بارے میں فرمایا: وہ ستارہ جدی ہے کیونکہ یہ وہ ستارہ ہے جو کبھی محو نہیں ہوتا اور قبلہ کی تشخیص کی اساس یہی ستارہ ہے اور اس کے ذریعہ سمندر اور خشکی والے

راہنمائي ليتے ہيں ..."

الله تعالي:

الله تعالی کے افعال1

راستہ پانا:

راستہ پانے کی علامات 1; راستہ پانے کے وسائل 2

روايت:3

ستارے:

ستاروں کے ذریعہ راستہ پانا2،3; ستاروں کے فوائد 2،3; ستاروں کے جدی 3

قبلہ:

قبلہ کو معین کرنے کے وسائل 3

أَفَمَن يَخْلُقُ كَمَن لاَّ يَخْلُقُ أَفَلا تَذَكَّرُونَ (١٧)

کیا ایسا پیدا کرنے والا ان کے جیسا ہوسکتا ہے جو کچھ نہیں پیدا کرسکتے آخر تمھیں ہوش کیوں نہیں آرہا ہے _

1_ خداوندعالم ، تمام موجودات کا خالق اور انہیں پیدا کرنے والا ہے_

خلق السموات والارض ...خلق الانسان ...والا نعام خلقہا لکم ...و یخلق مالا تعلمون ... وماذرا لکم فی الارض ... ا فمن یخلق کمن لا یخلق

چونکہ مختلف مخلوقات کے بیان کے بعد خداوند عالم نے یہ فرمایا ہے: کیا خلق کرنے والا اس جیسا ہے جوخلق نہیں کرتا _ اس سے معلوم ہو تا ہے کہ وہ تمام اشیاء کا خالق ہے_

2_تمام موجودات کے خالق کی اس کے ساتھ کسی قسم کی شباہت نہیں جو کسی چیز کا خالق نہیں ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق

....

1) تفسير عياشي،ج2 ص256 ، نورالثقلين، ج3، ص46 ، ح51_

3_ خالق کبھی بھی غیر خالق سے قابل مقائسہ نہیں ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق

4_ خالق ہستی کا خلق کی قدرت سے مفقود موجود سے قابل مقائسہ نہ ہونا ،عقلی واضحات میں ہے_

ا فمن یخلق کما لا یخلق

آیت میں جواب دیئے بغیر مذکورہ سوال کا پیش آنا عقلی قسم کی طرف ارشاد و راہنمائي ہے_

5_یاد آوری اور ہوشیاری ، توحید کی طرف میلان کا سبب اور شرك ناسازگارہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق ...ا فلا تذکرّون

6_ موجودات اور مخلوقات کی یاد دہانی اس لیئے ہے تا کہ یہ چیز خلقت کے جھوٹے دعوے داروں کے لیے ، تنبیہ ، نصیحت اور خداوند عالم کی خالقیت کی تجدید معرفت کا سبب ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق ا فلا تذکّرون

کیونکہ خداوند عالم نے استفہام تو بیخی کے قا لب میں یاد آوری اور تذکر کا حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوقات کی طرف توجہ ، تذکر کا سبب ہے_

7_ وجدان سے سوال اور تلاش حق کی حس کا برانگیختہ ہونا ، ہوشیار ی کا ذریعہ اور حقائق کے اثبات کا طریقہ ہے_

ا فمن یخلق کمن لا یخلق فلا تذکّرون

8_ خالق کا غیر خالق سے قابل مقائسہ نہ ہونے کی طرف عدم توجہ، مذموم اور ناپسندیدہ ہے_

ا فمن يخلق كمن لا يخلق ا فلا تذكّرون

الله تعالي:

الله تعالى كى خالقيت1; خداشناسى كى روش6

ايمان:

توحيد پر ايمان كے اسباب 6

باطل قياس 3،4،8

تذكر:

تذكر كے آثار5;حقائق كے اثبات كى روش7

خالق:

خالق كا بے نظير ہونا 3;خالق كے بے نظير ہونے كا بد يہات ميں سے ہونا 4

ذكر:

موجودات كى خلقت كے ذكر كے آثار6

سوال:

سوال كے فوائد 7

عبرت:

عبرت كے اسباب6

عمل:

ناپسنديده عمل8

غفلت:

خالف كى بے نظير سے غفلت 8

موجودات :

موجودات سے عبرت 6; موجودات كا خالق

1;خالق كے بے نظير ہونا2

وجدان:

وجدان كا كردار 7

ہوشياري:

شرك سے ہوشيارى كا ہم آہنگ نہ ہونا5; ہوشيارى كا زمينہ7; ہوشيارى كے آثار5

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ اللّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٨)

اور تم الله كى نعمتوں كو شمار بھى كرنا چا ہو تو نہيں كرسكتے ہو بيشك الله بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے (18)

1_ خداوند عالم كى نعمتيں فراواں اور بے شمار ہيں_

ان تعدّو انعمة الله لا تحصوہا انّ الله لغفورٌ رحیم
2_ خداوند عالم کی بے شمار نعمتوں کے حق کی ادائیگی اور مطلوبہ شکر گزاری ، انسان کے بس کا روگ نہیں ہے_
ان تعدّو انعمة الله لا تحصوہا انّ الله لغفورٌ رحیم
خداوند عالم نے بندوں پر بے شمار نعمتوں کے بیان کے بعد اپنے آپ کو "غفور" (بہت بخشنے والا) سے متصف کیا ہے _
لہذا اس سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان خدا کی بے شمار نعمتوں کی شکر گزاری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا ہے _
3_ خدا کی نعمتوں کے حق کی ادائیگی ، ایك شائستہ اور پسندیدہ عمل ہے_
ان تعدوا نعمة الله لا تحصوہا انّ الله لغفورٌ
4_ خداوند عالم ، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_

ان الله لغفور رحیم
5_ بندوں کو لا تعداد نعمتوں کا عطا کرنا، رحمت خداوند ی کا تقاضا ہے_
وان تعدو ا نعمة الله لا تحصوہا انّ الله لغفور رحیم
6_ خداوند عالم کی فراواں نعمتوں کا حق ادا نہ کرنا ، ایك قسم کا نقصان ، نقص اور قابل مذمت و سرزنش ہے _
وان تعدوا نعمة الله لا تحصوہا انّ الله لغفورٌ رحیم
خداوند عالم کی فراواں نعمات کے بعد "انّ الله لغفور" کے ذکر سے یہ احتمال ہے کہ خداوند عالم کی نعمتوں کے حق کو کما حقّہ ادا نہ کرنا ایك قسم کا نقصان شمار ہوتا ہے اور اسی وجہ سے یہ قابل سرزنش ہے_عبارت "انّ الله لغفور" اس نقصان ا ور نقص کر بیان کو رہی ہے کہ جسے خداوند تعالی اپنی بخشش کے زیر سایہ قرار دیتا ہے_
7_ کائنات میں انسان ایك خاص مقام کا حامل اور تمام طبیعی اسباب اس کی خدمت کے لیے ہیں _
والا نعام خلقہا لکم ...ماذرا لکم ... سخّر لکم ... وان تعدوا نعمة الله لا تحصوہ
اس بات کو مد نظر رکھتے ہو ئے کہ آیت نمبر 5 سے لیکر 16 تك انسان کو عطا شدہ نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں خداوند عالم کی نعمتوں کے ناقابل شمار ہونے کو بیان کیا گیا ہے اس سے مذکور ہ بالا مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

اسماء صفات:
رحیم4; غفور4
اقدار:
اقدار کی ضد6
الله تعالي:
الله تعالی کی رحمت کے آثار 5; الله تعالی کی نعمتوں کا سرچشمہ 5; الله تعالی کی نعمتوں کی فراوانی 1،2،5
انسان:
انسان کا عاجز ہونا 2; انسان کے فضائل 7
شکر:
نعمت کے شکر سے عاجزی 2; نعمت کے شکر کی اہمیت 3
طبیعی عوامل:
طبیعی عوامل کا کردار7
عمل :
پسندیدہ عمل 3
کفران:
کفران نعمت پر سرزنش 6

وَاللّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ (١٩)
اور اللہ ہی تمھارے باطن و ظاہر دونوں سے باخبر ہے_

1_ خداوند عالم ، انسانوں کے تمام پوشیدہ اور آشکار امور سے آگاہ ہے_
واللہ یعلم ما یسرّون و ما تعلنون
2_ خداوند عالم کا انسانوں کو اپنی فراوان نعمتوں کے مقابلے میں ان کی رفتار پر خبردار کرنا_
وان تعدوا انعمة اللہ لا تحصوہا ... واللہ یعلم ما تسرّون و ما تعلنون
احتمال ہے کہ آیت میں انسانوں کے آشکار و پوشیدہ امور پر خداوند عالم کی آگاہی کو بیان کرنے سے مراد، مذکورہ نکتہ ہو کیونکہ خداوند عالم کی ناقابل شمار نعمتوں کے بیان کرنے کے بعد ، انسانوں کو خطاب کرکے کہا گیا ہے کہ : خداوند عالم تمھارے پوشیدہ اور آشکار امورسے آگاہ ہے یعنی تم نعمات الہی کے بارے میں جو کچھ ظاہر و مخفی رکھتے ہو وہ خدا سے پوشیدہ نہیں ہے_
3_ خداوند عالم کا علم، مطلق اور تمام چیزوں پر حاوی ہے_
واللہ یعلم ما تسرّون وما تعلنون

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کا علم غیب1; اللہ تعالی کی فراوان نعمات2; اللہ تعالی کے انذار2; اللہ تعالی کے علم کی وسعت3

389

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ لاَ يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ (٢٠)
اور اس کے علاوہ جنھیں یہ مشرکین پکارتے ہیں وہ خودہی مخلوق ہیں اور وہ کسی چیز کو خلق نہیں کرسکتے ہیں _

1_ مشرکین کے دعوی دار خدا ، کسی چیز کی خلقت پر قدرت نہیں رکھتے ہیں_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیائ
"الذین" کا صلہ "یدعون" ہے اور صلہ کی ضمیر مفعول کی ضمیر ہے جو کہ محذوف ہے اور اس کا مرجع "الذین" ہے ماقبل آیات (جو ناتوان خدائي دعوی کرنے والوں کے بارے میں ہیں)کے قرینہ کی بناء پر "الذین" سے مراد ، مشرکین کے خدا ہیں_
2_ مشرکین کے خدائي دعوی دار، نہ فقط خالق نہیں بلکہ وہ خود بھی مخلوق اور پیدا کے گئے ہیں _
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاء وہم یخلقون
3_ خلق کرنے پر قدرت اور مخلوق نہ ہونا ، خدا اور معبود حقیقی کی علامت ہے_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاء وہم یخلقون
چونکہ مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کے مقام پر خدا نے دواہم صفات کو شمار کیا ہے_ اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ ضروری ہے"اللہ "خالق ہواور مخلوق نہ ہو_
4_الوہیت کے لیے خالق ہونا اور مخلوق نہ ہونا ،عقلی واضحات میں سے ہے_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاء وہم یخلقون
مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کرنے کے سلسلہ میں استدلال کے ... بغیر تنقید اس نکتے کی یاد آوری ہے کہ وہ خلقت پر قدرت نہیں رکھتے اور وہ خود مخلوق ہیں، اس سے مذکورہ نکتہ کی حکایت ہوتی ہے_

390
5_ مشرکین، قدرت سے مفقود اور اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے موجودات کواپنا خدا قرار دیتے تھے_
والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاء وہم یخلقون
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پرہے جب "یدعون" سے مراد، ان موجودات کو خدا کے عنوان سے پکارنا ہو_

6_ ہاتھوں سے ترا شے ہوئے اور ہر قسم کی خلق کی قدرت سے عاری موجودات ، الوہیت کی اہلیت نہیں رکھتے اور ان کے بارے میں ہر قسم کا خد ائي عقیدہ رکھنا باطل ہے_
والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیاء وہم یخلقون
7_ دوسروں کے عقائد اور مقدس نظریات (اگر چہ باطل ہی کیوں نہ ہوں) کے مقابلے میں ادب کی رعایت ایك شائستہ عمل ہے_
والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون
مشرکین کے معبود جو عام طور پر پتھر ، لکڑی وغیرہ سے بنے تھے کے لیے "الذین" اور "ہم" جیسے کلمات کا استعمال جو کہ ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتے ہیں ممکن ہے کہ مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہو_
والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون
8_ مشرکین کے متعدد معبود و خدا تھے_
والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئاً و ہم یخلقون
9_ مشرکین، ایسے معبودوں کی پر ستش کرتے تھے جو ہر قسم کی قدرت سے عاری تھے_
والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون
10_ فقط خداوند عالم کی ذات اس کی سزاوار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور مدد کے لیے پکارا جائے_
والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیائ
آیت ، مشرکین کے اس عمل کی سرزنش کررہی ہے جو انہوں نے متعدد معبود بنا لیے تھے اور یہ استفادہ ہوتا ہے کہ ایسا کام قبیح اور قابل مذمت ہے_

الله تعالی :
الله تعالی کے شایان شان10; الله تعالی کے مختصات 10
الوہیت:
الوہیت کا معیار 3،4،6،10
باطل معبودم
باطل معبود اور خالقیت 1; باطل معبود وں کا عجز 1، 5 ،6،9; باطل معبودوں کا مخلوق ہونا 2; باطل

معبودوں کا متعدد ہونا 8
خالقیت:
خالقیت و الوہیت 6
عقیدہ :
باطل خداؤں کے عقیدہ کا باطل ہونا 6; باطل عقیدہ 6
سچا معبود:
سچے معبود کی خالقیت 3; سچے مبعود کی خالقیت کا واضع ہونا 4; سچے معبود کی قدرت 3
عمل:
پسندیدہ عمل7
مدد طلب کرنا :
خالق سے مدد طلب کرنا10
مشرکین:
مشرکین کے معبود 2،5
معاشرت :
آداب معاشرت7
مقدسات:

أَمْواتٌ غَيْرُ أَحْيَاء وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (٢١)
وہ تو مردہ ہیں ان میں زندگی بھی نہیں ہے اور نہ انھیں یہ خبر ہے کہ مردے کب اٹھائے جائیں گے _

1_ مشرکین کے خدا، ایسے بے جان موجودات ہیں جن میں شروع ہی سے زندگی کی رمق نہ تھی اورنہ ہی وہ حیات کی لیاقت رکھتے ہیں_
والذین یدعون من دون اللہ ...اموات غیر ا حیائ
"اموات" کے بعد "غیر احیائ" کی عبارت کا ذکر ممکن ہے اس نکتے کی طرف اشارہ ہو کہ یہ موجودات مردہ ہونے کے علاوہ ، نہ سابقہ زندگی رکھتے تھے اور نہ انہیں حیات نصیب ہوگي_
2_ مشرکین کے خدا ، زمانہ قیامت کے وقوع اور اپنے حشر کے بارے میں بالکل نا آگاہ تھے _
وما یشعرون ایّان یبعثون
مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "یشعرون "اور یبعثون" فاعل کی ضیمر ك

مرجع وہ باطل معبود ہوں جن کے بارے میں ماقبل آیت میں گفتگو ہوئي ہے_
3_ مشرکین کے معبودوں کی اپنے پرستش کرنے والوں کے حشر کے وقت سے ناآگاہی _
وما یشعرون ایّان یبعثون
مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "یبعثون" کی ضمیر کا مرجع وہی بتوں کی پرستش کرنے والے ہوں جو "یدعون " کی ضمیر فاعلی ہیں_
4_ جاندار ہونا اور قیامت کے وقت سے آگاہی ، الوہیت کی شرائط میں سے ہے_
اموات غیر احیاء وما یشعرون ایّان یبعثون
چونکہ خداوند عالم نے مشرکین کے معبودوں کی الوہیت کی نفی کے مقام پر انہیں ایسے مردوں سے تعبیر کیا ہے جو ہر قسم کی حیات و شعور سے عاری ہیں لہذا اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ خدا کے لیے صاحب حیات و علم ہونا ضروری ہے_
5_ مشرکین، متعدد خداؤں کے حامل تھے_
اموات غیر احیاء وما یشعرون ایّان یبعثون

الوہیت:
الوہیت کی شرائط 4
باطل معبود:
باطل معبودوں کا بے جان ہونا 1; باطل معبودوں کا متعدد ہونا 5; باطل مبعودوں کی جہالت 2،3
حیات:
حیات کا کردار
قیامت:
قیامت کے وقت سے آگاہي4;قیامت کے وقت سے لا علمی 2،3

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ (٢٢)
تمھارا خدا صرف ايك ہے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کے دل منکر قسم کے ہیں اور وہ خود مغرور متکبر ہیں _

1_ انسانوں کا تنہا، حقیقی مبعود ، خدائے وحدہ لا شريك ہے_

الہکم الہ واحد
گذشتہ آیات جو کہ خداوند عالم کی صفات کے بارے میں اور مشرکین کے معبودوں کی نفی کے بارے میں تھیں انہیں مد نظر رکھتے ہوئے اور اس آیت میں" معبود" اور" الہ" کو ایك ذات میں منحصر کرنے سے واضح ہو جا تا ہے کہ "الہ" یگانہ سے مراد ذات الہی ہے_
2_ علم ، قدرت ، خالقیت اور حیات حقیقی خدا و معبود کی خصوصیات میں سے ہے_
ا فمن یخلق کمن لا یخلق ... واللہ یعلم ... والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وہم یخلقون اموات غیر احیاء ...الہکم الہ واحد
خداوند عالم کی برجستہ صفات کے بیان کے بعد "الہکم الہ واحد" کی عبارت کو لانا اور باطل معبودوں کے ضعف و نقائص کی یاد آوری ان کی گفتگو کے نتیجے کو ذکر کرنے کے قائم مقام اور مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہے_
3_ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل حق کو قبول نہ کرنے والے اور استکبار انہ روش کے مالك ہیں_
فاالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرة وہم مستکبرون
4_خدائے وحدہ کو ثابت کرنے والے دلائل ، عالم آخرت پر ایمان کی بھی دلیلیںہیں_
الہکم الہ واحد فاالذین لا یؤمنون بالآخرہ قلوبہم منکرة
"فالذین " کا "فا" خدائے وحدہ کے اثبات کے لیے ذکر کیے گئے روشن دلائل کے لیے نتیجہ کے مقام پر ہے اس آیت میں "فا"کے آنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دلائل عالم آخرت کو بھی ثابت کرتے ہیں ان کی طرف توجہ کے ذریعہ عالم آخرت پر بھی ایمان لانا چاہئے وہ لوگ ان دلائل کی طرف متوجہ ہونے کے با وجود ایمان نہیں لائے ، ان کے دل حق کے منکر ہیں _
5_ حق قبول نہ کرنے والے قلوب ، عالم آخرت پر ایمان لانے کے لیے رکاوٹ ہیں_
الہکم الہ واحد فاالذین لا یومنون بالآخرة قلوبہم منکرة
"فالذین" میں "فا" تفریع کے لیے ہے اور یہ دلالت کررہی ہے کہ ما قبل آیات میں ثابت شدہ توحید ،ایسی کا مل توحید ہے کہ جس کے ساتھ آخرت پر ایمان لانا بھی شامل ہے لہذا جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ حق کو قبول نہ کرنے والے اور استکباری قلوب جیسے موانع کے حامل ہیں_
6_ تکبر اور احساس برتری ، عالم آخرت پر ایمان لانے سے مانع ہیں_
فالذین لا یؤمنوں بالآخرة "ہم مستکبرون"

7_ حقائق کی قبولیت یا انکار کا مرکز ، دل ہے_
فاالذین لا یومنون بالآخرہ قلوبہم منکرة
8_ حق قبول نہ کرنا ، مرض قلبی کی نشانی ہے_
فاالذین لا یومنون بالآخرة قلوبہم منکرة
"لا یومنون" ان کے اعیان نہ لانے کا فعل حق کو قبول نہ کرنے سے حکایت ہے اور "منکرة "کا معنی حق کے زیر سایہ نہ جاناہے جو کہ ایك قسم کا مرض ہے_

آخرت:
آخرت کا انکار کرنے والوں کا حق کا قبول نہ کرنا3; آخرت کا انکار کرنے والے مستکبرین3
استکبار :
استکبار کے آثار6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے مختصات1
ایمان:
آخرت پر ایمان لانے کے دلائل 4;آخرت پر ایمان لانے کے موانع5،6; ایمان کا مقام7

برحق وسچے معبود:
سچے معبودوں کا علم 2;سچے مبعود وں کی حیات 2; سچے معبودوں کی خالقیت 2; سچے معبودوں کی خصوصیات 2;
سچے معبود وں کی قدرت 2
توحید:
توحید عبادی 1; توحید کے دلائل 4
حقائق:
حقائق کو جھٹلانا 7; حقائق کو قبول کرن
خود پسندي:
خود پسندی کے آثار6
قلب:
دل کا کردار7; دل کی بیماریوں کی علامت8
مستکبرین:3

لاَ جَرَمَ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ (٢٣)
یقینا اللہ ان تمام باتوں کو جانتا ہے جنھیں یہ چھپاتے ہیں یا جن کا اظہار کرتے ہیں وہ مستکبرین کو ہرگز پسند نہیں کرتا ہے
_

1_ خداوند عالم ، یقینی طورپر ان تمام امور سے مکمل طور پر آگاہ ہے جہنیں آخرت کے منکرین ، پنہاں یا ظاہر کرتے ہیں
_
لا جرم انّ الله یعلم ما یسّرون و ما یعلنون
"ما یسرّون و ما یعلنون" میں فاعل کی ضمیر ماقبل آیت میں "الذین لا یومنون بالآخرة" کی طرف لوٹ رہی ہے_
2_ خداوند عالم ، انسانوں کی نیّتوں اور باطنی حالات سے آگاہ ہے_
لا جرم انّ الله یعلم ما یسّرون
3_ خداوند عالم کا عالم آخرت کے منکرین کو خبر دار کرنا_
فاالذین لا یومنون بالآخرة قلوبہم منکرة ... لا جرم انّ الله یعلم ما یسّرون وما یعلنون
منکرین آخرت کی تمام نیتوں اور ان کے کردار کے متعلق خداوند عالم کے یقینی علم کا اعلان، انہیں خبر دار اور دھمکی دینے سے کنایہ ہے_
4_ منکرین قیامت کی نیتوں اور باطنی کیفیات سے خداوند عالم کی آگاہی کا سرچشمہ، اس کا علم غیب ہے_
فالذین لا یومنون بالآخرة قلوبہم منکرة ... لا جرم انّ الله یلعم ما یسرّون
5_ مستکبرین ، خداوند عالم کی محبت سے محروم ہیں_
انّہ لا یحب المستکبرین
6_ عالم آخرت کے منکرین ، خداوند عالم کی محبت سے محروم ہیں_

396

فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبہم منكرة وہم مستكبرون ...انّہ لا يحب المستكبرين

7_ حق کے منکرین ، اللہ تعالی کی محبت سے محروم ہیں_

فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبہم منكرة وہم مستكبرون ...انّہ لا يحبّ المستكبرين

آخرت:

آخرت کے جھٹلانے والوں کو انذار 3; آخرت کے منکرین کی محرومیت6; آخرت کے منکرین کے راز1،

اللہ تعالي:

اللہ تعالی اور آخرت کے جھٹلانے والے 1; اللہ تعالی اور معاد کے جھٹلانے والے 4; اللہ تعالی اور نیّات 2; اللہ تعالی کا علم غیب1،2،4; اللہ تعالی کي محبت سے محروم5،6،7; اللہ تعالی کے انذار3

اللہ تعالی کے علم کا سرچشمہ:4

ایمان:

آخرت پر ایمان کی اہمیت6

حق:

حق کو جھٹلانے و الوں کی محرومیت7

مستکبرین:

مستکبرین کی محرومیت5

معاد:

معاد کو جھٹلانے والوں کی نیتیّں4;معاد کو جھٹلانے والوں کے راز4

وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ أَسَاطِيرُ الأَوَّلِينَ (٢٤)

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے پروردگار نے کیا کیا نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سب پچھلے لوگوں کے افسانے ہیں _

1_ منکرین آخرت ، قرآنی آیات کو خود ساختہ کلام اور گذشتہ افراد کے تحریف شدہ قصّے قرار دیتے تھے _

فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبہم منكرة ... واذا قيل لہم ما ذا انزل ربّكم قالوا اساطير الأوّلين

"اسطورة " کی جمع "اساطیر" ہے جس کا معنی

397

تحریر ی شکل میں خود ساختہ داستانیں اور خیالی باتیں ہیں_

2_ عالم آخرت کے منکرین ، خداوند عالم کی جانب سے نزول قرآن کے منکر تھے_

فاالذين لا يومنون بالآخرة ...اذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين

"اساطیر" کا مرفوع ہونا، مبتداء محذوف "المنزل"یا (الذی یسئل عنہ") کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے کہ جس سے مراد ، قرآن مجید ہے_

3_حق قبول نہ کرنا اور استکبار ی فکر کا مالك ہونا ، خدا کی جانب سے نزول قرآن کے انکار کاسبب ہے_

فاالذين لا يومنون بالآخرة قلوبہم منكرة وہم مستكبرون ...واذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين

4_ معاد کے منکرین کا اپنی روشن فکری اور سطح فکری کے بلند ہونے کا دعوی دار ہونا _

فاالذين لا يومنون بالآخرة اذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين

آخرت:

آخرت کا انکار کرنے والونکی تہمتیں 1; آخرت کا انکار کرنے والے 2; آخرت کر جھٹلانے والوں کا دعوي4; آخرت کو جھٹلانے والوں کی خود پسندی 4

استکبار:
استکبار کے آثار3
حق:
حق قبول نہ کرنے کے آثار3
روشن فكري:
روشن فکری کا دعوی کرنے والے 4
قرآن:
قرآن پر افسانہ ہونے کی تہمت 1; قرآن کا وحی ہونا 2،3; قرآن کو جھٹلانے کے اسباب3; قرآن کو جھٹلانے والے 2

398

لِيَحْمِلُواْ أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلاَ سَاء مَا يَزِرُونَ (۲۵)
تا کہ یہ مکمل طور پر اپنا بھی بوجھ اٹھائیں اور اپنے ان مریدوں کا بھی بوجھ اٹھائیں جنھیں بلا علم و فہم کے گمراہ کرتے رہے ہیں_ بیشك یہ بڑا بدترین بوجھ اٹھانے والے ہیں _

1_ حقانیت قرآن کی تکذیب کرنے والے ، بالآخر قیامت کے دن اپنے آپ کو اپنے عمل کے تمام گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرایں گے_
واذا قیل لہم ماذا ا نزل ربّکم قالو اساطیر الاوّلین _ لیحملوا اوزار ہم کا ملةیوم القیامة
"لیحملوا"میں لام ، عاقبت کا ہے اور "وزر"کی جمع (اوزار"کا معنی ثقیل اور سنگینی ہے اور یہ گناہ سے کنایہ ہے_
2_ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، قیامت کے دن کسی رعایت کے بغیر اپنے کیفر و کردار تك پہنچ جائیں گے_
قالوا اساطیر الاوّلین _ لیحملوا اوزار ہم کاملة یوم القیامة
3_ قرآن کو خود ساختہ خیال کرنا ، بہت سخت اورعظیم گناہ ہے_
قالوا اساطیر الاوّلین _ لیحملوا اوزار ہم کاملة یوم الیقامة
4_ گناہ گار کے کندھے پر گناہ کا ایك بھاری بوجھ ہے_
لیحملوا اوزار ہم کا ملة
گناہ کے یے (وزر) کی تعبیر کہ جس کا معنی ثقیل اور سنگینی ہوتا ہے مذکورہ بالا نکتہ پر دلالت کررہی ہے_
5_ قرآن کو خود ساختہ خیال کرنے کے ذریعہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ، ان کے کچھ گناہوں کا ذمہ دار ٹھہر تے ہیں_

399
واذا قیل لہم ما ذا انزل ربّکم قالوا اساطیر الاوّلین _ لیحملوا اوزار ہم کا ملة یوم القیامة ومن اوزار الذین یضلّو نہم
مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "من" تبعیض کے لیے ہو_
6_قرآن پر افتراء باندھنے والے ، اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہوں کے بھی ذمہ دار ہوں گے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہوگا_
قالوا اساطیر الاوّلین _ لیحملوا ا وزار ہم کاملة یوم القیامة ومن اوزار الذین یضلّو نہم
مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے جب "من" زائدہ یا جنس کے لیے ہو جیسا کہ مفسرین نے بھی یہ احتمال دیا ہے_
7_ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، قرآن پر افتراء باندھنے کے گناہ کے علاوہ (1پنے گمراہ کردہ) دوسرے افراد کے کچھ گناہوں کے بھی ذمہ داری بنتے ہیں_
قالوا اساطیر الاوّلین لیحملوا ا وزار ہم کا ملة یوم القیامة ومن اوزار الذین یضلّو نہم
یہ استفادہ اس بات پر موقوف ہے جب "من اوزارالذین" میں "من " تبعیض کے لیے ہو_
8_ قرآن کو افسانہ قراردینا ، لوگوں کو ایمان سے روکنے کا سبب ہے_
قالوا اساطیر الاوّ لین لیحملوا ... ومن اوزار الذین یضلّو نہم

9_ انسانوں کے اعمال اور ان کا انجام مکمل طور پر تحریر اور محفوظ کیا جا تا ہے_
لیحملوا اوزار ہم کا ملة یوم القیامة ومن اوزار الذین یضلّونہم
اگر چہ اس آیت میں گناہ کے بارے میں گفتگو ہوئي ہے اوریہ کہ گناہ گارافراد اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھاتے ہیںلیکن گناہ خصوصیت کا حامل نہیں اور اس چیز کو ثابت کر نے کے لیے نمونہ ہے کہ تمام اعمال لکھے جاتے ہیں_
10_ قرآن کو افسانہ سے تعبیر کرنے والے ، لوگوں کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں قرآن سے بد گمان اور گمراہ کرتے ہیں_
قالوا اساطیر الاوّلین لیحملوا ...ومن اوزار الذّین یضلّو نہم بغیر علم
یہ مطلب اس بناء پر ہے جب (یضلّو نہم) کی ضمیر مفعولی کے لیے (بغیر علم) حال واقع ہو _
11_ دوسرونکے سوء استفادہ کرنے کے لیے جہالت اورنادانی مناسب زمینہ اور موقع ہے _
یضلّونہم بغیر علم
12_ قرآن کے افسانہ ہونے کا ادعا ، جہالت پر مبنی اور علمی نظریات سے بعید ہے_
قالوا اساطیر الاوّلین ...یضلّونہم بغیر علم
مذکورہ استفادہ اس احتمال پر موقوف ہے کہ جب "یضلّونہم" کی ضمیر فاعلی کے لیے "بغیر" حال ہو اور چونکہ قرآن کو افسانہ قرادر دینا ضلالت ہے

400

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا دعوی ،علم پر مبتنی نہیں ہے_
13_گناہ کبیرہ کا ارتکاب اگر چہ جہالت ، تقلید اور پروپیگنڈہ کے تحت تاثیر ہی کیوں نہ ہو ،سزا کا موجب ہے _
لیحملوا ا وزارہم ...ومن اوزار الذین یضلّونہم بغیر علم
یہ استفادہ اس بناء پر ہے جب" من" تبعیض کے لیے اور "بغیر" ضمیر مفعولی کے لیے حال ہو اس بناء پر عبارت کا معنی یہ ہوگا یہ لوگ اپنے گناہوں اور ان کے کچھ گناہوں کہ جن کو انہوننے گمراہ کیا ہوگا کا بوجھ اپنے کندھوں پر لادتے ہیں اگرچہ یہ لوگ جاہل ہی کیوں نہ تھے_
14_ قرآن کو افسانہ قرار دینے کے گناہ کا بوجھ ، نہایت ناشائستہ اوربرا بوجھ ہے_
قالوا اساطیر الاوّ لین ...الا ساء مایزرون
15_ قرآن کو افسانہ قرار دینے والے ، اپنے گمراہ کن کلام کے انجام کی طرف متوجہ نہیں ہیں_
قالوا اساطیر ...ومن اوزار الذین یضلّو نہم بغیر علم
16_ قرآن کو افسانہ خیال کرنے والے اپنی بد عملی کی سزا اور گناہ کی عاقبت سے بے خبری کی وجہ سے الہی تنبیہ کے محتاج ہیں_
قالوا اساطیر الاوّ لین لیحملوا اوزار ہم ...الاساء ما یزرون
17_ "عن ابی جعفر(ع) " فی قولہ : (لیحملوا اوزارہم کاملة یوم القیامة) یعنی لیستکملوا الکفر یوم القیامة "ومن اوزارالذین یضلّونہم بغیر علم "یعنی کفر الذین یتولّونہم "(1)
حضرت امام باقر(ع) سے خداوند عالم کے اس کلام "لیحملوا اوزار ہم کا ملة یوم القیامة " کے بارے میں روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنے کفر کو مکمل کریں اور آپ(ع) نے "ومن اوزار الذین یضلّو نہم بغیر علم "کے بارے میں فرمایا کے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پیرو کاروں کے کفر کا ذمہ دار بنتے ہیں_
18_ "عن النبي(ص) قال: ایّما داع دعی الی ضلالة فاتبع کان علیہ مثل او زار من اتبعہ من غیر ان ینقص من اوزار ہم شیئ (2)...
پیغمبر اکرم(ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا: جو شخص بھی لوگوں کو گمراہی کی دعوت دے اور اس کی پیروی کی جائے وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے اپنے
....

1)تفسیر عیاشی ج2 ، ص257 ، ح16 ، نورالثقلین ، ج3 ص 48 ،ح59_

2) تفسیر طبری ، جز 14 ،ص96الدرالمنشور ، ج5 ، ص126_

پیروکاروں کے گناہوں کے بوجھ کو اپنے کندھے پر لانے کی دعوت دی ہے بغیر اس کے کہ اس کے کہ اس کے پیرو کاروں کے گناہوں میں کوئي کمی کی جائے ...

گناہ کرنے والے:
گناہگاروں کا جاہل ہونا 13;گناہگاروں کی تقلید 13
لوگ :
لوگوں کو گمراہ کرنے کا گناہ 7،6،5

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ (٢٦)
يقينا ان سے پہلے والوں نے بھی مكارياں كی تھيں تو عذاب الہی ان كی تعميرات تك آيا اور اسے جڑ سے اكھاڑ پھينك ديا اور ان كے سروں پر چھت گر پڑی اور عذاب ايسے انداز سے آيا كہ انھيں شعور بھی نہ پيدا ہوسكا _

1_دين كے خلاف سازش اوردھو كہ بازی كی ايك طولانی تاريخ ہے_
قد مكر الذين من قبلہم
"قالوا اساطير الاوّلين " كے قرينہ كے مطابق آيت ميں "مكر" كا متعلق گذشتہ آسمانی كتابيں ہيں جو معارف دين الہی كا نمونہ اور ان پر مشتمل تھيں_
2_ قرآن كو افسانہ قرار دينا اوراس كو خود ساختہ خيال كرنا اس آسمانی كتاب كے دشمنوں كا دھوكہ اور سازش ہے _
واذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالو ااساطير الاوّلين ...قد مكر الذين من قبلہم
3_ دين الہی كے خلاف سازش كرنے والے اپنے گھروں كے اندر ہی اپنے اوپر چھتوں كے گرنے سے ہلاك ہوگئے_
قد مكر الذين من قبلہم فاتی الله بينہم من القواعد فخر عليہم اسقف من فوقہم
"فخّر عليہم السقف" ان پر چھت گر گئي كے بيان كے بعد" من فوقہم" كی قيد كا ذكر كرن

جب كہ چھت ہميشہ اوپر سے ہی گرتی ہے ممكن ہے اس مقصد كی خاطر ہوكہ وہ اپنے گھروں كے اندر ہی ملبے ميں دفن ہوگئے_
4_ خداوند عالم ، دين كے خلاف سازش كرنے والوں كی تمام ساز شوں اوران كے مكر كو خود ان كی طرف لوٹا ديتا ہے_
قد مكر الذين من قبلہم فاتی الله بنيانہم من القواعد فخّر عليہم اسقف من فوقہم
احتمال يہ ہے كہ "فاتی الله بنيانہم من القواعد ..." كا جملہ حقيقی نہيں بلكہ ايك تمثيل ہے اس بناء پر آيت سے مراد يہ ہوگی كہ انہوں نے دين كے خلاف بہت زيادہ كوشش اور مستحكم فكری بنيادوں كو استوار كيا تھا ليكن خداوند عالم نے ان بنيادوں كوخود انھينكے خلاف استعمال كرديا_
5_ خداوند عالم نے دين كے خلاف سازش كرنے والوں كو عذاب سے دوچار ہونے سے اس طرح غافل كرديا كہ جس كا وہ گمان بھی نہيں كرسكتے تھے_
قد مكر الذين من قبلہم ...واتہم العذاب من حيث لا يشعرون
6_ قرآن كريم پر افتراء باندھنے والوں كو خداوند عالم نے ہلاكت و نابودی كی تنبيہ كی _
واذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين ...قد مكر الذين من قبلہم فا تی الله بنيانہم ...واتہم العذاب من حيث لا يشعرون
7_ دين كے خلاف دشمنوں كی سازش اور مكر كے وقت ، تاريخی تحولات ميں خداوند عالم كی مداخلت _
واذا قيل لہم ماذ ا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين ...قد مكر الذين من قبلہم فاتی الله بنيانہم ...واتہم العذاب
8_ دين الہی كے خلاف سازش كرنے والونكی بدعاقبت سے عبرت لينا ضروری ہے _
قد مكر الذين من قبلہم ف اتی الله بنيانہم ...وا تہم العذاب
خداوند عالم نے قرآن كے مخالفين كی حركات كو بيان كرنے كے بعد ان لوگوں كی داستان كو ذكر كيا ہے جنہوں نے انبياء كرام كی آسمانی تعليمات كے خلاف سازش اور مكر سے كام ليا اور اس كی وجہ سے وہ عذاب الہی سے دوچار ہوئے لہذا يہ تمام انسانوں كے ليے تنبيہ ہے كہ وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل كريں _
9_ دين كے خلاف سازش كرنے والوں نے كبھی يہ تصور بھی نہيں كيا تھا كہ دين كے خلاف اپنے مكرو فريب كے چنگل ميں وہ خود ہی پھنس جائيں گے_
قد مكر الذين من قبلہم فاتی الله بنيادنہم من القواعد ... واتہم العذاب من حيث لا يشعرون

10_ خداوند عالم دين الہی كے خلاف سازش كرنے والوں سے سخت ناراض ہوتا ہے_
فاتى الله ينبنہم من القواعد

يہ جو خدواند عالم نے دين كے خلاف ، سازش كرنے والوں كے عذاب كى كيفيت كو بيان كرنے كے ليے "آتى امر الله " كے بجائے "آتى الله "سے استفادہ كيا ہے اس سے مذكورہ مطلب كا احتمال پيدا ہوتا ہے _
11_ سازشى ، دين كے خلاف اپنى سازش ميں ناكامى اور شكست كے عوامل كو درك كرنے سے عاجز ہيں_
قد مكر الذين من قبلہم ...واتہم العذاب من حيث الا يشعرون
12_ "عن ابى جعفر(ع) فى قول الله : (فا تى الله بنيانہم من القواعد " قال : كان بيت غدر يجتمعون فيہ،(1)
حضرت امام باقر(ع) سے خداوند عالم كے اس قول "فا تى الله بنيانہم من القواعد " كے بارے ميں روايت ہے كے آپ(ع) نے فرمايا: وہ"بنياد" خيانت والا گھر تھا جس ميں وہ جمع ہوتے تھے_
13_"عن ابى جعفر(ع) فى قولہ: (قد مكر الذين من قبلہم فا تى الله بنيانہم من القواعد فخّر عليہم اسقف من فوقہم و اتاہم العذاب من حيث لا يشعرون) قال : بيت مكر ہم اى ماتوفا لقابہم الله فى النار ... (2)
حضرت امام باقر(ع) سے خداوند عالم كے اس قول" ...فا تى الله بنيانہم من القواعد ..."كے بارے ميں روايت ہے آپ (ع) نے فرمايا: اس سے مراد يہ ہے كہ خداوند عالم نے ان كے مكروفريب كو ويران كرديا يعنى وہ مرگئے اور خدا نے انہيں جہنم ميں ڈال ديا_

الله تعالى:
الله تعالى كا كردار7; الله تعالى كى سزا،12،13; الله تعالى كے افعال 4; الله تعالى كے انذار6; الله تعالى كے عذاب5
الله تعالى كے غضب شدہ 10
تاريخ:
تاريخ كے تحولات كا سرچشمہ7
خود:
اپنے آپ كو دھوكہ دنيا4،9
دين:
دين كے خلاف سازش كى تاريخ1; دين كے دشمن 7; دين كے دشمنوں كا انجام 12،13; دين كے دشمنوں كا عاجز ہونا11; دين كے دشمنوں كا عذاب 3،5; دين كے دشمنوں كا غضب شدہ ہونا 10; دين كے دشمنوں كا مكر وفريب7; دين كے دشمنوں كى سازشوں كے آثار4; دين كے دشمنوں كى شكست كے اسباب11; دين كے دشمنوں كى غفلت5،9; دين كے دشمنوں كى ہلاكت كي
....

1) تفسير عياشى ،ج2 ،ص258، ح19 ،بحارالانوار،ج14 ،ص458، ح11_
2) تفسير قمى ، ج1،ص384 ،نورالثقلين ، ج3ص50،ح68 _

كيفيت 3; دين كے دشمنوں كے انجام سے عبرت8;دين كے دشمنوں كے ساتھ فريب 4،9; دين كے دشمنوں كے گھروں كى ويرانى 3،12، 13; دين كے دشمنوں كے مكرو فريب كے آثار4،9
روايت:12،13
شكست:
شكست كے اسباب جاننے سے عاجزى 11
عبرت:
عبرت كى اہميت 8; عبرت كے اسباب8

قرآن:
قرآن پر افتراء باندھنا 2; قرآن پر افتراء باندھنے والوں كو انذار 6; قرآن پر افتراء باندھنے والوں كى ہلاكت 6; قرآن پر افسانہ ہونے كى تہمت 2; قرآن كى اہميت 6;قرآن كے دشمنوں كامكر2; قرآن كے دشمنوں كى سازش 2

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآئِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالْسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ (٢٧)
اس كے بعد وہ روز قيامت انھيں رسوا كرے گا اور پوچھے گا كہاں ہيں وہ ميرے شريك جن كے بارے ميں تم جھگڑا كيا كرتے تھے_ اس وقت صاحبان علم كہيں گے كہ آج رسوائي اور برائي كافروں كے لئے ثابت ہوگئي ہے _

1_ خداوند عالم ، دين كے خلاف سازش كرنے والوں كو دنياوى عذاب سے دوچار كرنے كے علاوہ ، قيامت ميں حقيرانہ انداز ميں ذليل و خوار كرے گا_
قد مكر الذين من قبلہم ...واتہم العذاب ... ثم يوم القيامة يخزيہم ويقول ا ين شركائ
لغت ميں "خزيٌ "كا معنى شكست اور ذلت ہے يہ كيفيت كبھى خود شخصى كى طرف سے عارض ہو تى ہے او ر كبھى كسى دوسرے كى طرف سے ، اگر كسى

دوسرے كى طرف سے ہو تو اس كے ساتھ پستى اور حقارت ہوتى ہے _
2_ قيامت ميں مشركين كو اپنے شرك آلودہ عقيدہ كى وجہ سے دوبارہ طلب كيا جائے گا_
ثم يوم القيامة ...ويقول ا ين شركاء ي
3_ خداوند عالم قيامت ميں بہ ذات خود ، مشركين كو طلب كرے گا_
ويقول اين شركاء ي
4_ مشركين ، خدائے وحدہ كے ساتھ ساتھ، متعدد خداؤں كے معتقد ہيں_
ويقول اين شركاء ي
"شركائ" كو جمع لانا ان كے كے متعدد ہونے سے حكايت ہے او رضمير متكلم كى طرف اس كا مضاف ہونا اس چيز سے حاكى ہے كہ وہ خدا كے ساتھ دوسرے خداؤں كا بھى اعتقاد ركھتے تھے_
5_ مشركين، اپنے دعوى كردہ معبودوں كا سختى سے دفاع كرتے اوران كے بارے ميں توحيد پرستوں سے تنازع كرتے تھے_
اين شركاء ى الذين كنتم تشاقوّن فيہم
"مصدر شقاق" سے "تشاقون" كا معنى اس طرح مخالفت ہے كہ ايك شخص ايك فريق اور دوسرا شخص دوسرا فريق ہو فعل "تشاقون" باب مفاعلہ جو دو طرفہ افعال كے استفادہ كے ليے ہوتا ہے _قرينہ مقاميہ كى بناء پر مشركين سے تنازع كرنے والے دوسرے فريق وہ لوگ تھے جو خدائے وحدہ كے معتقد تھے اور انہيں موحدين سے تعبير كيا جاتا ہے_
6_ اپنے شرك آلودہ عقيدے كى وجہ سے مشركين كى توحيد پرستوں سے دشمنى ہميشہ جارى رہى ہے _
اين شركاء ى الذين كنتم تشاقون فيہم
فعل "كنتم"اور "تشاقون" كى تركيب ماضى استمرارى كا فائدہ دے رہى ہے اور مذكورہ مطلب كى طرف اشارہ ہے _
7_ قيامت كے دن ، خداوندعالم كى پيشى كے مقابلے ميں مشركين جواب نہيں دے سكينگے_
اين شركاء ى الذين كنتم تشاقون فيہم قال الذين اوُ توا العلم
چونكہ آيت ميں مشركين كے جواب كو بيان كرنے كے بجائے ، دوسرے افراد كو مو رد گفتگو قرار دے ديا گيا ہے _ اس

سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کے مواخذہ کے مقابلے میں مشرکین کے پاس پیش کرنے کے لیے کوئي جواب نہیں ہوگا_
8_ قیامت میں ، مشرکین کے خداوں کا بطلان و فضول پن ظاہر ہوجائے گا_
يقول اين شركاء ى الذين كنتم تشاقون فيہم
چونکہ خداوند عالم قیامت میں مشرکین سے مواخذہ کرتے وقت ان سے پوچھے گا: تمہارے وہ خدا کہاں ہیں جن کا تم دعوی کرتے تھے اور وہ جواب نہیں دے سکیں گے لہذا یہ مشرکین کے معبودوں کے بطلان کے آشکار ہونے سے حکایت ہے_

407
9_ قیامت کے دن مشرکین کے دعوی کردہ معبودوں کے بارے میں ان کی دوبارہ پیشی ، ان کی اخروی ذلت و خواری کا ايك نمونہ ہے_
ثم يوم القيامة يخزيہم ويقول اين شركاء ى الذين كنتم تشاقون فيہم
"ويقول" میں "واو" عاطفہ ہے او ر ممکن ہے عطف تفسیری ہو اس بناء پر "مشرکین کا مورد مواخذہ قرارپانا" ان کا ذلت و خواری کا نمونہ ہے_
10_ روز قیامت اہل علم ، کفار کو ان کو اس دن کی ذلت سے آگاہ کردیں گے_
قال الذين اوتوالعلم ان الخز ى اليوم والسوّ على الكافرين
11_ قیامت میں مشرکین کا مواخذہ ،اہل علم کے حضور انجام پائے گا_
ويقول اين شركاء ي ...قال الذين اوتواالعلم
12_ خداوند عالم کے عطا کردہ علوم کے مالك افراد ، شائستہ اور بلند مقام کے حامل ہیں _
قال الذين اوتوا العلم ان الخزى اليوم والسوء على الكافرين
13_ قیامت کے دن کچھ افراد ، بات کرنے میں آزاد اور ان کے لیے کسی قسم کی رکاوٹ نہینہوگي_
ثم يوم القيامة ...قال الذين اوُتوا العلم
14_ قیامت بڑا سخت اور رسواء کرنے والا دن ہے_
ان الخزى اليوم والسوء على الكافرين
15_ مشرکین جو کہ قرآن کو افسانہ کہتے ہیں اور وہ لوگ جو دین الہی کے خلاف سازش کرتے ہیں ، وہ علماء دین کے ساتھ حقیرانہ اور رسوا ئي والا سلوك کرتے ہیں_
وا ذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين ... قد مكر الذين من قبلہم ... ثم يوم القيامة يخزيہم ... قال الذين اوتوا لعلم ان الخزى اليوم والسوء على الكفرين
قیامت کے دن مشرکین کے مواخذہ کے وقت علماء کاحاضر ہونا اور ان کی طرف سے یہ کہنا کہ کافروں کے لیے روز قیامت خواری اور رسوائي ہے اس نکتہ سے حکایت کررہا ہے کہ یہ علماء دنیا میں مشرکین کے ہاتھ ذلیل و خوار ہوئے ہیں _ واضح رہے کہ موضوع (قرآن و تعالیم ادیان آسماني) کی مناسبت سے "اوتوا لعلم " سے مراد ، علماء دین ہیں_
16_ مشرکین جو کہ قرآن کو افسانہ کہتے ہیں نیز وہ افراد جو کہ دین الہی کے خلاف سازش کرتے ہیں _وہ کافروں کے زمرے میں ہیں_
واذا قيل لہم ما ذا نزل ربّكم قالوااساطير الاوّلين ... قد مكر الذين من قبلہم ... ثم يوم القيامة يخزيہم ... ان الخزى اليوم و السوء على الكفرين

408

الله تعالي:
الله تعالی کا کردار 3; الله تعالی کے عذاب1
باطل معبود:
باطل معبودوں کا فضول ہونا 8; باطل معبود وں کی حمایت 5
دین:

دین کے دشمنوں کا کفر16; دین کے دشمنوں کو دنیاوی عذاب 1; دین کے دشمنوں کی اخروی تحقیر 1; دین کے دشمنوں کی اخروی ذلت1; دین کے دشمنوں کے برتاؤ کی روش 15
شرك:
شرك کے آثار 2،6
علمائ:
علماء قیامت میں 10; علماء کا اخروی کردار 11; علماء کی فکر12; علماء کے مقامات 12; کافر علمائ10
علماء دین:
علماء دین کی تحقیر 15; علماء دین کے دشمن15
قرآن:
قرآن پر افتراء باندھنے والوں کا کفر16; قرآن پر افتراء باندھنے والوں کی روش 15
قیامت:
قیامت کی خصوصیات 14; قیامت میں آزادی بیان 13;قیامت میں حقائق کا ظہور 8; قیامت میں ذلت 14; قیامت کی سختی 14; قیامت میں مواخذہ2،3
کافر:16
کافر قیامت کے دن 10;کافروں کی اخروی ذلت10
مشرکین:
مشرکین اور باطل معبود 5; مشرکین قیامت میں 7; مشرکین کا اخروی مواخذہ 2،3،7،9،11; مشرکین کا دنیاوی عذاب 1; مشرکین کا عقیدہ 4; مشرکین کا کفر 16; مشرکین کا موحدین کے ساتھ تنازع5; مشرکین کی اخروی تحقیر 1; مشرکین کی اخروی ذلت 1،9; مشرکین کی دشمني6; مشرکین کے برتاؤ کی روش15; مشرکین کے مبعودوں کا متعدد ہونا 4
موحدین:
موحدین کے دشمن6

409

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ فَأَلْقَوُاْ السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٢٨)
جنھیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے ظالم ہوتے ہیں تو اس وقت اطاعت کی پیشکش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئي برائي نہیں کرتے تھے_ بیشك خدا خوب جانتا ہے کہ تم کیا کیا کرتے تھے_

1_ کفار وہ لوگ ہیں جو اپنے کفر کی وجہ سے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں_
الکافرین الذین تتو فہم الملئکۃ ظالمی انفسہم
"الکافرین" کے لیے "الذین "صفت ہے اور ظالمین اس کے لیے حال ہے لفظ "الکافرین" کے قرینے کی بناء پر "ظالمی انفسہم" سے مراد کفر اختیار کرنے کے ذریعہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں _
2_ جو کفار اپنے نفس پر ظلم (کفر) کی حالت میں اس دنیا سے اٹھینگے ، قیامت میں و ذلت و خواری سے دوچار ہوں گے _
ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین _ الذین تتو فہم الملئکۃ ظالمی انفسہم
3_ کفر، نفس پر ظلم کرنا ہے_
الکافرین _ الذین ... ظالمی انفسہم
4_ شرك، نفس پر ظلم ہے_
ویقول ا ین شرکاء ی ...الکافرین _ الذین تتوفّہم الملئکۃ ظالمی انفسہم
5_ انسانوں کی روح، ملائکہ کے ذریعہ قبض کی جاتی ہے_
تتو فہم الملائکۃ

6_ انسانوں كى روح كو قبض كرنے والے ، متعدد ملائكہ ہيں_

تتو فہم الملائكہ
7_ انسان موت كے ذريعہ ، نابود و فنا نہيں ہوتا ہے_
تتو فہم الملئكة
"تتوفيّ" "توفيّ" مصدر سے ہے جس كا معنى كسى چيز كو كامل طور پر لينا ہے اور يہ اس چيز سے حكايت ہے كہ انسان موت كے ذريعہ نابود نہيں ہوتا بلكہ اس كى حقيقت كو قبض اور منتقل كيا جاتا ہے_
8_ انسان ، جسم سے بالا تر ايك حقيقت ہے_
تتو فہم الملائكة
واضح سى بات ہے كہ موت كے بعد انسان كا جسم ، زمين ميں رہ جاتا ہے اور بوسيدہ اور زائل ہوجاتا ہے اور يہ علامت ہے اس بات پر كہ جو چيز ملائكہ بہ صورت كامل قبض كرتے ہيں ضرورى ہے كہ وہ جسم كے علاوہ كوئي چيز ہو_
9_ موت كے وقت ، كفار مطيع و فرمانبردار ہوجائينگے_
الكافرين _ الذين تتو فّہم الملئكة ... فالقو السلم
10_ كفار ، موت كے وقت وحشت اور خوف سے دوچار ہوں گے_
الكافرين _ الذين تتوفّہم الملائكة ... فالقوا السلم
"ما كنّا نعمل من سوئً:"كے قرينہ كى بناء پر موت كے وقت كفار كا مطيع و فرمانبردار ہونا ،ممكن ہے مذكورہ نكتے كى طرف اشارہ ہو_
11_ كفار ، موت كے بعد اپنے تمام قبيح اعمال كا انكار كرينگے_
الكافرين ... الذين تتو فّہم الملئكة ...ماكنّا نعمل من سوء
12_ دنيا ميں قبيح اعمال كے ارتكاب كے ذريعہ اپنے نفس پر ظلم كرنے والے قيامت ميں ان اعمال كے منكر ہوں گے_
الذين تتو فّہم الملئكة ظالمى انفسہم ... ما كنّا نعمل من سوئ
مذكورہ بالا مطلب اس احتمال كى بناء پر ہے جب "ماكنا نعمل من سوئ: "(ہم نے قبيح اعمال انجام نہيں ديے تھے) كے قرينے كى بناء پر "ظالمى انفسہم " سے مراد وہ برے و قبيح اعمال ہوں جن كا ارتكاب كرنے والے ان كى اپنے آپ سے نفى كرينگے_
13_ كفار ، موت كے بعد ، حقائق كو پاليں گے اور اپنے گذشتہ كر تو توں سے پريشان ہوں گے _
الكافرين _ الذين تتو فّہم الملئكة ظالمى انفسہم ... ما كنا نعمل عن سوئ
موت كے بعد كفار بغير اس كے كہ كوئي بات كى جائے اپنا دفاع شروع كرديں گے اور اپنے قبيح اعمال كا انكار كريں گے اس سے معلوم ہوتا ہے كے وہ اپنى حالت بد اور اس كردار كے بارے ميں

جو ان كے عذاب سے دوچار ہونے كا باعث ہوگا جيسى چيزوں كے بارے ميں مطلع ہوجائيں گے_
14_ موت، انسان كے ليے حقائق كو كشف كرنے كا سبب ہے_
الذين تتو فہم الملائكہ ... فا لقوا السلم ما كنا نعمل من سوئ
15_ قرآن كو افسانہ قرار دينا، دين الہى كے خلاف سازش اور كفر كا انتخاب ، ناشائستہ اور ناپسنديدہ اعمال ہيں_
واذا قيل لہم ماذا انزل ربّكم قالوا اساطير الاوّلين ... قد مكر الذين من قبلہم ... الكفرين ... الذين تتو فہم الملئكة ظالمى ا نفسہم ... ما كنّا نعمل من سوئ
16_ خداوند عالم يقيناً كفار كے كرتوتوں سے آگاہ ہے_
انّ الله عليم بما كنتم تعملون
17_ خداوند عالم ، جاننے والا (صاحب علم) ہے_
انّ الله عليم
18_ ملائكہ كا اس چيز پر اعتقاد اور علم ہے كہ خداوند عالم ، انسان كے كردار سے آگاہ ہے _

بلی انّ الله علیم بما کنتم تعملون
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "بلی انّ الله ..." کفار کے مقابلے میں ملائکہ کا کلام ہو_
19_ روز قیامت ، کفار اپنے دفاع کے لیے جھوٹ سے کام لیں گے_
ما کنّا نعمل من سوء بلی ان الله علیم بما کنتم تعملون
20_ قیامت میں جھوٹ بولنے کا امکان_
ما کنا نعمل من سوء بلی ان الله علیم بما کنتم تعملون
21_وہ کفار ، جو کفر کی حالت میں دنیا سے اٹھتے ہیں وہ ہمیشہ دنیا میں غلط راستے پر چلتے اور قبیح اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں_
ما کنّا نعمل من سوء ان الله علیم بما کنتم تعملون
عبارات "ما کنّا نعمل" اور " ما کنتم تعملون" ماضی استمراری پر دلالت کرہی ہیں پہلی عبارت کفار کا کلام ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنے تمام قبیح اعمال کے منکر ہیں اور دوسری عبارت ان کفار کا جواب ہے جو ان کے مسلسل سیاہ کرتوتوں کے ارتکاب پر دلالت کررہی ہے_
22_ "عن امیر المؤمنین(ع) ... انّہ لیس ا حد من الناس تفارق روحہ جسدہ حتی یعلم الی ای المنزلین یعیر الی الجنة ام النار ... ان کان عدواللہ فتحت لہ ا بواب النار ... ونظر الی ما ا عد الله لہ فیہا ... کل ہذا یکون عند الموت ... قال الله تعالي ... "الذین تتو فّاہم الملائکة ظالمی

ا نفسہم ... فادخلوا ا بواب جہنم"(1'
حضرت امیر المؤمنین (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ ... ہر انسان کے بدن سے روح جدا ہوتے وقت اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس مقام کی طرف جارہا ہے جنت : یا جہنم؟ اگر وہ دشمن خدا ہو تو جہنم کے درواز ے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں ... اور وہاں جو کچھ خدا نے اس کے لیے آمادہ کیا ہوتاہے وہ اس کا مشاہدہ کرتا ہے ... یہ سب کچھ موت کے وقت ہوگا ... خداوند عالم نے فرمایا _
الذین تتو فّہم الملائکة ظالمی انفسہم ... فادخلو ابواب جہنم ...

اسماء وصفات :
علیم17
الله تعالي:
الله تعالی اور انسانوں کے عمل18; الله تعالی اور کفار کاعمل 16; الله تعالی کا علم
انسان:
انسان کی خصوصیات 8; انسان کے ابعاد8; انسانوں کا انجام 7
جہنمي:
جہنمیوں کی قبض روح22
حقائق:
حقائق کے ظہور کے اسباب14
خود:
اپنے اور پر ظلم 1،2،3،4،12
دین:
دین کے خلاف سازش15
ذلت:
اخروی ذلت کے اسباب 2
روایت:22
روح :

قابض روح 5،6
شرك:
شرك كى حقيقت4
ظالمين:
ظالمونكا ناپسنديده عمل 12;ظالمين قيامت ميں 12
عقيده:
علم خدا پر عقيده 18
عمل :
ناپسنديده عمل15
....

1) امالى شيخ طوسى ج1 ، ص26، نورالثقلين ، ج3، ص 52 ، ح75_

قرآن:
قرآن پر افتراء باندھنے كا ناپسنديد ہ ہونا15; قرآن پر افسانہ ہونے كى تہمت 15
قيامت:
قيامت ميں جھوٹ بولنا 19، 20; قيامت ميں حقائق كا ظہور 13; قيامت ميں عمل كو جھٹلانا 12
كافرين:
كافروں كا اخروى كيفر كردار 2; كافروں كا تسليم ہونا 9; كافروں كا خوف 10; كافروں كا ظلم 1; كافروں كا ناپسنديده عمل 11،21; كافروں كى اخروى پريشانى 13; كافروں كى حالت احتضار 9،10; كافروں كي خصوصيات 1;كافروں كى دروغگوئي 19; كافروں كى ذلت اخروى 2; كافروں كى موت 9،10;كفار اور عمل كا جھٹلانا11;كفار قيامت كے روز19; كفار مرنے كے بعد11
كفر:
كفر كاناپسنديده ہونا 15; كفر كى حقيقت 1،3; كفر كى موت 2،21; كفر كے آثار 2
موت:
حقيقت موت 7; موت كا كردار14
ملائكہ:
ملائكہ پر عقيده 18; ملائكہ كا علم 18;ملائكہ كا كردار 5; موت كے ملائكہ 5; موت كے ملائكہ كا متعدد ہونا6

فَادْخُلُواْ أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (٢٩)
جاؤ اب جہنّم كے دروازوں سے داخل ہوجاؤ اور ہميشہ وہيں رہو كہ متكبرين كا ٹھكانا بہت برا ہوتا ہے _

1_ خداوند عالم كا كفار كو ان كى موت كے بعد جہنم ميں داخل ہونے كا حكم دينا_
الكافرين الذين تتوفہم الملئكة ... فادخلوا ابواب جہنم
"فادخلوا" ميں "فا" عاطفہ ہے اور اس كے ذريعہ مسبب كا سبب پر عطف كيا گيا ہے_
2_ كفار كے قبيح اعمال سے خداوند عالم كى آگاہى اس چيز كا سبب ہے كہ وه انہيں جہنم ميں داخل ہونے كا حكم ديتاہے_
الكافرين ...ان الله عليہم بما كنتم تعملون ... فادخلوا ابواب جہنم
"فادخلوا" ميں"فا" عاطفہ ہے اور يہ مسبب ك

سبب (علم) پر عطف كررہى ہے_اس بناء پر آيت كا مطلب يہ ہوگا ; اب جبكہ خداوند عالم اس طرح تمہارے كردار سے

آگاہ ہے پس جہنم میں داخل ہوجاؤ_
3_ کفار ، مختلف دروازوں سے جہنم میں داخل ہوں گے_
الکافرین ...فادخلو ابواب جهنم
4_ جہنم کے متعدد اور مختلف دروازے ہیں_
ابواب جهنم
5_ جہنم ، مختلف قسم کے عذابونکا حامل ہے_
فادخلوا ابواب جهنم
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "ابواب " سے مراد عذاب کے طبقات مراد ہوں "خالدین فیہا" ممکن ہے اس احتما ل پر قرینہ ہو _ "وخالیدن فیہا" کی ضمیر کا مرجع "ابواب" ہے کیوں کہ ابواب میں جاودانیت معنی نہیں رکھتی اس لیئے ہو سکتا ہے "ابواب " طبقات کے معنی میں ہو، اس صورت میں طبقات ، مختلف قسم کے عذابوں کی موجود گی سے حکایت کررہا ہے_
6_ کفار ، ہمیشہ جہنم میں رہیں گے_
فادخلوا ابواب جهنم خالدين فيه
7_ جہنم ، ابدی اور جاودانی مقام ہے_
جهنم خالدين فيه
جب جہنمی لوگ، جہنم میں ہمیشہ مظروف کے عنوان سے رہیں گے تو یہ اس بات کی مستلزم ہے کہ خود جہنم ظرف ابدی کے عنوان سے ہو_
8_ کفر ، جہنم میں ہمیشہ کے لیے گرفتار ہونے کا سبب ہے_
الکافرین ... فادخلو ابواب جهنم خلدين فيه
9_ تکبر کرنے والوں کا مقام ، جہنم ہے_
فادخلوا ... جهنم ... فلبئس مثوى المتكبّرين
"بئس" فعل مذمت ہے اور مخصوص بالذم ، کلمہ جہنم ہے جو کہ محذوف ہے_
10_ تکبرّ کرنے والوں کا مقام ، برا مقام ہے_
فلبئس مثوى المتكبرين
"مثوي" "ثوي" سے اسم مکان ہے جس کا معنی قیام کی جگہ ہے_
11_ گناہوں کے مختلف مراتب ہیں اور یہ اپنے سے متناسب عذابوں کے حامل ہیں _
فادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها فلبئس مثوى المتكبّرين
مذکورہ بالا مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب ابواب سے مراد اصناف و اقسام ہوں اور یہ معنی ، گناہ سے متناسب عذاب کو ظاہر کر رہا ہے_ مذکورہ مطلب پر مؤیّد یہ ہے کہ جہنمیوں میں سے تکبر کرنے والوں کو مخصوص قرار دیا گیا ہے_

415

12_ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے کفار ، متکبر ہیں_
الکافرین _ الذين تتو فّٰهم الملئكةظالمى انفسهم ... فلبئس مثوى المتكبّرين

اللہ تعالي:
اللہ تعالی اور کفار کا عمل2; اللہ تعالی کے علم کے آثار 2; اوامر الہی 1; اوامر الہی کے اسباب2
جہنم:
جہنم کا دائمی ہونا 7; جہنم کے اسباب 8; جہنم کے دروازوں کا متعدد ہوتا 3،4; جہنم کے عذاب 8; جہنم کے عذابوں کا مختلف ہونا 5; جہنم میں ہمیشہ رہنے والے 6; جنہم میں ہمیشہ کا رہنا 8
جہنمي:9
خود :
اپنے اوپر ظلم12

كفار:
جہنم میں كفار 6;ظالم كفار كا تكبّر 12;كفار كا جہنم میں داخل ہونا 3،2،1
كفر:
كفر كے آثار8
كيفر:
سزا كا نظام 11;گناہ كے مطابق سزا كا ہونا 11
گناہ:
گناہ كے مراتب11
متكبرين:
متكبرين جہنم ميں9; متكبروں كا برا انجام 10; متكبرين كى برى جگہ10

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْاْ مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ قَالُواْ خَيْراً لِّلَّذِينَ أَحْسَنُواْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ (٣٠)
اور جب صاحبان تقوى سے كہا گيا كہ تمھارے پروردگار نے كيا نا زل كيا ہے تو انھوں نے كہا كہ سب خير ہے_ بيشك جن لوگوں نے اس دنيا ميں نيك اعمال كئے ہيں ان كے لئے نيك ہے اور آخرت كا گھر تو بہرحال بہتر ہے اور وہ متقين كا بہترين مكان ہے_

1_ متقى لوگوں كا وحى الہى (قرآن) كے خير مطلق ہونےپر عقيدہ ركھنا_

416
وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربّكم قالوا خيرا وحى الہى (قرآن)
2_ تقوى ، وحى الہى كى اہميت كو پہچاننے كا ذريعہ فراہم كرتا ہے_
وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربّكم قالوا خير
3_ تقوى ، حقائق كا اعتراف اور ان كے سامنے سر تسليم خم ہونے كا زمينہ فراہم كرتاہے_
وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربّكم قالوا خير
مذكورہ مطلب اس سورہ كى آيت نمبر 23 و 24 كو مدنظر ركھتے ہوئے ليا گيا ہے كہ جن ميں وہ تكبر كرنے والوں كے سامنے اس سوال كو پيش كرتے تھے اور وہ استكبارى فكر ركھنے كى وجہ سے قرآن كو انسانوں كا خود ساختہ قرار ديے تھے ليكن يہاں متقّين كو بيان كيا گيا ہے جو تقوى كى وجہ سے حقيقت وحى كے سامنے سرتسليم خم ہوئے اور اس كو مطلق خير قرار ديا_
4_ دين ، انسان كے ليے مطلق خيرہے_
وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربّكم قالوا خير
چونكہ وحى اور قرآن كے مضامين ، دين كے ليے خير محض ہيں اس سے يہ استفادہ ہوتا ہے كہ دين بھى خير ہے _
5_ اپنے بندوں پر قرآن (تعليمات دين) كانزول ، ربوبيت الہى كا تقاضا ہے_
وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربّكم قالوا خير
دنيا، آخرت كے ليے عمل كا مقام ہے_اگر " فى ہذہ الدنيا ""احسنوا "كے متعلق ہو تو يہ مذكورہ مطلب كا معنى ديتا ہے_
7_ دين ميں لوگوں كى دنياوى سعادت مضمرہے_
للذين احسنوا فى ہذا الدني
8_ احسان كرنے والے ، اس دنيا ميں اچھى طرح بہرہ مند ہوں گے_
للذين احسنوا فى ہذا الدنيا حسنة
مذكورہ مطلب اس بناء پر ہے جب 'ہى ہذہ" "حسنہ" كے متعلق ہو_
9_ دين اور وحى كے بارے ميں صحيح اظہار نظر ، احسان كا مصداق ہے_
وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربّكم قالوا خيراً للذين احسنوا فى الدنيا حسنة
مذ كورہ مطلب اس بناء پر ہے جب "للذين احسنوا ... " خداوند عالم كا كلام ہونہ كہ متقين كے كلام كا تسلسل، اس بناء پر

خداوند عالم اس بیان کے ذریعہ اہل تقوی کی یہ توصیف کررہا ہے کہ انہوں نے قرآن اور دین کو وحی سمجھا ہے_
10_ آخرت کا مقام ،دنیاوی مقام سے بہت اچھاہے_
ولدار الآخرة خير
11_ احسان کرنے والوں کی اخروی جزاء، ان کی دنیاوی پاداش سے بہت بہتر ہے_

417
للذين احسنوا فی ہذہ الدنيا حسنة لدار الآخرة خير
اگر چہ آیت میں اخروی پاداش کا ذکر نہیںآیا لیکن "فی ہذہ الدنیا حسنہ" (دنیا میں احسان کرنے والوں کے لیے نیکی ہے) کے قرینہ کی بناء پر جملہ "ولدار الآخرہ خیر" جو کہ اخروی گھر کی برتری کو بیان رہا ہے اور اس نکتے کی طرف متوجہ کررہا ہے کہ اخروی زندگی کی پاداش اعلی وبرتر ہے _
12_ اخروی جزائیں ، دنیاوی جزاؤں سے بہتر ہیں_
للذين احسنوا ء فی ہذا الدنيا حسنة والدار الآخرة خير
13_ انسان کا عقیدہ و عمل ، اس کی دنیاوی و اخروی سعادت کی تعین میں موثر ہے_
وقيل للذين اتقو ماذا انزل ربّكم قالوا خيراً الذين احسنوا فى ہذا الدنيا حسنة ولدار الاخرة خير
"ا تقوا"اچھے اور پسندیدہ عمل پر دلالت کررہا ہے اور "قرآن کے مطلق خیر ہونے پر یقین" اچھے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے کہ مجموعی طور پر دنیاوی اور اخروی نیکی کو دریافت کرنے کا موجب بنیں گے_
14_ انسانوں کی زندگی ، موت کے ذریعہ ختم نہیں ہوگي_
للذين احسنوا ... ولدار الآخرة خير
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آیت دوسرے جہان میں نيك افراد کی پاداش کو بیان کررہی ہے_ لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت ان کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہے_
15_ آخرت میں متقین کا بہت ہی اچھا مقام ہے_
ولنعم الدار المتقين
16_ تقوی اور احسان کی عاقبت ، دنیاوی اور اخروی سعادت ہے_
للذين احسنوا ... ولنعم دار المتقين
17_ احسان ، متقین کی نشانی ہے_
للذين احسنوا ... ولنعم دار المتقين
18_ قرآن کا خداوند عالم کی طرف سے نزول اور اس کے خیر مطلق ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے آخرت میں نہایت ہی اچھا مقام ہے_
وقيل للذين اتقو ماذا انزل ربّكم قالوا خيراً ولنعم دار المتقين
19_ تقوی اور احسان دو اہم امور اور پاداش کے حامل ہیں_
للذين ...احسنوا فى ہذه الدنيا حسنة ... ولنعم دارا لمتقين
20_ متقین ، تکبر کی فکر سے منزّہ ہیں_

418
فلبئس مثوى المتكبرين ... ولنعم دار المتّقين
متکبر گروہ کہ جن کے لیے برا مقام شمار کیا گیا ہے مقابلے میں متقین کو پیش کرنا اور ان کے لیے اچھے مقام کا تعارف کروانے سے معلوم ہوتاہے کہ متقین تکبر جیسی صفت سے منزّہ ہیں_
21_ متقین ، صحیح عقیدہ اور اچھے عمل کے حامل ہیں_
وقيل للذين اتقواماذا انزل ربّكم قالوا خيراً للذين احسنوا ... المتقين

آخرت:
آخرت کی ارزش10; آخرت کی دنیا پر برتری 10

احسان :
احسان کی ارزش 19; احسان کی پاداش 19; احسان کے آثار 16; احسان کے موارد9
اقدار:19
اقرار:
حق کے اقرار کا زمینہ 3
الله تعالي:
الله تعالی کی ربوبیت کے آثار 5
انسان :
انسانوں کا انجام14
پا داش:
اخروی پاداش کی ارزش 12 ; دنیوی پاداش کی ارزش12
تقوي:
تقوی کی ارزش19; تقوی کی پاداش19; تقوی کے آثار 2،3،16
حق:
حق کو قبول کرنے کا زمینہ3
حیات:
موت کے بعد زندگي14
دنیا:
دنیا کا کردار6; دنیا کی ارزش 10
دین:
دین کا خیر والا ہونا 4; دین کوبیان کرنے کا زمینہ5; دین کے بارے میں اظہار نظر کرنا9; دین کے مقاصد 7
سعادت:
اخروی سعادت کے اسباب 13،16 دنیاوی سعادت کے اسباب7، 13،16
عقیدہ :
عقیدہ کے آثار 13; قرآن کے خیر ہونے کا عقیدہ 18; قرآن کے وحی ہونے کا عقیدہ 18

عمل :
عمل کے آثار 13; عمل کی فرصت6
قرآن:
قرآن پر ایمان لانے والوں کے اخروی مقامات 18; قرآن کا خیر ہونا 1;قرآن کے نازل ہونے کا زمینہ5
متقین:
متقین اور تکبر10; متقین کا احسان 17; متقین کا پسندیدہ عقیدہ 21; متقین کا پسندیدہ عمل 21; متقین کا عقیدہ 1; متقین کا منزۃ ہونا 20; متقین کي خصوصیات 20; متقین کی علامات 17; متقین کے اخروی مقامات 15
محسنین:
محسنین کی اخروی پاداش11; محسنین کی دنیاوی پاداش 8; محسنین کی دنیاوی پاداش کی ارزش11
موت:
موت کا کردار 14
وحي:
وحی کا خیر ہونا 1; وحی کی ارزش کو پہچاننے کا زمینہ 2;وحی کے بارے میں اظہار نظر کرنا9

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآؤُونَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللّهُ الْمُتَّقِينَ (٣١)
وہاں ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ جو کچھ چاہیں گے سب ان کے لئے حاضر ہوگا کہ اللہ اسی طرح ان صاحبان تقوی کو جزا دیتا ہے _

1_ آخرت میں اہل تقوی کامقام ، ہمیشہ رہنے والی جنت ہے_
ولنعم الدار المتقین _ جنّت عدن
2_ اہل تقوی کی بہشت میں بہت سی جاری نہریں ہیں_
جنّت عدن یدخلونہا تجری من تحتہا الا نہر
3_ جنت کے متعدد باغ اور باغیچے ہیں_
جنّت عدن

"جنت " کا معنی ایسا باغ ہے جس میں ایسے درخت ہوں جن کے جھنڈنے زمین کو چھپار کھا ہو_ اس کو جمع لانامذکورہ نکتے کی طرف اشارہ کررہا ہے_
4_ جنت میں متقین کی تمام خواہشات کو پورا کیا جائے گا_
دار المتقین جنت عدن یدخلونہا ... لہم فیہا مایشاء ون
5_ جنت میں انسان کی تمام قابل تصور نعمات اور اچھائیاں پائي جائیں گي_
جنت عدن ... لہم فیہا ما یشاء ون
6_ اچھا مقام ، وہ مقام ہے جس میں انسان کی تمام خواہشات کو پورا کیا جائے _
ولنعم الدار المتقین جنت عدن ... لہم فیہا ما یشاء ون
7_ جاودانی جنت میں داخل ہونا اور اس میں تما م خواہشات کی تکمیل ، خدواند عالم کی اہل تقوی کو جزا دینا ہے_
دار المتقین جنت عدن ... لہم فیہا ما یشاء ون
8_ تقوی ، جنت میں داخل ہونے اور نعمات الہی کے بحر بیکراں تك پہنچے کا زمینہ فراہم کرتا ہے _
دار المتقین جنت عدن ...لہم فیہا ما یشاء ون
9_ اخروی سعادت تك رسائي ، جنت میں مقام پانا اور اس میں تمام خواہشات کا پورا کیا جانا یہ اہل تقوی کے لیے خدواند عالم کی پاداش ہے_
ولنعم الدار المتقین _ جنت عدن ... لہم فیہا ما یشاء ون لذلك یجزی اللہ المتقین

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزائیں 7، 9; اللہ تعالی کی نعمات 8
انسان:
انسان کی خواہشات کا پورا ہونا 6
بہشت:
بہشت کی نعمات 5; بہشت کی نہریں2;بہشت کے اسباب 8; بہشت کے باغوں کا متعدد ہونا 3; بہشت کی صفات 5
بہشتي:
بہشتیوں کی خواہشات کی تکمیل4
تقوي:

تقوی کے آثار 8; تقوی کی اہمیت 9،8
متقین:
متقین بہشت میں 1،4،7،9; متقین کی اخروی

پاداش 7،9 ; متقین کی اخروی سعادت 9: متقین کی خواہشات کا پورا ہونا 4،7،9
مقامات:
اچھے مکان کے شرائط6
نعمت:
نعمت کا زمینہ 8

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٣٢)
جنھیں ملائکہ اس عالم میں اٹھاتے ہیں کہ وہ پاك و پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان سے ملائکہ کہتے ہیں کہ تم پر سلام ہو اب تم اپنے نيك اعمال کی بنا پر جنّت میں داخل ہوجاؤ_

1_ انسانوں کی روح ، ملائکہ کے ذریعے قبض ہوتی ہے_
الذين تتو فّہم الملائكة
2_ انسانوں کی روح کو قبض کرنے والے ، متعدد ملائکہ ہیں_
الذين تتو فّہم الملائكة
3_ اہل تقوی ، پاکیزہ انسان اور جہالت و گناہ سے منزہ ہیں_
کلمہ طیّب کی جب انسان کی طرف نسبت دی جاتی ہے تو اس کا معنی آلودگی ، جہالت گناہ اور قبیح اعمال سے دوری ہوتا ہے_
4_ متقین ، قبض روح کے وقت ، نفس پر ہر قسم کے ظلم سے دور ہیں_
المتقين ... الذين تتو فّہم الملائكة طيبين
آیت "الكفارين الذين تتوفّہم الملائكہ ظالمی انفسہم"سے مقابلہ کے قرینہ کی بناء پر یہ احتمال ہے کہ طیب (پاکیزہ) سے مراد نفس پر ظلم سے دوری ہے_
5_ انسان، موت کے ذریعہ نیست و نابودنہیں ہوتا ہے_
الذين تتوفّہم الملائكہ
(توفّی مصدر ہے) "تتوفي" کا معنی کسی چیز کو

بطور کامل لینا ہے اور یہ مطلب اس چیز سے حکایت ہے کہ انسان کی حقیقت کو اخذ کیاجاتا ہے اور وہ منتقل ہوتی ہے_آیت کا بعد والا حصہ (سلام عليكم ادخلوا الجنة) بھی اس مذکورہ مطلب پر موید ہے_
6_ انسان ، جسم سے بالا تر حقیقت کا مالك ہے_
تتوفّہم الملائكة
واضح ہے کہ موت کے بعد انسان کا جسم ، زمین میں رہ جائے گا اور بوسیدہ اور زائل ہوگا اور یہ اس بات پر علامت ہے کہ روح کو قبض کرنے والے ملائکہ جو چیز قبض کرتے ہیں _ضروری ہے وہ جسم کے علاوہ کوئي چیز ہو اور جو "سلام" اور "ادخلوا" کے خطاب کی قابلیت رکھتی ہو _
7_ جن لوگوں کی روح پاکیزہ حالت میں قبض ہوگی ملائکہ ان کا استقبال کریں گے_
الذين تتو فّہم الملائكہ طيبين يقولون سلم عليكم
8_ متقین کی روح قبض کرتے وقت، ملائکہ ان پر درود وسلام بھیجتے ہیں_
المتقين الذين تتوفّہم الملائكة طيبين يقولون سلم عليكم

9_ ملائکہ ، متقین کا احترام و تکریم بجالاتے ہیں_
المتقین الذین تتوفّہم الملائکہ طیبین یقولون سلم علیکم ادخلو الجنۃ
10_ اہل تقوی کی روح قبض ہونے کے وقت ، ملائکہ کے پاس ان کی سلامتی اور خوشحالی کا پیغام ہوگا_
المتقین الذین تتوفّہم الملائکۃطیبین یقولون سلم علیکم ادخلوا الجنۃ
11_ متقین، موت کے بعد مسلسل آسائشے اور سلامتی مینہوں گے_
المتقین الذین تتو فّہم الملائکۃ طیبین یقولوں سلم علیکم
12_ سلام، بہترین درود و تحفہ ہے_
یقولوں سلم علیکم
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملائکہ ، متقین کی روح کو قبض کرتے وقت انہیں خوش آمدید کے لیے کلمہ" سلام " سے استفادہ کریں گے اس سے واضح ہوتا ہے کہ بہترین تحفہ ، سلام کہنا ہے_
13_ ملائکہ ، متقین کی روح قبض کرتے وقت ، انہیں جنت میں داخل ہونے کی دعوت دینگے_
المتقین الذین تتوفّہم الملائکۃ طیبین یقولون ادخلوا الجنۃ
14_ اہل تقوی ، رغبت ومیلان سے جنت میں داخل ہوں گے_
المتقین جنت عدن یدخلونہا ...یقولون سلم علیکم ادخلوا الجنۃ
متقین کے جنت میں داخل ہونے کے لیے "ادخلوا جہنم" جو کہ اس کی بدی کو بیان

423

کرنے کے ساتھ کفار کو جہنم میں داخل ہونے کا حکم ہے کے مقابلے میں فعل و "یدخلون" اور فعل امر"ادخلو" کا "سلام علیکم" کے ساتھ استعمال ، مذکورہ نکتے کا فائدہ دے رہا ہے_
15_ متقین کے اعمال ، انہیں جنت میں داخل کرنے کا سبب ہیں_
المتقین ادخلو ا الجنۃ بما کنتم تعملون
16_ بہشت ، متقین کے اعمال و کردار کی جزا ہے_
ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون
17_ انسانوں کا صحیح عقیدہ اور عمل صالح ، ان کی سعادت کے یقین میں موثر ہے _
وقیل للذین اتقوما ذا انزل ربّکم قالوا خیر
18_ خداوند عالم کی جانب سے قرآن کے نزول اور اس کے خیر مطلق ہونے کا عقیدہ ، انسان کو بلند مقام عطا کرنے کا سبب ہے_
وقیل للذین اتقوا ماا انزل ربّکم قالوا خیراً ... ولنعم دارلمتقین ... الذین تتوفّہم الملائکہ یقولون سلم علیکم ادخلوا الجنۃ
19_ نیك وبدکار افراد کی مثال اور نمونہ پیش کرنا ، قرآن کریم کا تربیتی طریقہ ہے_
الکافرین الذین تتو فّہم الملائکہ ظالمی انفسہم ... ادخلوا ابواب جہنم ...فلبئس مثوی المتکبرین ... المتقین ... الذین تتوفہم الملائکہ طیبین یقولون سلم علیکم ادخلوا الجنۃ
20_ بدبخت کفار کے انجام اور متقی افراد کی سعادت مند عاقبت کا ایك دوسرے کے ساتھ ذکر ، قرآن کا تبلیغی طریقہ ہے_
الکافرین
21_ "عن امیر المؤمنین(ع) ...انّہ لیس احد من الناس تفارق روضہ جسدہ حتی یعلم الی ایّ المنزلین یعیر الی الجنۃ ام النار ...فان کان ولیاً للہ فتحت لہ ابواب الجنۃ و شرع لہ طرفہا ونظر الی ما اعدّ اللہ لہ فیہا ... قال اللہ تعالی ، الذین تتوفاہم الملائکۃ طیبین سلام علیکم ادخلو الجنۃ ..."(1)
امیر المؤمنین(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ کسی بھی انسان کے بدن سے اس وقت تك روح نہیں نکلتی مگر یہ کہ وہ جان لیتا ہے کہ وہ دو مقام بہشت یاجہنم میں سے کس کی طرف جارہا ہے اگر یہ شخص اللہ تعالی سے محبت کرنے والاہے تو بہشت کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کے راستے اس پر واضح ہوجاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اس کے لیے وہاں آمادہ کررکھا ہے
....

1) امالی شیخ طوسی ، ج1،ص26 ، نورالثقلین ، ج3 ، ص52 ، ح75_

اس کو دیکھتا ہے اس لیے کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے "الذین تتوفاہم الملائکۃ طیبین ..."

عقيده:
عقيده كے آثار17; قرآن كے خير ہونے كے عقيده كے آثار 18; قرآن كے وحى ہونے پر عقيده كے آثار18
عمل:
عمل كے آثار15،16
عمل صالح:
عمل صالح كے آثار17
متقين:
بہشت ميں متقين كا ورود14; متقين اور جہل 3; متقين اورفسق3; متقين بہشت ميں15; متقين كا احترام 9; متقين كامنزه ہونا 3،4; متقين كو
بشارت 10; متقين كو دعوت 13; متقين كو سلام 8،10; متقين كى اخروى آسائشے 11; متقين كى اخروى سلامتى 11; متقين كى پاداش 16; متقين كى حالت احتضار 4، 13; متقين كى قبض روح 8; متقين كے فضائل 3; متقين مرنے كے بعد11
موت:
موت كى حقيقت 5
ملائكہ :
ملائكہ اور متقين 9; ملائكہ كا استقبال كرنا 7;ملائكہ كا سلام 8; ملائكہ كا كردار 1; ملائكہ كى بشارتيں 10; ملائكہ كى دعوتيں 13; موت كے ملائكہ 1; موت كے ملائكہ كا متعدد ہونا 2

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلآئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّهُ وَلـكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (٣٣)
كہ يہ لوگ صرف اس بات كا انتظار كر رہے ہيں كہ ان كے پاس ملائكہ آجائيں يا حكم پروردگار آجائے تو يہى ان كے پہلے والوں نے بھى كيا تھا اور اللہ نے ان پر كوئي ظلم نہيں كيا ہے بلكہ يہ خود ہى اپنے نفس پر ظلم كرتے رہے ہيں _

1_ حق قبول نہ كرنے والے كفار نے خداوند عالم كي دھمكيوں پر كان نہيں دھرا_

426
الكافرين ...ظالمى ا نفسہم ... ہل ينظرون إلاّ ا ن تاتيہم الملئكة ا ويا تى ا مرربّك
مذكوره مطلب ا س نكتہ پر موقوف ہے جب "تاتيہم الملائكہ" ميں ملائكہ سے مراد، روح قبض كرنے والے فرشتے ہوں اور"يا تى امر ربّك" سے مراد، عذاب ہو _ اس احتمال كے مطابق ، كفار فقط موت كے آنے يا اپنے عذاب كے منتظر ہيں ، كا مطلب يہ ہے كہ انہوں نے خداوند عالم كى دھمكيوں كو كچھ اہميت نہيں دى اور مسلسل منحرف راستے پر گامزن رہے_
2_ حق كے منكر كفار مكّہ ، قرآن كى حقانيت كى تائيد كے ليے نزول ملائكہ كے معجزه يا خداوند عالم كى طرف سے كسى خصوصى امر كے انتظار ميں تھے_
واذا قيل لہم ما ذا انزل ربّكم قالو اساطير الاولين ... ہل ينظرون الاّ ان تاتيہم الملئكة او يا تى ا مر ربّك
مذكوره مطلب اس بناء پر ہے جب گذشتہ آيات جو كہ قرآن مجيد كے بارے ميں تھيں كے قرينہ كى بناء پر "تاتيہم الملائكة "اور"يا تى ا مر ربّك" (ملائكہ ان كے ليے آئيں يا امر پروردگار) قرآن كى تائيد كے ليے ملائكہ يا امر خدا كے آنے پر دلالت كررہى ہو_
3_نزول عذاب، خداوند عالم كے حكم سے ہے_
اويا تى ا مر ربّك
ممكن ہے "امر "كا متعلق عذاب ہو جيسا كہ مفسرين نے اس كى وضاحت كى ہے_
4_زمانہ اسلام سے پہلے كے كفار، اپنى آسمانى كتاب ساتھ صدر اسلام كے كفار جيسا سلوك كرتے تھے _
ہل ينظرون الا ان تاتيہم الملئكة اويا تى ا مر ربّك كذلك فعل الذين من قبلہم
5_ اديان كے دشمنوں كا اديان كے ساتھ سلوك كے سلسلہ ميں تاريخ اپنے آپ كو دہرا تى ہے_
كذلك فعل الذين من قبلہم
6_ زمانہ اسلام سے پہلے كے كفار ، اپنى آسمانى كتاب كى حقانيت كى تائيد كے ليے فرشتوں كے آنے يا خدا جانب سے

خصوصی امر کے نزول کے انتظار میں تھے_
واذا قیل لہم ما ذا انزل قالو اساطیر الاولین ... قد مکر الذین من قبلہم ...ہل ینظرون الا ان تاتیہم الملئکة او یا تی امر ربّك كذالك فعل الذین من قبلہم
7_آسمانی کتابوں کے دشمنوں کا ، ان کتابوں سے برتاؤ کا سلیقہ ایك جیسا تھا_
واذا قیل لہم ما ذا انزل ربّکم قالو ا ساطیر الاولین ... قد مکر الذین من قبلہم ... ہل ینظرون الا ان تاتیہم الملئکہ اویاتی امر ربّك کذالك فعل الذین من قبلہم
8_ کفار نے آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار کرکے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے_

وما ظلمہم ولکن ...
9_ وحی اور آسمانی کتابوں کا انکار ، اپنے نفس پر ظلم ہے_
ہل ینظرون الا ان تاتیہم الملئکة او یا تی امر ربّك كذلك فعل الذین من قبلہم و ما ظلمہم اللّٰہ ولکن کانوا انفسہم یظلمون
10_ آسمانی کتابوں کے مقابلے میں قیام کے نتیجہ میں کفار پر ہونے والا ظلم ، خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خود ان ہی کی طرف سے ہے_
وما ظلہم اللّٰہ ولکن کانوا انفسہم یظلمون
11_ عذاب کا حکم ، اگر چہ خداوند عالم کی طرف سے ہے لیکن اس کا زمینہ خود اہل عذاب نے فراہم کیا ہے_
او یا تی امر ربّك ...وما ظلمہم اللّٰہ ولکن کانوا انفسہم یظلمون
12_انسان کے انجام کی تعیین میں عقیدہ و عمل، موثر ہیں_
ہل ینظرون الا ان تأتیہم الملئکة اویا تی امر ربّك كذلك فعل الذین من قبلہم و ما ظلمہم اللّٰہ ولکن کانوا انفسہم یظلمون
13_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار ، ایسی چیز تھی جسے خود ان کے منکرین نے اختیار کیا اور خدا وند عالم نے انہیں اس کی ترغیب نہیں دلائي ہے_
كذلك فعل الذین من قبلہم و ما ظلمہم اللّٰہ ولکن کانوا انفسہم یظلمون
یہ مطلب اس احتمال کی بناء پرہے جب نفس پر ظلم سے مراد، حق کے راستے سے انحراف ہو کہ جسے خداوند عالم نے منحرفین کی طرف نسبت دی ہے اور اس سلسلہ میں اپنے عمل و دخل کی نفی کی ہے_

آسمانی کتب:
آسمانی8 کتب کی تکذیب9; آسمانی کتب کی تکذیب کے آثار8; آسمانی کتب کی حقانیت کے دلائل6; آسمانی کتب کے جھٹلانے والوں کا کردار13; آسمانی کتب کے دشمنوں کا باہمی توافق7
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کا کردار11،13; اللہ تعالی کے انذار سے اعراض1; اوامر الہي3; اوامر الہی کے نزول کی درخواست 6;2
انسان:
انسان کا اختیار13
جبرواختیار:13
خود:
اپنے نفس پر ظلم8،9،10
دین:
تاریخ میں دین کے دشمن5; دین کے دشمنوں ك

باہمی توافق 5
سرنوشت:

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُواْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (٣٤)
نتيجہ يہ ہوا كہ ان كے اعمال كے برے اثرات ان تك پہنچ گئے اور جن باتيں كا يہ مذاق اڑايا كرتے تھے انھيں باتوں نے انھيں اپنے گھيرے ميں لے ليا اور پھر تباہ و برباد كرديا _

1_گذشتہ اقوام كے قبيح اعمال ان كے گريبان گير ہوگئے اور انہيں عذاب سے دوچار كرديا _

فاصابہم سيأت ما عملو
"سيئة" كى جمع "سيئات" كا معنى ، برے اعمال ہيں اور" سئية" كا پہنچنا مجاز عقلى ہے اور تقديراً مضاف ہے اس بناء پر ان تك برائي كے پہنچنے سے مراد، ان كے اعمال كے گناہ كے نتيجہ ميں ان كا سزا سے دوچار ہونا ہے_
2_ انسانوں كے اعمال پر نتيجہ ، مرتّب ہوتا ہے_

فأصابہم سيئات ما عملو
3_ آسمانی کتابوں کی حقانیت کے منکرین، عذاب سے دوچار ہوئے ہیں_
كذلك فعل الذين من قبلہم وما ظلمہم اللّٰہ ولكن كانوا انفسہم يظلمون فاصابہم سيّات ما عملو
4_آسمانی کتابوں کی حقانیت کے انکار کے نتیجے میں عذاب سے دوچار ہونے کے ذمہ دار، خود منکرین ہیں _
كذلك فعل الذين من قبلہم و ما ظلمہم اللّٰہ و لكن ...
5_ اپنے عمل کی سزا سے دوچار ہونا ، نفس پر ظلم کرنے کا مظہر اور نمونہ ہے_
ولكن كانوا انفسہم يظلمون فاصابہم سيئات ما عملو
6_آسمانی کتابوں کی حقانیت کا انکار کرنے والے کفار اور انبیاء کا استہزاء کرنے والے متعدد قبیح اعمال کے مالك تھے_
فاصابہم سيئات ما عملوا وحاق بہم ماكانوا بہ يستہزون
7_ مورد استہزاء قرار پانے والے ، عذاب موعود نے استہزاء کرنے والے کفار کو اپنی لپیٹ میں لے لیا _
كذلك فعل الذين من قبلہم _وحاق بہم ماكانوا بہ يستہزون
لغت میں "حاق" کا معنی "احاطہ" ہے اور "ماكانوا بہ" میں "ما" سے مراد، عذاب ہے_
8_ کفار، عذاب کے وعدہ کا مذاق اڑاتے تھے_
وحاق بہم ما كانوا بہ يستہزون
"بہ" کی ضمیر کا مرجع "ما " ہے اور اس سے مراد ، عذاب ہے_
9_ کفار کی جانب سے عذاب کا وعدہ ، ہمیشہ مورد استہزاء قرار پایا ہے_
وحاق بہم ما كانوا بہ يستہزون
10_حقانیت قرآن اور قرآن کے منکر کفار کو نزول عذاب کی دھمکی دی گئي_
ہل ينظرون الاّ ان تاتيہم الملئكة اوياتى امر ربّك كذلك فعل الذين من قبلہم ... _ فاصابہم سيئات ما عملوا و حاق بہم ما كانوا بہ يستہزؤن

11_ انسان کا عمل ان کی سرنوشت کی تعیین میں موثر ہے
فاصابہم سيات ما عملوا اوحاق بہم ما كانوا بہ يستہزؤن
کیونکہ آیت میں عذاب سے دوچار ہونے کو برے عمل اور انبیائ(ع) کے استہزاء کا معلول قرار دیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خودانسا نوں کا عمل ان کی سر نوشت میں موثر ہوتا ہے_
12_ قبیح اعمال کا انکار اور الہی وعدہ کا استہزاء ، اپنے نفس پر ظلم ہے_
وما ظلمہم اللّٰہ ولكن كانوا انفسہم يظلمون
13_خداوند عالم کا استہزاء کرنے والے کفار مکہ کو خبر دار کرنا_
ہل ينظرون الا ان تاتيہم الملئكة ...كذلك فعل الذين من قبلہم فاصابہم سيئات ما عملوا وحاق بہم ما كانوا بہ يستہزون
14_ کچھ گناہ ، وسیع عذاب کے موجب اور دوسرے گناہوں کی نسبت زیادہ سخت ہیں_
فاصابہم سيئات ما عملوا و حاق بہم ما كانوا بہ يستہزون
"سيئة" کے لیے کلمہ "اصابہ' ' اور استہزاء کے لیے "حاق " کا استعمال ہو ا ہے اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_
15_خداوند عالم کے وعدہ عذاب کا مورد استہزاء قرار پانا، کفار کے قبیح ترین اعمال میں سے ہے _
فاصابہم
اس میں شك زمین کہ خداوند عالم کے وعدہ عذاب کا استہزاء کفار کا برا عمل تھا لیکن عام "سيئات " کے بعد خاص کا ذکر ، اس کی خاص اہمیت کو بیان کررہا ہے_

آسمانی کتب:
آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کا سرچشمہ4; آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کا کردار 4;آسمانی کتب کو جھٹلانے والوں کی سزا3;آسمانی کتب کوجھٹلانے والوں کے عمل کا ناپسندیدہ ہونا 6
استہزاء کرنے والے:

استہزاء کرنے والوں کو انذار13
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کے انذار13;اللہ تعالی کے عذاب کا استہزاء کرنے والوں کے عذاب کا آثار12; اللہ تعالی کے عذابوں کا استہزاء کرنا 15; اللہ تعالی کے وعید کا استہزاء کرنا 7،8،9،15
انبیائ:
انبیاء کا استہزاء کرنے والوں کے عمل کا ناپسندیدہ ہونا 6
انذار:
عذاب استیصال سے انذار

خود:
خود پر ظلم 12; خود پر ظلم کی علامات 5
سرنوشت:
سرنوشت کے موثر عوامل11
سزا:
گناہ کے مطابق سزا کا ہونا14
عذاب:
اہل عذاب 3; عذاب کے مراتب14
عمل:
عمل کے آثار 2،11 عمل کی سزا 5; ناپسندیدہ عمل کے آثار 12
قرآن :
قرآن کو جھٹلانے والوں کو انذار 10
کفار :
کفار پر عذاب کا احاطہ ہونا7; کفار کا استہزاء 7،8،15; کفار کا انذار10; کفار کا ناپسندیدہ عمل15; کفار کے استہزاء کا دائمی ہونا 9
کفار مکہ :
کفار مکہ کو انذار
گذشتہ اقوام:
گذشتہ اقوام کے عذاب کے اسباب2;گذشتہ اقوام کے ناپسندیدہ عمل کے آثار 1
گناہ:
گناہ کے مراتب14

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ لَوْ شَاء اللّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلا آبَاؤُنَا وَلاَ حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلاَّ الْبَلاغُ الْمُبِينُ (٣٥)
اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم یا ہمارے بزرگ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی شے کو حرام قرار دیتے_ اسی طرح ان کے پہلے والوں نے بھی کیا تھا تو کیا رسولوں کی ذمہ داری واضح اعلان کے علاوہ کچھ اور بھی ہے _

1_ مشرکین مکہ ، اپنی اور اپنے اباء و اجداد کی بت پرستی کو خدواند عالم کی مشیت کا تقاضا سمجھتے تھے_

وقال الذين أشركوا لو شاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شيء نحن ولا ء اباؤن

سورہ نحل کے مکی ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور "كذلك فعل الذين من قبلہم " کے قرینے کی بناء پر "الذين اشركوا" سے مراد مکہ کے مشرکین ہيں_
2_ مشرکين مکہ کا مسلك، جبر تھا اور وہ مشيت خداوندی کو اپنے عمل کا اساس قرارديتے تھے_
وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونہ من شيئ
3_ مشرکين مکہ، اپنے عقيدتی مرکز کو استحکام بخشنے کے ليے اس بات کو دليل بناتے تھے کہ اس کا سرچشمہ تاريخی ہے _
وقال الذين أشركوا لو شاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيء نحن ولاء اباؤن
مشرکين کے کلام ميں "ولاباؤنا"کا ذکر کرنا درحالانکہ ان کے بارے ميںبحث نہيں تھی ممکن ہے مذکورہ نکتے کی طرف اشارہ ہو_
4_ مشرکين مکہ ،خداوند عالم کی مشيّت پر يقين رکھتے اور اس غلط کی تفسير کرتے تھے_
وقال الذين أشركو ا لوشاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيئ:
5_ مشرکين ، انبياء کرام کا استہزا ء اور ان کا مذاق اڑاتے تھے_
وقال الذين أشركوا لو شاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيئ
مذکورہ بالا استفادہ اس احتمال پر موقوف ہے کہ جب مشرکين کا کلام (لوشاء اللّہ ما عبدنا من دونہ) ايمان اور اعتقاد کی بناء پر نہ ہو چاہے وہ خدا پر عقيدہ اور اس کی ربوبيت کی صورت ميں مشرك نہ تھے بلکہ تمسخر اور استہزاء کی بنياد پر انہوں نے ايساکيا ہو_
6_مشرکين مغالطہ آميز استدلال کے ذريعہ ، اس کوشش ميں تھے کہ وہ اپنے اعمال اور شرك آلود عقائد کی توجيہ کريں_
وقال الذين أشركوا لو شاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيئ
در حالانکہ خداوند عالم نے تشريعی لحاظ سے مشرکين سے تقاضا کيا ہے کے وہ اپنے عقيدہ کی اصلاح اور توحيد کا انتخاب کريں يہی مشرکين اس تقاضا کی نفی کرنے کے ليے اسے ارادہ تکوينی سے مخلوط کرتے تھے تا کہ اپنے سے وظيفہ کو رفع کرسکيں_
7_ مشرکين مکہ نے متعدد خداؤں پر اعتقاد کے باوجود خداوند عالم پر عقيدے کا اظہار کيا اور کائنات ميں اس کے فيصلہ کو نا فذ سمجھتے تھے_
وقال الذين أشركوا لو شاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيئ
8_مشرکين، کچھ مباح چيزوں کو بغير کسی دليل کے حرام قرار ديتے تھے _

ولا حرّمنا من دونہ من شيئ
9_ مشرکين ، بغير کسی دليل کے مباحات کو حرام قرار دينے ميں اپنی مداخلت کا سرچشمہ ، مشيت الہی بيان کرتے تھے_
لو شاء اللّہ ...ولا حرّمنا من دونہ من شيئ
10_ اسلام سے پہلے کے مشرکين، صدر اسلام کے مشرکين کی طرح مباحات کو بغير کسی وجہ کے حرام قرار ديتے تھے_
وقال الذين أشركوا لو شاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شی ئ_ نحن ولاء ابا ء نا ولا حرّمنا من دونہ من شی ء كذلك فعل الذين من قبلہم
11_عبادت ميں شرك، مباحات کو حرام قرار دينا اور اسے مشيت الہی کی طرف نسبت دينا ، طول تاريخ ميں مشرکين کا متداول طريقہ تھا_
وقال ألذين اشركوا لو شاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيء نحن ولا ء اباؤنا ولا حرّمنا من دونہ من شيء كذلك فعل الذين من قبلہم
12_ طول تاريخ ميں جبر پر اعتقاد، مشرکين کا مسلك رہا ہے_
وقال الذين اشركوالوشاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيء نحن ولاء اباؤنا ولا حرّمنا من دونہ من شيئ
13_ انسان، دين کو قبول يا اسے رد کرنے کے سلسلے ميں صاحب اختيار ہيں_
وقال الذين ، اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونہ من شي ... فہل على الرسل الّا البلغ المبين
آيت کے آخر ميں "فہل على الرسل الاّ البلاغ ..."کی عبارت کولانا ، ممکن ہے عقيدہ جبر کے بارے ميں مشرکين کے عقيدے

كا جواب ہو وہ اس طرح كہ خداوند عالم ان كے جواب ميں فرما رہا ہے كہ انبياء فقط خداوند عالم كے پيغام كو پہنچانے كے ليے بھيجے گئے ہيں اور جبر سے اصلاً ان كا كوئي سر و كار نہيں ہے_
14_طول تاريخ ميں انبياء اور آسمانى تعليمات كے ساتھ مشركين كا برتاؤ برابر اور ايك جيسا رہا ہے _
كذلك فعل الذين من قبلہم ...وقال الذين اشركوا لو شاءاللّہ _ كذلك فعل الذين من قبلہم
15_ تمام انبياء الہى كا وظيفہ فقط واضح اور روشن صورت ميں خداوند عالم كے پيغام كا ابلاغ رہاہے نہ كہ لوگوں كو اس پر مجبور كرنا_
فہل على الرسل الا البلغ المبين
16_ تمام انبياء باہمى توافق اور ايك جيسے وظيفہ كے مالك تھے_
فہل على الرسل الاّ البلغ المبين
17_ مشركين، جبرى اعتقاد كى فكر كو عام كرنے كے ذريعہ، انبياء كى بعثت كو عبث، ثابت كرنا چاہتے

تھے_
وقال الذين أشركوا لوشاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيئ_فہل على الرسل الاّ البلغ المبين
مشركين كے عقائد كو بيان كرنے كے بعد "فہل على الرسل الا البلاغ المبين" كى عبارت ممكن ہے ان كا جواب ہو اس توضيح كے ساتھ كہ مشركين چاہتے تھے كہ ايمان اور كفر كو خداوند عالم كى طرف نسبت دے كريہ بيان كريں كہ اس چيز كے ليے انبياء كے آنے كى ضرورت نہيں اور خدواند عالم نے "فہل على الرسل ..." كے ذريعے ان كويہ جواب ديا ہے كہ انبياء كى بعثت ، عبث نہيں بلكہ الہى پيغام كے ابلاغ كے ليے ہے_

مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ اور مشیّت خدا 7،4; مشرکین مکہ کا عقیدہ 7،4;مشرکین مکہ کی بت پرستی کا سرچشمہ 1; مشرکین مکہ کی جبر گرائي 1،2،17; مشرکین مکہ کی خداشناسی 7; مشرکین مکہ کی دشمنی 17; مشرکین مکہ کی فکر1،2; مشرکین مکہ کی کوشش 3;مشرکین مکہ کے عقیدتی نظریات 3

435

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلالَةُ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (٣٦)
اور یقینا ہم نے ہر امّت میں ایك رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو پھر ان میں بعض کو خدا نے ہدایت دیدی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئي تو اب تم لوگ روئے زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے _

1_ تمام امتیں اور معاشرے ، خداوند عالم کی طرف سے مبعوث کیے گئے انبیاء کی رسالت کے زیر سایہ ہیں_
ولقد بعثنا فی کلّ امة رسول
2_ خدا کی عبادت اور طاغوت سے اجتناب ، تعلیمات انبیاء کے دو بنیادی رکن ہیں_
ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً ان اعبد واللہ و اجتنبوا الطغوت
3_ ہر قسم کے باطل معبود سے اجتناب، تمام انبیاء الہي کی واضح دعوت ہے_
فہل علی الرسل الا البلغ المبین _ ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً ان اعبدواللہ و اجتنبو الطغوت
لغت میں "طاغوت " کامعنی خدا کے علاوہ ہر معبود اور پرستش قرار پانے والا ہے_
4_ بعثت انبیاء کے سلسلہ میں خداوند عالم کی سنت یہ ہے کہ ان میں معاشروں اور امتوں کی طرف جانے کے لیے انگیزہ پیدا کرتا ہے_

436
ولقد بعثنا فی کل امة رسول
چونکہ خداوند عالم نے انبیاء کی بعثت اور تکذیب کرنے والوں کی طرف سے ان کی تکذیب کے مقام بیان میں "ناس" کی جگہ "امت" سے استفادہ کیا گیا ہے اور امت کا اطلاق ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو کسی سبب کے تحت ہوئي ہے اس سے مذکورہ نکتے کا استفادہ کیا جاسکتا ہے_
5_ تمام امتوں میں توحید عبادی کی دعوت کے لیے انبیاء کو بھیجنا ، مشرکین کے اس عقیدہ کے باطل ہونے پر دلیل ہے کہ ان کا شرك جبری ہے_
وقال الذین اشرکوا لوشاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شيء ...ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً ان اعبدواللہ
مشرکین کی اپنے شرك کے جبری ہونے کے بارے میں گفتگو کے بعد عبارت "قد بعثنا ..."کالانا ان کے جواب کی حیثیت رکھتا ہے وہ اس طرح کہ اگر شرك، خداوند عالم کی مشیّت سے ہوتا تو خداوند عالم کو انبیاء مبعوث نہیں کرنے چاہیئے در حالانکہ اس نے انہیں ہدایت کے لیے بھیجاہے اور یہ چیز ان کے اس عقیدہ کے باطل ہونے سے حکایت کررہی ہے_
6_ کچھ امتیں اپنی طرف انبیاء کے آنے کی وجہ سے ہدایت پاگئیں اور کچھ اپنی گمراہی پر باقی رہیں_
فمنہم من ہدی اللہ ومنہم من حقت علیہ الضللة
7_ انسانوں کی ہدایت کا سرچشمہ ،خداوند عالم کی توفیق ہے_
فمنہم من ہدی اللہ
8_ گمراہ ہونے والوں کی گمراہی کاسبب وہ خود ہیں_
ّومنہم من حقت علیہ الضللة
چونکہ خداوند عالم نے ہدایت اورگمراہی کے سرچشمہ کو بیان کرنے کے مقام پر فقط ہدایت کو اپنی طرف نسبت دی ہے لہذا اس سے مذکورہ بالا نکتے کا استفادہ کیا جا سکتا ہے_

9_ انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کے برے انجام کا مطالعہ کرنے کے لیے کائنات میں گردش اور سیرو سیاحت ضروری ہے_
فسیر وا فی الارض فانظر و ا کیف کان عقبة المکذّبین
"نظر" مصدر سے ""انظروا" کا معنی کسی چیز کو دیکھنے اور اس کودرك و دریافت کرنے کے لیے آنکھ کا گھمانا ہے_
10_ طول تاریخ میں انبیاء کی تکذیب کرنے والے گروہ و اقوام ،عذاب سے دوچار ہوئے ہیں _
فسیروافی الارض فانظر و اکیف کان عقبة المکذبین
انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت کا مطالعہ کرنے کے لیے جہان میں سیر و سیاحت کی دعوت اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ وہ عذاب سے دوچار ہوئے ہیں اور اس کا مطالعہ سبق آموزہے اور اگر وہ اپنی طبیعیموت سے مرے تو

دوسرے لوگوں اور ان کے در میان کوئي فرق نہ ہوتا جس کے نتیجے میں مطالعہ کے لیے کوئي خصوصیت در کار نہ ہوتي_
11_ امتوں میں ایسے انسان موجود رہے ہیں جن پر گمراہی کی مہر لگی ہوئي ہے اور وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے_
و منہم من حقّت علیہ الضلالة
حق کے چند معنی اور استعمال ہیں جن میں سے ایك ایسا عمل اور گفتار ہے جو اس وجہ سے ظاہر ہو چونکہ اس کا وقوع لازم اور ضروری تھا اس بناء پر عبارت ، "حقت علیہ الضلالة" کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے یہ گمراہی ضروری اور یقینی ہوتی ہے_
12_ زمین کے تمام وسیع علاقے کہ جہاں انسانی معاشرے موجود رہے ہیں اس بات پرشاہد ہیں کہ خداوند عالم کی طرف سے ان کی طرف انبیاء بھیجے گئے ہیں_
ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً ...فسیروا فی الأرض فانظرو
"فیسروا" میں "فا" تفریع کے لیے ہے_ ہر امت میں انبیاء کو مبعوث کرنے کے بیان کے بعد لوگونکوکائنات میں گردش کرنے کی دعوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کی وسعت، انبیاء الہی کی تکذیب کرنے والوں کی عاقبت اور حالت پرگواہ ہے اس کے نتیجے کے طور پر ان کے آثار کو پیدا اور انہیں مورد مطالعہ قرار دیا جا سکتا ہے_
13_تاریخ کا مطالعہ، عبرت اور درس لینے کا وسیلہ ہے_
فسیروافی الارض فانظرو اکیف کان عقبة المکذبین
14_ زمین اپنے سینے میں گذشتہ امتوں کے عبرت انگیز آثار کو لیے ہوئے ہے_
فسیروافی الأرض فانظر و ا کیف کان عقبة المکذبین
15_انسان کا عمل، اس کی سرنوشت کی تعیین میں موثر ہے_
فانظروا کیف کان عاقبة المکذّبین
16_ طول تاریخ میں انسانوں کی سعادت وکمال اور ان کی پستی کے راستے یکساں اور ایك قانون کے حامل ہیں_
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین
لوگوں کو سیر وسیاحت اور مطالعہ کی دعوت دیناتاکہ وہ عبرت حاصل کریں اس کے لیے فعل امر"سیروا" او ر "انظروا" کا استعمال اس چیز سے حکایت ہے کہ تمام جاری امور میں یکساں قوانین نافذ ہیں_
17_ مشرکین مکہ کو خداوند عالم کی طرف سے برے انجام سے خبر دارکیاگیا ہے_
وقال الذین أشرکوا ...فسیروا فی الارض

فانظرو اکیف کا ن عقبة المکذبین
اس احتمال کی بناء پر فعل امر "سیروا" کے مخاطب ، مشرکین مکہ ہیں اس چیز کا استفادہ ہوتا ہے کہ مشرکین کا خدا کے بارے میں اپنے نظریات کو بیان کرنے کے بعد انہیں زمین میں انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کے انجام کا مطالعہ کرنے کے لیے زمین میں سیرو سفر کی دعوت دینا گویا انہیں خبردار کرنا ہے_
18_ کچھ گناہ، دنیاوی عذاب کے نزول کا سبب ہیں_

فانظروا كيف كان عقبة المكذبين
انبیاء کرام کی تکذیب کرنے والوں کے انجام میں انتہائي دقت اور عمیق نگاہ کی دعوت اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ تکذیب کرنے والے عذاب سے دوچار ہوئے ہیں_ اس بناء پر اس چیز کا استفادہ ہوتا ہے کہ کچھ گناہ(انبیاء کی تکذیب) دنیاوی عذاب کا سبب ہیں_

إِن تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (٣٧)
اگر آپ کو خواہش ہے کہ یہ ہدایت پاجائیں تو اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ چکا ہے اب اسے ہدایت نہیں دے سکتا اور نہ ان کا کوئي مدد کرنے والا ہوگا _

1_مشرکین کی ہدایت کرنا، پیغمبراکرم(ص) کی شدید خواہش اور آرزو تھي_

وقال الذین ا شرکوا ...حقت علیہ الضللة ...إن تحرص علی ہداہم
2_خداوند عالم جنہیں گمراہی میں چھوڑدیتاہے وہ انہیں ہدایت نہیں دیتا_
فانّ اللہ لا یہدی من یضل
3_ پیغمبر اکرم (ص) مشیت خداوندی کے بغیر، گمراہ افراد کو ہدایت کرنے پر قادر نہیں ہیں_
إن تحرص علی ہداہم فان اللہ لا یہدی من یضل
ان شرطیہ کا جواب "لا تقدر " محذوف ہے چونکہ عبارت "فان ّ اللہ لا یہدی من یضل" میں "فا" کا تعلیلہ ہونا اس پر قرینہ ہے یعنی اگر تم انہیں ہدایت کرنے پر حریص ہو تو بھی ہدایت نہیں کر سکتے چونکہ خداوند عالم کے ہاتھوں گمراہ ہونے والوں کو خداوند عالم ہدایت نہیں دے گا_
4_ گمراہ شدہ افراد کی ہدایت کے لیے فقط انبیاء اور ہدایت دینے والوں کی کوشش کافی نہیں ہے_
ان تحرص علی ہدہم فان اللہ لا یہدی من یضل
5_ ہدایت اور گمراہی کی زمام ، خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے_
ان تحرص علی ہدہم فانّ اللہ لا یہدی من یضل
6_ جن لوگوں کے لیے گمراہی مقدر ہو چکی ہے وہ کبھی بھی ہدایت نہیں پائیں گے_
و منہم من حقت علیہ الضللة ...فانَّ اللہ لا یہدی من یضل
7_ فقط مناسب ہدایت کرنے والے کی موجود گي، ہدایت پانے کے لے کافی نہیں ہے_
ان تحرص علی ہدہم فان اللہ لا یہدی من یضل
8_ گمراہ افراد ہر قسم کے یارو مددگار سے محروم ہیں_
فان اللہ لا یہدی من یضل وما لہم من نصرین
9_ خداوند عالم کی ہدایت سے محروم ، بے یارو مددگار لوگ ہیں_
فان اللہ لا یہدی من یضل وما لہم من نصرین
10_ہدایت پانے والے ، خداوند عالم کی عنایت اور معاون و مددگار کے حامل ہوں گے_
فمنہم من ہدی اللہ و منہم من حقت علیہ الضللة ...فان اللہ یہدی من یضل وما لہم من نصرین

چونکہ خداوند عالم نے لوگوں کے دو گروہ ، ہدایت قبول کرنے والے اور گمراہ افراد کو بیان کیا ہے اورگمراہ افراد کو خدائي ہدایت سے محروم اور بے یارو مددگار قرار دیا ہے لہذا قرینہ مقابلہ کی بناء پر مذکورہ نکتہ کا استفادہ کیا جاسکتا ہے_

الله تعالي:

الله تعالى کا کردار5; الله تعالى کى مشیت کے آثار 3; الله تعالى کى ہدایت سے محروم9; الله تعالى کے گمراہ کرنے کى خصوصیات2

انبیائ:

انبیاء کى ہدایت کے تاثیر کى شرائط 4

گمراہ:

گمراہوں کا بے یارو مددگار ہونا 8،9;گمراہوں کا ہدایت نہ پانا2،6; گمراہوں کى محرومیت8; گمراہوں کى ہدایت کے شرائط3،4

گمراہي:

گمراہى کا سرچشمہ 5

لطف خدا:

لطف خدا کے شامل حال افراد 10

محمد:

حضرت محمد(ص) کى ہدایت 1; حضرت محمد(ص) کى ہدایت کے اثر کے شرائط3; حضرت محمد(ص) کے پسندیدہ 1

مشرکین:

مشرکین کى ہدایت1

ہدایت:

ہدایت کا سرچشمہ5; ہدایت کے شرائط 7

ہدایت پانے والے:

ہدایت پانے والوں کا مددگار 10; ہدایت پانے والوں کے فضائل 10

ہدایت قبول نہ کرنے والے:2

وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ (٣٨)

ان لوگوں نے واقعى الله کى قسم کھائي تھى کہ الله مرنے والوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا ہے حالانکہ یہ اس کا برحق وعدہ ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے باخبر نہیں ہیں _

1_ انسانوں کى اخروى حیات کے انکار کے لیے ، مشرکین کا الله کى قسم کھانا_

واقسموا باللّٰہ جهد ا يمنہم
2_ مشركين مكہ، خداوند عالم كے وجود كا اعتقاد ركھتے تھے_
واقسموا باللّٰہ جہد ا يمنہم
3_ صدر اسلام ميں اللہ كى قسم كھانا ، لوگوں ميں رائج تھا_
واقسموا باللّٰہ جہد ا يمنہم لا يبعث اللّٰہ من يموت
4_ موت كے بعد انسانوں كو دوبارہ زندہ كرنے كا انكار كرنے كے ليے مشركين كى جد وجہد_
واقسموا باللّٰہ ...لا يبعث اللّٰہ من يموت
"جہد "فعل محذوف كے ليے مفعول مطلق نوعى ہے جو فعل كے انجام كى تاكيد كے ليے ہوتا ہے اور "ايمان "(قسميں) كو جمع لانا ممكن ہے مذكورہ مطلب كے ليے مويد ہو_
5_مشركين مكہ، زندگى كو دائرہ اختيار ميں سمجھتے تھے_
واقسموا باللّٰہ ... لا يبعث اللّٰہ من يموت
6_ منكرين معاد،يہ خيال كرتے تھے كہ خود خداوند عالم ، مردہ انسانوں كو زندہ نہيں كرے گا_
واقسموا باللّٰہ ...لا يبعث اللّٰہ من يموت
7_ مشركين مكہ ،زوال پذير انسان كو مبعوث رسالت كے قابل نہيں سمجھتے تھے_
ما قبل آيات جو كہ انبياء كى بعثت اور مشركين كى طرف سے اس كا انكار كئے جانے كے بارے ميں ہيں كے قرينہ كى بناء پر يہ احتمال ہے كہ آيت سے مراد ، مذكورہ نكتہ ہويعنى "يبعث" سے مراد نبوت كے ليے مبعوث كرنا ہے نہ كہ اخروى حشر مراد ہے_
8_ موت كے بعد انسانوں كو دوبارہ زندہ كرنے كے بارے ميں خداوند عالم كا وعدہ قطعى اور ناقابل تخلّف ہے _
...لا يبعث اللّٰہ ...بلى وعداً عليہ حق
"وعداً وحقاً" افعال محذوف كے ليے مفعول مطلق اور تاكيد پر دلالت كررہے ہيں اس بناء پر "بلى وعداً عليہ حقاً"كا معنى يہ ہوگا، ہاں انسانوں كو دوبارہ زندہ كرنے كى خبر، حق كا وعدہ ہے اور اس ميں باطل كے ليے كوئي راہ نہيں ہے_
9_ انسانوں كى اكثريت ، انسانوں كو دوبارہ حيات عطا كرنے پر خداوند عالم كى قدرت سے نا آگاہ ہے _
بلى وعداً عليہ حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون
ممكن ہے كہ موضوع كى مناسبت _جو كہ معاد كا انكار اور اثبات ہے_كے قرينے كى بناء پر "لا يعلمون" كا متعلق انسانوں كو دوبارہ حيات عطا كرنے پر خداوند عالم كى قدرت ہو_
10_ مشركين مكہ كى اكثريت ، انسانوں كو دوبارہ زندہ كرنے پر خداوند عالم كى قدرت سے بے خبر تھي_

443

بلى وعداً عليہ حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون
مذكورہ بالا مطلب اس نكتہ كى بناء پر ہے جب "الناس "پر الف و لام عہد ذكر ى كاہو اور اس سے مراد ، وہ مشرك ہوں جن كے بارے ميں ماقبل آيات ميں گفتگو ہوئي ہے_
11_ حشر اور قيامت كے انكار كا سرچشمہ جہالت اور ناآگاہى ہے_
بلى وعداً عليہ حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون
12_ جہالت اور نادانى ، حقائق كے انكار كا سبب ہے_
واقسموا باللّٰہ ...لا يبعث اللّٰہ من يموت بلى وعداً عليہ حقاً ولكن اكثر الناس لا يعلمون
13_ انسانوں كى اكثريت ،معاد كى حقيقت كے بارے ميں كچھ نہيںجانتى ہے_
ولكن اكثر الناس لا يعلمون
احتمال ہے كہ "لا يعلمون " كا مفعول بہ "شيئاً" محذوف ہو اور اس بناء پر مذكور بالا نكتے كا استفادہ ہو تا ہے_

اكثريت:
اكثريت كى جہالت 9،13
اللہ تعالي:

الله تعالی کا کردار6; الله تعالی کی قدرت سے جہالت 9،10; الله تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا8
انسان:
انسانوں کی جہالت9،13
جہالت:
جہالت کے آثار 11،12
حقائق:
حقائق کی تکذیب کرنے کے اسباب 12
حیات:
اخروی حیات کو جھٹلانے والے1; حیات کا سرچشمہ5
قسم:
خدا کی قسم1; صدر اسلام میں خداکی قسم3
مردے:
مردوں کی اخروی حیات سے جہالت 9، 10; مردوں کی اخروی حیات کا حتمی ہونا 8;مردوں کی اخروی حیات کی تکذیب4،6
مشرکین:
مشرکین کا عقیدہ 5; مشرکین کی سازش4; مشرکین کی قسم1; مشرکین کی کوشش4
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ اور نبوت 7; مشرکین مکہ کا عقیدہ 2;

مشرکین مکہ کی اکثریت کا جاہل ہونا 10;مشرکین مکہ کی خدا شناسی 2; مشرکین مکہ کی فکر7
معاد:
معاد سے جاہل 9،10،13; معاد کا حتمی ہونا8; معاد کو جھٹلانے والے 4; معاد کی تکذیب کا سرچشمہ 11; معاد کے جھٹلانے والوں کی فکر6
نبوت:
بشر کی نبوت کا انکار کرنے والے 7;نبوت کے شرائط7

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَنَّهُمْ كَانُواْ كَاذِبِينَ (٣٩)
وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لئے اس امر کو واضح کردے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور کفار کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ واقعی جھوٹ بولا کرتے تھے _

1_ خداوند عالم ، موت کے بعد انسانوں کو زندہ کرے گا تا کہ حقائق کو ان کے لیے آشکار کردے_
بلی وعداً علیہ حقاً ...لیبین لہم الذی یختلفون فیہ
2_ اختلافی مسائل کی حقیقت کا ظاہر ہونا ، قیامت میں انسانوں کے زندہ ہونے کی ایک دلیل ہے_
بلی وعداً علیہ حقاً ...لیبین لہم الذی یختلفون فیہ
3_ قیامت ، حقائق کے آشکار ہونے کا دن ہے_
بلی وعداً علیہ حقاً ...لیبین لہم الذي یختلفون فیہ
4_ اختلافی امور کی مکمل حقیقت ظاہر ہونا ،ا س دنیا میں ممکن نہیں ہے_
بلی وعداً علیہ حقاً ...لیبین لہم الذی یختلفون فیہ
باوجود اس کے کہ دنیا میں حقائق کو آشکار کرنا، خداوند عالم کے لیے ممکن ہے لیکن قیامت کے حتمی وقو ع کی دلیل کو اس دن حقائق کے آشکار ہونے کو بیان کیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ حقائق کو آشکار کرنے کی علت فاعلی کی طرف سے کوئي مشکل نہیں ہے بلکہ "ظرف" اس چیز کی

445

قابلیت نہیں رکھتا ہے_

5_حقائق کو آشکار کرنا ، نہایت اہم اور شائستہ اقدام ہے_

...لیبین لہم الذی یختلفون فیہ

چونکہ خداوند عالم نے قیامت کے وقوع کی ایك دلیل ، حقائق کو آشکار کرنا قرار دی ہے لہذا اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

6_ موحدین کے ساتھ مشرکین کے اختلافات کی ہمیشگي_

لیبین لہم الذی یختلفون فیہ

مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ جب اختلاف کا متعلق و ہ تعلیمات ہوں جن کو انبیاء لائے اور مشرکین نے ان کا انکار کیا _لازم الذکر ہے کہ فعل "یختلفون"کا مضارع آنا اختلاف کے دائمی ہونے کو بتارہا ہے_

7_ اختلافی مسائل میں حق کا واضح اور اختلاف کا برطرف ہونا ، بعثت انبیاء کی حکمتوں میں سے ہے_

...ولقد بعثنا فی کل امة روسولاً لیبین لہم الذی یختلفون فیہ

مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب" لیبین" میں لام تعلیل ، آیت "ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً" کے لیے علت ہو _ فعل مضارع "یختلفون" جو زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے ممکن ہے اس دنیا میں آشکار اور واضح ہونے پر قرینہ ہو_

8_ کفار کا اپنی کذب بیانی سے مطلع ہونا، قیامت میں انسانوں کے دوبارہ زندہ ہونے پر ایك دلیل ہے_

بلی وعداً علیہ حقاً ...ولیعلم الذین کفروا انَّہم کانو کذبین

9_ کفار ، معاد کے بارے میں ہمیشہ کذب بیانی سے کام لیتے ہیں_

واقسموا باللہ ...لا یبعث اللہ من یموت بلی وعداً علیہ ...ولیعلم الذین کفرواا نہم کانوا کذبین

10_دنیا میں کفار کا معاد کے بارے میں اپنی کذب بیانی سے نا آگاہ ہونا_

وا قسموا باللہ ... لا یبعث اللہ من یموت بلی وعداً علیہ ... ولیعلم الذین کفر ا ا نفہم کانوا کذبین

11_ بعثت انبیاء ، مشرکین کے اس دعوی کہ ہدایت اورگمراہی جبری ہے کے جھوٹ ہونے پر واضح دلیل ہے_

شيء ...ولقد بعثنا فی کل امّة رسولاً ... ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کذبین

12_معاد کا انکار، کفرہے_

ولیعلم الذین کفروا انہم کانو اکذبین

"الذین کفروا "سے مراد،وہ لوگ ہیں جو روز قیامت کو جھٹلانت تھے_

446

اختلاف:

اختلاف کو حل کرنے کی اہمیت 7

انبیائ:

انبیاء کی بعثت کا فلسفہ 7;انبیاء کی بعثت کے آثار11

جبر و اختیار:

جبر کے بطلان کے دلائل11

حقائق :

حقائق کو بیان کرنے کی اہمیت 5; حقائق کے ظہور کی اہمیت 7

دنیا:

دنیا میں حقائق کا ظہور پذیر ہونا 4

قیامت:

قیامت کی خصوصیات 3; قیامت میں حقائق کا ظہور 1،2،3،8

کفار:

کفار اور معاد 10،9;کفار کی اخروی آگاہی 8 ; کفار کی جہالت 10; کفار کی کذب بیانی 8،9،10; کفار کی کذب بیانی کے دلائل 11; کفار کے دعوی کے بطلان کے دلائل 11
کفر:
کفر کے اسباب 12
مردے:
مردوں کو آخرت میں زندہ کرنے کا فلسفہ 1،2،8
مشرکین:
مشرکین کا جبر 11;مشرکین کا موحدین کے ساتھ اختلاف 6
معاد:
معاد کا فلسفہ 1،2،8;معاد کی تکذیب کے آثار12

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٤٠)
ہم جس چیز کا ارادہ کرلیتے ہیں اس سے فقط اتنا کہتے ہیں کہ ہوجا اور پھر وہ ہوجاتی ہے _

1_ خداوند عالم جس وقت کسی چیز کے تحقق کا ارادہ کرتا ہے تو "تو ہوجا" کے فرمان کے ذریعے سے وجود میں لے آتا ہے_
انّما قولنا لشيء اذا اردنہ ان نقول لہ کن

فیکون
2_ خداوند عالم کے ارادہ اوراشیاء کے پیدا کرنے کے لیے اس کے حکم کے در میان فاصلہ نہیں ہوتا ہے_
انّما قولنا لشيء اذا ا ردنہ ان نقول لہ کن فیکون
3_ خداوند عالم، مطلق قدرت کا مالك ہے_
انّما قولنا لشيء اذا ا ردنہ ان نقول لہ کن فیکون
4_ موجودات کی پیدائشے و ایجاد ، ارادہ (قضا) اور فرمان خداوند ی کے دومرحلوں کی بعد ہے_
انّما قولنا لشيئ: اذا اردنہ ان نقول لہ کن فیکون
5_ خداوند عالم کے تکوینی فرامین، ناقابل تخلّف ہیں_
انّما قولنا لشيء اذا اردنہ ا ن نقول لہ کن فیکون
6_ خداوند عالم کا یہ فرمان "کن" (ہوجا) اس کے ارادہ کے تحقق کے لیے کافی ہے_
انمّا قولنا لشيء اذا ا ارنہ ا ن نقول لہ کن فیکون
7_ خداوند عالم کا ارادہ، اس کے حکم پر مقدم ہے_
انّما قولنا لشيء اذا ا ردنہ ا ن نقول لہ کن فیکون
8_ خداوند عالم کی خلقت و پیدائشے میں استمرار ہے اور تمام موجودات کو اس نے ایك ہی دفعہ خلق نہیں کیا ہے_
انّما قولنا لشيء اذا ا رانہ ا ن نقول لہ کن فیکون
"اذا " زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے اور صیغہ امر "کن" (ہوجا) کے متعلق کا آئندہ زمانے میں وقوع پر دلالت کرتا ہے_
9_ خداوند عالم کی قدرت مطلقہ، انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے اور قیامت کے برپا کرنے کے وعدہ کے تحقق کی ضامن ہے_
وا قسموا باللّہ ...لا یبعث اللّہ من یموت بلی وعداً علیہ ... انّما قولنا لشی اذا اردنہ ان نقول لہ کن فیکون
10_مشرکین ، موت کے بعد انسانوں کو دوبارہ زند ہ کرنے پر خداوند عالم کو قادر نہیں سمجھتے تھے_
واقسموا باللہ ...لا یبعث اللہ من یموت بلی وعداً علیہ ... انما قولنا شيء اذا ا ردنہ ا ن نقول لہ کن فیکون
انسانونکو دوبارہ زندہ نہ کرنے کے بارے میں مشرکین کے نظریہ کو بیان کرنے کے بعد "انّما قولنا لشيء اذا اردنا‌ان نقول لہ کن فیکون" کہ جو خداوند عالم کی قدرت مطلقہ کے اثبات کے لیے ہے کا ذکر ممکن ہے مشرکین پر اعتراض ہو چونکہ وہ

اس نظریہ کے قائل تھے_
11_"عن صفوان بن یحیی قال : قلت لا بی

448
الحسن(ع) اخبر نی عن الار ادة من اللّه ... فقال ...الا رادة ... من الله تعالی احراثہ ... فارادة الله الفعل لا غیر ذلك یقول لہ "کن فیکون" بلا لفظ ولا نطق ...
صفوان بن یحیی کہتے ہیں: میں نے امام ابولحسن(ع) کی خدمت میں عرض کی مجھے بتایئےہ خداوند عالم کا ارادہ کیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا ...ارادہ خداوند اس کی ایجاد ہے ...پس ارادہ خدا فعل ہے نہ کہ اس کے علاوہ کوئي چیز (وہ جب ، چیز کا ارادہ کرتا ہے) تو کہتا ہے "کن فیکون" اور یہ زبان پر جاری کیئے بغیر ہی کہتا ہے_

الله تعالي:
الله تعالی کا ارادہ تکويني2; الله کی خالقیت کی دائمی ہونا8; الله تعالی کی قدرت 10،3; الله تعالی کی قدرت کے آثار 9; الله تعالی کے ارادے سے مراد 11; الله تعالی کے ارادے کا متحقق ہونا 6; الله تعالی کے ارادہ کا مقدم ہونا 7; الله تعالی کے ارادے کی حتمیت1; الله تعالی کے اوامر 7،4; الله تعالی کے اوامر کی حتمیت5; الله تعالی کے تکوینی ارادے کے کردار 6; الله تعالی کے تکوینی اوامر 5،2; الله تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا 9
روایت:11
قضاو قدر :4
قیامت:
قیامت کا حتمی ہونا 9
مردے :
آخرت میں مردوں کا حتمی طور پر زندہ ہونا 9; مردوں کی اخروی حیات 10
مشرکین :
مشرکین اورمعاد10; مشرکین کا عقیدہ 10

449

وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ فِي اللّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ (٤١)
اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد راہ خدا میں ہجرت اختیار کی ہے ہم عنقریب دنیا میں بھی ان کو بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو یقینا بہت بڑا ہے_ اگر یہ لوگ اس حقیقت سے باخبر ہوں_

1_ وہ مسلمان جو مظلوم واقع ہوئے اورانہوں نے خدا کے لیئے ہجرت کی خداوند عالم دنیا میں انہیں بہت اچھا مقام اور آخرت میں عظیم اجر عطا کرتے گا_
والذین ہاجروا فی اللّہ من بعد ما ظلموا لنَبوئنہم فی الدنیا حسنة والا جرالا خرة ا کبر
"في" الله "میں "فی "لام" کے معنی اور علت کے لیے ہے اس بنا ء پر عبارت کا معنی یہ ہوگا ہجرت خداوند عالم کی رضا کے حصول کے لیے ہے_
2_ صدر اسلام کے کچھ مسلمان ، مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے نجات کی خاطر اس شرسے ہجرت کرگئے_
والذین ہاجروا فی الله من بعد ما ظلمو
سورة نحل چونکہ مکہ میں نازل ہوتی ہے لہذا اس دلیل کی بناء پر احتمال ہے کہ "الذین ہاجروا" سے مراد ایسے مسلمان ہوں جو مکہ سے ہجرت کرکے حبشہ یا مدینہ چلے گئے تھے_
3_ مکہ میں مسلمان، مشرکین کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے_
والذین ہاجروا فی اللّہ من بعد ما ظلمو
4_مسلمان مہاجرین کی مکہ سے (مدینہ یا حبشہ) کی طرف ہجرت ،ان کے لیے شائستہ اور مناسب مقام تھا_

والذين ہاجروا فی اللّہ من بعد ما ظلموا نبوّنہم فی الدنیا حسنة
5_ ہجرت سے پہلے شہر مکہ، مسلمانوں کے لیے ناشائستہ اوران کی زندگی کے لیے نامناسب مقام تھا _
والذين ہاجروا فی الله من بعد ما ظلموا لنبوّئنہم فی الدنيا حسنة
6_زندگی کے لیے مناسب اور شائستہ ما حول کا حصول ،

ايك پسنديده اور مطلوب چيز ہے _
لنبوّ ئنہم فی الدنيا حسنة
7_ ظالمين كے ظلم و ستم سے پچنا، ايك شائستہ عمل اور قابل تشويق ہے_
والذين ہاجروا فی اللّہ من بعد ما ظلموا نبوّئنہم فی الدنيا حسنة
8_ہجرت كی اہميت كی شرط يہ ہے كہ وه راه خدا ميں ہو_
ہاجروا فی اللہ
احتمال يہ ہے كہ "فی " اپنے معنی ميں ہو اور اس بناء پر اس سے مراد ، ممكن ہے "فی سبيل الله " ہو_
9_ستم گر معاشروں سے ہجرت ،ظلم سے بچنے كا راستہ اور كاميابی كا پيش خيمہ ہے_
والذين ہاجروا فی اللّہ من بعد ماظلمو
10_خدا كی راه ميں ہجرت كااخروی اجر، اس كے دنياوی اجر سے بہت زياده ہے_
والذين ہاجروا فی اللّہ من بعد ماظلموا نبوّئنہم فی الدنيا حسنة لأ جر الاخرة ا كبر
11_ خدا كی راه ميں ہجرت كا اخروی اجر، قابل تو صيف نہيں ہے_
والذين ہاجروا فی اللّہ ...لنبوّ ئنہم فی الدنيا حسنة لأ جر الاخرة ا كبر
"اكبر" افعل تفضيل كا " مفضل عليہ" محذوف ہے اور اس كو عموميت دينے كے ليے حذف كيا گيا ہے اس بناء پر عبارت كا معنی يوں ہو گا ہجرت كا اخروی اجر اس سے بلند و بالا ہے كہ كوئي شخص اس كو درك كرسكے _
12_ مہاجرين ، خدا كی راه ميں ہجرت كے دنياوی فوائد اور اخروی اجر سے بے خبر ہيں _
والذين ہاجروا ...الا جر الا خرة اكبر لو كانوا يعلمون
13_ ظالمين، خدا كی راه ميں ہجرت كی قدرو قيمت اور اس كے اجر سے نا آگاه ہيں_
من بعد ما ظلموا ... لو كانوا يعلمون
مذكوره بالا مطلب اس احتمال كی بناء پر ہے كہ جب "يعلمون "كی ضمير كا مرجع فعل "ظلموا" كا فاعل محذوف ہو_
14_ خدا كی راه ميں ہجرت كے دنياوی فوائد اور اس كے اخروی اجر سے آگاه ہونا، مطلوب خداوند ی ہے_
والذين ہاجروا ... لو كانوا يعلمون
"لو " كا ايك استعما ل اور معني" تمنّا" ہے مذكوره بالا مطلب اسی بناء پر ہے_
15_ خدا كی راه ميں ہجرت كے تمام دنياوی فوائد اور اس كے اخروی اجر سے آگاہی ، ناممكن چيز ہے _
والذين ہاجروا فی اللّہ ... ولأ جر الا خرة ا كبر لو كانوا يعلمون
مذكوره بالا مطلب اس بناء پر ہے جب"لو " تمنّي"

كے ليے ہو اور "لو" تمنی وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں كو ئي امر محال يا محال كے حكم ميں ہو_
16_ علم و آگاہي، بيش بہا اقدار كی تشخيص كا وسيلہ ہے_
والا جر الاخره اكبر لو كانوا يعلمون

اجتماعی ماحول كی اہميت6
اسلام :
صدر اسلام كی تاريخ 2،3،4،5
اقدار:

اقدار کا ملاك8; اقدار کی تشخیص کا ملاك16
پاداش:
اُخروی پاداش1; پاداش کے اسباب1; پاداش کے مراتب1،10
حبشہ:
حبشہ کی طرف ہجرت 4;صدر اسلام میں حبشہ کی معاشر تی حیثیت 4
خدا:
خدا کے اجر، 1; خدا کے تقاضے 14
شناخت :
شناخت کے وسائل 16
ظالمین:
ظالمین اور ہجرت کی اہمیت 13; ظالمین کی جہالت 13
ظلم:
ظلم سے فرار7; ظلم سے فرار کی روش9
علم :
علم کے آثار 16
عمل:
پسندیدہ عمل7
کا میابی :
کا میابی کا پیش خیمہ9
مدینہ:
صدر اسلام میں مدینہ کی معاشرتی حیثیت 4; مدینہ کی طرف ہجرت4
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمانوں پر ظلم 3; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت4; صدر اسلام کے مسلمانوں کی ہجرت کا فلسفہ 2; مظلوم مسلمانوں کا اجر،1
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کا ظلم2،3
مکّہ:
صدر اسلام میں مکہ کی معاشر تی حیثیت 5;مکہ کی

452

تاریخ5
مہاجرین:
مہاجرین کی اخروی پاداش 1،12; مہاجرین کی جہالت 12; مہاجرین کی دنیاوی پاداش1،12; مہاجرین کے اخروی مقامات 1; مہاجرین کے اخلاص کے آثار 1
نیت :
نیت کے آثار 8
ہجرت:
راہ خدا میں ہجرت 1،8،10،11،14; ظالم معاشرہسے ہجرت 9; مکہ سے ہجرت 2،4; ہجرت کی اخروی پاداش سے آگاہي14،15; ہجرت کی ارزش کے شرائط 8; ہجرت کی اخروی پاداش کی اہمیت; ہجرت کی دنیاوی پاداش 10; ہجرت کے آثار9; ہجرت کے دنیاوی فوائد سے آگاہی 14،15; ہجرت کے فوائد 12

الَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (٤٢)
یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے صبر کیا ہے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے رہے ہیں _

1_ مسلمان مہاجر ین ، مشرکین مکہ کے ظلم کے مقابلہ میں ایسے صابر افراد تھے کہ جنہوں نے ظالموں کے ظلم کے سامنے صبر و شکیبا ئي کامظاہرہ کیا_
والذین ہاجروا فی اللہ ...الذین صبرو
"الذین" گذشتہ آیت میں "الذین "کے لیے عطف بیان ہے_
2_ دشواریوں کے مقابلہ میں صبر کرنا ، دنیاوی و اخروی فوائد کا حامل ہے_
لنبؤنہم فی الدینا ...ولأجر الآخرة اکبر ...الذین صبرو
3_ خداوند عالم کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی دنیاوی و اخروی سعادت کے عوامل و شرائط میں صبرو شکیبائي اور خداوند عالم پر توکل کرنا ہے_
والذین ہاجروا فی اللہ ...لنبؤنّہم فی الدنیا ... ولأ جرلآخرة اکبر ...الذین صبرو اعلی ربّہم یتوکلّون
4_ خدا کی راہ میں ہجرت اور وطن ترك کرنا ، مشکلات اور دشواریوں کا حامل ہے_
والذین ہاجروا ... الذین صبرو
راہ خدا میں مہاجرین کے لیے "صبروا" کی

صفت او ران کے لیے مقرر شدہ پاداش کا ذکر ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ ہجرت ، بہت سی مشکلات کی حامل ہے اور مہاجرین نے اپنے آپ کو اس کے لیے آمادہ کیا ہے_
5_ خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والے ہمیشہ اورتمام امور میں فقط اپنے پرودرگار پر بھروسہ کرتے ہیں _
والذین ہاجروا فی اللہ ...و علی ربّہم یتوکلّون
"علی ربّہم" کو مقدم کرنا ممکن ہے حصر کے لیئے ہے ہواور "یتوکلون" کے فعل کو مضارع لانا اور اس کے متعلق کا حذف، ممکن ہے استمرار اور اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ مہاجرین تمام امور میں خدا پر توکل کرتے ہیں_
6_ تمام امور میں خداوند عالم پر توکل کرنا، نہایت شائستہ و پسندیدہ اور دنیاوی واخروی فوائد کا حامل ہے _
الذین ہاجروا ...و علی ربّہم یتوکلّون
7_ خداوند عالم کی ربوبیت ہر لحاظ سے اس پر توکل کرنے کے سزوار ہے_
وعلی ربّہم یتوکلّون
8_ مسلمانوں کا صبر ، وقتی ضرورت اورجب کہ توکل کرنا دائمی ضرورت ہے_
الذین ہاجروا ...الذین صبروا و علی ربّہم یتوکلّون
چونکہ مہاجرین کی صبر سے توصیف کرنے کے لیے فعل ماضی سے استفادہ کیا گیا ہے جبکہ ان کے توکل کی تعریف کے لے فعل مضارع کا استفادہ ہوا ہے لہذا ممکن ہے اس سے مذکورہ نکتہ کا استفادہ ہو_

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی بوبیت کے آثار7
توکل:
اللہ تعالی پر توکل3،5،6،7،8; توکل کا ملاك 7 ; توکل کے آثار3; توکل کے اُخروی فوائد6; توکل کے دنیاوی فوائد 6
سختی :

سختی میں صبر2
صابرین:1
صبر:
صبر کے آثار 3; صبر کے اخروی فوائد2; صبر کے دنیاوی فوائد 2
عمل:
پسندیدہ عمل 6
مسلمان:
مسلمانوں کی معنوی ضروریات 8

مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کے ظلم پر صبر_ 1
مہاجرین:
مہاجرین کا توکل 5; مہاجرین کا صبر_1; مہاجرین کی اخروی سعادت کے اسباب3; مہاجرین کی دنیاوی سعادت کے اسباب3;
مہاجرین کے فضائل5
نیازمندي:
توکل کی نیازمندي8; صبر کی نیاز مندی 8
ہجرت:
راہ خدا میں ہجرت کی سختیاں 4

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلاَّ رِجَالاً نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (٤٣)
اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں ہی کو رسول بناکر بھیجا ہے اور ان کی طرف بھی وحی کرتے رہے ہیں تو ان سے کہئے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے دریافت کرو_

1_ تمام انبیاء اور الہی رسل کا تعلق جنس بشریت سے ہے_
وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیہم
2_ تمام انبیائ، مرد تھے_
و ما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیہم
3_ خداوند عالم ،تمام انبیاء کی طرف و حی نازل کرتا رہا ہے_
وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیہم
5_ پیغمبر اکرم(ص) سے پہلے متعدد انبیاء مبعوث رسالت ہوئے ہیں_
وما ارسلنا من قبلك الاّ رجال
آیت، مشرکین پراعتراض اور ان کے اس نظریے کا جواب ہے جیسا کہ قرائن اور قرآن کی دوسری آیات (سورة یونس آیت2) کی بناء پر وہ انبیاء کو خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر نہیں مانتے تھے آیت میں فعل "نوحي" مذکورہ نکتہ پر قرینہ و علامت ہے_
6_نبوت، خداوند عالم کی عطا ہے جس سے اس نے

اپنے پیغمبروں کو نواز ا ہے_
ّما ارسلنا من قبلك الا ّ رجالاً نوحی الیہم
7_ نبوت وہ الہی ذمہ داری ہے جو فقط مردوں کے سپرد کی گئي ہے_

وما ارسلنامن قبلك الاّ رجالاً نوحی الیہم
8_ خداوند عالم کی طرف انبیاء کا مبعوث ہونا، مشرکین کے اس عقیدہ کے باطل ہونے کی دلیل ہے کہ ان کے اعتقادات جبری ہیں_
وقال الذین أشرکوا لوشاء اللّٰہ ما عبدنا من دونہ من شي ...وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیہم
احتمال ہے کہ آیت مشرکین کے اس خیال کے جواب کے بارے میں ہے جس کی بناء پر وہ یہ کہتے تھے کہ خداوند عالم کی مشیّت نے انہیں شرك عبادی پرآمادہ کیا ہے(لوشاء اللّٰہ ما عبدنا من دونہ)
خداوند عالم ان کو یہ جواب دے رہا ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے سلسلہ میں خداوند عالم کی سنت و طریقہ انسانوں کو ہدایت کے لیے آمادہ کرنا ہے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کا جبر در کار نہیں ہے_
9_ لوگونکی ہدایت کے سلسلہ میں خداوند مالك کایہ اصول نہیں کہ وہ اپنی قہرانہ قدرت سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں مجبور کرے_
لو شاء اللّٰہ ما عبدنا من دونہ من شيء ...وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحی الیہم
10_ خداوند عالم کا مشرکین مکہ کو علماء سے تحقیق و جستجو کرنے کی دعوت دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ انسانوں پر وحی کے نزول کی حقیقت کو درك کرسکےں_
وما ارسلنامن قبلك الاّ رجالاً ..فاسئلوا اہل الذکران کنتم لا تعلمون
ما قبل آیات جو کہ مشرکین کے بارے میں تھیں کے قرینہ کی بناء پر "فاسئلوا "کا مخاطب ممکن ہے مشرکین ہوں_
11_ انسان پر وحی کے امکان سے نا آگاہ افراد کے لیے اس کی حقیقت کو درك کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ علماء کی طرف رجوع کریں_
وما أرسلنامن قبلك ... فاسئلو اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
12_ ناآگاہ افراد کو مختلف امور میں اپنی جہالت دور کرنے کے لیے علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے_
فاسئلو ا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
13_ علم ، انسان کی ہوشیاری اوراس کی حقائق سے آگاہی کا سبب ہے_
فاسئلو اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
لغت میں "ذکر "(علمی صورت میں) کسی چیز کادل میں ہونا ہے اس معنی کے مطابق ذکر ، غفلت اور نسیان کی ضد ہوگا اور "لا تعلمون" کے قرینہ کی بناء پر اہل ذکر سے مراد صاحبان علم

ہیں_اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ علم کے لیے ذکر کی تعبیر استعمال ہوتی ہے ممکن ہے مذکورہ نکتے کا فائدہ دے_
14_ سوال ، شناخت کا ذریعہ ہے_
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
15_ علماء کی اپنے علم کے دائرہ کا ر میں رائے، معتبر اور قابل احترام ہے_
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
نا آگاہ افراد کا انبیاء کے بارے میں اطلاعات اور حقیقت نبوت کو درك کرنے کے لیے علماء کی طرف رجوع، اس چیز سے حکایت ہے کہ ان کی بات معتبر ہے _
16_ صدر اسلام میں مکّہ میں آگاہ ، عالم اور انبیاء الہی کے حالات سے مطلع افراد کا موجود ہونا _
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
17_ لوگوں کے سوالات کے مرجع، وہ علماء ہو سکتے ہیں جو مجسمہ علم ہوں_
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
"اہل ذکر"ان افراد کو کہا جاتا ہے جن کے دلوں مینغفلت اور نسیان نہ پائي جائے اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے "اہل علم" کی جگہ "اہل ذکر" کالانا ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو_
18_ انبیاء کی خصوصیات اور دین کے حقائق کے حصول کے لیے مشورت کرنا ضروری ہے_
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

"لا تعلمون" کا متعلق محذوف ہے اور ابتداء آیت کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے اس کا متعلق انبیاء اور ان کی خصوصیات ہوں اور چونکہ انبیاء اور ان کے عقیدہ کے بارے میں بحث دینی معارف میں سے ہے لہذایہ کہا جاسکتا ہے کہ باقی دینی مسائل بھی اس میں شامل ہیں_

19_"عن رسول اللهّ(ص) قال: لا ینبغی للعالم ان یسَلت علی علمہ وہ ینبغی للجاہل ان یسَلت علی جہلہ وقد قال اللهّ : (فاسئلوا اہل الذکر ..."(1)

رسول خدا(ص) سے روایت ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا کہ عالم کے لیے یہ سزاوارنہیں کہ وہ اپنے علم پرسکوت اختیار کرے اور جاہل کے لیے یہ شائستہ نہینکہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: فاسئلوا اہل الذکر ..."(1)

....

1) الدر المنثور ج5، ص133_

رجوع 17،12; علماء كى طرف رجوع كى اہميت 11; علماء كے قول كى حجيّت كى حدود 15
علماء مكہ:16
مشركين:
مشركين كا باطل عقيده 8; مشركين كى جبر گرائي8
مشركين مكہ:
مشركين اور بشر كا نبى ہونا 5; مشركين مكہ كو دعوت10; مشركين مكہ كى فكر 5
نبوت:
نبوت كے شرائط 7
نبوت كى نعمت 6
وحي:
بشر پر وحى كا نازل ہونا 5; بشر پر وحى نازل ہونے كے بارے ميں سوال 10
ہوشيارى :
ہوشيارى كے اسباب 13

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (٤٤)
اور ہم نے ان رسولوں كو معجزات اور كتابوں كے ساتھ بھيجا ہے اور آپ كى طرف بھى ذكر كو (قرآن) نازل كيا ہے تا كہ ان كے لئے ان احكام كو واضح كرديں جو انكى طرف نازل كئے گئے ہيں اور شايد يہ اس بارے ميں كچھ غور و فكر كريں _

1_ خداوند عالم نے اپنے تمام انبياء اور رسولوں كو روشن دلائل (معجزات) اور كتاب كے ساتھ لوگوں كيطرف بھيجا ہے_
وماء ارسلنا من قبلك الا رجالاً بالبيّنت و الزبر
"زبر" "زبور" كى جمع ہے جس كا معنى كتابيں ہيں_
2_ انبياء اور د يگر انسانوں ميں فرق يہ ہے كہ انبياء ،خدا سے وحى دريافت كرتے اور مقام نبوت و آسمانى كتاب كے حامل ہوتے ہيں_
وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليہم ...بالبيّنت و الزبر
مذكورہ مطلب اس نكتہ كى بناء پر ہے جب آيت ميں انبياء كے بارے ميں گفتگو جارى ہو وہ اسطرح كہ ان كا تعلق جنس بشريت سے ہے _(وما ارسلنا من قبلك الاّ رجالاً نوحى اليہم ...) اور ان كيطرف وحى نازل ہوتى ہے وغيرہ
3_خدوند عالم نے انبياء كو دلائل و كتاب دينے كے سلسلہ ميں پيغمبر اكرم(ص) كو قرآن مجيد عطا كيا ہے_
وأنزلنا اليك الذكر
5_ قرآن كريم كے ناموں ميں سے ايك نام "ذكر" ہے_

وأنزلنا اليك الذكر
6_ پيغمبر اكرم(ص) كى يہ ذمّہ دارى ہے كہ وہ لوگوں كے ليے قرآن مجيد كى وضاحت كر يں_
وأنزلنا اليك الذكر لبيّن للناس
7_ قرآن كے مخاطب، تمام افراد ہيں اور اس كا پيغام عالميگر ہے_
وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن ما نزّل اليہم
8_پيغمبر اكرم(ص) كا فہم و درك ، تمام انسانوں كے فہم سے زيادہ ہے_
وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للناس
9_پيغمبر اكرم(ص) كا علم ، فراموشى اور نسيان سے منزا او مبرّا ہے_

وأنزلنا الذكر لتبيّن للناس
مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے جب "مانزل اليہم" کے قرينہ کی بناء پر "الذکر" سے مراد "علم " ہو اور لغت ميں "ذکر"سے مراد کسی چيز کا (علمی صورت) ميں ہونا ہے چونکہ پيغمبر اکرم کو عطا شدہ علم کو ذکر سے تعبير کيا گيا ہے_لہذا احتمال ہے کہ يہ اس وجہ سے ہے چونکہ اس ميں غفلت و فراموشی در کار نہيں ہے_
10_قرآن ايسی تعليمات و حقائق پر مشتمل ہے کہ جن کے فہم کی کنجی پيغمبر اکرم(ص) کے ہاتھ ميں ہے_
وأنزلنا اليك الذکر لتبيّن للناس ما نزّل اليہم
11_فقط قرآن وہ کتاب ہے جو گذشتہ انبياء کے دلائل اور معجزات کے کردار کو ادا کرنے والی ہے_
وما أرسلنا ...بالبيّنت و الزبر و انزلنا اليك الذکر يتبيّن ما نزل اليہم
چونکہ خداوند عالم نے گذشتہ انبياء کو روشن دلائل اور کتاب عطا کرنے کے ذکر کے ساتھ پيغمبر اکرم(ص) کے لئے مخصوص کتاب کا ذکر کيا ہے لہذا ممکن ہے يہ مذکورہ نکتہ کی بناء پر ہو_
12_خداوند عالم نے گذشتہ انبياء کو حسّی معجزات عطافرمائے اور ان کے مقابلہ ميں پيغمبر اکرم(ص) کو ايك عالميگر آسمانی کتاب عنايت فرمائي ہے_
وما أرسلنا ...بالبيّنات والزبر و انزلنا اليك الذکر
"بيّنة" کا معنی واضح اور روشن دليل ہے چاہے وہ دليل عقلی ہو يا حسی تا ريخی شواہد کے مطابق آيت ميں "بيّنات" سے مراد ممکن ہے حسی معجزات ہوں ، قرآن عطا کرنے کے سلسلہ ميں پيغمبر اکرم(ص) کو جدا ذکر کرنا، مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہے_
13_لوگوں کو چاہيے کہ وہ درك و فہم اور حقائق کو کشف کرنے کے ليے پيغمبر اکرم(ص) کی طرف رجوع کريں_
فاسئلو اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ...أنزلنااليك الذکر لتبيّن للناس

14_قرآن کے نزول اور اس کی وضاحت اور تفسير کا مقصد ، لوگوں کی فکر ی سطح کو بلند کرنا ہے _
وأنزلنا اليك الذکر لتبيّن للناس ...لعلّہم يتفکّرون
15_ تفکر ، معرفت اور حقائق کو درك کرنے کا ذريعہ ہے_
...ولعلّہم يتفکرون
16_قرآن، د و قسم کے نزول(دفعی و تدريجي) کا حامل ہے_
وأنزلنا اليك الذکر لتبيّن للناس ما نزّل اليہم
نزول قرآن کے ليے دو فعل "انزل "اور "نزّل" کو لانا شايد اس وجہ سے ہو کہ " نزل" کا معنی پراگندہ اور تدريجی نزول ہے_
17_قرآنی آيات ميں تفکر، حقانيت کو کشف کرنے اور بشر پر نزول وحی کے جائز و ممکن ہونے کا سبب ہے_
وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی اليہم ... وأنزلنا الذکر لتبيّن للناس ... ولعلّہم يتفکرّون
احتمال ہے کہ "يتفکّرون" کا متعلق وہ اعتراض ہو جو مشرکين کی طرف سے پيش کيا گيا ہے کہ بشر پر وحی کا نزول ، ممکن نہيں ہے_
18_تفکر اور غور و فکر، ايك مطلوب اور شائستہ چيز ہے_
ولعلّہم يتفکّرون
19_ "عن ابی عبداللہ(ع) ...وسمّی اللہ عزّوجل القرآن ذکراً فقال تبارك و تعالي: "وأنزلنا اليك الذکر ..."(1)
امام صادق (ع) سے روايت نقل ہوئي ہے کہ خداوند عالم نے قران کو "ذکر "کا نام ديا ہے_ اور فرمايا ہے "وأنزلنا اليك الذکر"

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کے عطايا 3،12
انبيائ:
آنحضرت سے پہلے والے انبياء کے معجزہ کی خصوصيات 12; انبياء (ع) کو وحي2;انبياء (ع) کی بعثت کے دلائل1; انبياء

(ع) کی کتاب1،2; انبیاء (ع) کی نبوت 2; انبیاء (ع) کے بیّنات 1،2،3;انبیاء (ع) کے حسی معجزات 12; انبیاء (ع) کے خصوصیات 2; انبیاء (ع) کے معجزات 1
تذکر کے اسباب
تفکر:
تفکر کی اہمیت 18; تفکر کے آثار 15; قرآن میں تفکر کے آثار 17
حقائق:
....

1) کافی ،ج1،ص295، نورالثقلین،ج3 ص57، ح97_

حقائق کو بیان کرنے کی روش13; حقائق کو بیان کرنے کے اسباب17; حقائق درك کو کرنے کے وسائل15
ذکر:5،19
روایت19
شناخت:
شناخت کے وسائل15
عمل:
پسندیدہ عمل18
قرآن:
قرآن فہمی کے اسباب10; قرآن کا اعجاز11،12; قرآن کا تدریجی نزول 16; قرآن کا کردار4; قرآن کا نزول دفعي16; قرآن کو بیان کرنا6; قرآن کوبیان کرنے کا فلسفہ14; قرآن کی فضیلت11،12; قرآن کے خصوصیات 4; قرآن کے مخاطب7; قرآن کے نام 5،19;قرآن کے نزول کا فلسفہ 14; قرآن مبین10
محمد(ص) :
محمد(ص) پر نزول قرآن3;محمد(ص) کا کردار10،13; محمد (ص) کا منزه ہونا 9; محمد (ص) کی ذمہ داري6; محمد(ص) کی طرف رجوع 13; محمد(ص) کی فہم و فراست8; محمد (ص) کی کتاب3; محمد (ص) کے فضائل 8،9،10،12; محمد (ص) کے علم کی خصوصیات 9; محمد(ص) کے معجزه کی خصوصیات12; محمد(ص) و فراموشي9; محمد(ص) و قرآن6

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُواْ السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللّهُ بِهِمُ الأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ (٤٥)
کیا یہ برائیوں کی تدبیریں کرنے والے کفار اس بات سے مطمئن ہوگئے ہیں کہ اللہ اچانك انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان تك اس طرح عذاب آجائے کہ انھیں اس کا شعور بھی نہ ہو _

1_خداوند عالم نے پیغمبر کے خلاف سازش کرنے والوں کو دھنسا دینے کی دھمکی دی _

أفا من الذین مکرو السیّات ان یخسف اللّه بہم الأرض
ما قبل آیات جو کہ مشرکین اور پیغمبر اکرم(ص) وقرآن کے خلاف ان کی سازشوں کے بارے میں ہیں کے قرینہ کی بناء پر "الذین کفروا"سے مراد وہ افراد ہیں جو پیغمبر اکرم(ص) کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے_
2_ قیامت اور پیغمبر اکرم(ص) کے بارے میں شبہ پیدا کرنا ، قبیح اور ناپسندیدہ عمل ہے_
واقسموا باللّہ جهد ایمانهم لا یبعث اللّه من یموت ...وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی الیهم ...أفا من الذین مکرو السیّات
"سیّة" کی جمع"سیّات" ہر قبیح عمل کے معنی میں ہے "فاصابہم السیّات ما عملوا" کے قرینہ کی بناء پر آیات میں "سیّات" سے مراد ، ممکن ہے ایسے شبہات ہوں جو ما قبل آیات میں مشرکین کی جانب سے پیش کے گئے تھے_
3_پیغمبراکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والے مشرکین کے احساس امن کی خداوند عالم نے مذمت کی ہے_

أفأمن الذين مكروالسيّات
"ا فأمن" میں ہمزہ استفہام تو توبیخ كے لیے ہے_
4_بد كردار افراد، كو كبھی بھی الہی عذاب سے امان كا احساس نہیں كرنا چاہیے_
ا فامن الذین مكرو السیّات ان یخسف اللّہ بہم الارض
5_ پیغمبر اكرم(ص) كو ان كے مقصد سے روكنے كے لیے ہر قسم كی كوشش قبیح ہے_
ا فأمن الذین مكروا لسیّات
لغت میں "مكر" كا معنی كسی شخص كو اس كے مقصد سے روكنا ہے اور "سیّات " فعل "مكروا" كے لیے مفعول بہ اور اس میں "عملوا" جیسے فعل متعدی كا معنی متضمن ہے_
6_زمین ، الہی عذاب كا ایك ذریعہ ہے_
ان یخسف اللّہ بہم الارض
7_ قبیح اعمال كے لیے نقشہ كشی اور پروگرام بنانے والے،انواع و اقسام كے الہی عذاب سے دوچار ہوں گے _
ا فأمن الذین مكروا السیّات ان یخسف اللّہ بہم الأرض او یأتیہم العذاب من حیث لا یشعرون
8_ خداوند عالم كی قدرت ، پیغمبر اكرم(ص) كے خلاف سازش كی نقشہ كشی اور ان كے خلاف سازش كرنے والوں نیز ان كے مكر سے بلند و برتر ہے_
ا فأمن الذین مكرو السّیات ان یخسف اللّہ بہم الأرض
9_پیغمبر اكرم(ص) كو ان كے مقصد سے روكنے كے لیے لوگوں

كے ذہن میں خدا، معاد اور پیغمبر كے بارے میں شبہہ پیدا كرنا، مشركین كا نہایت ہی گھٹیا فعل تھا_
قالوا لوشاء اللّہ ما عبدنا من دونہ من شيء ...واقسموا باللّہ ... لا یبعث اللّہ من یموت ... وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی الیہم ...ا فامن الذین مكروالسیّات
یہ مطلب اس بناء پر ہے جب "سیّات "اس مصدر محذوف كے لیے صفت ہوجو فعل "مكروا" كے لیے مفعول مطلق ہے اس بناء پر قبیح اور برے مكر سے مراد، وہی نكات ہیں جو مشركین كی طرف سے خدا ، معاد اور پیغمبر اكرم (ص) كے بارے میں بیان كیے جاتے تھے_
10_بعض گناہوں كا ارتكاب، دنیاوی عذاب كا حامل ہے_
ا فأمن الذین مكروا السیّات ان یخسف اللّہ بہم الارض اویأتیہم العذاب
11_ كچھ گناہ ،زمین میں دھنسے كی سزاكے حامل ہیں_
ا فأمن الذین مكروالسیّات ان یخسف اللہ بہم الارض
12_پیغمبر اكرم(ص) كے خلاف سازش كرنے والے مشركین كو ناگہانی عذاب كی دھمكی دی جانا _
ا فأمن الذین مكروالسیّات ...اویأتیہم العذاب من حیث لا یشعرون
13_ الہی عذاب، درك، پیشگوئي اور دفع كے قابل نہیں ہے_
ا ویأتیہم العذاب من حیث لا یشعرون
14_ قبیح اعمال كا ارتكاب اور پیغمبر اكرم(ص) و دین كے خلاف سازش كرنے والے ، انواع و اقسام كے عذاب سے دوچار ہیں_
ا فأمن الذین مكروا لسیّات ان یخسف اللّہ بہم الأرض اویأتیہم العذاب
15_ جس وقت انبیاء و دین كے خلاف سازش كرنے والوں كی سازشیں سنگین اور حدسے بڑھ جائیں تو ان كا راستہ روكنے كے لیے خداوند عالم مداخلت كرتاہے_
ا فأمن الذین مكروالسیّات ان یخسف اللّہ بہم الأرض او یأتیہم العذاب
سازش كرنے والوں كا سامنا كرنے كے لیے"خسف"(زمین میندھننسا) اور عذاب كو خداوند عالم كی طرف نسبت دنیا، ایك قسم كی پیغمبر(ص) اور ان كے خلاف سازش برداشت نہ كرنے سے حكایت ہے "سیّات" كو الف لام كے ساتھ جمع لانا جوكہ عمومیت كا فائدہ دے رہا ہے ممكن ہے سازش كی اقسام اور سنگینی اور اس كے مختلف زاویوں سے حكایت ہو_
16_ "عن ابی عبداللّہ(ع)" سئل عن قول اللّہ: "ا فأمن الذین مكروا لسیّات ان یخسف اللّہ بہم الارض"قال :ہم اعداء اللّہ وہم

يمسخون و يقذقون و يسيخون فى الأرض(1)
امام صادق(ع) سے خداوند عالم کے اس قول "ا فأمن الذين مكروا السيّات ان يخسف اللّٰہ بہم الارض" کے بارے میں سوال کیا گیا تو امام نے جواب میں فرمایا کہ وہ دشمنان الہی ہیں اور مسخ شدہ ہیں اور انہیں نشانہ بنایا جائے گا اور وہ زمین میں دھنس جائیں گے _
عیاشی کے نسخہ میں "يسسيحون " لکھا ہے لیکن ہم نے نورالثقلین سے نقل کیا ہے جو کہ صحیح معلوم ہوتا ہے_

الله تعالي:
اللہ تعالی کا کردار15;اللہ تعالی کی سرزنشیں3; اللہ تعالی کی قدرت8; اللہ تعالی کے انذار 1;اللہ تعالی کے بارے میں شبہہ ڈالنا9; اللہ تعالی کے دشمنوں کو سز ا_16;اللہ تعالی کے عذاب کی خصوصیات 13
انذار :
زمین میندھنس جانے والے عذاب سے ڈرانا 1; عذاب سے ڈرانا12
بدکار :
بدکاروں کا عذاب 14;بدکاروں کے عذاب کا حتمی ہونا4
دین:
دین کے خلاف سازش کرنے کی ممانعت 15; دین کے دشمنوں کو عذاب14
روایت:16
زمین:
زمین دھنس جانا16; زمین میں دھنس جانے کے اسباب11
سازش کرنے والے:
سازش کرنے والوں کو عذاب7
عذاب:
دنیاوی عذاب کے اسباب10;عذاب سے محفوظ ہونے کا احساس4;عذاب کا ٹل جانا13; عذاب کی پیشگوئي13;زمین کے ساتھ عذاب6; عذاب کے وسائل6
عمل :
ناپسندیدہ عمل 5،2;ناپسندیدہ عمل کی نقشہ کشی کرنے والوں کا عذاب7
گناہ:
گناہ کا دنیاوی کیفر و سزا10; گناہ کی سزا_ 11; گناہ کے آثار 10
محمد(ص) :
حضرت محمد(ص) کے بارے میں شبہہ پیداکرنے والوں کی سرزنش2; حضرت محمد(ص) کے بارے میں
....

1)تفسير عياشي، ج2، ص261، ح35 ، نور الثقلين، ج3 ص59، ح105_

شبہہ ڈالنا9; حضرت محمد (ص) کے خلاف سازش کرنے پر سرزنش5; حضرت محمد (ص) کے خلاف سازش کرنے کی ممانعت 15; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کا مکر و فریب; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کو انذار 1،12; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کو عذاب 14; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی سا زش8،9
مشرکین:
مشرکین کا ناپسندیدہ عمل 9; مشرکین کو انذار12; مشرکین کے امنیت کے احساس کی سرزنش3; مشرکین کے شبہہ ڈالنے کا فلسفہ9

أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ (٤٦)
یا انہیں چلتے پھرتے گرفتار کرلیاجائے کہ یہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے ہیں _

1_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سارش کرنے وا لوں کو ان کی روزمرّہ کی سرگرمیوں کی بناء پرہلاکت آمیز عذاب کی دھمکی _
ا فأمن الذین مکروالسیّات ... اویأخذہم فی تقلّبہم
"اخذ"(لینا) ہلاکت سے کنایہ ہے اور "تقلّب" (تصرف) ممکن ہے کہ ہر قسم کی تلاش و کوشش اور آنے جانے اور سرگرمیوں سے کنایہ ہو_
2_ بدکارلوگوں کو خداوند عالم کی طرف سے ہلاکت اور عذاب استیصال کی دھمکی دی گئي ہے_
ا فأمن الذین مکروالسیّات ... اویاخذ ہم فی تقلّبہم
3_ پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو خداوند عالم کی طرف سے یہ دھمکی کہ انہیں سازش کے وقت ،ہلاکت آمیز عذاب اپنی لپیٹ میں لے لے گا_

ا فأمن الذین مکرو السیّات ...اویأخذہم فی تقلّبہم
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پرہے کہ جب "تقلّبہم" سے مراد، مشرکین اور سازش کرنے والوں کی پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف اپنے مقاصد کو عملی جامہ پہنا نے کی کوشش ہو_
4_خداوند عالم کے دنیاوی عذابوں میں سے ايك ناگہانی ہلاکت ہے_
أو یأخذ ہم فی تقلّبہم
5_بد کارلوگ کبھی بھی خداوند عالم کے عذاب استیصال اور ہلاکت آمیز عذاب سے امان میں نہیں ہیں _
ا فأمن الذین مکروالسیّات ...اویأخذ ہم من تقلّبہم
6_پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والے اپنے آپ کو کبھی بھی عذاب استیصال الہی سے محفوظ نہ سمجھیں_
ا فأمن الذین مکروالسیّات ...أویأخذ ہم فی تقلّبہم
7_پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کے پاس خداوند عالم کے عذاب استیصال سے فرار کا کوئي راستہ نہیںنتھے_
ا فأمن الذین مکروالسیّات ...اویأخذ ہم فی تقلّبہم فی ہم بمعجزین
8_ خداوند عالم کے عذاب کے مقابلے میں انسانی توانائیاں بے کار ہیں_
ا ویأخذہم فی تقلّبہم فما ہم بمعجزین
9_ عذاب الہی کے مقابلے میں ناتوانی سبب بنتی ہے کہ انسان عذاب استیصال کے مقابلے میں سر تسلیم خم کرلے_
أویأخذہم فی تقلّبہم فما ہم بمعجزین
"فما ہم "میں "فا" علّت کے لیے ہے_

الله تعالي:
الله تعالی کے انذار2،3
انذار:
عذاب استیصال سے انذار2; عذاب سے انذار 1،3
انسان:
انسان کا عجز8
بدکار:
بدکاروں کو انذار2; بدکاروں کے عذاب کا حتمی ہونا5
عجز:
عجز کے آثار9

عذاب:
عذاب استیصال سے عذاب7; عذاب سے محفوظ ہونے کا احساس6; عذاب سے نجات8;عذاب کے مقابلے مینتسلیم ہوجانا9
محمد(ص) :
حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کو انذار 1،3; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی ہلاکت1; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کے عذاب کا حتمی ہونا 6،7
ہلاکت:
ناگہانی ہلاکت

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (٤٧)
یا پھر انھیں ڈرا ڈرا کر دھیرے دھیرے گرفت میں لیا جائے کہ تمھارا پروردگار بڑا شفیق اور مہربان ہے _

1_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو خوف و ہراس کی حالت میں ہلاکت کی دھمکی دی گئي ہے_
ا فأمن الذين مكرو السيّات ... اويأخذہم على تخوّف
"أخذ" (لینا) ہلاکت سے کنایہ ہے اور "علی تخوّف" "يأخذ" کے مفعول کے لیے حال ہے ممکن ہے "تخّوف"کی اصل خوف ہو جس کا معنی ڈر ہے_
2_ بدکردار افراد کو خوف و ہراس کی حالت میں دھمکی دی گئي ہے_
ا فأمن الذين مكرو السيّات ...اويأخذ ہم على تخّوف
3_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کرنے والوں کو تدریجی ہلاکت کی دھمکی دی گئي ہے_
ا فأمن الذين مكرو السيّات ...او يأخذ ہم على تخّوف
لغت میں "تخّوف" کا معنی "تنقص" ذکرہوا ہے جس سے مراد ، موت کی وجہ سے انسانوں کے اموال اور نفوس کی تعداد میں کمی واقع ہونا ہے اس بناء پر "تخّوف" یہ ہے کہ کچھ تعداد ہلاك ہوگئي ہے اور پھر دوسرے گروہ کی باری آئے گی اور یہ

تدریجی ہلاکت سے حکایت ہے_
4_لوگوں کے ايك گروہ کو ہلاك کرنا اور اس کے بعد باقی افراد میں نفسیاتی بحران پیدا کرنا ، خداوند عالم کا ايك دنیاو ی عذاب ہے_
اويأخذہم على تخّوف
5_ خداوند عالم ، رؤوف(محبت رکھنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_
فان ربّكم لرووف رحيم

6_خداوند عالم كی بندوں پر مہربانی و رحمت، اس كی ربوبيّت كا تقاضا ہے_
فان ربّكم لرووف رحيم
7_ پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف سازش كرنے والوں كو دھمكی دينا ، خداوند عالم كی مؤمنين پر نرمی اور رحمت كا جلوہ ہے _
ا فأمن الذين مكروالسيّات ان يخسف الله بہم ...أويأتيہم العذاب ...فان ربّكم لرووف رحيم
مذكورہ مطلب اس بناء پر ہے جب عبارت "فان ربّكم لرووف رحيم" مؤمنين كو خطاب ہو اور سازشيوں كے خلاف انواع و اقسام كی دھميكوں كے بعد اس كا ذكر ممكن ہے مذكورہ نكتہ كی طرف اشارہ ہو_
8_بدكردار اور سازش كرنے والوں كو تدريجی طور پر ہلاك كرنا ، خداوند عالم كی نرمی اور رحمت كا جلوہ ہے_
ا فأمن الذين امنوا مكروالسيّات ...اويأخذہم علی تخوّف فان ربّكم لرووف رحيم
"فانّ" ميں"فا" علّت كے ليے ہے اور ممكن ہے بدكردار افراد كی ہلاكت كے تدريجی ہونے كی علّت كے سلسلہ ميں ہو_
9_بدكردار اور پيغمبر(ص) كے خلاف سازش كرنے والے، انواع و اقسام كے دنياوی عذاب سے دوچار ہيں_
ا فأمن الذين مكروالسيّات ان يخسف الله بہم الأرض أويأتيہم العذاب ...اويأخذہم فی تقلّبہم ...اوياخذہم علی تخّوف
10_ منطقی استدلال كے بعد بدكردار وں كو دھمكی دينا، قرآن كريم كا ايك تبليغی شيوہ ہے_
وما ارسلنا من قبلك الارجالاً نوحی اليہم فاسئلوا اہل الذكر ...وأنزلنا اليك الذكر لتبيّن للنّاس ...ا فأمن الذين مكروا ...ان يخسف الله بہم ...اؤيأخذہم علی تخوّف
11_ انسانوں ميں خوف و اميد كی حالت پيدا كرنا ، قرآن كريم كا ايك تبليغی طريقہ ہے_
أويأخذ ہم علی تخّوف فان ربّكم لرؤوف رحيم
بدكردار افراد كو دھمكی دينے كے بعد "فان ربّكم

لرؤوف رحيم" كی عبارت جو كہ خداوند عالم كی محبت و مہربانی پر دلالت كررہی ہے كا ذكر ممكن ہے مذكورہ نكتہ كی طرف اشارہ ہو_
12_عملی طور پر اقدام كی جگہ عذاب كی دھمكی دينے كا سرچشمہ ، خداوند عالم كی نرمی اور رحمت ہے_
أويأخذ ہم علی تخوّف فان ربّكم لرووف رحيم

اسماء و صفات:
رووف5;رحيم5
الله تعالي:
الله تعالی كی ربوبيت كے آثار 6; الله تعالی كی رحمت كی نشانياں7،8; الله تعالی كی رحمت كے آثار12; الله تعالی كی مہربانی كا سرچشمہ6; الله تعالی كی مہربانی كی نشانياں 7،8; الله تعالی كی مہربانی كے آثار12
انذار:
عذاب سے انذار1،2،3; عذاب سے انذار كا سرچشمہ12
بدكار:
بدكاروں پر اتمام حجت 10;بدكاروں كا دنياوی عذاب9;بدكاروں كو انذار 2،10; بدكاروں كو ڈر2; بدكاروں كی تدريجی ہلاكت 8; بدكاروں كی ہلاكت 2;
تبليغ:
تبليغ كا طريقہ كار10،11
خوف:
خوف و اميد11
سازش كرنے والے:
سازش كرنے والوں كی تدريجی ہلاكت 8
عذاب:

دنیاوی عذاب 4;عذاب سے باقی بچ جانے والوں کا خوف4
مؤمنین:
مؤمنین پر رحمت7
محمد(ص) :
حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کاخوف1; حضرت محمد (ص) کے دشمنوں کو انذار 1،3،7; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی تدریجی ہلاکت 3; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کی ہلاکت 1; حضرت محمد(ص) کے دشمنوں کے لیے دنیاوی عذاب9

أَوَ لَمْ يَرَوْاْ إِلَى مَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلاَلُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالْشَّمَآئِلِ سُجَّداً لِلّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ (٤٨)
کیا ان لوگوں نے ان مخلوقات کو نہیں دیکھا ہے جن کا سایہ داہنے بائیں پلٹتا رہتا ہے کہ سب اس کی بارگاہ میں تواضع و انکسار کے ساتھ سجدہ ریز ہیں_

1_ خداوند عالم نے انسانوں کو مادی موجودات اور ان کے سایہ کی گردش میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے_
أولم یروا الی ماخلق اللّہ من شی یتفیّوا ظلالہ عن الیمین و الشمائل
مذکورہ مطلب درج ذیل نکات پر موقوف ہے _1_فعل"راي"جب "الي" کے ساتھ متصل ہو تو اس میں "نظر " کا معنی متضمن ہوتا ہے اور لغت میں "نظر" کا معنی کسی چیز میں نگاہ کے ذریعہ تامّل کرنا ہے _2_ آیت میں "یروا" کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ "الناس" ہو _ 3_ ہمزہ استفہام انکار تو بیخی ہے اور اس کا نتیجہ مطالعہ کی دعوت ہے _
2_خداوند عالم نے مشرکین کو مادی موجودات اور ان کے سایہ کی گردش میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے_
أولم یروا الی ما خلق اللّہ من شی یتفّیوا ظلالہ
اس مطلب میں "یروا" کی ضمیر کا مرجع مشرکین ہے کہ جن کے بارے میں ما قبل آیات میں گفتگو ہوئي ہے_
3_ خداوند عالم نے نظام شمسی کے حرکات و آثار میں دقت اور مطالعہ کی دعوت دی ہے_
أولم یروا الی ما خلق اللّہ من شيء یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
مادی موجودات کے سایوں میں دقیق نگاہ کی دعوت دنیا، ممکن ہے نظام شمسی میں مطالعہ کی طرف اشارہ ہو کیونکہ اجسام کے سایہ کی گردش کی علت خود اجسام نہیں ہیں بلکہ نظام شمسی کے طلوع و غروب اور گردش کا نتیجہ ہے_
4_انسانوں کو چاہیے کہ وہ مادی موجودات اور ان کے

تحولات کا مشاہدہ کرنے کے ذریعہ ان کے بارے میندقیق مطالعہ کریں_
ا ولم یروا الی ما خلق اللّہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
"ا ولم یروا"میں ہمزہ ، توبیخی ہے اور 'راي" کا معنی دیکھنا ہے چونکہ خداوند عالم نے لوگوں کو مادی اشیاء کو نہ دیکھنے کی وجہ سے مورد سرزنش قرار دیا ہے لہذا یقیناً ان کی طرف نہ دیکھنے سے مراد ، نگاہ نہ کرنا نہیں ہے چونکہ لوگ مادی اشیاء کو دیکھتے ہیں لہذا لوگوں کی سرزنش ، ان مادی موجودادت میں عمیق نگاہ نہ کرنے کی وجہ سے ہے_
5_ مادی موجودات اور ان کے سایہ کی پیدائشے نیز دائیناوربائیں طرف ان کی گردش ، خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے_
أولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل
اشیاء اور ان کے سایہ کی گردش میں عمیق نگاہ نہ کرنے والوں کی سرزنش، یقیناً خود ان کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ان کی طرف نگاہ کے ذریعہ وہ خداوند عالم کو درك کرسکیں_
6_مادی موجودات میں عمیق نگاہ نہ کرنے کی وجہ سے مشرکین ، خداوند عالم کی مذمت کے مصداق ٹھہرے ہیں_
أولم یروا الی ما خلق اللہ من شی یتفیّوا ظلالہ من الیمین والشمائل

7_ سایہ دار اجسام اور ان کے سایہ کی تخلیق ، خداوند عالم کے اختیار میں ہے_
أولم يروا الى ما خلق اللّہ من شى يتفيّوا ظلالہ من اليمين والشمائل
8_ اجسام کے سایہ کی گردش ، خداوند عالم کے سامنے سجدہ ، فرمانبرداری اور ان کے تذلّل کی نشانی ہے _
اولم يروا الى ما خلق الله من شى يتفيّوا ظلالہ من اليمين والشمائل سجداً لله وہم داخرون
9_ مادی موجودات میں گہرا مطالعہ کرنے کے ذریعہ ، خداوند کے سامنے ان کی فرمانبرداری اور تذلل کا استفادہ کیا جا سکتا ہے_
اولم يروا الى ما خلق الله من شى يتفيّوا ظلالہ عن اليمين و الشمائل سجداً للّہ وہم داخرون
10_خداوند عالم کے سامنے مادی موجودات کی فرمانبرداری اور تذلل ، یہ زمینہ فراہم کرتا ہے کہ انسان خدا کے سامنے تسلیم خم ہو جائے _
اولم يروا الى ما خلق الله من شى ء يتفيّوا ظلالہ عن اليمين و الشمائل سجداً وہم داخرون
خداوند عالم کے مقابلہ میں مادی موجودات کے تذلل اور سجدہ کے بارے میں غور فکر کی دعوت حقیقت میں ان سے عبرت لینے کی دعوت ہے_
11_تمام موجودات مادي، مکمل خضوع کے ساتھ خداوند

عالم کو سجدہ کرتے ہیں_
اولم يروا، من شيء ...سجداً للّہ وہم داخرون
لغت میں "داخر" کا معنی ذلیل ہے اور جملہ "وہم ذاخرون" کلمہ "ظلال" کے لیے حال ہے_
12_خداوند عالم کے سامنے سایوں کا مکمل خضوع و فرمانبرداری نے انہیں ايك خاص اہمیت عطا کی ہے_
من شيء يتفيّوا ظلالہ ...سجداًللّہ وہم داخرون
"ہم "کی ضمیر ذوالعقول کے لیے استعمال ہوتی ہے "ظلال" کے بارے میں اس کا استعمال ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_

آيات خدا:
خداوند عالم کی آفاقی آيات5
اقدار:
اقدار کا ملاك12
پیدائشے کائنات:
پیدائشے کائنات کے مطالعہ کی اہمیت 4،6; پیدائشے کائنات کے مطالعہ کی دعوت 1،2،3;
تسلیم:
خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا سرچشمہ9،10
خدا:
خداوند عالم کی خالقیت7; خداوند عالم کی دعوتیں 1،2،3; خداوند عالم کی سرزنشیں6
ذکر:
موجودات کے تسلیم ہونے کے ذکر کے آثار 10; موجودات کے خضوع کے ذکر کے آثار 10
سایہ:
سایہ کا تسلیم ہونا 8; سایہ کا خضوع 8; سایہ کا سجدہ کرنا8; سایہ کی قدر و قیمت12; سایہ کی گردش5،8; سایہ کی گردش کا سرچشمہ7; سایہ کے تسلیم خم ہونے کے آثار 12; سایہ کے خضوع کے آثار12
سجدہ:
خدا کے لیے سجدہ8،11
مشرکین:
مشرکین کو دعوت 2; مشرکین کو سرزنش6

منظومہ شمسي:
منظومہ شمسی کی حرکت کا مطالعہ3
موجودات:
سایہ دار موجودات کی خلقت7;مادی موجودات 5; مادی موجودات کے مطالعہ کے آثار9; موجودات کا خضوع11 ;
موجودات کا سجدہ11; موجودات کا سرتسلیم کرنا9،11

473

وَلِلّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مِن دَآبَّةٍ وَالْمَلآئِكَةُ وَهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ (٤٩)
اور اللہ ہی کے لئے آسمان کی تمام چیزیں اور زمین کے تمام چلنے والے اورملائکہ سجدہ ریز ہیں اور کوئي استکبار کرنے والا نہیں ہے _

1_دنیا کے تمام چلنے والے موجودات ، خداوند عالم کے سامنے ہمیشہ مطیع اور سجدہ ریز ہیں _
وللّہ یسجد ما فی السموات وما فی الأرض من دابّة والملائكة
2_آسمانونمینچلنے والے جسمانی موجودات کا موجود ہونا_
وللّہ یسجد ما فی السموات ...من دابّة
"من" "ما" موصولہ کے بیان کے لیے ہے لغت میں "دابة "کا معنی ایسا چلنے والا ہے جس کی حرکت محسوس نہ ہو "دابة" محلاً منصوب ہے اور"یسجد" کے فاعل کے لیے حال ہے، اس بنا ء پر "ما "پر ملائکہ جو کہ مجرد موجودات ہیں کا عطف کے قرینہ کی بناء پر ممکن ہے جسمانی موجودات ہوں_
3_کائنات کے متعدد آسمان ہیں_
ما فی السموات وما فی الارض
4_ تمام چلنے والے موجودات اور ملائکہ ، فقط خداوند عالم کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں_
وللّہ یسجد ما فی السموات وما فی الأرض من دابة والملائكة
5_کائنات کے زندہ موجودات کے د رمیان، ملائکہ کا ايك بلند و بالا مقام ہے_
وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابة والملائكة
تمام موجودات میں ملائکہ کے ذکر کے ساتھ تخصیص ممکن ہے ان کے بلند مقام سے حکایت ہو_
6_تمام چلنے والے موجودات ، خداوند عالم کے مقابلہ میں مطیع ہیں اور وہ غرور تکبر سے کام نہیں لیتے ہیں_
وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابة ...وہم لایستكبرون

474
7_ تمام ملائکہ ، خداوند عالم کے مطیع اور فرمانبردار اور اس کی احکام کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں_
وللّہ یسجد ... والملائكہ وہم لا یستكبرون
8_استکبار ی فکر ، ايك ناپسندیدہ اور قبیح چیز ہے_
وہم لا یستكبرون
فرشتوں کی توصیف کے لیے ان سے تکبر کی نفی اس کے مذموم ہونے سے حکایت ہے_

آسمان:
آسمان کا متعدد ہونا 3
اخلاق:
رزائل اخلاقي8
استکبار:
استکبار کا ناپسندیدہ ہونا 8

اطاعت:
خداوند عالم کی اطاعت7،6
چوپائے:
چوپائے آسمانی مادي2;چوپائے اور استکبار 6; چوپاؤں کا سجدہ 1،4; چوپاؤں کا سر تسلیم خم کرنا1،6; چوپاؤں کی توحید عبادی 4
سجدہ:
خداوند عالم کے لیے سجدہ1،4
ملائکہ:
ملائکہ او رمعصیت7; ملائکہ کا سجدہ 4; ملائکہ کا سر تسلیم خم کرنا7; ملائکہ کی توحید عبادي4; ملائکہ کے خصوصیات 7; ملائکہ کے فضائل 5

يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (٥٠)
یہ سب اپنے پروردگار کی برتری اور عظمت سے خوفزدہ ہیں اور اسی کے امر کے مطابق کام کر رہے ہیں _

1_ملائکہ، ہمیشہ خداوند عالم کے مقام ربوبیت اور اس کے قہر و غضب سے خوف وہراس میں ہیں_
والملائکہ ...یخافون ربّہم من فوقہم
"من فوقہم" "رب" کے لیے حال ہے او ر خداوند عالم کے اس علم و برتری پر دلالت کر رہا ہے جو اس کے قہر و غضب سے حاکی ہے او رفعل مضارع "یخافون" ہمیشگی پر دلالت کررہا ہے_

2_ملائکہ ، نفسیاتی تاثیر اور انعطاف کے حامل ہیں_
والملائكة ...یخافون ربّہم
3_ملائکہ ہمیشہ خداوند عالم کے بلند و برتر مقام کی طرف توجہ کئے ہوئے ہیں_
یخافون ربّہم من فوقہم یفعلون
4_خداوند عالم کی ربوبیت و قہر کا مقام ، خوف و ہراس کے سزا وار ہے_
یخافون ربّہم من فوقہم
5_ملائکہ ،ہمیشہ خداوند عالم کے احکام اور فرامین کے مطیع ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں_ (نافرمانی سے معصوم ہیں)
والملائكة ...یفعلون ما یؤمرون
6_ملائكة ،اوامر الہی کو انجام دینے پرمامور ہیں _
والملائكة ...ویفعلون ما یؤمرون
7_خوف الہي، اس کے احکام کی بجا آوری کا زمینہ فراہم کرتا ہے_
یخافون ربّہم ...ویفعلون ما یؤمرون
8_خوف خدا اور اس کے فرامین کو بے چون وچرا انجام دینا ، پسندیدہ اور مطلوب امر ہے _
یخافون ربّہم ...ویفعلون ما یؤمرون

9_ ملائکہ ، خداوند عالم کی خاص ربوبیت کے تحت ہیں_
والملائکة ...یخافون ربّہم
خداوند عالم کا تمام موجودات کے "رب" ہونے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور لفظ "رب" کا ضمیر "ہم"کہ جس کا مرجع ملائکہ ہے کی طرف اضافہ ممکن ہے مذکورہ نکتہ کی طرف اشارہ ہو_
10_ مشرکین ، ملائکہ کے بلند مقامات و مرتبہ کے معتقد تھے_
والملائکة وہم لا یستکبرون _یخافون ربّہم
احتمال ہے کہ موجودات میں سے ملائکہ کا خاص ذکر ، خداوند عالم کے سامنے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی بناء پر ہو چونکہ مشرکین ان کے بارے میں بلند مقامات کے معتقد تھے خداوند عالم نے ان کی اطاعت اور فرمانبر داری پر تاکید کے ذریعہ مشرکین کو اس فکر کے کسب کی دعوت دی ہے_

اطاعت:
خداوند عالم کی اطاعت5،8; خداوند عالم کی اطاعت کا زمینہ7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا علو3;اللہ تعالی کی خاص ربوبیّت9; اوامر الہي7،8
ذکر:
ذکر الہي3
خوف:

خوف خدا_8; خوف خدا کے آثار7; ربوبیت الہی کا خوف1،4; قہاریت الہی کا خوف1،4
عمل:
پسندیدہ عمل8
مشرکین:
مشرکین کا عقیدہ 10
ملائکہ:
ملائکہ کا اثر قبول کرنا2; ملائکہ کا خوف_1; ملائکہ کا سر تسلیم خم کرنا 5; ملائکہ کا مرّبي9; ملائکہ کی خصوصیات 5; ملائکہ کی ذمّہ داری 6; ملائکہ کی عصمت5; ملائکہ کے مقامات کا عقیدہ رکھنا10

وَقَالَ اللّهُ لاَ تَتَّخِذُواْ إِلـهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلهٌ وَاحِدٌ فَإيَّايَ فَارْهَبُونِ (٥١)
اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبردار و خدا نہ بناؤ کہ اللہ صرف خدائے واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو_

1_دو معبودوں کے انتخاب اور اس دو گانگی پر عقیدہ رکھنے سے خداوند عالم نے منع کیا ہے_
قال اللّہ لا تتخّذ واالہین اثنین
2_خداوند عالم ، معبود یکتا اور خدائے وحدہ لا شريك ہے_
انّما ہو الہٌ واحد
3_خود خداوند عالم کی طرف سے اس کی یکتا ئي کا اعلان_
وقال اللّہ ...انّما ہو الہٌ واحد
4_توحید کی دعوت اور شرك کی نفی ، ادیان الہی کی روح ہے_
وقال اللّہ لا تتخذوا الہین اثنین انّما ہو الہٌ واحد
5_ خداوند عالم کی یکتا ئي اوراس کے علاوہ ہر معبود کا باطل ہونا ، شرك سے اجتناب کے ضروری ہونے پر دلیل ہے_
وقال اللّہ لا تتخذوا الہین اثنین انّما ہو الہٌ واحد
"انّما ہو الہ واحد" کا جملہ "لا تتخذوا " نہی کے لیے علت ہے اور خداوند عالم کی

وحدانيت اور اس كے علاوه ہر غير خدا اور معبود كے بطلان پر دلالت كررہا ہے_
6_ فقط خداوند عالم كى ذات سے ڈرنا چاہيے_
فايّى فارہبون
لغت ميں "رہب" ايسا خوف ہے جس كے ساتھ اضطراب ہو_
7_احكام كو مستدلّ اور منطقى قرار دينا ، ايك مطلوب اور پسنديده طريقہ اور اس كى پابندى كے ليے رغبت پيدا كرنے كى روش ہے_
لا تتخذوا الہين انّما ہو الہٌ واحد
"انّما ہو الہٌ واحد" كى علت لانا ممكن ہے مذكوره نكتے كى طرف اشاره ہو_
8_خداوند عالم كى يكتا ئي كا لازمہ يہ ہے كہ خوف كو صرف اس كى ذات سے ڈرنا قرار ديا جائے_
انّما ہو الہٌ واحد فايّى فارہبون
9_متعدد خداوؤں كا اعتقاد ركھنے والے مشركين اپنے معبودوں سے ہر اساں تھے_
لا تتخذوا الہين اثنين ...فايّى فارہبون
"فايّاى " ميں "فا" جو شرط مقدر كا جواب ہے اور اس كو مفعول مقدم كى ابتدا ء ميں لانا جو كہ حصر كا فائده دے رہا ہے ممكن ہے مذكوره نكتہ كى طرف اشاره ہو_

اديان:
اديان كى تعليمات4; اديان كى ہم آہنگي4
استدلال:
استدلال كى اہميت7; اوامر ميں استدلال7
اطاعت:
اطاعت پر تشويق كرنے كى روش7
الله تعالي:
الله تعالى اور توحيد 3;الله تعالى كى نواہي1; الله تعالى كے مختصّات6،8
الوہيت:
غير خدا كى الوہيت كا بطلان5
توحيد:
توحيد ذاتى 2،5; توحيد كى طرف دعوت 4;توحيد عبادى 2;توحيد كا اعلان 3; توحيد كى اہميت4; توحيد كے آثار8
ثنويت :
ثنويت كى نفي1
خوف:
باطل معبودوں سے خوف 9;خوف الہي6،8
شرك:
شرك سے اجتناب كى دعوت4; شرك سے اجتناب كے دلائل 5 شرك سے نہي1
مديريت:
مديريت كى روش7
مشركين:
مشركين كا خوف9

وَلَهُ مَا فِي الْسَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِباً أَفَغَيْرَ اللّهِ تَتَّقُونَ (٥٢)
اور اسی کے لئے زمین وآسمان کی ہر شے ہے اور اسی کے لئے دائمی اطاعت بھی ہے تو کیا تم غیر خدا سے بھی ڈرتے ہو_

1_تمام آسمان اور زمین کے موجودات کی مالکیت اور ان پر حاکمیت ، خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہے _
ولہ ما فی السموات والارض
مالکیت کا لازمہ ، حاکمیت ہے ممکن ہے عبارت "افغیر اللّہ تتقون'(کیا تم غیر خدا سے ڈرتے ہو) اس بات پر قرینہ ہو کہ "لہ ما فی السموات و ..." سے مراد حاکمیت بھی ہے_
2_کائنات میں متعدد آسمان ہیں_
ولہ ما فی السموات والارض
3_تمام موجودات پر خداوند عالم کی مالکیت ، اس کی وحدانیت کی دلیل ہے_
انّما ہو الہ واحد ...ولہ ما فی السموات والارض
4_دین کی تشریع اور قانون سازی کا حق، خداوند عالم کے ساتھ مخصوص ہے_
ولہ الدین واصب
5_فقط خداوند عالم دائمی اطاعت کے سزاوار ہے_
ولہ الدین واصب
لغت میں "دین" کے بیان کے گئے معانی میں سے ايك معنی اطاعت ہے یہ تفسیر اس مذکورہ معنی کی بناء پر ہے_
6_خداوند عالم کی یکتا ئي کا لازمہ یہ ہے کہ دین کی تشریع کا حق اس کے ساتھ خاص ہے _
انمّا ہو الہ واحد ...ولہ الدین واصب
یہ جو خداوند عالم نے دو خداؤں پر عقیدہ سے اجتناب کے حکم کے سلسلہ میں اپنی کچھ خصوصیات کہ جن میندین کا اس کے ساتھ خاص ہونا بھی ہے کا ذکر کیا ہے لہذا احتمال یہ ہے کہ ایسا مذکورہ نکتہ کے بیان کے لیے ہو_
7_ بندوں کو جزا(سزاوثواب) دینا، خداوند عالم کا دائمی

اور مخصوص حق ہے_
ولہ الدین واصب
"دین" کے چند معانی میں سے ايك معنی جزا ہے مذکورہ تفسیر اس معنی کی بناء پر ہے_
8_غیر خدا سے ڈرنا ،ايك نا پسندیدہ اور مذموم امر ہے_
افغیر اللّہ تتقون
تقوی کا اصل میں معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایسی چیز سے محفوظ رکھنا جو پریشانی اور خوف کا سبب ہو اور یہ خود خوف کے معنی میں بھی آیا ہے مذکورہ تفسیر دوسرے معنی کی بناء پر ہے_
9_خداوند عالم کی وحدانیت اور کائنات پر اس کی تنہا مالکیت پر توجہ کرتے ہوئے ، غیر خدا کا توہم کرنا تعجب خیز او رغیر منطقی چیز ہے_
انمّا ہو الہ واحد ...ولہ ما فی السموات والأرض ...افغیر اللّہ تتقون
"افغیر اللّہ" میں ہمزہ استفہام انکار ہے اور تعجب کے معنی کو متضمن ہے _ تعجب و ہاں ہوتا ہے جہاں کام غیر طبیعی اور معمول سے ہٹ کر ہو یہ جو "انمّا ہو الہ واحد" اور "لہ ما فی السموات والارض" کی یاد دہانی کے بعد تعجب خیز انداز میں "افغیر اللّہ تتقون" کا اظہار کیا گیا ہے اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے_
10_جزا(ثواب و عقاب) کا خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خوف کو اسی کے خوف کے ساتھ خاص قرارد یا :جائے_
ولہ الدین واصباً افغیر اللّہ تتقون
موضوع (غیر خدا سے ڈرنے کی مذمت) کی مناسبت سے احتمال ہے کہ "الدین" سے مراد ، جزا ہو یہ جو غیر خدا سے ڈرنے کی مذمت کی گئي ہے ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ جزا خداوند عالم کے اختیار میں منحصر ہے اور اس صورت

ميں غير خدا سے ڈرنے كا كوئي معنى نہيں بنتا_
11_ "سماعة عن أبى عبدالله(ع) قال: سا لتہ عن قول الله : "ولہ الدين واصباً" قال واجباً(1)
سماعة كہتے ہيں كہ ميں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے خداوند عالم كے اس قول "ولہ الدين واصباً" كے بارے ميں سوال كيا تو حضرت نے فرمايا "واصب"كا معنى واجب ہے_

آسمان:
آسمان كا متعدد ہونا 2
اطاعت:
الله تعالى كى اطاعت5
امور:
حيرت انگيز امور9
....

1) تفسير عياشى ،ج2ص262،ح37 ،تفسير برہان ،ج2،ص373 ،ح1_

الله تعالي:
الله تعالى كى حاكميت1;الله تعالى كى مالكيت1; الله تعالى كى مالكيت كے آثار3;الله تعالى كے مختصات 1،3،4،5،7،10;
حقوق الله 4،6،7
پاداش:
پاداش كا سرچشمہ7،10
توحيد:
توحيد كے آثار 6; توحيد كے دلائل 3
حقوق:
قانون سازى كا حق 4
خوف:
غير خدا سے خوف پر حيرت زدگى 9;غير خدا سے خوف پر سرزنش 8; غير خدا سے خوف كے اسباب10
دين:
دين كى پيروى كا واجب ہونا11; دين كى تشريع كا سرچشمہ 4،6
ذكر:
توحيد كا ذكر9; خدا كى مالكيت كا ذكر9
روايت:11
سزا:
سزا كا سرچشمہ 7،10
صفات:
ناپسنديدہ صفات8
موجودات:
موجودات كا حاكم ،1; موجودات كا مالك، 1
نظريہ كائنات:
توحيدى نظريہ كائنات1

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ (٥٣)

تا کہ ان نعمتوں کا انکار کردیں جو ہم نے انھیں عطا کی ہیں خیر چند روز اور مزے کرلو اس کے بعد انجام معلوم ہی ہوجائے گا _

1_تمام نعمات، خداوند عالم کے اختیار میں ہیں_
وما بكم من نعمة فمن اللّه

2_ خداوند عالم کا تمام نعمتوں کے بنیادی سر چشمہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ خوف کو اس کی ذات کے خوف سے مخصوص قرارد یا جائے_
افغير اللّه تتقون ...وما بكم من نعمة فمن اللّه
چونکہ آیات کا سیاق ایکہے او ریہ ایسے نکات کو بیان کہ رہی ہیں جو انسانوں کو خداوند عالم سے خوف کی ترغیب دلاتے ہیں لہذا غیر خدا سے خوف کی توبیخ کے بعد "وما بكم من نعمة ..." کا بیان ممکن ہے مذکورہ مطلب کی خاطر ہو_
3_ انسان ، فقط ضعف کا احساس اور رنج و تکلیف میں مبتلا ہونے کی صورت میں تضرع اور در خواست کے ساتھ بارگاہ خداوندی کا رخ کرتے ہیں_
ثم اذا مسّكم الضّر فاليہ تجئرون
"ضرّ" کا معنی جسمانی اور روحانی بیماری اور اقتصادی کمی ہے اور "جؤار مصدر سے" "تجئرون" کا معنی تضرع میں زیادتی ذکر ہوا ہے_
4_تمام انسان فطرتی طور پر فقط خداوند عالم کو اپنا ملجاء و ماؤی سمجھتے ہیں_
ثم اذا مسَّكُم الضّر فاليہ تجئرون
5_خداوند عالم کا تمام نعمتوں کے لیے سرچشمہ اور اس کا مصیبت اور رنج میں گرفتار افراد کی تنہا پنا گاہ ہونا ، اس کی وحدانیت اور (عقیدہ) دوگانگی کے بطلان پر دلیل ہے_
وقال اللّه لا تتخذوا الہين اثنين ہو الہ واحد ...ومابكم من نعمة فمن اللّه ثم اذا مسكم الضرّ فاليہ تجئرون
6_انسانوں کی دنیاوی زندگی ، نعمت و محرومیت پر مشتمل ہے_
وما بكم من نعمة من اللّه ثم اذا مسّكم الضّر
7_مشکلات و تکالیف میں گرفتار ہونا، انسانوں کی توحیدی فطرت کو بیدار کرنے کا سبب ہے_
ثم اذا مسّكم الضرّ فاليہ تجئرون
8_ مشکلات سے دوچار ہونے کے وقت ، انسانوں کا خداوند عالم کی طرف متوجہ ہونا ، وجود خداوند ی پر دلیل ہے _
ثم اذا مسّكم الضّر فاليہ تجئرون
اگرچہ ما قبل آیات میں خداوند عالم کا شريك قرار دینے سے منع کیا گیا ہے اور بعد والی آیت میں بھی انسانوں کے شرك سے ان کے مشکلات کے بارے میں گفتگو ہوئي ہے اور ان آیات کا سیاق توحید کے بارے میں ہے لیکن ان تمام اوصاف کے ذریعہ دلالت اقتضائي کی بناء پر یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ اس طریقہ سے بھی وجود خداوند عالم قابل اثبات ہے _

ابتلائ:

سختی میں ابتلاء کے آثار7
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی پناہ 4،5; اللہ تعالی کی نعمتیں1; اللہ تعالی کے مختصات4; خدا شناسی کے دلائل8
انسان:
انسان کی پناہ گاہ3،4،5; انسان کی خصوصیات 3; انسانوں کی زندگی کے تحولات6: انسان کی فطریات4; انسان کے عجز کے آثار 3; سختی میں انسان3
توحید:

توحيد كے دلائل5
ثنويت:
ثنويت كے بطلان كے دلائل5
خوف:
خوف خدا كے دلائل2
ذكر:
سختى كے وقت ذكر خدا8
زندگي:
دنياوى زندگى ميں محروميت6; دنياوى زندگى ميں نعمت 6
سختي:
سختى ميں تضرّع3
فطرت:
فطرت توحيدي7; فطرت كو متنبّہ كرنے كے اسباب7
نعمت:
نعمت كا سرچشمہ1،2،5

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ (٥٤)
اور جب وہ تكليف كو دور كرديتا ہے تو تم ميں سے ايك گروہ اپنے پروردگار كا شريك بنانے لگتا ہے _

1_مصائب سے دوچار ہونے كے وقت ، انسانوں كا تضرع كى حالت ميں خداوند عالم كى طرف رخ كرنے كے باوجود مشكلات كے دور ہوجانے كے بعد ان ميں ايك گروہ منہ پھير ليتا ہے اور شرك اختيار كر ليتا ہے _
ثم اذا مسّكم الضرّ فاليہ تجئرون _ثم اذا كشف

الضرّ عنكم اذا فريق منہم بربّہم يشركون
2_انسانوں كى مشكلات اور مصائب كو دور كرنا ، خداوند عالم كے اختيار ميں ہے_
ثم اذل كشف الضرّ عنكم
3_ناگوار حالات سے دوچار، انسانوں كى دعا اور تضرّع خداوند عالم كى بارگاہ ميں مستجا ب ہوتى ہے_
اذا مسّكم الضرّ فاليہ تجئرون _ثم اذا كشف الضرّ عنكم
خداوند عالم كى بارگاہ ميں ملتمسانہ دعا كرنے والے مصائب مينگرفتار افراد سے ناگوراى كو برطرف كرنا ، ممكن ہے ان كى دعاؤں كے سبب ہو_
4_مشكلات سے نجات يافتہ انسانوں كا خداوند عالم كى ربوبيت ميں شرك كرنا در حالانكہ انہى مصائب نے خداوند عالم كى طرف متوجہ كيا تھا ،ايك خلاف توقع اور تعجب خيز امر ہے_
ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا فريق منكم بربہّم يشركون
اس مقام پر "اذا" فجائيہ كا استعمال جو كہ خلاف توقع اور ناگہانى امور ميں استعمال ہوتا ہے ممكن ہے مذكورہ مطلب پر

دليل ہو ضمير "ہم" كى طرف كلمہ "رب" كا مضاف ہونا بھى ممكن ہے مذكورہ مطلب پر مؤيد ہو_
5_انسان، آسائشے اور مصائب سے چھٹكارے كے وقت يكساں نہيں ہيں_
ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا فريق منكم بربہّم يشركون
6_ايسے انسان موجود ہينجو ہر حالت ميں اپنے توحيدى عقيدہ كى حافظت كرتے ہيں_
ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا فريق منكم بربّہم يشركون
7_مصائب سے چھٹكارا پانے والے كہ جنہوں نے شرك اختيار كيا با وجود اس كے كہ انہوں نے مصائب ميں دوچار ہوتے وقت خداوند عالم كى بارگاہ ميں التماس كى تھى انہوں نے توحيد ربوبى كو قبول نہيں كيا اور اپنى نجات كے سلسلہ ميں دوسرے اسباب كو دخيل سمجھتے ہيں _
ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا فريق منكم بربّہم يشركون
"بربّہم" فعل "يشركون "كے متعلق ہے مطلق كلام لانے يا توحيد كے باقى موارد كے ذكر كے بجائے كلمہ "رب" كا ذكر ان كى ربوبيت ميں شرك سے حكايت ہے اور خود يہى ممكن ہے اس بات پر قرينہ ہو كہ ان كا شرك ربوبيت كو اختيار كرنے كا شايد سبب ان كے عقيدہ ميں دوسرے اسباب كا موثر ہونا بھى ہو_
8_خداوند عالم كے ذريعہ، انسانوں سے مصائب و مشكلات كو دوركرنا ظاہرى اسباب و عوامل كى بناء پر ہے_

ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا فريق منكم بربّہم يشركون

لِيَكْفُرُواْ بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُواْ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (٥٥)

تا كہ ان نعمتوں كا انكار كرديں جو ہم نے انھيں عطا كى ہيں خير چند روز اور مزے كرلو اس كے بعد انجام معلوم ہى ہوجائے گا _

1_مصائب سے نجات يافتہ افراد كا شرك ربوبيت ، خداوند عالم كى نعمتوں كى ناشكرى ہے_

بربّہم يشركون ليكفر وا بما آتيناہم
احتمال ہے كہ"ليكفروا" ميں لام عاقبت كے ليے ہو اس بناء پر معنى يوں ہوگا :ان كے شرك كى عاقبت نعمتوں كا كفران ٹھرى لازم الذكر ہے كہ "ما آتينا ہم" كى مناسبت سے "يكفروا"سے مراد ،ناشكرى ہے _
2_مصائب سے چھٹكارا پانے والوں كا شرك كى طرف ميلان ركھنے كا مقصد ، اپنى نجات كے خدائي ہونے سے انكار كرنا ہے_
ثم اذا مسّكم الضرّ ...ليكفروا بما آتينا ہم
احتمال يہ كہ "ليكفروا" ميں لام "كى " كے معنى ميں ہو اس بناء پر آيت كا معنى يوں ہوگا انہوں نے شرك اختيار كيا تا كہ يہ ثابت كريں كہ ان كى نجات خداوند عالم كى طرف سے نہيں ہے اس تفسير ميں "ما اتينا ہم" سے مراد ، مصائب كو دور كرنا اور "يكفروا" كا معنى چھپانا اور انكار كرنا ہے_
3_مصائب اور مشكلات كو دور كرنا ، خداوند عالم كى نعمت اور عطيّہ ہے_
ثم اذا كشف الضّر عنكم ...بما آتينا ہم
4_ قد رناشناس مشركين، خداوند عالم كى شديد مذّمت كے مصداق ٹھہرے ہيں _
بربّہم يشركون _ليكفروا ...فتمتّعوا فسوف تعلمون
5_نعمتوں كى ناشكرى كرنے والے مشركين ،الہى نعمتوں كے كفران كے باوجود ان سے بہرہ مند ہوئے اور انہيں زندگى كى مہلت مل گئي ہے _
بربّہم يشركون _ليكفروا بما اتينا ہم فتمتّعوا فسوف تعلمون
6_ناسپاس مشركين ، اپنى ناشكرى كى سزا سے مطلع ہوجائيں گے_
بربّہم يشركون ...فتمتعوا فسوف تعلمون
7_مشكلات و مصائب سے نجات پانے والے ناسپاس مشركين ، خداوند عالم كے شديد قہر و غضب كا نشانہ ہيں _
ثم اذا كشف الضّر عنكم اذا ...بربّہم يشركون ...فتمتعوا فسوف تعملون
احتمال ہے كہ غيب كے صيغہ سے مخاطب كى طرف عدول كرنا ، خداوند عالم كے قہر و غضب كى شدت كو بيان كرنے كے ليے ہو_
8_دنياوى لذتوں اور نعمتوں سے بہرہ مند ہونے كے بعد مشركين كا عذاب الہى ميں گرفتار ہونا_
فتمتعوا فسوف تعلمون

الله تعالي:
الله تعالى كى طرف سے نجات دينے كو جھٹلانے والے 2; الله تعالى كى نعمتيں3; الله تعالى كے انذار4
شرك:

سختى كے ختم ہونے كے بعد شرك1
كفران:
كفران نعمت1،5; كفران نعمت كى سزا 6
مشركين:
سختى كے ختم ہوتے وقت2; مشركين كا كفر 1،4،5; مشركين كو عذاب 8; مشركين كو مہلت5;
ناسپاس مشركين پر غضب7;مشركين كى آگاہى 6; مشركين كے انذار_7; مشركين كے مقاصد 2; مشركين كى دنياوى نعمت

مغضوبان خدا:7
نعمت:
سختی کے ختم ہونے کے نعمت3

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لاَ يَعْلَمُونَ نَصِيباً مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ (٥٦)
اور یہ ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ان کا بھی حصّہ قرار دیتے ہیں جنھیں جانتے بھی نہیں ہیں تو عنقریب تم سے تمھارے افترا کے بارے میں بھی سوال کیا جائےگا_

1_مشرکین ، عطا شدہ رزق میں اپنے معبودوں کے لیے حصہ کے قائل تھے_
یشرکون ... و یجعلون لما لا یعلمون نصیباً ممّا رزقناہم
آیت مشرکین کی خلاف کاریوں کے بیان کا تسلسل ہے مذکورہ بالا مطلب اس پر موقوف ہے کہ "ما" موصول سے مراد معبود ہیں اور فعل "یعلمون" کا مفعول بہ محذوف ہے_
2_مشرکین ، امور کی انجام دہی میں اسباب اور ظاہري علل کی مستقل تاثیر کے قائل تھے_
بربہّم یشرکون _لیکفروا بما اتیناہم ... و یجعلون لما لا یعلمون نصیباً ممّا رزقناہم
مذکورہ بالا تفسیر اس صورت میں ہے جب "ما " موصول سے مراد ، وہ اسباب اور عوامل ہوں جنہیں مشرکین مشکلات سے اپنی نجات کے سلسلہ میں دخیل سمجھتے تھے در حالانکہ ان کی کیفیت سے آگاہ نہیں تھے اور یہ جو خداوند عالم نے مشرکین کو اس فکر کی وجہ سے مورد سرزنش قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے اسباب کی

مستقل تاثیر کے قائل تھے ورنہ سرزنش اور مذمت کا کوئي مقام نہیں تھا_
3_مشرکین اپنی آمدنی کا کچھ حصّہ اپنے معبودوں کے لیے مخصوص کرتے تھے_
ویجعلون لما لا یعلمون نصیباً ممّا رزقناہم
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب "لا یعلمون" کا فاعل "ما" ہو کہ جس سے مراد، بُت ہوں اور اس کا مفعول حذف ہوا ہو اس بناء پر عبارت کا معنی یوں ہوگا مشرکین ایسے موجودات کے لیے حصّہ قرار دیتے ہیں جنہیں کچھ معلوم نہیں ہے_
4_مشرکین کے معبود، بے خبر اور نا آگاہ موجودات ہیں_
ویجعلون لما لا یعلمون نصیب
احتمال ہے کہ "یعلمون" کی ضمیر کا مرجع وہ "آلہہ" ہو جس کا "ما" سے استفادہ ہوتا ہے لہٰذا جملہ "لا یعلمون" "ما" کی توصیف کے بیان کے لیے ہے_
5_تمام انسا نوں کی مانند مشرکین کا رزق ، خداوند عالم کے اختیار میں ہے_
ممّا رزقناہم
6_ اپنے اموال کا، کچھ حصّہ باطل معبودوں کے لیے مخصوص قرار دینا ، مشرکین کی بدعت ہے_
ویجعلون لما یعلمون نصیباً ممّا رزقناہم تاللہ تسئلنّ
7_ عطا شدہ رزق میں باطل مبعودوں کا حصّہ خیال کرنے کی خداوند عالم نے سرزنش کی ہے_
ویجعلون لما یعلمون نصیباً ممّا رزقناہم تاللہ تسئلنّ
8_اللہ تعالی کے عطا کردہ رزق میں باطل مبعودوں کا کچھ حصّہ مخصوص کرنے پر خداوند عالم نے مذمت کی ہے_
یجعلون لّما لا یعلمون نصیباً ممّا رزقناہم تاللّہ لستئلنّ
9_مشرکین کو خبردار اور مورد مواخذہ قرار دینے کے لیے خداوند عالم نے اپنی ذات کی قسم اٹھائي ہے_
تاللّہ تسئلنّ عمّا کنتم تفترون
10_خداوند عالم پر افتراء باندھنے کی وجہ سے مشرکین کا مورد مواخذہ قرار پانا ،یقینی امر ہے _
تاللہ لتسئلنّ عمّا کنتم تفترون
11_ مشکلات سے نجات دینے (جو کہ خداوند عالم کا کام ہے) کی نسبت غیر خدا کی طرف دینے پر شدید مؤاخذہ کیا جائے گا_

ثم اذا كشف الضرّ عنكم اذا فريق منكم بربّہم يشركون ...ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ...تاللّہ لتسئلنّ عمّا كنتم تفترون

12_ بندوں كو رزق پہنچانے ميں باطل معبودوں كو دخيل سمجھنا، افتراء ہے_
ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقنا ہم تاللہ لتسئلن عمّا كنتم تفترون
ممكن ہے "تفترون" كا متعلق مشركين كى جانب سے باطل مبعودوں كے ليے "جعل نصيب" (حصّہ قرارد دينا ہو) اور معبودوں كے سہم قرار دينے سے مراد ، انہيں رزق پہنچانے كے سلسلہ ميں دخيل سمجھنا ہے_
13_خداوند عالم پر افتراء با ندھنا (جو امر رزق ميں خداوند عالم كے شريك قرارد ينے پر مشتمل ہو) شرك ربوبيت پر اعتماد ركھنے والوں كا دائمى فعل ہے_
بربّہم يشركون ...ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ممّا رزقناہم ...كنتم تفترون
14_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا ، خداوند عالم كے شديد غضب و ناراضگى كا سبب ہے_
ويجعلون لمّا لا يعلمون نصيباً ممّا رزقنا ہم تاللہ لتسئلن عمّا كنتم تفترون
مخاطب سے غائب كے صيغہ كى طرف عدول ، ممكن ہے مذكورہ نكتہ سے حكايت ہو _ لفظ جلالہ كے ذريعہ قسم اٹھانا اور فعل مجہول "تُسئلنّ " پر نون تاكيد كا آنا، نيز ممكن ہے مذكورہ تفسير پر مؤيّد ہو_
15_ شرك ربوبيّت (رزق پہنچانے ميں خدا كا شريك قرار دينا) كے معتقد افراد نے اپنے اعتقاد كى بنياد ، خود ساختہ جھوٹ پر ركھى ہے_
بربّہم يشركون ...ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ...عمّا كنتم تفترون
(مصدر ثلاثى مزيد)سے "يفترون"كا معنى جھوٹ ہے اس كے اور كذب (خبر كا واقع كے مطابق نہ ہونا) كے در ميان فرق يہ ہے كہ "افتراء ' خود ساختہ اور جعلى ہے_
عوامل اور اسباب كے كرداركو مستقل قرارد ينا ، ايسا افتراء ہے جس پر مواخذہ كيا جا ئيگا_
ويجعلون لما لا يعلمون نصيباً ...تاللّہ لتسئلن عمّا كنتم تفترون

افترائ:
خدا پر افتراء باندھنے كے آثار 14; افتراء كى مغضوبيت14; افتراء كے موارد12،16
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كے انذار9; اللہ تعالى كى رازقيّت5; اللہ تعالى كى سرزنشيں7،8; اللہ تعالى كے مواخذے 11 ، 16; اللہ تعالى كے غضب كے اسباب14
باطل:
باطل معبود وں كا جہل 4; باطل معبودوں كى رازقيّت 12،13; باطل معبودوں كے سہم المال كى سرزنش8; باطل معبودونكا سہم المال3،6; باطل معبود اور رازقيّت1
خدا پر افتراء باندھنے والے:

خدا پر افتراء باندھنے والوں كے مواخذہ كا حتمى ہونا10
روزي:
روزى كا سرچشمہ 5
شرك:
رازقيّت ميں شرك1،12،13;رازقيّت ميں شرك كى سرزنش 7;شرك افعالى 2; شرك افعالى پر مواخذہ16; شرك ربوبى كا فضول ہونا 15
طبيعى عوامل:
طبيعى عوامل كا كردار2،16
عقيدہ:

باطل معبودوں کی رازقيّت پر سرزنش 7; شرك ربوبی کا عقيده13
قرآن:
قرآن مجيد کی قسم9
قسم:
خدا کی قسم9
مشركين:
مشركين اور باطل معبود 3; مشركين کا مواخذه 9;مشركين کی بدعت گذاري6; مشركين کی تہديد 9; مشركين کی روزي5; مشركين کی فكر1،2; مشركين کی كذب بياني15; مشركين کے افتراء 13; مشركين کے عقيدتی مباني5; مشركين کے مواخذ کا حتمی ہونا10
نجات:
غيرخدا کی طرف نجات دينے کی نسبت کی سزا1

وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ (٥٧)
اور يہ الله کے لئے لڑكياں قرار ديتے ہيں جب كہ وه پاك اور بے نياز ہے اور يہ جو كچھ چاہتے ہيں وه سب انھيں کے لئے ہے _

1_زمانہ جاہليت کے مشركين ، خداوند عالم کی بيٹيوں کے قائل تھے_
ويجعلون للّٰہ البنات
2_مشركين ، وجود خدا کے معتقد تھے_
يجعلون للّٰہ البنات
3_خداوند عالم، بيٹيوں جيسی اولاد سے منزّه ہے_

ويجعلون للّٰہ البنات سبحانہ
4_خداوند علم کے ليے اولاد (بيٹی کا ہونا) نقص ہے_
ويجعلون للّٰہ البنات سبحانہ
تنزيہ کے ليے "سبحان" کا ذكر خداوند عالم کو اس نسبت سے منزّه و مبرةّ قرار ديناہے جو مشركين اس کی طرف ديتے تھے اور يہ تنزيہ اس نقص و عيب سے حكايت ہے جو خداوند عالم کی طرف اولادکی نسبت دينے سے پيدا ہوتاہے_
5_خداوند عالم، اولاد و نسل سے منزّه ہے_
ويجعلون للّٰہ البنات سبحانہ
6_مشركين کا خدا کی طرف بيٹيوں کی نسبت دينا ، افتراء اور خودساختہ جھوٹ ہے_
ويجعلون للّٰہ البنات سبحانہ
7_مشركين کے تمايلات کی بنياد ، خواہشات نفسانی تھي_
ولہم ما يشتہون
8_مشركين کے نزديك ، بيٹا ركھنا پسنديده اور بيٹی کا ہونا نا پسنديده تھا_
ويجعلون للّٰہ البنات ...ولہم ما يشتہون
قرينہ مقابلہ کی بناء پر احتمال ہے كہ "ما" سے مراد بيٹے کی صورت ميں اولاد ہے_ مشركين کا خداوند عالم کی طرف بيٹی کی نسبت دينے کا مقصد اس کی تنقيص تھا اور يہ اس چيز سے حكايت ہے كہ وه لڑكی کے وجود سے نفرت كرتے تھے_
9_مشركين کا خداوند عالم کے ليے بيٹی ركھنے اور اپنے ليے دلخواه اولاد (بيٹا) ركھنے کے بارے ميں اظہار نظر کی بنياد، خواہش نفسانی تھي_
ويجعلون لله البنات ...ولہم ما يشتہون

10_ مشرکین ، خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینے کے مقابلے میں اپنی طرف دلخواہ اولاد (بیٹے) کی نسبت دیتے تھے_
ویجعلون للہ البنات ...ولہم ما یشتہون
"ولہم" میں ممکن ہے "واو" حالیہ ہو او ریہ بھی ممکن ہے کہ عاطفہ ہو_ عاطفہ ہونے کی صورت میں جملہ "ما ..." "البنات" پر عطف کی وجہ سے محلاً منصوب ہوگا بہرحال ہر صورت میں مذکورہ تفسیر قابل استفادہ ہے اور خداوند عالم کی طرف بیٹی کی نسبت دینا اس بات پر قرینہ ہے کہ "ما یشتہون"میں "ما " سے مراد، بیٹے کی صورت میں اولاد ہے_

اسماء وصفات:
صفات جلال 3،4،5
افترائ:
اللہ تعالی پرافترائ6
اللہ تعالي:

اللہ تعالی اور بیٹی 3،4; اللہ تعالی اور تولید مثل 5; اللہ تعالی کا منزّہ ہونا 3،4،5;اللہ تعالی کی طرف بیٹی کی نسبت 1،6،9،10
جاہلیت:
جاہلیت کے مشرکین 6،9;جاہلیت کے مشرکین کا عقیدہ 1
عقیدہ:
اللہ تعالی کے فرزند رکھنے کا عقیدہ1
علائق و محبت:
بیٹے کے ساتھ محبت8
مشرکین:
مشرکین اور بیٹی 8; مشرکین کا بیٹے کو پسند کرنا8،9،10; مشرکین کا عقیدہ 2; مشرکین کی خواہشات نفسانی کی پرستش7;مشرکین کی خدا شناسی 2; مشرکین کی فکر 10;مشرکین کے افترائ6; مشرکین کے خواہشات کی پیروی کے آثار 9; مشرکین کے علائق و بحث 8،10; مشرکین کے میلانات کا سرچشمہ 7

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالأُنثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ (٥٨)
اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہے _

1_ لڑکی کی ولادت کی خبر سن کر زمانہّ جاہلیت کے مشرکین کا چہرہ، غصّہ اور ناراضگی کی شدت سے متغیّرہوجاتاتھا_
واذا بشّر أحدہم بالانثی ظلّ و جہہ مسودّ
2_ انسان کے نفیساتی حالات کا اثر، اس کے جسم اور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے_

واذا بشّر أحدہم بالانثی ظلّ وجہہ
اگر چہ آيات ميں فقط ايك مقام پر ذكرہوا ہے كہ خبرچہر ے كے تغيّر و تبدل كا باعث ہوتی ہے ليكن يہی ايك مورد مذكورہ دعوی كے ليے كافی اور اس قضيہ كو ثابت كررہا ہے_
3_ ناگوار خبريں، انسان پر اپنا اثر چھوڑتی ہيں _
واذا بشّر احدہم بالانثی ظلّ وجہہ مسوّد
4_ بيٹی كی ولادت كی خبر سن كر مشركين كا دل غم و غصّہ

سے بھرجاتا تھا اور وہ انتہائي شرمندگی كی وجہ سے اپنا چہرہ نہيں دكھا تے تھے_
واذا بشرّ احدہم بالانثی
لغت ميں "كظم "كا معنی نفس كے خروج كا راستہ ہے اور نفس كے حبس اور سكوت كے معنی ميں بھی استعمال ہوتا ہے اور آيت ميں "كظيم" سے مراد ، و ہ شخص ہے جو غم وانده سے پر ہو _
6_مشركين، بيٹياں ركھنے سے نفرت كرنے كے با وجود انہيں خداوند عالم كی طرف نسبت ديتے تھے _
ويجعلون للّہ البنات ...واذا بشر أحدہم بالانثی ظلّ وجہہ مسودّا كظيم
7_انسان اپنے غصّہ اور جذبات كو كنٹرول كرنے پر قادر ہے_
واذا بشّر احدہم بالانثی ظلّ وجہہ مسودّا وہو كظيم

احساسات :
احساسات كا معتدل كرنا7
اللہ تعالي:
اللہ تعالی كی طرف بيٹی كی نسبت6
انسان:
انسان كا غضب7; انسان كی انعطاف پذيري3; انسان كی صفات3،7
بدن:
بدن ميں موثر اسباب2
بشارت:
فرزند كی ولاد ت كی بشارت4
جاہليت:
جاہليت كی رسوم; جاہليت كے مشركين1،5،6; جاہليت ميں بيٹی 1; جاہليت ميں فرزند كی ولايت
حالات رواني:
حالات روانی كے آثار 2
مشركين:
مشركين اور بيٹی 1،5،6; مشركين كا غم 5; مشركين كی صورت 1;; مشركين كی فكر6
مشركين كے غضب كے اسباب1

يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلاَ سَاء مَا يَحْكُمُونَ (٥٩)
قوم ہے منھ چھپا تا ہے كه بہت بری خبرسنائي گئی ہے اب اس كو ذلت سميت زندہ ركھے يا خاك ميں ملادے يقينا يہ لوگ بہت برا فيصلہ كر رہے ہيں _

1_زمانہ جاہليت ميں بيٹياں ركھنے والے مشركين كا مخفی اورچھپنے كا سبب وہ ناراضگی تھی جو بيٹی كی ولادت كی خبر

سے پیدا ہوتی تھي_
واذا بشرّ احدہم بالانثی ...یتوری من القوم من سؤ ما بشرّ بہ
2_لڑکی کی ولادت کی خبر، مشرکین کے لیے ناگور اور بری خبر تھي_
یتوری من القوم من سؤ ما بشرّ بہ
3_زمانہ جاہلیت میں خاندانوں پرمرد کی حاکمیت_
واذا بشّر احدہم بالانثی ظلّ وجہہ ...یتوری من القوم من سو ما بشر بہ ایمسکہ علی ہون ام یدسّہ فی التراب
4_مشرکین اس بات میں متحیّر اور متردّدتھے کہ نوذاد بیٹی کی کفالت ذلت کے ساتھ کریں یا اسے زندہ در گور کردیں_
أیمسکہ علی ہون ام یدسّہ فی التراب
"یمسکہ" میں ضمیر کامرجع "مبشر بہ" ہے اور اس سے مراد ، نوزاد بیٹی ہے اور "علی ہون" "یمسکہ"کی ضمیر مفعول کے لیے حال ہے "ہون" کا معنی ذلّت اور خواری ہے (دسّ) مصدر سے "یدسّ" کا معنی مخفی کرنا ذکر ہوا ہے_
5_زمانہ جاہلیت میں خواتین اور لڑکیوں کی کوئي قدر و قیمت نہیں تھی اور وہ مایہ ننگ و عار شمار ہوتی تھیں_
أیمسکہ علی ہون ام یدسّہ فی التراب
6_زمانہ جاہلیت میں بیٹی رکھنے والے مشرکین، بیٹیوں

494

کی کفالت کو اپنے لیے ننگ وعار سمجھتے تھے_
أیمسکہ علی ہون
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ"علی ہون" "یمسکہ" کی ضمیر فاعل کے لیے حال ہو _
7_زمانہ جاہلیت میں مرد حضرات کو اپنی اولاد پر مکمل ولایت و اختیار حاصل تھا _
أیمسکہ علی ہون ام یدسّہ فی التراب
یہ جو خداوند عالم نے نوزاد بیٹیوں کے بارے میں مشرکین کے اس ارادے کا ذکر کیا ہے کہ وہ انہیں زندہ رکھیں یا زندہ در گور کردیں اور کسی دوسرے شخص کو دخیل اور اعتراض کرنے والا قرار نہیں دیا لہذا ممکن ہے یہ مذکورہ نکتہ سے حکایت ہو_
8_ بیٹی رکھنے والے مشرکین ، بیٹی رکھنے کی وجہ سے اپنی اجتماعی شخصیت کو خطر ے میں دیکھتے تھے _
یتوری من القوم من سوء ما بشرّ بہ أم یمسکہ علی ہون أم یدسّہ فی التراب
9_مشرکین کی طرف سے خداوند عالم کے لیے بیٹی اور اپنے لیے بیٹا قرار دینا ، نہایت قبیح اور نامناسب فیصلہ تھا_
ویجعلون ﷲ البنات سبحانہ و لہم ما یشتہون ... الأ ساء ما یحکمون
10_زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی طرف سے لڑکیوں اور لڑکوں کے ما بین تفاوت کا قائل ہونا، نا مناسب اور قبیح فیصلہ تھا_
ویجعلون ﷲ البنات سبحانہ ولہم ما یشتہون ...الا ساء ما یحکمون
11_نوزاد بیٹیوں کی ذلّت کے ساتھ کفالت یا انہیں در گور کرنے کے بارے میں مشرکین کا ارادہ نہایت قبیح اور نامناسب ارادہ تھا_
أیمسکہ علی ہون ام یدسّہ فی التراب الا ساء ما یحکمون
12_ خداوند عالم نے مشرکین کو نوزاد بیٹیوں کے بارے میں تصمیم لینے پر خبردار کیا ہے_
أیمسکہ علی ہون أم یدسّہ فی التراب الا ساء ما یحکمون
13_ اسلام نے عورتوں اور لڑکیوں کی شخصیت اور حقوق کا دفاع کیا ہے_
ألا ساء ما یحکمون

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی طرف بیٹی کی نسبت دینا9; اللہ تعالی کے انذار12
باپ:
باپ کی ولایت7

بيٹي:
بيٹى كا زنده در گور كرنا4; بيٹى كے زنده در گور كرنے

كا ناپسنديده ہونا 11
جاہليت:
جاہليت كى رسوم11،3،1; جاہليت كے مشركين 1، 2 ،12; جاہليت كے مشركين كا بيٹے سے محبت كرنا 9; جاہليت كے مشركين كا متحير ہونا 4; جاہليت كے مشركين كى فكر8،6; جاہليت كے مشركين كى ناپسنديده قضاوت 10،9; جاہليت ميں امتيازى سلوك 10 ; جاہليت مينبيٹى 12،11،8،4،2; جاہليت ميں بيٹى كا بے وقعت ہونا 5; جاہليت ميں بيٹى كى ذلّت6; جاہليت ميں خاندان كا نظام 3; جاہليت ميں عورت كابے وقعت ہونا 5; جاہليت ميں مرد كى حاكميت 7،3
ذلت:
ذلّت كے اسباب
عورت:
عورت كى شخصيت13;عورت كے حقوق13
فرزند:
فرزند پر ولايت7
مشركين:
مشركين اور بيٹى 2،1; مشركين كا فرار 1; مشركين كے انذار 12

لِلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلّهِ الْمَثَلُ الأَعْلَىَ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٦٠)
جن لوگوں كا آخرت پر ايمان نہيں ہے ان كى مثال بدترين مثال ہے اور اللہ كے لئے بہترين مثال ہے كہ وہى صاحب عزّت اور صاحب حكمت ہے _
1_ زمانہ جاہليت كے مشركين كا بيٹى كو قتل كرنے كا سبب، عالم آخرت پر ايمان نہ ركھنا ہے_
واذا بشرّ احدہم بالانثى يتورى من القوم ...ام يد سّہ فى التراب ...للذين لا يومنون بالاخرة
2_ عالم آخرت پر ايمان نہ ركھنے والے ، قبيح صفت اور بدسيرت كے مالك ہيں_
للذين لا يومنون بالاخرة مثل السّوئ
"مثل السّوئ"سے مراد جيسا كہ مفسرين كى جماعت نے كہا ہے _برى اور قبيح صفت ہے_

3_عصر جاہليت كے مشركين، عالم آخرت كے منكر تھے_
للذين لا يومنون بالآخرة
يہ آيت ان آيات كے سياق ميں ہے جو مشركين كى مذمت كے بارے ميں تھيں اور يہ خود اس پر قرينہ ہے كہ "الذّين" سے مراد ، مشركين ہيں_
4_ جاہل مشركين كے نزديك بيٹى ركھنا ، قبيح صفت شمار ہوتا تھا_
للذين لا يومنون بالآخرة مثل السوّئ
"مثل السوئ" ايسى مثل ہے جو كہ جاہل مشركين بيٹى والوں كے ليے استعمال كرتے تھے اور ان كى اس سے مراد بد حالى اور برائي كے ليے ضرب المثل تھا يہ جو خداوند عالم نے نوزاد بيٹى كے بارے ميں ان كے نظريے كو بيان اور ان كى مذمت كرنے كے بعد ، "مثل السوئ" كو خود ان كى طرف نسبت دى ہے ممكن ہے مذكوره مطلب پر قرينہ ہو_
5_ عالم آخرت پر ايمان نہ لانا،قبيح ہے نہ كہ بيٹى ركھنا_
للذين لا يومنون بالآخرة مثل السّوئ
احتمال ہے كہ آيت ان مشركين پر انگشت نمائي كررہى ہے جو بيٹى ركھنے كو"مثل السّوئ" سے تعبير كرتے تھے اور

خداوند عالم جواب دے رہا ہے كہ عالم آخرت پر ايمان نہ ركھنا "مثل السّوئ" ہے_
6_عالم آخرت پر ايمان نہ ركھنے كى وجہ سے مشركين، قبيح صفت كے مالك ہيں_
للذين لا يومنون بالآخرة مثل السّوئ
اسم ظاہر كى جگہ" الذين" موصول كو قرار دينا اس مطلب كى طرف اشارہ ہے كہ ان كا بد صفت سے متصف ہونا ان كے كفر كى وجہ سے ہے_
7_عقيده، انسان كى روحانى صفات اور خصلتوں پر موثر ہوتا ہے_
للذين لا يومنون بالآخرة مثل السّوئ
8_فقط خداوند عالم، بلند ترين صفات كا مالك ہے_
وللہ المثل الا علي
9_بلند ترين صفات كا مالك ہونا، اس بات پر دليل ہے كہ خداوند عالم مشركين كى ناروا نسبتوں سے منزّہ ہے_
ويجعلون لما لا نصيباً ممّا رزقناہم ...كنتم تفترون ...ويجعلون للہ النبات سبحانہ ...وللہ المثل الا علي
10_خداوند عالم كى طرف بيٹى كى نسبت دينا ، اس كى بلند صفات اور اس كے بلند و برتر مقام سے سازگار نہيں ہے_
وللہ المثل الاعلي
عبارت" وللہ المثل الا علي" اس ناروا نسبت كے جو اب كے مقام پر ہے جو مشركين خداوند عالم كى طرف ديتے تھے اور وہ نسبت خدا كے ليے بيٹى كا ہونا ہے در حالانكہ خداوند عالم بلند

497

ترين صفات كا مالك ہے اور يہ نسبت اس دعوى كے ساتھ سازگار نہيں ہے_
11_خداوند عالم عزير (ناقابل شكست) اور حكيم (صاحب حكمت) ہے_
وہو العزيز الحكيم
12_ عزت اور حكمت ، خداوند عالم كى عالى ترين صفات كا مظہر ہيں_
وللہ المثل الا على وہو العزيز الحكيم
13_خداوند عالم كى عزت و حكمت اس چيز سے سازگار نہيں كہ اس كى طرف بيٹى كى نسبت دى جائے _
ويجعلون للہ البنات ...وہو العزيز الحكيم
14_ عن الصادق (ع) فى معنى قولہ تعالي"وللّہ المثل الا علي" انّہ قال: الذى لا يشتبہ شى ولا يوصف ولا يتوہم ملاك المثل الا علي"(1)
امام صادق سے خداوند عالم كے اس قول "وللّہ المثل الاّ علي" كے معنى كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے : آپ (ع) نے فرمايا : خداوند عالم وہ ذات ہے جس كے مشابہ كوئي چيز نہيں اور وہ قابل توصيف نہيں ہے اور نہ ہى وہ وہم و خيال ميں سما سكتا ہے اور يہى "وللہ المثل الا علي" كا مطلب ہے_

آخرت:
آخرت كو جھٹلانے والوں كى پليدى 2; آخرت كو جھٹلانے والے 3
اسماء وصفات:
حكيم11; عزيز11
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كا بے نظير ہونا 14; اللہ تعالى كى توصيف14; اللہ تعالى كى حكمت 12،13; اللہ تعالى كى صفات8،9،10،11; اللہ تعالى كى طرف بيٹى كى نسبت دينا10،13; اللہ تعالى كى عزّت 12،13; اللہ تعالى كے مختصّات8; اللہ تعالى كے منزّہ ہونے كے دلائل 9
جاہليت:
جاہليت كى رسوم1; جاہليت كے مشركين كا عقيده 3; جاہليت كے مشركين كى فكر 4; جاہليت ميں بيٹى 4; جاہليت ميند ختر كشى كا سرچشمہ1

روایت:14
صفات:
عالی ترین صفات 8،9،10; ناپسندیدہ صفات 5
عقیدہ:
عقیدہ كے نفیساتی آثار 7
....

1) توحید صدوق ، ص324، ح1 ،50 تفسیر برہان ، ج2 ، ص373 ،ح4_

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَكِن يُؤَخِّرُهُمْ إلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاء أَجَلُهُمْ لاَ يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلاَ يَسْتَقْدِمُونَ (٦١)
اگر خدا لوگوں سے ان كے ظلم كا مواخذہ كرنے لگتا تو روئے زمین پر كسی رینگنے والے كو بھی نہ چھوڑتا لیكن وہ سب كو ایك معین مدّت تك كے لئے ڈھیل دیتا ہے اس كے بعد جب وقت آ جائے گا تو پھر نہ ایك ساعت كی تاخیر ہوگی اور نہ تقدیم _

1_خداوند عالم ، ظالم افراد كو مہلت دیتا ہے اور انہیں ان كی خلاف كاریوں كے مقابلہ میں فوراً ہلاك كرتا ہے _
ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترك علیہا من دابّة ولكن یوخّر ہم الی اجل: مسمّي
ظلم كے معنی _ جو كہ اشیاء كو ان كے مناسب مقام پر قراد نہ دینا ہے_ كو مد نظر ركھتے ہوئے اس سے مراد ،ہر غلط اور نامناسب كا م ہے_
2_ظالم انسانونكا مورد مؤاخذہ قرار پانا ، خود ان كے عمل كا نتیجہ ہے _
ولو یؤاخذاللہ الناس بظلمہم
3_ خداوند عالم كی طرف سے ظالم افراد كے دنیاوی مؤاخذہ كی صورت میں زمین پر چلنے والی كوئي چیز باقی نہیں رہے گي_
ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترك علیہا من دابّة
4_ خدا پر افتراء اور شرك كی سزا، اس قدر شدید اور سخت ہے كہ اس كے تحقق كی صورت میں تمام چلنے والی اشیاء اس سے محفوظ نہیں رہیں گي_
بربّہم یشركون ...كنتم تفترون _یجعلون للہ البنات ولویوا خذ اللہ الناس بظلمہم ما ترك علیہا من دابّة

5_ خداوند عالم كی طرف نامناسب امور كی نسبت دینا اوربیٹیوں كا قتل ، ایك ظالمانہ فعل ہے_
كنتم تفترون _ ویجعلون للہ البنات سبحانہ ...ا م یدسّہ فی التراب ...ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترك علیہا من دابّة
آیات كا سیاق جو كہ مشركین اور خدا كے بارے میں ان كے باطل عقائد كے سلسلہ میں تھا كے قرینہ كی بناء پر ممكن ہے "الناس" سے مراد ، مشركین ہوں اور "الناس" پر الف لام عہد ذكری ہو_
6_ خداوند عالم كی طرف ناروا باتوں كی نسبت دینے كے با وجود مشركین مكہ دنیاوی عقوبت میں گرفتار نہ ہوئے اور انہیں زندگی كی مہلت مل گئي_
كنتم تفترون _ویجعلون للہ لبنات ... ولو یؤاخذ اللہ الناس من بظلمہم ما ترك علیہا من دابّة
7_ظالموں كے دنیاوی مؤاخذہ اور عقوبت پر خداوند عالم كی تصمیم كی صورت میں تمام انسان ہلاك ہو جاتے اور ان كی نسل ختم ہو جاتی _
ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترك علیہا من دابّة
احتمال ہے كہ "الناس" اور "بظلمہم " كے قرینہ نیز گناہ گار كے گناہ سے متناسب سزا كی بناء پر "دابّة" سے مراد ، انسان

ہوں_
8_تمام انسانوں کی موت کا وقت، مقرر ہے_
ولكن يوخّر ہم الى ا جل مسمّي
9_ظالم افراد کو وقتی طور پر معاف کرنا اور ان کی عقوبت اور مؤاخذہ میںتاخیر کرنے کا مطلب یہ نہیںہے کہ انہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑدیا گیا ہے_
ولو يؤاخذ اللّہ الناس بظلمہم ما ترك عليہا من دابّة ولكن يوخّر ہم الى اجل مسّمي
10_ تمام انسان ایك قسم کے گناہ اور نامناسب فعل کے مرتکب ہوتے ہیں_
ولو يؤاخذ اللّہ الناس بظلمہم ما ترك عليہا من دابّة
کلمہ"الناس" پر الف لام استغراق کی وجہ سے عمومیت پر دلالت کررہا ہے اور نیز یہ کہ عقوبت اور مؤاخذہ کی صورت میں کوئي انسان (اگر دابّة سے مراد انسان ہوں) باقی نہیں بچے گا ممکن ہے یہ مذکورہ تفسیر کے لیے مويّد ہو_
11_ظالم انسانونکی سزا اور مؤاخذہ، مقررہ وقت پر انجام پائے گا_
ولو يؤاخذ اللّہ الناس بظلمہم ...ولكن يوخّر ہم الى اجل مسمّي
12_ظالم انسانوں کی موت کا وقت مقرر ہونا، ان کے مؤاخذہ اور عقوبت کو تاخیر میں ڈالنے پر دلیل ہے_
ولو يؤاخذہ اللّہ الناس بظلمہم ...ولكن يوخّر ہم الى اجل : مسمّي
13_ انسانوں کے لیے موت کا وقت مقرر کرنا اور

500

ظالموں کو سزا اور مؤاخذہ دینے کا ارادہ کرنا یا اسے موخّر کرنا خداوند عالم کے اختیار میں ہے_
ولو يؤاخذہ اللّہ الناس بظلمہم ما ترك عليہا من دابّة ولكن يوخّرہم الى اجل: مسمّي
14_زمین پر زندگی کی بقاء کی مصلحت ، ظالموں کودنیاوی سزا دینے کی مصلحت سے زیادہ اہم ہے _
ولو يؤاخذ اللّہ الناس بظلمہم ما ترك عليہا من دابّة ولكن يوخرّ ہم الى اجل: مسمّي
15_ ظالم انسانوں کی موت کا مقرر وقت پہنچتے ہی وہ بغیر کسی فاصلہ کے فوراً مرجائینگے_
فاذا جاء ا جلہم لا يستا خرون ساعة ولا يستقدمون
16_ کوئي سبب بھی انسانوں کی موت کے مقررہ وقت میں کمی و بیشی نہیں کر سکتا _
فاذا اجلہم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون
17_"عن ابى عبداللّہ" ...وامّا الاجل المسمّى فہو الذى ينزّل ممّا يريد ان يكون من ليلة القدر الى مثلہا من قابل ..."(1)
امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے ..."اجل مسمّي"یہ ہے کہ خداوند عالم ایك شب قدر سے دوسری شب قدر کے ما بین جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا وقت پہنچ جاتا ہے_
18_ "عن ابى عبداللّہ (ع) " ...قال: تعدّ السنين ثم تعّد الشہور ثم تعدّ الايام ثم تعدّا الساعات ثم تعّد النفس "فإذا جاء اجلہم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون"(2)
امام صادق(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا: عمر کے سال شمار ہوتے ہیں پھر اس کے مہینہ اور پھر اس کے دن اور اس کے بعد اس کی گھڑیاں اور پھر انسان کے سانس: فإذا جاء اجلہم
19_ "عن ابى عبداللّہ (ع) فى قولہ تعالي"اجل مسمّى "قال : ...ہو الذى قال اللّہ : (اذا جاء أجلہم لايستأخرون ساعة ولا يستقدمون" وہوالذى سمّى لملك الموت فى ليلة القدر ...(3)
امام صادق (ع) سے اجل مسمّی کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ وہ اجل یہ ہے کہ جس کے بارے میں خداوند عالم نے یہ فرمایا ہے: "اذا جاء اجلہم ديستا خرون ساعة ولا يستقدمون" اور وہی ہے کہ جس کا ذکر شب قدر میں آسمان کے ملائکہ کے لیے کیا گیا ہے اور وہ معین شدہ ہے_
....

1) تفسیر عیاشی ،ج1 ،ص354،ح5 ، نورالثقلین،ج1 ،ص703 ، ح14
2) کافی ج3، ص262،ح44 نورا لثقلین ،ج2، ص27 ح98_

3) تفسیر عیاشی ،ج1،ص354، ح6نورالثقلین ،ج2 ،ص27 ، ح100_

وَيَجْعَلُونَ لِلّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَى لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ الْنَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ (٦٢)

یہ خدا کے لئے وہ قرار دیتے ہیں جو خود اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں یہ غلط بیانی بھی کرتی ہیں کہ آخرت میں ان کے لئے نیکی ہے حالانکہ یقینی طور پر ان کے لئے جہنم ہے اور یہ سب سے پہلے ہی ڈالے جائینگے _

1_زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی طرف ایسی چیزوں کی نسبت دیتے تھے _جنہیں وہ خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے تھے_
ویجعلون للہ ما یکرہون
ما قبل آیات (ویجعلون للہ البنات) کے قرینہ کی بناء پر "یجعلون" (وہ قرار دیتے ہیں) سے مراد، نسبت دینا اور متصف کرنا ہے_
2_ زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، اپنے ہاں بیٹی کی ولادت سے نفرت کرتے تھے_
ویجلعون للہ البنات ...واذا بشرّ احدہم بالانثی ظلّ وجہہ مسوداً و ہو کظیم ...ویجعلون للہ ما یکرہون
آیت نمبر (57) "ویجعلون للہ البنات" کے قرینہ کی بناء پر "ما یکرہون" میں "ما " سے مرد ممکن ہے "بنات" ہو_
3_ مشرکین، خداوند عالم کی پاکیزگی کو ختم اور اس کی عظمت کو کم کرنے کے در پے تھے_
ویجعلون للہ ما یکرہون
احتمال ہے کہ خداوند عالم کی طرف مشرکین کا ایسی مذموم چیز کہ جو خود ان کے لیے ناپسندیدہ تھی کی نسبت دینے کا مقصد، ممکن ہے مذکورہ نکتہ ہو_
4_زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، خداوند عالم کی طرف ناروا چیزوں کی نسبت دینے کے باوجود اس کی

ذات پر یقین رکھتے تھے_
ویجعلون للہ ما یکرہون
5_زمانہ جاہلیت کے مشرکین ، جھوٹ بولنے والے اور جھوٹے مطالب کوآراستہ و مزّین کرنے والے تھے_
وتصف السنتہم الکذب
"الکذب ""تصف" کا مفعول ہے _ مشرکین کے لیے فعل "یکذب " کی بجائے اس طرح صفت لانا ، اس چیز سے حکایت ہے کہ وہ جھوٹے مطالب کی توصیف کرتے اور ان کو آراستہ و مزّین صورت میں پیش کرتے تھے_
6_ خداوند عالم کی طرف ناپسندیدہ امور کی نسبت دینے کے باو جود ، مشرکین اپنے لیے اچھی عاقبت کا دعوی کرتے تھے_
ویجعلون للہ ما یکرہون و تصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
7_ مشرکین کا اپنے لیے اچھے انجام کا دعوی کرنا ، ایك جھوٹا اور حقیقت سے دور دعوی تھا _
وتصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
"ا ن لہم الحسنی " "الکذب" کے لیے بدل ہے_
8_ مشرکین یہ دعوی کرتے تھے کہ جنت ان کے لیے ہے _
وتصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
احتمال ہے کہ بعد والے جملہ"ان لہم النار" کے قرینہ کی بناء پر "ان لہم الحسني" سے مراد، بہشت ہو_
9_مشرکین ، بیٹے کے ذریعہ اپنی نسل کوباقی رکھنا، اپنے لیے نیك انجام خیال کرتے تھے_
ویجعلون للہ ما یکرہون و تصف السنتہم الکذب ان لہم الحسنی
احتمال ہے کہ "یجعلون للہ البنات ...و لہم ما یشتہون" اور 'یجعلون للہ ما یکرہون" کے قرینہ کی بناء پر "الحسنی " سے مراد، مشرکین کا ان بیٹوں کے ذریعہ کہ جن کا وہ اپنے لیے دعوی کرتے تھے ، نسل کو جاری رکھنا ہے_
10_ خداوند عالم کی طرف ناروا امور کی نسبت دینے کے مقابلہ میں مشرکین اپنے لیے برتر چیزوں کے قائل تھے_
ویجعلون للہ ما یکرہون ...ان لہم الحسنی
11_ بے شك، خداوند عالم پر افتراء باندھنے والے مشرکین کی سزا ،جہنم کی آگ ہے_
لاجرم ان لہم النار
12_ خداوند عالم پر افتراء باندھنا اور اس کی طرف ناروا نسبت دینا ، جہنم کی آگ کا سبب ہے_
عمّا کنتم تفترون ویجعلون للہ البنات ...ویجعلون للہ ما یکرہون ...لا جرم ان لہم النار

13_ مشركين ، سب سے پہلے جہنم كى آگ ميں داخل ہو نگے_
لا جرم ان لہم النار و انہم مفرطون
(فرط مصدر) سے مفرط كا معنى آگے ہونا ، سبقت اور جلدى كرنا ہے_
14_ افتراء باندھنے والے مشركين كو جہنم ميں ان كے حال پر چھوڑ ديا جائے گا اور ان كو فراموش كرد يا جائے گا_
لا جرم ان لہم النار انہم مفرطون
لغت ميں "فرط"كا معنى ترك ذكر ہوا ہے اور مذكورہ تفسير اسى معنى كى بناء پر ہے_

افترائ:
الله تعالى پر افتراء 1،10; الله تعالى پر افتراء باندھنے كى سزا 12
الله تعالي:
الله تعالى پر افتراء باندھنے والوں كا جہنم ميں ہونا 14; الله تعالى پر افتراء باندھنے والوں كى سزا 11; الله تعالى پر افتراء باندھنے والے افراد 1،4; الله تعالى كى پاكيزگى كو ختم كرنا 3
بيٹي:
بيٹى سے نفرت
جاہليت:
زمانہ جاہليت كى رسومات2;زمانہ جاہليت كے مشركين كا افتراء 1;زمانہ جاہليت كے مشركين كا بيٹے كو پسند كرنا9; زمانہ جاہليت كے مشركين كا جھوٹ بولنا 5; زمانہ جاہليت كے مشركين كا دعوي8; زمانہ جاہليت كے مشركين كى خدا شناسى 4; زمانہ جاہليت كے مشركين كا عقيدہ 4; زمانہ جاہليت كے مشركين كى فكر9; زمانہ جاہليت كے مشركين 1،6،7; زمانہ جاہليت كے مشركين كے سلوك كا طريقہ 5; زمانہ جاہليت ميں بيٹى كا وجود2
جہنم:
جہنم كے اسباب 11،12;جہنم ميں پہلے داخل ہونے والے 13
جھوٹ:
جھوٹ بولنے والے افراد 5; جھوٹ كو مزّين و آراستہ كرنا5
مشركين:
مشركين اور جنت 8; مشركين اور نيك انجام 6،7،9; مشركين جہنم ميں 13،14; مشركين كا باطل دعوى 7،8; مشركين كو فراموش كرد ياجانا 14; مشركين كى دشمني3; مشركين كى سزا 11; مشركين كى نسل كى بقائ9; مشركين كے افتراء 10; مشركين كے تسلط كى خواہش10; مشركين كے دعوے6

تفسير راھنما جلد 9

تَاللّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٦٣)
الله كى اپنى قسم كہ ہم نے تم سے پہلے مختلف قوموں كى طرف رسول بھيجے تو شيطان نے ان كار و بار كو ان كے لئے آراستہ كرديا اور وہى آج بھى ان كا سرپرست ہے اور ان كے لئے بڑا دردناك عذاب ہے _

1_ ظہور اسلام سے قبل ، مختلف امتوں کی طرف انبیاء کوبھیجنے کے سلسلہ میں خداوند عالم کا اپنی ذات کی قسم اٹھا نا_
تاالله لقد ارسلنا الی امم مین قبلك
2_ خداوند عالم نے پیغمبر اکرم(ص) سے پہلے ، امتوں میں انبیاء کو بھیجاہے_
تاللّه لقد ارسلنا الی امم من قبلك
3_ شیطان نے گذشتہ امتوں کے قبیح اعمال کو ان کی نگاہوں میں مزّین کرکے پیش کیا ہے_
لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزین لہم الشیطان اعملہم
عمل و کردار کو مزّین کرنا اور آیت کا ذیل "ولہم عذاب الیم" اس بات پر قرینہ ہے کہ اعمال سے مراد، نامناسب اور قبیح کردار ہے_
4_ نامناسب اعمال کو مزّین کرکے پیش کرنا، شیطان کے اغوا کرنے کا ایك طریقہ ہے_
فزیّن لہم الشیطن اعملہم
5_ انسان خوبصورتی کی طرف میلان وجھکاؤ رکھتا ہے جبکہ بد صورتی سے منہ پھیر تا ہے _
فزین لہم الشیطن اعملہم
چونکہ شیطان ،لوگوں کے قبیح اعمال کو آراستہ کرکے پیش کرتا ہے اور اس طرح وہ ان کو گمراہ

کرتا ہے یہ مذکورہ نکتہ پر علامت ہے_
6_ گذشتہ امیتں شیطان پر فریفتہ ہوئیں او رانہوں نے انبیاء کی اطاعت نہیں کي_
لقد ارسلنا الی امم من قبلك فز ّین لہم الشیطان اعمالہم
اس آیت میں امتوں کو دیئے گئے وعدہ عذاب کے قرینہ کی بناء پر جملہ "زیّنا لہم الشیطان" اس بات سے کنایہ ہے کہ وہ انبیاء کے سامنے سر تسلیم خم نہیں ہوئیں_
7_ ظاہری نمود و نمائشے کے ذریعہ ،دوسروں کو دھو کہ دینا شیطانی اور مذموم کام ہے_
فزیّن لہم الشیطان اعمالہم
8_وہ امتیں جنہوں نے شیطانی کی گمراہی کے تحت تاثیر، انبیاء کی اطاعت نہیں کی وہ شیاطین کی ولایت کے زیر سایہ ہیں_
امم من قبلك فزیّن لہم الشیطان اعمالہم فہو ولیّہم الیوم
9_ مشرکین کا خداوند عالم پر افتراء اور اس کی طرف ناروا نسبت دینے کا سرچشمہ ، شیطان کی گمراہی ہے _
ویجعلون لله النبات ... ویجعلون لله ما یکرہون ... لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزیّن لہم الشیطان اعمالہم
گذشتہ امتوں کے درمیان انبیاء کی بعثت اور ان کا شیاطین کی گمراہی کے تحت تاثیر قرار پانے کاذکر ، ممکن ہے ان مشرکین مکّہ پر انگشت نمائي ہو جو خداوند عالم کی طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیتے تھے_
10_ مشرکین کے منفی پر وپیگنڈہ اور افتراء کے مقابلے میں خداوند عالم نے پیغمبر اکرم (ص) کو تسلّی دی ہے _
ویجعلون لله البنات ...ویجعلون لله ما یکرہون ... تاللّه لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزیّن لہم الشیطان اعمالہم
ان آیات کہ جن کا سیاق ایك ہے ان مینغیب کے صیغہ سے مخاطب کی طرف انصراف کرنے سے احتمال یہ ہے کہ یہ مذکورہ مطلب کی خاطر ہو _
11_ شیطان کی ظاہری نمود نمائشے ، انبیاء کی تحریك کے لیے مانع ہے_
تاللّه لقد ارسلنا الی امم من قبلك فزیّن لہم الشیطان اعمالہم
12_ شیطان کی گمراہی اور اس کا ظاہرسازی کو تسلم کرنا ، اس کی سرپرستی کو قبول کرنے کا سبب ہے_
فز ّین لہم الشیطان اعمالہم فہو و لیّہم الیوم
13_طول تاریخ میں انبیاء کی مخالفت کے واقعات ایك جیسے ہیں_
تاللّه لقد ارسلنا الی امم من قبلك فز ّین لہم الشیطان اعمالہم فہو ولیّہم الیوم
14_ انبیاء کی دعوت کا مناسب جو اب نہ دینے والی امتوں کے لیے دردناك عذاب ہے_

ولہم عذاب اليم
15_ خداوند عالم نے مشركين كو شيطان كے گمراہ كرنے اور اس كى ظاہرى سازش سے اجتناب كرنے سے خبر دار كيا ہے_
تاﷲ لقد ارسلنا الى امم من قبلك فزيّن لہم الشيطان اعمالہم ... ولہم عذاب اليم

اغوا كرنا:
اغوا كرنے كى سرزنش7
افترائ:
خدا كى طرف افتراء باندھنے كا سرچشمہ 9
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كى قسم1; اللہ تعالى كے انذار15
امتيں:
امتونكے عمال كو مزّين كرنا3
انبيائ:
انبياء كى تاريخ2،13; انبياء كى تحريك كے موانع 11; انبياء كے دشمن 13; بعثت انبيائ1; حضرت محمد(ص) سے قبل انبيائ1،2
انسان:
انسان كى زيبائي طلبي5; انسان كے ميلانات 5
برائي:
برائي سے نفرت 5
تاريخ:
تاريخ كا تكرار13
شيطان:
شيطان سے اجتناب 15; شيطان كا ور غلانا 3، 15; شيطان كى سرپرستى كا زمينہ12; شيطان كى سرپرستى كے شامل حالاافراد 8; شيطان كے پيروكار 6; شيطان كے پيرو كاروں پر ولايت8; شيطان كے ور غلانے كى روش 4; شيطان كے ور غلانے كے آثار 9،11; شيطان كے بہكاوے ميں آنے كے آثار 12
عذاب:
عذاب كے اسباب 14; عذاب كے مراتب 14
عصيان:
انبياء كى معصيت 6،14;انبياء كى معصيت كرنے كے آثار 8; انبياء كى معصيت كرنے والوں كو سزا 14
عمل:
شيطانى عمل7; ناپسنديده عمل 7; ناپسنديده عمل كو مزيّن كرنا 3،4
قرآن:
قرآن كى قسميں1

گذشتہ امتيں:
گذشتہ امتونكا ورغلانے ميں آجانا 6
ميلانات :
زيبائي كى طرف ميلانات 5
محمد(ص) :

محمد(ص) کی دلداري10
مشركين:
مشركين كا افترائ10; مشركين كے افتراء كا سرچشمہ9
مشركين مكّہ :
مشركين مكہ كو انذار15

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلاَّ لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (٦٤)
اور ہم نے آپ پر كتاب صرف اس لئے نازل كى ہے كہ آپ ان مسائل كى وضاحت كرديں جن ميں يہ اختلاف كئے ہوئے ہيں اور يہ كتاب صاحبان ايمان كے لئے مجسمہ ہدايت اور رحمت ہے_

1_ قرآن ،خداوند عالم كى طرف سے پيغمبر اكرم (ص) پر نازل شدہ كتاب ہے_
وأنزلنا عليك الكتاب
"الكتاب" ميں "الف لام" عہدى ذہنى ہے اور اس سے مراد ، قرآن كريم ہے_
2_ قرآن، نزول كے ابتدائي زمانہ سے ہى كتاب كے عنوان سے جانا پہچانا جاتا ہے_
وما أنزلنا عليك الكتاب
3_ قرآن كريم كے نزول كا مقصد ، لوگوں كے عقائدى اختلافات كى وضاحت كرنا ہے_
وما أنزلنا عليك الكتاب الاّلتبيّن لہم الذى اختلفوا فيہ
4_ لوگوں كے عقائدى اختلافات كى وضاحت كرنا ،

نہايت اہم اور ضرورى امر ہے_
وما أنزلنا عليك الكتب الاّ لتبيّن لہم الذى اختلفو ا فيہ
5_لوگوں كے عقائدى اختلاف كو حل كرنے كے ليے قرآن مجيد كى وضاحت كرنا، پيغمبر اكرم كى ايك ذمہ دارى ہے_
وما أنزلناعليك الكتاب لتبيّن لہم الذى اختلفوا فيہ
6_ قرآن، معاشرہ ميں عملى طور پر متحقق ہونے كے ليے ايك مفسر قرآن كامحتاج ہے_
وما أنزلنا عليك الكتاب التبيّن لہم الذى اختلفوا فيہ
7_ انسان، عقائدى اختلافات كو دور كرنے اور صحيح و برتر عقيدہ تك رسائي حاصل كرنے كے ليے وحى اور آسمانى تعليمات كا محتاج ہے_
وما أنزلنا عليك الكتاب لتبيّن لہم
9_قرآن مجيد ، مؤمنين كے ليے ہدايت اور رحمت كى كتاب ہے_
وما أنزلنا عليك الكتاب ...ہديً ورحمة لقوم يومنوٴن

انسان :
انسان كى معنوى ضرورتيں 7
ضرورتيں:
دين كى ضرورت 7; وحى كى ضرورت 7
عقيدہ:
عقيدتى اختلاف كو بيان كرنا3; عقيدتى اختلاف كوحل كرنا 5،7; عقيدتى اختلاف كو حل كرنے كى اہميت 4; عقيدہ كى تصحيح كے عوامل و اسباب7
علمائ:
علماء كى ذمہ دارى 6
قرآن:

تاریخ قرآن2; قرآن کا کردار6; قرآن کا نزول 1; قرآن کا وحی ہونا 1; قرآن کا ہدایت کرنا3،9; قرآن کو بیان کرنا5; قرآن کو بیان کرنے کی اہمیت6; قرآن کی رحمت9; قرآن کے اسماء گرامي2
کتاب:2
مؤمنین:
مؤمنین پر رحمت9; مؤمنین کی ہدایت 9
محمد(ص) :
محمد(ص) اور قرآن 8; محمد(ص) کا علم8; محمد(ص) کو وحی 1; محمد(ص) کی ذمہ داری 5

510

وَاللّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (٦٥)
اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا ہے اور اس کے ذریعہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کیا ہے اس میں بھی بات سننے والی قوم کے لئے نشانیاں پائي جاتی ہیں _

1_ خداوند عالم آسمان سے پانی (بارش) کو نازل کرنے والا ہے_
واللّہ انزل من السّماء مائ
2_ آسمان ، پانی کا سرچشمہ ہے_
واللّہ انزل من السّماء مائ
3_ خداوند عالم ، بارش کے پانی کے ذریعہ مردہ زمینوں کو زندہ کرنے والا ہے_
واللّہ انزل من السّماء ماء فا حیا بہ الارض بعد موتھ
4_ خداوند عالم نے پانی کو زندہ موجودات کے لیے مایہ حیات قراردیا ہے_
فا حیا بہ الارض بعد موتھ
مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ جب "الارض" "اہل زمین" سے مراد ،ایسے زندہ موجودات ہونجو زندگی اور موت کی لیاقت رکھتے ہوں_
5_ زمین، پانی سے بہرہ مند ہونے سے پہلے حیات سے محروم تھي_
فاحیاء بہ الارض بعد موتھ
6_ طبیعی اسباب، خداوند عالم کی مشیت و ارادہ کے جاری ہونے کا مقام ہیں_
واللّہ انزل من السماء مائً فاحیا ء بہ الارض بعد موتھ

511
یہ جو خداوند عالم نے زمین کو پانی کے ذریعہ ، زندہ کیا(فاحیا بہ الارض) ممکن ہے مذکورہ تفسیر کو بیان کررہا ہو _
7_ آسمان سے ، بارش کا نزول اور اس کا ذریعہ ،مردہ زمین کا زندہ ہونا ، خداوند عالم کی نشانی ہے_
واللّہ انزل من السّماء ماء فا حیا بہ الارض بعد موتہا_ ان فی ذلك لایة
8_ بارش کے پانی اور موجودات کی حیات کا خداوندعالم کی نشانی ہونا ، اہل حق کے لیے قابل درك ہے_
واللّہ انزل من السماء ماء ...ان فی ذلك لاية لقوم یسمعون
9_ حق کی سماعت، حقائق کو درك کا پیش خیمہ ہے_
إن فی ذلك لا یة لقوم یسمعون

آسمان:
آسمان کے فوائد 2
آیات خدا:
اللہ تعالی کی آفاقی آیات 7; آیات خدا کو درك کرنا8

برسنا:
بارش کا برسنا 7; بارش کے فوائد 3; بارش کے برسنے کا سرچشمہ 1
پاني:
پانی کے فوائد4،5; پانی کے منابع 2
حقائق:
حقائق کو درك کرنے کا پيش خيمہ 9
حق:
حق کو قبول کرنے کے آثار 6; حق کو قبول کرنے والوں کا ادراك 8
خدا :
خدا کا زندگی عطا کرنا3;خدا کی مشيت کے مقامات کا اجراء 6; خدا کے افعال 1،3
زمين:
زمين پرزندگی عطا کرنے کا سرچشمہ3; زمين پرزندگی کے اسباب5; زمين کو زندگی عطا کرنا 7; زمين کی تاريخ5
طبيعی اسباب:
طبيعی اسباب کا کردار 6
موجودات:
موجودات کی زندگی کے اسباب4

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَناً خَالِصاً سَآئِغاً لِلشَّارِبِينَ (٦٦)
اور تمھارے لئے حيوانات ميں بھی عبرت کا سامان ہے کہ ہم ان کے شکم سے گوبر اور خون کے درميان سے خالص دودھ نکالتے ہيں جو پينے والوں کے لئے انتہائي خوشگوار معلوم ہوتا ہے _

1_ اونٹ ، گائے اور گوسفند ميں انسانوں کے ليے درس عبرت ہے_
وان لکم فی الانعام لعبرة نسقيکم
"انعام" اونٹ ، گائے اور گوسفند کو کہا جاتا ہے_
2_ خداوند عالم ،اونٹ ، گائے اور گوسفند کے داخل معدہ ميں فضلات اور خون کے درميان سے خالص دودھ نکالنے والا ہے_
وان لکم فی الانعام لعبرة نسقيکم ممّا فی بطونہ من بين فرث ودم لبناً خالصا ً سائغاً للشاربين
"فرث" وہ گو برہے جو معدے کے اندر ہو اور ابھی باہر نہ نکلا ہو_
3_ اونٹ گائے اور گوسفند کے داخل معدہ ميں فضلات اور خون کے درميان سے خالص دودھ کو نکالنے اور اس کو پينے کے قابل بنانا ، خداوند عالم کی نشانی ہے_
وانّ لکم فی الا نعم لعبرة نسقيکم ممّا فی بطونہ من بين فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربين
4_ اونٹ، گائے اور گوسفند کے غذائي فضلہ اور خون کے درميان سے خالص دودھ کو خارج کرنے ميں انسا نوں کے ليے عبرت ہے_
وانّ لکم فی الا نعم لبعرةٌ نسقيکم ممّا فی بطونہ من بين فرث ودم لبناًخالصاً سائغ

للشاربين
5_ اونٹ ، گائے اور گوسفند کا دودھ پينے کے قابل ، سالم اور تناول ميں سہل ہے_
وان لکم فی الا نعم لعبرةٌ نسقيکم ممّا فی بطونہ من بين فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربين
"خالصاً" (ہر چيز کا نچوڑ) اس کی سلامتی سے حکايت اور ، "سائضاً" (آسانی سے جاری ہونے والا)تناول ميں سہل ہونے

سے حكايت كررہاہے_
6_ طبيعى اسباب، خداوند عالم كے ارادہ اور مشيت كے تحقق كا مقام ہيں_
نسقيكم ممّا فى بطونہ ...لبناً خالصاً سائغ
يہ جو خداوند عالم نے اونٹ گائے اور گوسفند كے خون اور فضلات سے انسان كے ليے خالص دودھ قرار ديا ہے_ممكن ہے مذكورہ نكتے كو بيان كررہا ہو_
7_ اونٹ ، گائے اور گوسفند كے دودھ كى پيدا وار كا نظام اور اس كے غذائي مواد كى كيفيت ايك دوسرے سے مشابہ ہے_
وان لكم فى الا نعم لعبرة نسقيكم ممّا فى بطونہ من بين فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربين
مذكورہ حيوانات كو مشترك تعبير "انعام" كے ساتھ ذكر كرنا ممكن ہے مذكورہ مطلب كو بيان كو رہا ہو_

آيات الہي:
آيات الہى كے موارد3
الله تعالي:
الله تعالى كى مشيت كے اجرا كے مقام6; الله تعالى كے افعال 2
چوپائے:
چوپاؤں كے دودھ دينے ميں مشابہت 7; چوپاؤں كے دودھ ميں مشابہت7
شتر:
اونٹ سے عبرت حاصل كرنا1; اونٹ كے دودھ كا آيات الہى سے ہونا 3; اونٹ كے دودھ كے فوائد 5; اونٹ كے دودھ كے نكلنے سے عبرت حاصل كرنا 4; اونٹ كے دودھ كے نكلنے كى كيفيت 2
طبيعى عوامل:
طبيعى عوامل و اسباب كا كردار 6
عبرت:
عبرت كے اسباب 1،4
غذا:
غذا كے منابع5

514
گائے:
گائے سے عبرت 1; گائے كے دودھ كا آيات الہى سے ہونا 3; گائے كے دودھ كے فوائد 5; گائے كے دودھ كے نكلنے سے عبرت 4; گائے كے دودھ كے نكلنے كى كيفيت2
گوسفند:
گوسفند سے عبرت 1; گوسفند كے دودھ كا آيات الہى سے ہونا 3; گوسفند كے دودھ كے فوائد5; گوسفند كے دودھ كے نكلنے سے عبرت 4; گوسفند كے دودھ كے نكلنے كى كيفيت 2

وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (٦٧)

اور پھر خرمہ اور انگور کے پھلوں سے وہ شیرہ نکالتے ہیں جس سے تم نشہ اور بہترین رزق سب کچھ تیار کرلیتے ہو اس میں بھی صاحبان عقل کے لئے نشانیاں پائي جاتی ہیں _

1_ خداوند عالم نے انسانوں کے لیے کجھور اور انگور کے میوہ دار درختوں سے قابل نوش مائعات کا انتظام کیاہے_
نسقیکم ممّا ... ومن ثمرات النخیل والا عنب
"من ثمرات" جارو مجرور ما قبل آیت ذکر "نسقیکم" کے قرینہ کی بناء پر کا متعلق "نسقیکم" مقدر ہے اوراسی طرح اس کا جملہ "انّ لکم فی الانعام لعبرة" پر عطف ہوا ہے_
2_ کجھور و انگور کے درخت اور ان سے پینے والی چیزوں کا حصول ،نصیحت اور عبرت ہے_
من ثمرات النخیل و الا عنب تتخذون منہ سکر
جملہ "من ثمرات ..." کا جملہ"وان لکم فی الانعام لعبرة" پر عطف کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مذکورہ تفسیر کا استفادہ کیا گیا ہے_
3_ کجھور اورانگور کے درخت ، انواع و اقسام کے

محصولات اور ثمرات کے حامل ہیں_
ومن ثمرات النخیل والا عنب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسن
4_ صدراسلام میں کجھور اور انگور سے شراب تیار کرنا رائج تھا_
ومن ثمرات النخیل و الا عنب تتخذون منہ سکراً و رزقاً حسن
5_ نشہ آور چیزوں کے علاوہ کجھور اورانگور کے تمام محصولات اچھے اور پسندیدہ ہیں_
ومن ثمرات النخیل والا عنب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسن
مذکورہ "تفسیر" سکرکے "رزقاً حسناً" کے تقابل سے حاصل ہوئي ہے یعنی سکرات کے علاوہ خرما اور انگور کے تمام محصولات کو اچھا اور پسندیدہ رزق قرار دیا گیا ہے_
6_ اسلام مینمسکرات کا مقابلہ تدریجی صورت میں اور مرحلہ وار تھا_
ومن ثمرات النخیل والا عنب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسن
اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ سورة مکی ہے اور اس وقت مسکرات ، حرام نہیں ہوئے تھے _ لہذا مسکرات کو پسندیدہ رزق کے مقابلہ میں قرارد ینا ، مسکرات کے خلاف جہاد کرنے کے سلسلہ میں پہلا قدم شمار کیا گیا ہے_
7_ خرما اور انگور کے محصولات، انسان کے لیے کھانے پینے کے بہترین اور سالم محصولات ہیں_
نسقیکم ممّا ...من ثمرات النخیل والا عنب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسن
تمام کھانے پینے کی چیزوں میں انگور اور کجھور کے درختوں کے محصولات کا خاص وطور پر ذکر کرنا، ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی طرف اشارہ ہو_
8_ صاحبان عقل کے لیے کجھور اور انگور کے محصولات میں خداوند عالم کی قدرت اور ربوبیت کی آیت اور نشانی ہے _
ومن ثمرات النخیل والاعنب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسناً ان فی ذلك لا یہ لقوم یعقلون
9_ کائنات کے حقائق کو صحیح درك کرنے اور آیات الہی سے بہرہ مند ی کے لیے سمجھ بوجھ اور عقل مندی شرط ہے_
ان فی ذلك لا یہ لقوم یعقلون
10_ طبیعت اور قدرت الہیہ کے آثار کی شناخت کے لیے تعقل و خردمندی کے ذریعہ انسان کی تشویق کرنا چاہیے_
ومن ثمرات النخیل ...ان فی ذلك لا یة لقوم یعقلون
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوتے ہے کہ آیت شریفہ کا لحن اور انداز تشویق اور ترغیب دلانے کے ساتھ سازگار ہے_
11_ تعقل اور خردمندی ، حقائق کی صیحح شناخت کا ذریعہ

ہے_
انّ فی ذلك لاية لقوم يعقلون
يہ تفسير اس نكتہ كو مد نظر ركھتے ہوئے ہے كہ خداوند عالم نے طبيعت اور قدرت ربوبيت كے آثار كى شناخت كے سلسلہ ميں انسان كوتعقل اور فہم كى دعوت اور تشويق دلائي ہے_
12_ "عن ابى عبدالله (ع) قال ...قد انزل الله ..."ومن ثمرات النخيل و الاعناب تتخذون منہ سكراً ورزقاً حسناً "فكان المسلمون بذلك ثم انزل الله آية التحريم ہذه الآية:"انّما الخمر والميسر والانصاب ... فاجتنبوا ..." فہذه آية التحريم وہى نسخت الآية الاخري"(1)
امام صادق(ع) سے روايات نقل ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا كہ بے شك خداوند عالم نے (يہ آيت) نازل فرمائي ہے "ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منہ سكراً ورزقاً حسناً" لہذا مسلمان اس طرح (شراب بنانا اور اس كو پينا) عمل كرتے تھے پھر خداوند عالم نے شراب كى تحريم كے سلسلہ ميں يہ آيت نازل فرمائي "انمّا الخمر والمسير والا نصاب ...فاجتنبوا ..."پس يہ آيت تحريم اور آيت دوسرى آيت كو نسخ كررہى ہے_

الله تعالى :
الله تعالى كى ربوبيت كى نشانياں8; الله تعالى كى قدرت كى نشانياں8; الله تعالى كے افعال1
آيات خدا:
آيات آفاقى كو درك كرنے كى تشويق10; آيات خدا سے استفاده كرنے كے شرائط 9; آيات خدا كو درك كرنے كے شرائط 9; الله تعالى كى آفاقى آيات 8
احكام:
احكام كا تدريجى ہونا 12
انگور:
آب انگور 1; انگور كا آيات الہى سے ہونا8; انگور كى محصولات 2،5،8; انگور كى محصولات كا متنوع ہونا 3;: انگور كے درخت سے عبرت 2;انگور كے درخت كے فوائد3; انگور كے فوائد1،7
تعقل:
تعقل كے آثار 9،10،11
روايت:12
روزي:
پسنديده روزي5
شناخت:
شناخت كے وسائل 11
....

1) تفسير عياشى ج4، ص 263، ح 40 ; نور الثقلين، ج3، ص63، ح6 12_

شراب:
انگور سے شراب كا تيار ہونا 4; شراب كا شرعى طور پر حرام ہونا 12; شراب كو آماده كرنے كى تاريخ 4; شراب كے احكام12;صدر اسلام ميں شراب4; كھجور سے شراب كا تيار ہونا 4
طبيعت:
طبيعت شناسى كى تشويق10
عقلمند:
عقلمند اور آيات الہي8
عبرت:

عبرت كے اسباب2
قرآن:
قرآن كی منسوخ آيات 12
كھانے كی اشيائ:
كھانے كی بہترين اشياء 7; كھانے كی صحيح و سالم
اشياء 7
كھجور:
كھجوركا آيات الہی سے ہونا 8; كھجور كی محصولات 2،5،8;كھجوركی محصولات كا متنوع ہونا 3; كھجوركے فوائد 1،7
كھجوركا درخت:
كھجور كے درخت سے عبرت 2; كھجور كے درخت كے فوائد3
مائع جات:
بہترين مائع جات 7; سالم مائع جات7
محرمات;12
مسكرات:
مسكرات كا ناپسنديده ہونا 5; مسكرات كے خلاف جہاد كی روش6

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتاً وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ (٦٨)
اور تمھارے پروردگار نے شہد كی مكھی كو اشاره ديا كہ پہاڑوں اور درختوں اور گھروں كی بلنديوں ميں اپنے گھر بنائے _

1_ شہد كی مكھيوں كا الہی الہام كے ذريعہ پہاڑوں ، درختوں ،گھرونكی بلنديوں اور سائبانوں ميں گھر

كا انتخاب كرنا_
واوحی ربّك النحل ان اتخذی من الجبال بيوتاً ومن الشجر وممّا يعرشون
2_ شہد كی مكھيونكو خداوند عالم كا الہام اور انہيں اپنے ليے مناسب گھر بنانے كی ہدايت كرنا ، اس كی ربوبيت كا تقاضا ہے_
واوحی ربّك الی النحل ...وممّا يعرشون
3_ شہد كی مكھيوں ميں ايك قسم كا شعور اور وحی و الہی الہام دريافت كرنے كی صلاحيت موجود ہے_
واوحی ربّك الی النحل
4_ شہد كی مكھيوں كی زندگی كے ليے پہاڑوں كے دامن ، درختوں ، گھروں اور سائبانوں كی بلندی طبيعی اور مناسب مقام ہے_
واوحی ربّك الی النحل ان اتخذی من الجبال بيوتاً ومن الشجر وممّا يعرشون
5_رات كے وقت شہد كی مكھياں ، پہاڑوں كے دامن درختوں ،مكانوں اور سائبانوں كی بلنديوں پر استراحت كرتی اور انہيں اپنی پناه گاه قرار ديتی ہيں_
وأوحی ربّك الی النحل ان اتخذی من الجبال بيوتاً ومن الشجر وممّا يعرشون
"بيت " كا اصلی معنی رات كے وقت انسان كی پناه گاه ہے (مفردات راغب) شہد كی مكھی كے گھر كو "بيت " كا نام دينے كی وجہ ممكن ہے مذكوره مطلب ہو_
6_ محمد بن يوسف عن ابيہ قال : سا لت ا با جعفر (ع) عن قول الله : "واوحی ربّك الی النحل "قال : الہام(1)
محمد بن يوسف نے اپنے باپ سے نقل كيا ہے كہ وه كہتے ہيں كہ ميں نے امام باقر(ع) سے خداوند عالم كے اس قول"واوحی ربّك الی النحل" كے بارے ميں سوال كيا تو حضرت (ع) نے فرمايا :اس آيت ميں وحی كا معنی الہام ہے_

الله تعالي:
الله تعالی کی ربوبیت کے آثار2
چهتا بنانا:
درختوں کے اوپر چهتا بنانا4;سائبانوں کے اوپر چهتابنانا4;گهروں کے اوپر چهتا بنانا4
روایت:6
شہد کی مکهي:
شہد کی مکهی رات کو 5; شہد کی مکهی کا چهتا بنانے کا سرچشمہ 1،2; شہد کی مکهی کاشعور3; شہد کی مکهی کو الہام 1،2،3،6; شہد کی مکهی کی استعداد3;شہد کی مکهی کی خصوصیات 3; شہد کی مکهی کی زندگی کرنے کا مکان 4; شہد کی مکهی کے استراحت کا زمانہ 5

519

ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاء لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (٦٩)
اس کے بعد مختلف پهلوں سے غذا حاصل کرے اور نرمی کے ساته خدائي راستہ پر چلے جس کے بعد اس کے شکم سے مختلف قسم کے مشروب برآمد ہوں گے جس میں پورے عالم انسانیت کے لئے شفا کا سامان ہے اور اس میں بهی فکر کرنے والی قوم کے لئے ایك نشانی ہے _

1_ خداوند عالم نے شہد کی مکهیوں کو گهر بنانے کے لیے الہام کرنے کے بعد انہیں پهولوں، پهلوں کے غنچوں، درختوں اور کوہستانی محصولات سے غذا حاصل کرنے کی راہنمائي کی ہے_
واوحی ربّك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ... ثم کلی من کل الثمرات
شہد کی مکهی ایسا موجود ہے جو پهلوں ، درختوں اور نباتات کے شگوفوں سے غذا حاصل کرتا ہے_
ثم کلی من کل الثمرات
3_ خداوند عالم نے شہد کی مکهیوں کی زندگی گذارنے کے لیے ان کے لیے مناسب راستوں کو ہموار کیا ہے _
فاسلکی سبل ربّك ذلل
مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے جب "ذللاً" "سبل"کے لیے حال ہو_
4_ خداوند عالم نے شہد کی مکهیوں کو ان کے مقرر کردہ راستوں پر انہیں اطاعت و خضوع کی حالت میں حرکت کرنے کا الہام کیا ہے_
فاسلکی سبل ربّك ذلل
مذکورہ تفسیر اس نظریہ کی بناء پر ہے جب"ذللاً" فعل "فاسلکي"سے فاعل جو کہ "انت " کی ضمیر ہے کے لیے حال ہو_

520
5_ شہد کی مکهیاں ، خداوند عالم کے الہام کے مقابلہ میں خاشع اور مطیع ہیں اور عالم طبیعت میں مقرر شدہ راستہ پر گا مزن ہوتی ہیں _
فاسلکی سبل ربّك ذلل
6_ عالم طبیعت میں شہد کی مکهیوں کی زندگی کا راستہ متعدد اور مختلف قسم کا ہے_
فاسلکی سبل ربّك ذلل
مذکورہ بالا تفسیر "سبل" کے جمع آنے سے حاصل ہوئي ہے_
7_ شہدکی مکهیوں کو طبیعی زندگي(گهربنانے کے انگیزہ کو ابهارنا ، نباتات سے عذا حاصل کرنا اور شہد کی پیداوار) کے راستہ کی نشاندہي، وپروردگار کی ربوبیت کا تقاضا ہے_
فاسلکی سبل ربّك ذلل
8_ خداوند عالم کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ کائنات خشوع و اطاعت کی حالت میں حرکت کرے او ر انسان اس کی جانب

سے مقرر شدہ راستہ پر گا مزن ہو_
فاسلكى سبل ربّك ذلل
اگر چہ آیت شریفہ شہد کی مکھی کے بارے میں ہے لیکن انسان کے لیے ان کی زندگی کی یاد ممکن ہے اس پیغام کو لیے ہوئے ہو کہ انسان بھی دوسرے عالم طبیعت کے موجودات کی طرح ہے لہذا اسے اپنے پروردگار کے راستہ پر گامزن ہونا چاہیے_
9_ وسائل اور خداوند عالم کی نعمت سے اسکی مقررہ کردہ حدود میں رہتے ہوئے بہرہ مند ہونا چاہیے _
واوحى ربّك الى النحل ان اتخذى من الجبال بيوتاً ثم كلى من كل الثمرات فاسلكى سبل ربّك ذلل
10_ شہد کی مکھیوں کا شکم، پھلوں اور پودوں کے اس کو شہد میں تبدیل کرنے کا مقام ہے_
ثم كلى من كلّ الثمرات ...يخرج من بطونها شراب
11_ طبیعی اور خالص شہد مختلف قسم کے رنگوں میں دستیاب ہے _
يخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ
12_شہد کا انوا ع و اقسام کے رنگوں میں ہونا ، شہد کی مکھیوں کا مختلف قسم کے پودوں سے استفادہ کا نتیجہ ہے _
ثم كلى من كل الثمرات _ يخرج من بطونها شراب
پھلوں اور مختلف نباتات سے شہد کی مکھیوں کی غذا حاصل کرنے کے بیان کے بعد انواع و اقسام کے شہد کا ذکر، ممکن ہے مذکورہ تفسیر کی خاطر ہو_
13_شہد، تمام انسانوں کے لیے شفا بخش دوا ہے_
فيہ شفاء للنّاس
14_ خالص شہد سے استفادہ کرنے کے لیے خداوند عالم

نے تشویق دلائي ہے_
فيہ شفاء للناس
مذکورہ تشویق آیت کے انداز سے سمجھی جارہی ہے_
15_ طبیعت (پہاڑ اور صحرا) اور شہد کی مکھی کو انسان کی خدمت کے لیے قرار دیا گیا ہے_
واوحى ربّك الى النحل ان اتخذى من الجبال بيوتاً ...ثم كلى من كل ّ الثمرات ...فيہ شفاء للناس
16_خداوند عالم نے انسان کے امر اض کی شفا کو طبیعی علل واسباب میں قرار دیا ہے_
شراب مختلف الوانہ فيہ شفا للناس
مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ خداوند عالم نے انسان کی بیماری کی بہبود کو شہد جو کہ طبیعی طریقہ سے حاصل ہوتا ہے اور یہ خود اسباب طبیعت میں سے ہے قرارد یا ہے_
17_ انسان ، عالم طبیعت کے دیگر موجودات کے مقابلہ میں ایك خاص مقام و منزلت کا حامل ہے _
ان لكم فى الانعام لعبرة نسقيكم ...شراب مختلف الوانہ فيہ شفا للناس
خداوند عالم نے عالم طبیعت کے بہت سے موجودات جیسے اونٹ ، گائے گوسفند اور شہد کی مکھیوں کو انسان کی بہر ہ مند ی کے لیے خلق کیا ہے یہ موضوع ممکن ہے کائنات میں انسان کی خصوصی شرافت و منزلت سے حکایت کررہا ہو_
18_ شہد کی مکھیوں کی زندگی میں صاحبان عقل و فکر کے لیے خدا کی شناخت پر اہم نشانی موجود ہے _
واوحى ربّك الى النحل ...ان فى ذلك لدية لقوم يتفكرون
19_ تفکر اور غور فکر ، حقائق کو صحیح درك کرنے اور آیات الہی سے بہرہ مند ی کی شرط ہے_
ان فى ذلك لاية لقوم يتفكرون
20_ خداوند عالم کا الہی حقائق کی شناخت کے لیے عالم طبیعت میں تفکر اور غور و فکر کی تشویق اور دعوت دینا_
ان فى ذلك لاية لقوم يتفكرون
21_عالم طبیعت میں غور و فکر اور تعقّل ، خداوند عالم کی شناخت اور کائنات کے حقائق کو درك کرنے کا راستہ ہے _
ان فى ذلك لاية لقوم يتفكرون
22_ "عن امير المؤمنين(ع) قال ...لعق العسل شفاء من كلّ داء قال الله تبارك و تعالي:"يخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ

فيہ شفاء للناس" وہو مع قراء ة القرآن ...(1)
امير المؤمنين (ع) سے روايت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ع)
....

1) كافي، ج6 ،ص 332 ، ح2 ،نورالثقلين ، ج3 ، ص 66 ،ح139_

نے فرمايا: ايك انگشت كى مقدار ميں شہد كھانا تمام بيماريوں كے ليے شفاء ہے خداوند عالم نے فرمايا ہے "يخرج من بطونہا شرابٌ مختلف الوانہ فيہ شفاء للناس " يہ اس صورت ميں ہے جب قرآن كى تلاوت بھى اس كے ساتھ ہو ...

الله تعالي:
الله تعالى كا شفا دينا16; الله تعالى كا كردار 3; الله تعالى كى تقديريں 16 ; الله تعالى كى دعوتيں 20; الله تعالى كى ربوبيت كے آثار 8،7; خداشناسى كے دلائل 21،18
الله تعالى كى نشانياں:
الله تعالى كى آفاقى نشانياں 18; الله تعالى كى نشانيوں سے استفادہ كرنے كے شرائط 19
اطاعت:
الله تعالى كى اطاعت كى اہميت 9
انسان:
انسان كے تسليم ہونے كے اسباب 8; انسان كے فضائل 15، 17
بيماري:
بيمارى سے شفا حاصل كرنے كے اسباب16
تفكر:
تفكر كى اہميت19; تفكر كى ترغيب20; تفكر كى دعوت 20; تفكر كے آثار 19; طبيعت ميں تفكر 20; طبيعت ميں تفكر كرنے كے آثار21
حقائق:
حقائق كو درك كرنے كى روش21; حقائق كو درك كرنے كے شرائط19; حقائق كى تشخيص كى اہميت 20
روايت:22
شناخت:
شناخت كے وسائل20
شہد:
شہد بنانے كا سرچشمہ7; شہد سے استفادہ كرنے كى ترغيب 14; شہد كا شفا بخش ہونا 22،13; شہد كا مختلف رنگوں ميں‏ہونا 11;شہد كو بنانے كى جگہ 10; شہد كے فوائد13; شہد كے مختلف رنگوں ميں ہونے كا سرچشمہ12
شہد كى مكھي:
شہد كى مكھى سے استفادہ كرنا 15; شہد كى مكھى كا تسليم ہونا5،4;شہد كى مكھى كو الہام 1،4،5; شہد كى مكھى كى حركت كا سرچشمہ 4،7; شہد كى مكھى كى خصوصيات 10; شہد كى مكھى كى زندگى كا سرچشمہ7; شہد كى مكھى كى زندگى كا مطالعہ كرنے كے آثار 18; شہد كى مكھى كى زندگى كى روش3،6; شہد كى مكھى كى غذا 1،2،12; شہد كى مكھى كى غذا كا سرچشمہ 7; شہد

كى مكھى كے چھتا بنانے كا سرچشمہ7 ;شہد كى مكھى كے فوائد22
طبيعى اسباب:
طبيعى اسباب كا كردار16

طبیعت:
طبیعت سے استفادہ کرنا15
غذا:
پھل سے غذا 1،2; پھول سے غذا 1; شگوفہ سے
غذا 1،2; غذا کے منابع2
کائنات:
کائنات کے تسلیم ہونے کے اسباب 8
گیاہ:
گیاہ کے متنوع رنگ کے آثار 12
نعمت:
نعمت سے استفادہ کرنے کی کیفیت9

وَاللّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لاَ يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (٧٠)
اور اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا ہے پھر وہ ہی وفات دیتا ہے اور بعض لوگوں کو اتنی بدترین عمر تك پلٹا دیا جاتا ہے کہ علم کے بعد بھی کچھ جاننے کے قابل نہ رہ جائیں بیشك اللہ ہر شے کا جاننے والا اور ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے _

1_انسانوں کی خلقت اور موت خداوندعالم کے اختیار میں ہے_
واللّٰہ خلقکم ثم یتوفّکم
2_ موت، خداوند عالم کی طرف سے انسان کی مکمل طور پر روح کو قبض کرنا ہے نہ کہ اس کی نابودی مراد ہے_

واللّٰہ خلقکم ثم یتوفّکم
باب تفاعل سے "توفّي" کا معنی کسی چیز کو مکمل اور پورے طور پر لینا ہے واضح سی بات ہے کہ موت کے وقت انسان کا بدن زمین کے اوپر باقی رہ جاتا ہے اور خداوند عالم کی طرف سے قبض کی جانے والی چیز وہ حقیقت ہے جس کا نام روح ہے _
3_ انسان کی روح اس کی انسانی حقیقت اور ماہیت کو تشکیل دینے والی ہے_
واللّٰہ خلقکم ثم یتوفّکم
مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے جب موت کے وقت انسان کا جسم اس طرح باقی ہے اور وہ چیز خداوند عالم کے توسط سے قبض کی جائے گی وہ وہی روح ہے جسکو ضمیر "کم " سے تعبیر کیا گیا ہے_
4_ انسان کی زندگی کا آغاز ، ادارك اور جسم کے پست ترین مراتب سے ہوتا ہے اور بالآخر اس کی بازگشت اس نقطہ کی طرف ہوتی ہے_
واللّٰہ خلقکم ثم یتوفکم و منکم من یردّالی ارذل
مادہ "یردّ" میں بازگشت کا معنی مضمر ہے اس بناء پر یہ آیت اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ ابتدا ء میںانسان نطفہ تھا پھر اس نے کمال کے سفر کو طے کیا او ر بالآخر اسی نقطہ آغاز کی طرف لوٹ جائے گا خداوند عالم نے اس ابتدائي نقطہ کوزندگی کے پست ترین نقطہ سے یاد کیا ہے_
5_ بڑھاپے میں انسان کی جسمانی اور فکر ی قوتوں کا ضعف ، تدبیر الہی کے مقابلہ میں اس کے مغلوب ہونے کا جلوہ ہے_
ومنکم من یردّ الی ارذل العمر
خداوند عالم کازمانہ توانائي کے بعد انسان کی ناتوانی کا ذکر کرنا، ممکن ہے تدبیر الہی کے مقابلہ میں انسان کی مغلوبیت کی طرف اشارہ ہو کیوں کہ کلمہ "یرّد" جو مجہول کی صورت میں آیا ہے انسان سے اختیار کی نفی کررہا ہے اور آیت میں"اللّٰہ خلقکم" کی تعبیر ممکن ہے اس چیز کی طرف اشارہ ہو کہ یہ بازگشت صرف اسی ذات کے اختیار میں ہے جس کے قبضہ قدرت میں زندگی اور موت ہے_

6_ بعض انسان ، زندگی کے تمام مراحل میں اپنے علمی سرمایہ کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں_
ومنكم من يرّد الي ...لكی لا يعلم بعد علم شي
7_ انسان کی زندگی کا پست ترین مرحلہ بڑھاپے کا وہ زمانہ ہے جس میں نادانی اور جہالت ہو _
ومنكم من يرّد الی ارذل العمر لكی لا يعلم بعد علم شي
8_ کچھ انسانوں پر بڑھا پا اس طرح آتاہے کہ وہ اپنے تمام علمی سرمایہ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں_
ومنكم ...
9_ علم و آگاہی کے بغیر زندگی پست اور بے قیمت ہے_
من يرّد إلى ارذل العمر لكی لا يعلم بعد علم

شي
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسان کی لا علمی اور ہر قسم کی آگاہی سے محرومیت کے مرحلہ کو پست ترین مرحلہ قرار دیا ہے_
10_ خداوند عالم ، وسیع علم و قدرت کا مالك ہے_
انّ اللّہ عليم قدير
11_خلقت ، موت او ر انسان کو علم عطا کرنا یا اس سے محروم کرنا ، علم و قدرت الہی کا جلوہ ہے_
واللّہ خلقكم ثم يتوفّكم ... ان اللّہ عليم قدير
12_ انسان کا علم و قدرت ناپائیدار اور خداوند عالم کی قدرت و علم جاودانی ہے_
ومنكم من يرّد الی ارذل العمر لكی لا يعلم بعد علم شياً ان اللّہ عليم قدير
13_ "عن ابی جعفر(ع) اذا بلغ العبد مائة منہ فذلك ارذل العمر"(1)
امام محمد باقر(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ جس وقت بندہ سوسال کا ہو جائے تو (اس کی عمر) "ارذل العمر" پست ترین عمر ہے_
14_"عن علی فی قولہ "و منكم من يرّدالی ارذل العمر" قال خمس و سبعون سنة"(2)
حضرت اما م علي(ع) سے روایت ہے کہ آپ(ع) نے خداوند عالم کے اس قول "منكم من يرّد الی ارذل العمر" کے بارے میں فرمایا: ارذل العمر"(پست ترین عمر) پچھتر سال کی ہے _
15_ روي: ان ارذل العمر ان يكون عقلہ عقل ابن سبع سنين(3)
روایت نقل ہوئي ہے کہ "ارذل العمر " (پست ترین عمر) وہ ہے کہ (بڑھا پے کی وجہ سے) انسان کی عقل سات سالہ بچے کی مانند ہو_

اسماء وصفات:
عليم10;قدير10
اقدار:
اقدار کا ملاك9
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی تدبیر 5; اللہ تعالی کی قدرت کی جاودانگی 12; اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں 11; اللہ تعالی کے افعال 1،12;
اللہ تعالی کے علم کی جاودانگی 12; علم الہی 10; علم الہی کی علامت 11; قدرت الہی 10
....

1) تفسير قمي،ج2 ص79، تفسير برہان ،ج2 ، ص376، ح1 _
2) تفسير طبری ،ج7 ص615، الدر المنشور ، ج5 ص146_
3) خصال صدوق ، ص546، ح25، نور الثقلين ،ج3، ص67،ح144_

526

انسان:

انسان کا انجام 4; انسان کی فراموشی 11; انسان کا بڑھاپا 13; انسان کی حقیقت 3: انسان کی خلقت 11: انسان کی خلقت کا سرچشمہ 1; انسان کی عمر 4،6،7،8; انسان کی قدرت کا نا پائیدار ہونا 12; انسان کے ابعاد 3; انسان کے علم کا ناپائیدار ہونا 12; انسانوں کا عجز آنا6; انسانوں کا علم 6،11; انسانوں کی موت11

بڑھاپا:

بڑھاپے کے آثار15; بڑھاپے میں جہالت 7; بڑھاپے میں ضعف5; بڑھاپے میں فراموشی 8

روایت:13،14،15

روح:

روح کا کردار ;روح کو قبض کرنے والا2

زندگي:

زندگی کا بے قیمت ہونا 9

علم:

علم کی ارزش9

عمر:

آغاز عمر 4; عمر کا بدترین دورانیہ 7،13،14،15; عمر کا دورانیہ 4،6،8

موت:

موت کا سرچشمہ 1; موت کی حقیقت 2

وَاللّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُواْ بِرَآدِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاء أَفَبِنِعْمَةِ اللّهِ يَجْحَدُونَ (٧١)

اور اللہ ہی نے بعض کو رزق میں بعض پر فضیلت دی ہے تو جن کو بہترین بنایا گیا ہے وہ اپنا بقیہ رزق ان کی طرف نہیں پلٹا دیتے ہیں جو ان کے ہاتھوں کی ملکیت ہیں حالانکہ رزق میں سب برابر کی حیثیت رکھنے والے ہیں تو کیا یہ لوگ اللہ ہی کی نعمت کا انکار کر رہے ہیں_

1_دوسرے انسانوں کی نسبت بعض افراد کے رزق کي زیاد تی ، خداوند عالم کے اختیار اور اس کی تقدیر کے تحت

527

ہے_

واللہ فضّل بعضکم علی بعض فی الرزق

2_ خدائي رزق و روزی سے بہرہ مند ہونے کے لحاظ سے انسان متفاوت ہیں_

واللہ فضّل بعضکم علی بعض فی الرزق

3_ انسانوں کا رزق متفاوت ہونے کے لحاظ سے خداوند عالم کی مشیت کا سرچشمہ ان کی ضروریات اور ان کے حقیقی مصالح سے متعلق اس کا علم ہے_

انّ اللہ علیم قدیر_ واللہ فضّل بعضکم علی بعض فی الرزّق

خداوند عالم کے عالم و قادر ہونے کی یا د آوری کے بعد اس بات کی وضاحت کرنا کہ دوسروں کی نسبت بعض افراد کے رزق کی زیادتی کا سبب خداوند عالم کی ذات ہے ممکن ہے یہ اس حقیقت کو بیان کو رہا ہو کہ یہ برتری علم پر مشتمل ہے اور اس کا سرچشمہ انسانوں کے مصالح اور ان کی واقعی ضرورتوں سے خداوند عالم کی آگاہی ہے_
4_ انسانوں کے درمیان ، مادی اور اقتصادی وسائل سے بہرہ مندی کے لحاظ سے مکمل مساوات ممکن نہیںہے _
واللہ فضل بعضکم علی بعض
مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے انسانوں کے تفاوت کو ایك سنت اور طریقہ کی صورت میں ذکر کیا ہے اور نیز الہی سنتیں قابل تغییر نہیں ہیں_
5_ مالك کبھی بھی اپنے غلامونکو اپنے فراوان اقتصادی وسائل اور معیشت میں شریك نہیں کرتے ا ور اپنے آپ کو ان کے مساوی و برابر نہیں سمجھتے ہیں _
فما الذین فضلّوا برادّی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سوائ
مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے جب آیت غلاموں سے متعلق حکم واقعی کے بیان کے سلسلہ میں نہ ہو بلکہ ایك حقیقت اور مسئلہ شرك سے اس کے ربط کو بیان کررہی ہو اس بناء پر آیت کا پیغام یہ ہوگا جب تم لوگ خودغلامونکو اپنے جیسا نہیں سمجھتے ہو تو پھر تم کیسے خدا کے کچھ بندوں کو خدا کے برابر قرار دیتے ہو اور انہیں خدا کا شریك خیال کرتے ہو؟
6_ مالك حضرات اپنے آپ کو غلاموں جیسا نہیں سمجھتے اور کبھی بھی ان کی غلامی سے دستبردار نہیں ہوتے ہیں_
فما الذین فضّلوا برادّی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سوائ
7_ انسانوں کے رزق کے تفاوت میں سنت الہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی نسبت مساوات اور اجتماعی عدالت کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے_
واللہ فضلّ ...فما الدین فضّلو برادّی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سوائ
مذکورہ مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ جملہ "فما الذین فضلّوا ..." ان افراد کی توبیخ اور سرزنش

528

کے مقام پر ہو جو اپنے درمیان مساوات کا لحاظ نہیں کرتے ہیں ابتداء آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر چہ خداوند عالم نے رزق کے سلسلہ میں انسانوں کو متفاوت قراردیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ اپنے درمیان مساوات کی رعایت نہ کریں_
8_ زندگی کے تمام حالات میںآزادی و استقلال اور الہی رزق وروزی کی عطاء خداوند عالم کی واضح اور عظیم الشان نعمتوں میں سے ہے_
فماالذین فضلّوا برادّی رزقہم علی ما ملکت ایمانہم
9_ وسائل سے بہرہ مند ہونا اور اپنے ما تحت افراد کو ان سے محروم رکھنا، حقیقت میں نعمت خداوند ی کا انکار ہے _
فما الذین فضلّوا برادّی رزقہم علی ما ملکت ایمنہم فہم فیہ سواء ا فبغمة اللّہ یجحدون
10_خداوند عالم کا شریك قرار دینا، اس کی نعمتوں کا انکار ہے _
ا فبعمة اللہ یجحدون
مذکورہ مطلب اس نکتہ کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ آیت کے مخاطب ، مشرکین مکّہ ہوں_

آزادي:
آزادی کا سرچشمہ8
اللہ تعالي:
ارادہ الہي3; اللہ تعالی کی روزی 1،2،8; اللہ تعالی کی سنتیں 7; اللہ تعالی کی نعمتوں کی تکذیب9; اللہ تعالی کی نعمتیں 8; اللہ تعالی کے علم کے آثار 3: اللہ تعالی کے مقدرات 1
امور:
ناممکن امور4
انسان:

انسان كى مادى ضرورتيں 3; انسان كے مصالح 3; انسانوں كا اقتصادى لحاظ سے متفاوت ہونا 4،2; انسانوں كى روزى كا متفاوت ہونا 7،2; انسانوں كى روزى كے متفاوت ہونے كا سرچشمہ 3; انسانوں ميں مساوات 7،5
انفاق:
انفاق كو ترك كرنے كى حقيقت 9; ما تحت افرا د پر انفاق كو ترك كرنا9
روزي:
روزى كے زيادہ كر نے كا سرچشمہ 1
شرك:
حقيقت شرك10
عدالت:
سماجى عدالت كى اہميت7
غلام:

غلام كى اقتصادى محروميت5
غلام ركھنے والے:
غلام ركھنے والوں كا برتاؤ 5; غلام ركھنے والوں كى فكر 6،5; غلام ركھنے والوں كى لجاجت6
كفران:
كفران نعمت10
نعمت:
آزادى كى نعمت 8; استقلال كى اہميت8

وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ (٧٢)
اور اللہ نے تمھيں ميں سے تمھارا جوڑا بنايا ہے پھر اس جوڑے سے اولاد اور اولاد اولاد قرار دى ہے اور سب كو پاكيزہ رزق ديا ہے تو كيا يہ لوگ باطل پر ايمان ركھتے ہيں اور اللہ ہى كى نعمت سے انكار كرتے ہيں_

1_ انسانوں كے ليے خود ان كى جنس سے شريك حيات قرارد ينا، خداوند عالم كى نعمتوں ميں سے ہے _
واللّہ جعل لكم من انفسكم ازواج
2_انسانوں كے نظام زندگى ميں ان كے منافع اور مصالح كى خاطر زوجيت ايك نعمت ہے _
واللہ جعل لكم من انفسكم ازواج
مذكورہ تفسير ،"لكم" ميں "لام " سے استفادہ كرتے ہوئے ہے جو كہ انتفاع كے ليے ہے_
3_ مرد اور عورت ايك انسانى حقيقت و نفس كے مالك اور انسانيت كے لحاظ سے ان ميں ذرّہ برابر بھى تفاوت نہيں ہے_
واللہ جعل لكم من انفسكم ازوج
يہ تفسير اس بناء پر ہے كہ تمام انسان چاہے وہ مرد ہوں ياعورت "انفسكم" كا مخاطب قرار پائے ہيں اور ان سب كو ايك روح اور جان شمار كيا گيا ہے_
4_ شريك حيات كے نظام كے زير سايہ انسان كا اولاد

كى نعمت سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم كى نعمت اور اس كى نشانيوں ميں سے ہے_
واللہ جعل لكم من انفسكم ازوجاً وجعل لكم من ازوجكم بنين و حفده
مذكورہ آيت ان ما قبل چند آيات ميں سے ہے جو انسان پر احسان اور توحيد اور شرك كے باطل ہونے كے بارے ميں ہيں قابل ذكر ہے كہ اس آيت (ا فباطل يومنون ...) كا ذيل مذكورہ تفسير پر مويّد ہے_

5_ زوجیت اور ہمسری کے ذریعہ نسل انسانی کے بقاء کی ضمانت دینا،خداوند عالم کی نعمت ہے_
واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً و جعل لکم من ازوجکم بنین وحفدة
6_ ازدواج و ہمسری اور اولاد سے بہرہ مند ہونا الہی سنت اور انسانی فطرت میں شامل ہے_
واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة
مذکورہ بالا تفسیر اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہے کہ مادہ "جعل" سنت الہی کو بیان کررہا ہے اور وہ چیز جو سنت کے عنوان سے بیان ہوئي ہے وہ طبیعی معمول کے مطابق ہوگي_
7_ ازدواجی زندگی میں انسان کا اپنی اولاد اور رشتہ داروں جیسے افراد کی بے دریغ مدد سے بہرہ مند ہونا، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے_
وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة
"حفدة" کا مادہ ان مددگاروں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو خدمت گذاری کے سلسلہ میں کسی قسم کا دریغ نہیں کرتے اور مفسرین نے اولاد یا تمام رشتہ داروں کو ا س معنی کا مصداق قرارد یا ہے_
8_انسان کی زندگی میں رشتہ داری کے تعاون کا اہم کردار
وجعل لکم ...حفدة
مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے شريك حیات اور اولاد کے موضوع کے بعد چند اہم نعمتوں کو شمار کرنے کے ضمن میں رشتہ داری کے متعلق مسئلہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس کا"حفدہ" کے لغوی معنی سے استفادہ کیا گیا ہے_
9_ انسان کا پاکیزہ اور پسندیدہ غذاؤں سے بہرہ مند ہونا ، خداوند عالم کی نعمت اور اس کی نشانیوں میں سے ہے _
واللہ جعل لکم ...ورزقکم من الطیبّت
10_ اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں الہی نعمتوں اور آثار کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ، کفار بطلان پر یقین رکھنے کی خاطر خداوند عالم کی سرزنش کا مصداق ٹھہرے ہیں_
واللہ جعل لکم ...أفبالبطل یؤمنون و بنعمت اللہ ہم یکفرون

11_خاندان کی تشکیل ، صاحب اولاد ہونے ، اجتماعی تعاون اور خدائي حلال روزی سے بہرہ مند ہونے سے اعراض کرنا ايك باطل اور غلط طریقہ ہے_
واللہ جعل لکم من انفسکم ازوجاً ... ا فبالبطل یؤمنون
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "واللہ جعل لکم ..." شريك حیات و غیرہ کے موضوع کو اہمیت دینے کے مقام بیان میں ہے _ اور آخرمیں اعتراض آمیز بیان "ا فبالباطل یومنون" ان لوگوں کے ردکے سلسلہ میں ہے جو ان اقدار سے رو گردانی کرتے ہیں_
12_ کائنات کے مناظر میں وجود خداوند کے آثار سے چشم پوشی کرنا ، اس کی نعمتوں کا کفرا ن اور ناشکری ہے _
واللہ جعل لکم ...بنعمت اللہ ہم یکفرون
13_ نعمت کی طرف توجہ کا لازمہ، منعم کی شکر گذاری ہے_
ا فبالباطل یؤمنون و بنعمت اللہ ہم یکفرون
14_"عن ابی عبداللہ (ع) فی قولہ اللہ "وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدة" قال: الحفدة بنو البنت ونحن حفدة رسول اللہ (1)
امام صادق(ع) سے خداوند عالم کے اس قول "وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدہ" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا "حفدہ" سے مراد بیٹی کے بیٹے ہیں اورہم رسول خدا (ع) کے نواسے ہیں_
15_ "الحفدہ" ہم اختان الرجل علی بناتہ وہو المروی عن ابی عبداللہ (ع) (2)
بیٹیوں کے شوہر (داماد) کو الحفدہ کہا جاتا ہے اور یہ مطلب امام صادق (ع) سے نقل ہوا ہے_

آیات خدا:4،7
آیات خدا سے منہ موڑنا12
ائمہ(ع) :

ائمہ (ع) كے فضائل 14
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كى سرزنشيں 10; اللہ تعالى كى سنتيں 6; اللہ تعالى كى نعمات 1،2،4،5،7،9
اللہ تعالى كى سنتيں:
اللہ تعالى كى بقاء نسل كى سنت 6
انسان:
انسان كى فطرت 6; انسان كے ابعاد 6; انسان كے مصالح2
....

1) تفسير عياشى ج20،ص264، ح46، نورالثقلين ج3، خ68، ح150_
2) مجمع البيان ، ج6،ص576،نورالثقلين ، ج3، ص68، ح152، فى مجمع البحرين " ختن الرجل زوج البنتہ"_

باہمى امداد:
باہمى امدادكے آثار 8; سماجى امداد كو ترك كرنا 11; گھر يلو امداد 8
داماد:
داماد كى رشتہ دارى 15
ذكر:
نعمت كے ذكر كے آثار 13
رشتہ دار:
رشتہ داروں كى امداد7; رشتہ داروں كى اہميت8
روايات:14،15
روزي:
حلال روزى سے استفادہ كو ترك كرنا11
زہد:
ناپسنديدہ زہد
شادي:
شادى كا فطرى ہونا 6; شادى كو ترك كرنا 11; شادى كے آثار 5
شكر:
نعمت كے شكر كا زمينہ13
طيّبات:
طيّبات سے استفادہ كرنا9
عمل :
ناپسنديدہ عمل 11
عورت:
عورت كى حقيقت 3; عورت و مرد كا مساوى ہونا 3
كفار:
كفار كا باطل عقيدہ 10; كفار كو سرزنش 10; كفار كى لجاجت 10
كفران:
كفران نعمت 12
محمد(ص) :
محمد (ص) كى نسل (نواسے ...)

مرد:
مرد کی حقیقت3
نسل:
بقاء نسل کی روش 5
نعمت:
انسانوں میں زوجیت کی نعمت 2;بقاء نسل کی نعمت 5; پاکیزہ طعام کی نعمت 9; رشتہ داروں کی نعمت 7; طیّبات کی نعمت 9; فرزند کی نعمت 4; میاں بیوی کی نعمت 1; نسل (پوتے ونواسے) کی نعمت 7
نسل کی امداد: 7

533

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لاَ يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقاً مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ شَيْئاً وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ (٧٣)
اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ آسمان و زمین میں کسی رزق کے مالك ہیں اور نہ کسی چیز کی طاقت ہی رکھتے ہیں _

1_ مشرکین کے خدا ، انسانوں کو روز ی پہنچانے کے سلسلہ میں کسی قسم کی تاثیر نہیںرکھتے ہیں_
ویعبدون من دون الله ما لا یملك لہم رزق
2_ فقط خداوند عالم، انسانوں کو روزی عطا کرنے والا اور وہی تنہا پرستش کے لائق ہے_
ا فبالباطل یؤمنون ...ویعبدون من دون الله ما لا یملك لہم رزق
اس آیت اور ما قبل آیت کے درمیان ربط سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ خداوندعالم نے رازق ہونے کو اپنی ذات میں منحصر قرارد یا ہے اور حقیقی روزی رساں کو عبادت کے لائق سمجھاہے اور اس ضمن میں رازقیت میں بتوں کے ہر قسم کے کردار کی نفی کی ہے_
3_ معبود حقیقی کا اس کے غیر سے شناخت کا معیار، روزی پہنچانا ہے_
ویعبدون من دون الله ما لایملك لہم رزق
4_ انسانوں کو روزی پہنچانے میں آسمان اور زمین موثر ہیں_
مالا یملك لہم رزقاً من السموات والارض شي
یہ جو خداوند عالم نے فرمایاہے کہ معبود ، آسمان اور زمین سے انسان کو رزق پہنچانے پر قادر نہیں ہیں اس سے یہ استفادہ ہوتاہے کہ زمین اور آسمانوں میں رزق پہنچانے کازمینہ موجود ہے_
5_ غیرخدا کی عبادت، باطل پر ایمان اور الہی نعمتوں کا کفران ہے_
ا فبالباطل یؤمنون و بنعمت الله ہم یکفرون ویعبدون من دون الله

534
6_ غیر موثر اور ناتوان عناصر کی پرستش ، مشرکین کی پست فکری اورجہالت کی علامت ہے _
ویعبدون من دون الله مالا یملك لہم رزقاً ...ولا یستطیعون
7_ مشرکین کے معبود، کائنا ت میں ہر قسم کی توانائي اور قدرت سے عاری ہیں_
ویعبدون من دون الله ما لا یملك ...ولا یستطیعون

آسمان:
آسمان کے فوائد4
الله تعالي:
الله تعالی کی رازقیت2;اللہ تعالی کے مختصات2
الوہیت:

الوہیت کا معیار 3
باطل معبود:
باطل معبود اور رازقیت1;باطل مبعودوں کا عجز7; باطل معبودوں کی عبادت6
توحید:
توحید افعالی 2; توحید عبادي2; رازقیت میں توحید 2
جہلا:
جہلا کی نشانیاں 6
روزي:
روزی کے موثر اسباب 4
زمین:
زمین کے فوائد4
شرك:
شرك کی حقیقت 5
صادق معبود:
صادق معبودوں کی رازقیت 3
عبادت:
غیر خدا کی عبادت5; غیر خدا کی عبادت کے آثار6
عقیدہ:
باطل عقیدہ5
کائنات:
توحیدی نظریہ کائنات 2
کفران:
کفران نعمت 5
مشرکین:
مشرکین کی جہالت6; مشرکین کے معبود7

535

فَلاَ تَضْرِبُواْ لِلّهِ الأَمْثَالَ إِنَّ اللّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (٧٤)
تو خبردار اللہ کے لئے مثالیں بیان نہ کرو کہ اللہ کچھ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے ہو _

1_ خداوند عالم کی مالکیت اور قدرت مطلقہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان توحید کی طرف میلان پیدا کرے اور اس کا شریك قرار دینے سے اجتناب کرے _
فلا تضربوا للہ الا مثال
مذکورہ تفسیر دو نکتوں پر موقوف ہے (1) "فا" نے اس آیت کے مضمون کو ماقبل آیت پر متفرع کیا ہے اور ما قبل آیت میں خدا کی مالکیت اور قدرت مطلقہ کے بارے مینگفتگوہوئي ہے_
(ب)"ضَرَبَ مثَل"سے مراد، خداوند عالم کا شریك قراردینا ہو_
2_ خداوند عالم کا مخلوقات سے مقائسہ کرنا اور اس کی صفات کو مخلوق کی صفات کے مشابہ قرار دینا، ممنوع ہے_
فلا تضربوا للّہ الا مثال
3_ خداوند عالم کی مالکیت و قدرت مطلقہ کی طرف توجہ اور اس کے مقابلہ میں موجودات کی عاجز ی کا لازمہ یہ ہے کہ اس کو غیر کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے_
ویعبدون من دون اللہ مالا یملك ...فلا تضربوا للّہ الامثال

ما قبل آیات سے جس بہترین موضوع کا استفادہ ہوتا ہے وہ خداوند عالم کی مالکیت وقدرت مطلقہ اور مشرکین کے جھوٹے خداوں سے ہر قسم کی مالکیت و قدرت کی نفی ہے اس آیت میں خداوند عالم نے مذکورہ مطلب کا نتیجہ و لازمہ یہ قرار دیا ہے کہ اس کوغیر کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے_
4_ فقط خداوند عالم ہی اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ ہے_
فلا تضربوا للّہ الا مثال ان اللہ یعلم و انتم تعلمون
5_ انسان کے لیے خداوند عالم کی ذات و صفات کی

حقیقت سے شناخت کا واحد راستہ، وحی ہے _
فلا تضربوا للّہ الا مثال ان اللّہ یعلم و انتم لا تعلمون
مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہ کہ جملہ"ان اللّہ یعلم و انتم لا تعلمون" جملہ "فلا تضربواللّہ الامثال" کے لیے تعلیل واقع ہو اور فعل"یعلم" و"تعلمون" کا متعلق اور مفعول ،خدا اور اس کی مقدس ذات ہو یعنی تم خدا کے لیے شريك او رمثل تصور نہ کرو کیوں کہ تم اس کی ذات اور حقیقت کو درك نہیں کر سکوگے اور اس کا علم فقط خداوند عالم کو ہے نیز و حی کے علاوہ اس کی شناخت ممکن نہیں ہے_
6_خداوند عالم کو دوسرے موجودات سے تشبیہ دینے کا سرچشمہ یہ ہے کہ انسان خداوند عالم کے غیر کی نسبت اس کی ذات و صفات کے امتیازات سے جاہل ہے_
فلا تضربوللّہ الامثال ...انتم لا تعلمون
چونکہ"انتم لا تعلمون" سے مراد ، مطلق علم کی نفی نہیں ہے کیونکہ واضح سی بات ہے کہ انسان اپنی مادی زندگی کےشعبوں میں علم رکھتا ہے بلکہ علم کی نفی کا تعلق اس چیز سے ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا ہے یعنی خداوند عالم کی ذات و صفات دوسری مخلوقات سے قابل مقائسہ نہیں ہیں لہذا اس سے مذکورہ تفسیر کا استفادہ ہوتا ہے_

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کا علم حضوري4; اللہ تعالی کی تشبیہ دینے کا سرچشمہ 6; اللہ تعالی کی تشبیہ دینے کے موانع3; اللہ تعالی کی قدرت کے آثار1; اللہ تعالی کی مالکیت کے آثار 1; اللہ تعالی کے مختصات 4; خدا شناسی کے راستے 5; صفات خدا کی خصوصیات6
ایمان:
توحید پر ایمان لانے کا زمینہ 1
جہالت:
جہالت کے آثار 6
ذکر:
خدا کی مالکیت کا ذکر 3; قدرت خدا کا ذکر3
شرك:
شرك سے اجتناب کا زمینہ1
شناخت:
شناخت کے وسائل5
قیاس:
قیاس کا ممنوع ہونا 2
موجودات :
موجودات کا عجز3
وحي:
وحی کا کردار5

537

ضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً عَبْداً مَّمْلُوكاً لاَّ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقاً حَسَناً فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرّاً وَجَهْراً هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ (٧٥)
اللہ نے خود اس غلام مملوك كى مثال بيان كى ہے جو كسى چيز كا اختيار نہيں ركھتا ہے اور اس آزاد انسان كى مثال بيان كى ہے جسے ہم نے بہترين رزق عطا كيا ہے اور وہ اس ميں خفيہ اور علانيہ انفاق كرتا رہتا ہے تو كيا يہ دونوں برابر ہوسكتے ہيں_ سارى تعريف صرف اللہ كے لئے ہى ہے مگر ان لوگوں كى اكثريت كچھ نہيں جانتى ہے _

1_ خداوند عالم كے مقابلے ميں مخلوق اس زر خريد غلام كى مانند ہے جو زرہ برابر ارادہ اختيار نہيں ركھتا ہے_
ضرب مثلاً عبداً معلوكاً لا يقدر على شيئ
2_ خداوند عالم نے عوام الناس كے ذہن كو مفاہيم وحى سے آشناكرنے كے ليے مثال اور تشبيہ سے استفادہ كيا ہے_
ضرب اللہ مثلاً عبد
3_انسانوں كا رزق و روزي، خداوند عالم كى جانب سے ہے_
ومن رزقناہ منّا رزقاً حسن
4_انفاق كرنے كے ساتھ صاحب قدرت ہونا ، خداوند عالم كا انسان پر لطف اور اس كى نعمت ہے_
ومن رزقنا ہ مناً رزقاً حسناً فہو ينفق منہ سراً وجھر
5_ مالكيت اور اختيارات كے سلسلہ ميں انسان متفاوت ہيں_

538

عبداً مملوكا لا يقدر على شيء ومن رزقنہ ...فہو ينفق سراً وجھر
مذكورہ تفسير اس وجہ سے ہے كہ قرآن كى مثاليں حقيقى اور خارجى واقعيت سے حكايت كرتى ہيں نہ يہ كہ فرضى اور خيالى ہيں_
پنہاں اور پوشيدہ طورپر انفاق، على الاعلان اور آشكار انفاق سے بہتر اور قابل قدر ہے_
فہو ينفق سراً و جھر
اس مطلب كا استفادہ اس ليے كيا گيا ہے كہ "سراً" كلمہ "جھراً" پر مقدم ہے_
7_حقيقى طور پر آزاد وہ ہے جو مال و منال كى بندگى سے آزاد اور اپنى دولت كو پنہان و آشكار خرچ كرنے والا ہو_
عبداً مملوكاً لا يقدر على شيء ومن رزقنہ منّا رزقاً حسناً فھو ينفق منہ سراً وجھر
مذكورہ تفسير اس بناء پرہے كہ خداوند عالم نے صاحب قدرت انفاق كرنے والے انسان كو فاقد قدرت غلاموں كے مقابلہ ميں قرار ديا ہے يعنى وہ شخص جو قدرت ركھتا ہو اور انفاق كرے وہ غلام نہيںبلكہ حر اور آزاد ہے_
8_ فقط حلال اور پسنديدہ روزى مقدّر شدہ اور الہى روزى ہے نہ كہ حرام اور ناپسنديدہ روزى _
ومن رزقناہ مناً رزقاً حسن
چونكہ خداوند عالم نے اپنى روزى "رزقناہ" كو اچھى و پسنديدہ روزى "رزقاً حسناً" سے مقيّد كيا ہے لہذا ممكن ہے كہ مذكورہ مطلب كا استفادہ كيا جا سكے_
9_ خداوند عالم جيسے غنى كے مقابلہ ميں تمام موجودات فقير اور ہر لحاظ سے محتاج ہيں_
ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوكاً لا يقدر على شيء ومن ...فہو ينفق منہ سراً وجھر
مذكورہ تفسير اس بناء پر ہے كہ خاوند عالم نے مشركين كے عقيدہ كو رد كرنے كے مقام پر اور اس حقيقت كى وضاحت كرتے ہوئے كہ خداوند عالم مخلوقات كے ساتھ قابل مقائسہ نہيں ہے ايسى مثال سے استفادہ كيا ہے جس ميں تمام كائنات كو ايك ناتوان غلام اور خداوند عالم كو صاحب قدرت انفاق كرنے والے كى مانند قرار ديا گيا ہے كہ كائنات جس كى نعمتوں سے بہرہ مند ہوتى ہے_
10_ دوسرى تعليمات اور اقدار الہى كى نسبت، انفاق ايك خاص مقام اور اہميت كا حامل ہے _
فہو ينفق منہ
يہ جو خداوند عالم نے اچھے اور برے انسانوں كے ما بين فقط انفاق سے مقائسہ كيا ہے ممكن ہے اس تفسير كو بيان كررہا

ہو_
11_ مالی لحاظ سے مستقل ہونا اور تونگری کے ساتھ انفاق کرنا، دوسروں پر مالی لحاظ سے انحصار کرنا اور فقر او ر انفاق کرنے سے ناتوانی کے ساتھ قابل مقائسہ نہیں ہے_

ضرب اللّہ مثلاً مملوکاً لا یقدر علی شيء ومن رزقنہ ہل یستون
12_ خدا کے ساتھ مخلوقات کا قابل مقائسہ نہ ہونا ایك واضح اور غیر مبہم چیز ہے_
ضرب اللّہ مثلاً عبداً مملوکاً ...ومن ...فہو ینفق منہ سراً وجہراً ھل یستون
"ہل یستون" کا جواب واضح اور روشن ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں ہوا ہے در حقیقت خداوند عالم فرمارہا ہے کہ جس طرح اختیار سے عاری غلام کا ایك قدرت اور آزاد کرنے والے شخص سے مقائسہنہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ موضوع واضح اور بیان کے محتاج نہیں اسی طرح مخلوق کا خدا سے مقائسہ کرنا بھی ہے_
13_ حمد وستائشے، خداوند عالم کے ساتھ مخصوص ہے_
الحمدللّہ
14_ تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں اور وہی اس کا سزا وار ہے_
الحمداللّہ
"الحمدللّہ" میں' الف و لام" جنس کاہے اوراستغراق (عمومیت) کا فائدہ دے رہا ہے_
یعنی "کل حمدٌ للہ "
15_ کائنات کے نظام میں ہر قدر وقیمت اور خوبصورتی کا سرچشمہ، خداوند عالم کی ذات ہے _
الحمدللہ
خداوند عالم کی ذات کے لیے ستائشے کا منحصر ہونا اس وجہ سے ہے کہ خوبصورتی اور ہر ستائشے کا سرچشمہ اس کی ذات ہے اور اس مطلب پر مویّد جملہ"ضرب اللّہ مثلاً عبداً ..." جو خدا اور مخلوقات کے درمیان مقائسہ کے سلسلہ میں ہے یعنی مخلوقات کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ خدا کا عطا کردہ ہے_
16_ خداوند عالم کے علاوہ کوئي موجود بھی کمال ، جمال ، کامل اور مستقل نہیں ہے_
الحمدللّہ
بے شك کائنات کے تمام موجودات ایك طرح کے جمال سے بہرہ مند ہیں لہذا تمام ستائشے کا خداوند عالم کی ذات میں منحصر ہوناممکن ہے اس حقیقت کو بیان کررہا ہو کا ان کا کما ل و جمال مستقلنہیں ہے بلکہ ناقص اور خدا سے وابستہ ہے_
17_ خداو عالم کی صفات اور مخلوقات کا اس سے قابل مقائسہ نہ ہونے کے لحاظ سے اکثر مشرکین جاہل ہیں_
بل اکثر ہم لا یعلمون
مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ ابتدا ء آیت ، مخلوق کا خدا سے قابل مقائسہ نہ ہونے کے بارے میں ذکر ہوئي ہے اور علم کی نفی "لا یعلمون" بھی اسی لحاظ سے ہے_
18_ شرك کا سبب، جہالت اور پست فکری ہے_

بل اکثر ہم لا یعلمون
خداوند عالم نے مخلوق کا خدا کے ساتھ قابل مقائسہ نہ ہونے کو سمجھانے کے لیے ایك واضح سی مثال سے استفادہ کیا ہے اور فرمایا ہے ان تمام وضاحت کے باوجود پھر بھی اگر مشرکین شرك کے راستہ کو اختیار کرتے ہینتو اس کا سبب فقط ان کی جہالت اور نادانی ہے_
19_ "عن ابی جعفر (ع) وابی عبداللّہ (ع) قالا: المملوك لا یجوز طلاقہ ولا نکاحہ الاّ باذن سیدہ ..."ضرب اللّہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شيئ"(1)
امام باقر(ع) و امام جعفر صادق(ع) سے روایات نقل ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا غلام کا نکا ح اور طلاق اس کے مالك کی اجازت کے بغیر نافذ نہیں ہے _
ضرب اللّہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شيء ...

20_ "حسن العطّار ، قال: سا لت ابا عبدالله (ع) عن رجل امر مملوكہ ان یتمتع بالعمرة الی الحج اعلیہ ان یذبح عنہ ؟ قال : لا ان اللّہ تعالی یقول : "عبداً مملوکاً لا یقدر علی شیئ(2)
حسن عطا رکہتے ہیں میں نے امام صادق(ع) سے سوال کیا کہ ایك شخص نے اپنے زر خرید غلام کو حکم دیا کہ وہ حج تمتع بجا لائے کیا اس غلام پر اپنے مولی کی طرف سے قربانی دینا واجب ہے ؟حضرت نے فرمایا نہیں خداوند عالم نے فرمایا ہے :" عبداً مملوکاً لا یقدر علی شي"

غلام كے ساتھ تشبيہ 1; موجودات كى مثال1
قياس:
باطل قياس 11،12; موجودات كا خدا كے ساتھ قياس 12،17
كائنات:
كائنات كى نياز مندى 9
مشركين:
مشركين كى اكثريت 17; مشركين كى جہالت 17
موجودات:
موجودات كا عجز 1; موجودات كا نقص 16
نعمت:
ثروت كى نعمت 4

وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلَىَ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لاَ يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٧٦)
اور اللہ نے ايك اور مثال ان دو انسانوں كى بيان كى ہے جن ميں سے ايك گونگا ہے اور اس كے بس ميں كچھ نہيں ہے بلكہ وہ خود اپنے مولا كے سر پر ايك بوجھ ہے كہ جس طرف بھى بھيج دے كوئي خير لے كر نہ آئے گا تو كيا وہ اس كے برابر ہوسكتا ہے جو عدل كا حكم ديتا ہے اور سيدھے راستہ پر گامزن ہے _

1_ خداوند عالم كى نسبت، مخلوق ناتوان ،گونگوں كى مثل اور سرپرست كى محتاج ہے_
وضرب الله مثلاً رجلين احد ہما ابكم لا يقدر على شيء وہو كلّ على مولہ
2_ خداوند عالم كا عوام الناس كو مفاہيم وحى سے آشنا كرنے كے ليے مثال اور تشبيہ سے استفادہ كرنا _
وضرب اللّہ مثلاً رجلين
3_ كائنات كے موجودات عاجز اور اپنى حيات ميں خداوند عالم پر بھروسہ كيے ہوئے ہيں_
لا يقدر على شيء وہوكلّ على مولہ
4_ كائنات كے تمام موجودات، خداوند عالم كى امداد اور تدبير كے بغير امور كى انجام دہى اور رائے خير وكمال كى نشاندہى مينعاجز ہيں_
لا يقدر على شيء ...اينما يوجّہہ لا يأت بخير
5_ انسان كى حقيقى قدر و قيمت، اس كا سودمند اور اس كى خلقت كے اثر كا مثبت ہونا ہے_
اينما يوجّہہ لايا ت بخير

6_ كائنات كے موجودات كى تمام اچھا ئيوں اور كمالات كا سرچشمہ، خداوند عالم كى ذات ہے _
أينما يوجّہہ لايأت بخير

بے شك تمام موجودات ايك قسم كے خير اور فيض كمال سے بہرہ مند ہيں لہذا موجودات سے خير رسانى كى نفى كرنا اس بات پر دليل ہے كہ تمام اچھائيوں كا سرچشمہ خداوند عالم ہے _
7_ عدل كى دعوت دينا ،ايك جليل القدر انسان كى نشانى اور علامت ہے_
ضرب اللہ مثلاً رجلين احد ہما ابكم لا يقدر على شيئ ...ہل يستوى ہوو من يا مر بالعدل
8_مخلوقات كا خداوند عالم سے قابل مقائسہ نہ ہونا، ايك واضح ، روش اور غير مبہم امر ہے _
وضرب اللہ مثلاً رجلين احدہما ابكم لا يقدر على شيء ...ہل يستوى ہو و من يامر بالعدل
مذكورہ تفسير كا استفادہ جو اب استفہام (ہل يستوى ہو ...) كے حذف سے كيا گيا ہے ممكن ہے كہ جسے واضح اور بديہى ہونے كى بناء پر حذف كيا گيا ہو_
9_ خداوند عالم انسانوں كو عدل كى دعوت دينے والا ہے_
ہل يستوى ہو ومن يا مر بالعدل
مذكورہ تفسير اس بناء پر ہے كہ آيت كى ضرب المثل كو شرك كى نفى كے ليے قرار ديں يعنى عاجز گونگا انسان ، مخلوقات كے ليے مثال ہو اور عدل كا حكم دينے والا خداوند عالم كے ليے مثال ہو_
10_ فقط باكردار او رصراط مسقيم پر قائم انسان، دوسروں كو عدل كى دعوت دينے كى لياقت ركھتا ہے_
ومن يا مر بالعدل وہو على شيء صراط مستقيم
عدل كى دعوت دينے والے كو اس بات سے متصف كرنا كہ وہ خود صراط مستقيم پر ہو يہ در حقيقت اس مسؤليت كى لياقت كے ليے شرط كو بيان كرنے كے ليے ہے_
11_ نظريہ عدالت پر انسانى معاشرہ كى اصلاح كرنا ضرورى ہے اور فقط اپنى تربيت پر اكتفا ء نہ كيا جائے_
ومن يامر بالعدل وہو على صراط مستقيم
مذكور تفسير اس بناء پر ہے ہے كہ خداوند عالم نے جہاں اس بيان "وہو على صراط مستقيم" كے ذريعہ خود سازى كو اہميت دى ہے وہاں عدالت كى طرف دعوت اور اصلاح معاشرہ كو بھى بيان فرمايا ہے بلكہ اس كو مقدّم قرار ديا ہے_
12_ عدالت كى دعوت اور صراط مستقيم پر ہونا ، قدرت، استقلال اور معاشرہ كے ليے خير كا سبب ہے_
احد ہما ابكم لا يقدر على شيء ...ہل يستون ہو ومن يا مر بالعدل وہو على صراط مستقيم

مذكورہ تفسير كا "من يامر بالعدل ..."اور "احد ہما ابكم ..." "لايات بخير" كے باہمى مقابل سے استفادہ كيا گيا ہے_
13_عدالت طلبى كى فكر سے عارى انسان ، الہى فكر كے مطابق گونگا اور بے قدر و قيمت انسان ہے _
احد ہما ابكم ...ومن يا مر بالعدل
مذكورہ مطلب كا "يامر بالعدل " "ا بكم"سے تقابل كى بناء پر استفادہ كيا گيا ہے_

اصلاح:
سماجى اصلاح كى اہميت11
اقدار:
اقدار كا ملاك
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كى امدار كے آثار4; اللہ تعالى كى تدبير كے آثار 4; اللہ تعالى كى دعوتيں9
انسان:
انسان كى سودمند ى كے آثار 5; انسان كى قدر وقيمت كا معيار 5; با ارزش انسان كى علامت 7
بھروسہ :
اللہ تعالى پر بھروسہ 3
تزكيہ:
تزكيہ كى اہميت11
ثابت قدم رہنے والے:

وَلِلّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلاَّ كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٧٧)
آسمان و زمین کا سارا غیب اللہ ہی کے لئے ہے اور قیامت کا حکم تو صرف ایك پلك جھپکنے کے برابر یا اس سے بھی قریب تر ہے اور یقینا اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے _

1_ آسمانوں اور زمین کے غیبی امور، خداوند عالم کے ساتھ خاص ہیں_
ولله غیب السموات والارض
2_ آسمانوں اور زمین کے پنہانی حوادث کا وجود، انسانوں کے لیے قابل کشف نہیں ہے_
ولله غیب السموات والارض
آسمانوں میں موجود بعض واقعات اور امورکو غیب قرار دینا، اس بات پر دلیل ہے کہ یہ انسانی علم کے دائرہ سے خارج ہیں_

3_آنكھ جھپكنے يا اس سے بھی كم تر وقت ميں لحظہ قيامت كا واقع ہونا _
وما ا مر الساعة الاّ كلمح البصر ا و ہو ا قرب

4_قيامت كا بر پا اپنی تمام وسعت اور عظمت كے باوجود، خداوند عالم كے ليے آسان ہے_
وما ا مر الساعة الا كلمح البصر ا و ہو ا قرب
5_ انسانوں كی نگاہ ميں قيامت كا برپا ہونے كی دوری كے باوجود، نگاہ قدرت ميں اس كا نزديك ہونا _
وما ا مر الساعة الاّ كلمح البصر ا وہو ا قرب
مذكورہ تفسير اس نكتہ اس بناء پر ہے كہ "امر الساعة" سے مراد ، قيامت كا واقع ہونا ہو نہ كہ اس كے برپا ہونے كا حكم اس صورت ميں ممكن ہے آيت اس چيز كی طرف اشارہ كرے كہ قيامت كا واقع ہونا لوگوں كی نگاہ ميں دور ہے_
6_ قيامت كا برپا ہونا آسمانوں اور زمين كے غيبی امور ميں سے ہے_
وللہ غيب السموات والارض وما ا مر الساعة
امور غيبی كو خداوند عالم كے ساتھ خاص كرنے بعد قيامت كے بر پا ہونے كے مسئلہ كی ياد آوری ممكن ہے اس كو امور غيبی ميں سے قرار دے رہی ہو_
7_وحی كے علاوہ انسان كے ليے قيامت كی حقيقت ، كيفيت اور اس كے وقوع كے وقت سے آگاہی ممكن نہيں ہے_
وللہ غيب السموات الارض وما ا مر الساعة
"للہ غيب السموات " كے بعد "امر الساعة" كا بيان ممكن ہے عام كے بعد خاص كے ذكر كے عنوان سے ہو_
8_توحيد كے بعد معاد اور قيامت، دينی معارف كے اہم ترين موضوعات ميں سے ہيں _
وماا مر الساعة الا كلمح البصر
مذكورہ تفسير كو آيات كے باہمی ارتباط اور گذشتہ آيات ميں اصل موضوع توحيد اور شرك سے پرہيز كی بناء پر اور اس آيت ميں جو قيامت كے برپا ہونے كے بارے ميں گفتگو ہوئي ہے سے استفادہ كيا گيا ہے_
9_ خداوند عالم كی قدرت كی حدو انتہا نہيں ہے اور وہ ہر كام انجام دينے پر قادر ہے_
انّ اللہ علی كلّ شيء قدير
10_ قيامت كا برپا ہونا ، الہی قدرت مطلقہ كا جلوہ ہے_
وماا مر الساعة الا كلمح البصر ا ...ان اللہ علی كلّ شيء قدير
11_ خداوند عالم كی مطلق اور لا متناہی قدرت اس بات پر دليل ہے كہ قيامت كا بر پا اس كے ليے آسان ہے_
وما ا مر الساعة الا كلمح البصر ا و ہو ا قرب إنّ اللہ علی كلّ شيء قدير
جملہ" انّ اللہ ..."جملہ "وما ا مر الساعة ..." كے ليے تعليل كے مقام امر قيامت، خدا كے ليے آسان ہے چونكہ وہ ہر كام انجام دينے پر قادر ہے_

آسمان:
آسمانوں كے پوشيدہ راز 1،2،6
اللہ تعالي:
اللہ تعالی كا علم غيب1; اللہ تعالی كی قدرت4; اللہ تعالی كی قدرت كی خصوصيات 9; اللہ تعالی كی قدرت كی نشانياں 10; اللہ تعالی كی قدرت كے آثار11; اللہ تعالی كی وسعت قدرت 9; اللہ تعالی كے مختصّات1
انسان:
انسانوں كی جہالت 2
توحيد:
توحيد كی اہميت8
حقائق:

حقائق غيبي6
دين:
اصول دين8
زمين:
زمين كے پوشيده راز 1،2،6
قيامت:
قيامت كا برپا ہونا 6،10; قيامت كا علم 7; قيامت كا ناگہانى بر پا ہونا 3; قيامت كا نزديك ہونا 5; قيامت كا وقت 5; قيامت كى اہميت8; قيامت كى خصوصيات 3; قيامت كى سہولت كے دلائل 11
معاد:
معاد كى اہميت 8
وحي:
وحى كا كردار7

اللّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئاً وَجَعَلَ لَكُمُ الْسَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (٧٨)
اور اللہ ہى نے تمھيں شكم مادر سے اس طرح نكالا ہے كہ تم كچھ نہيں جانتے تھے اور اسى نے تمہارے لئے كان آنكھ اور دل قرار ديئے ہيں كہ شايد تم شكرگذار بن جاؤ _

1_ انسانوں كى اپنى ماؤں سے ولادت، خداوند عالم كى قدرت مطلقه كا جلوه ہے_

انّ اللّہ على كلّ شى قدير واللّہ اخرجكم من بطون امہاتكم
مذكوره تفسير كا اس آيت اور ما قبل آيت كہ جس كے آخر ميں خداوند عالم كى لا متناہى قدرت كے بارے ميں گفتگو ہوئي ہے كہ باہمى ارتباط سے استفاده كيا گيا ہے_
2_والده سے پيدائشے كے وقت انسان ،ہر قسم كے علم و آگاہى سے عارى ہے_
اخرجكم من بطون امہتكم لا تعلمون شي
3_ ولادت كے وقت اولاد انسان كا سماعت ،بصارت اور قلب كے ذريعہ علم و آگاہى سے بہره مند نہ ہونا الہى تدبير اور حكمت كى علامت ہے_
واللّہ اخر جكم من بطون امہتكم لا تعلمون شي
يہ آيت توحيد كے اثبات اور انسانوں كو الہى آثار و نشانيوں كى طرف متوجہ كرنے كے مقام پر ہے اس بناء پر ولادت كے مراحل اوراس كے بعد اولاد انسان كا علم سے خالى ہونا او راپنى حيثيت كى طرف اس كى عدم توجہى ممكن ہے حكمت الہى اور انسانوں كى زندگى ميں اس موضوع كى اہميت كى طرف اشاره ہو_
4_ سماعت ، بصارت اور قلب(ادراك كا مركز) شناخت كے اہم ترين ذرائع ہيں _
واللّہ اخرجكم ...لا تعلمون شياًَ وجعل لكم السمع والابصرا والا فئدة
5_ سماعت ، بصارت اور دل (ادارك كى قدرت) خداوند عالم كى اہم ترين نعمتوں مينسے ہے_
واللّہ اخر جكم ... وجعل لكم السمع الا بصر والا فئدة
مذكوره مطلب اس بناء پر ہے كے آيت كريمہ قدرت الہى كى نشانيوں كو بيان كرنے كے علاوه الہى نعمتوں كو شمار كرنے كے ساتھ مقام امتنان ميں ہے_
6_حقائق كى شناخت كے ليے انسان كے پاس حسى اور غير حسى دو ذرائع ہيں_
وجعل لكم السمع والابصر والا فئدة
7_ حس اور تجربہ (سننا اور ديكھنا) ادراك اور انسانى علوم كے پروان چڑھنے كا سبب ہيں_
وجعل لكم السمع و الابصر والافئدة
يہ تفسيراس احتمال كى بناء پر ہے كہ "السمع والابصار" كا "ا فئدة" پر مقدم ہونا ،مذكوره مطلب كى طرف اشاره ہو_

8_ سماعت ، بصارت اور ادراك كى اہميت كى طرف توجہ كا لازمہ يہ ہے كہ انسان خداوند عالم كا شكر ادا كرے_
وجعل لكم السمع والا بصر والا فئدة لعلّكم تشكرون
9_ خداوند عالم كى نعمتوں كا شكر ،ايك ضرورى اور لازمى چيز ہے_

وجعل لكم ...لعلّكم تشكرون
10_ انسان كى خلقت اور اس كو نعمت (قوت ادراك و غيره) عطا كرنے كا مقصد، خداوند عالم كى شناخت اور اس كا شكرہے_
واللهّ اخرجكم من بطون ...وجعل لكم السمع ...لعلّكم تشكرون
11_ انسان، خداوند عالم كى نعمتوں كى ناشكر ى كے خطر ہ سے دوچار ہے_

أَلَمْ يَرَوْاْ إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاء مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلاَّ اللّهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (٧٩)
كيا ان لوگوں نے پرندوں كى طرف نہيں ديكھاكہ وہ كس طرح فضائے آسمان ميں مسخر ہيں كہ اللہ كے علاوہ انھيں كوئي روكنے والا اور سنبھالنے والا نہيں ہے بيشك اس ميں بھى اس قوم كے لئے بہت سى نشانياں ہيں جو ايمان ركھنے والى قوم ہے _

1_ انسانو ں كے ليے آسمانى فضاميں پرندوں كى پرواز كى كيفيت اور اس پر حاكم قوانين كے بارے ميں تدبرّ كرنا ضرورى ہے_
ا لم يروا الى الطير مسخّرات: فى جوّ السّمائ
"رؤيت"كہ جس كا معنى آنكھ كے ذريعہ ديكھنا ہے جب بھى "الى " كے ذريعہ متعدى ہو اس ميںدقت اور غور كا معنى متضمن ہوتا ہے_
2_پرندوں كى پرواز كى كيفيت ميںدقت اور فكر ، خدا كى شناخت كا ايك ذريعہ ہے_
ا لم يروا الى الطير مسخرات فى جو السّما ما يمسكہنّ الا اللّہ
3_اجرام فلكى كى منظم حركت اور ان كى تسخير ميں خدا وند عالم كى شناخت كا ايك طريقہ ہے _
الم يروا الى الطير ...ما يمسكہنّ الا اللّہ
ممكن ہے كے "طير" سے مراد صرف پرندے نہ ہوں بلكہ يہ فضاميں پرواز كرنے والے تمام اجسام كو شامل ہو_
4_آسمانى فضاميں سكوت كيے بغير پرندوں كى پرواز قدرت الہى كى نشانيوں ميں سے ہے_
الم يروا الى الطير مسخرت فى جوّ السماء ما يمسكہنّ الا اللّہ

5_ طبيعى اسباب، خداوند علم كى قدرت اور ارادے كے جارى ہونے كا مقام ہيں_
الم يروا الى الطير ...ما يمسكہنّ الا اللّہ
با وجود اس كے كہ پرندوں كى پرواز اس خاص طاقت كى وجہ سے ہے جو ان كے وجود ميں پوشيدہ ہے ليكن خداوند عالم نے اس توانائي كو اپنى طرف نسبت دى ہے ا س سے معلوم ہوتا ہے كہ تمام طبيعى اسباب خداوند عالم كے ارادہ كے بل بوتے پر ہيں_
6_پرندوں كى حركت، با قاعدہ طو رپر خداوند عالم كى قدرت او رحفاظت پر موقوف ہے_
الم يروا الى الطير ...ما يمسكہنّ الا اللّہ
7_ پرندوں كى پرواز اور آسمانى اجرام كى حركت ميں خداوند عالم كى عظمت اور قدرت پر بہت زيادہ نشانياں ہيں_
الم يروا الى الطير ...ما يمسكہنّ الا اللّہ ان فى ذلك لا ى ت لقوم يؤمنون
8_آيات الہى سے بہرہ مند ہونے كے ليے حق قبول كرنے اور حق كى تلاش كى فكر كا ہونا شرط ہے_
ان فى ذلك لا يت لقوم يؤمنون

آسمانى فضا 1،2
آيات الہي:
آفاقى آيات الہى 2،3; آيات الہى سے استفادہ كى شرائط 8
اجرام آسماني:
اجرام آسمانى كا سرتسليم خم كرنا 2; اجرام آسمانى كى حركت 7;اجرام آسمانى كى حركت كا مطالعہ3
اللہ تعالي:
ارادہ الہى كے جارى ہونے كا مقام5; اللہ تعالى كى قدرت كے آثار 6; خداشناسى كے دلائل 2،3; عظمت خداكى علامات 7 ; قدرت الہى كى علامات 4،7
پرندے:

پرندوں کا محافظ 6; پرندوں کی پرواز 4،7; پرندوں کی پرواز کا سرچشمہ 6; پرندوں کی پرواز کا مطالعہ 1،2
تعقّل:
تعقّل کی اہمیت1
حق:
حق کو قبول کرنے کی اہمیت 1
حق طلبي:
حق طلبی کی اہمیت 8
طبیعی عوامل:
طبیعی عوامل کا کردار 5
کائنات:
کائنات کا مطالعہ 1; نظام کائنات1

552

وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَناً وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الأَنْعَامِ بُيُوتاً تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثاً وَمَتَاعاً إِلَى حِينٍ (٨٠)
اور اللہ ہی نے تمھارے لئے تمھارے گھروں کو وجہ سکون بنایا ہے اور تمھارے لئے جانوروں کی کھالوں سے ایسے گھر بنادیئے ہیں جن کو تم روز سفر بھی ہلکا سمجھتے ہو اور روز قیامت بھی ہلکا محسوس کرتے ہو اور پھر ان کے اون، روئیں اور بالوں سے مختلف سامان زندگی اور ایك مدت کے لئے کار آمد چیزیں بنادیں _

1_ خداوند عالم نے گھر او ر مکان کو انسان کے لیے آرام اور سکون کا سرچشمہ قررد یا ہے_
واللّہ جعل لکم من بیوتکم سکن
2_ انسان کا اپنے گھر میں آرام و سکون سے بہرہ مند ہونا ، خداوند عالم کی نعمت ہے_
واللّہ جعل لکم من بیوتکم سکن
3_ انسان کی زندگی میں آرام و سکون کی اہمیت_
واللّہ جعل لکم من بیوتکم سکن
مذکورہ مطلب کا آیت میں موجود دو نکات سے استفادہ ہوتا ہے (1) آیت امتنان اور الہی نعمتوں کو شمار کرنے کے مقام پر ہے (2) گھر اور منزل کے تمام فوائد میں سے فقط اس کے آرام اور سکون کی طرف اشارہ ہوا ہے_
4_ آسائشے و سکون کی فراہمی ، گھر اور منزل بنانے کی حکمت اور فلسفہ ہے_
واللّہ جعل لکم من بیوتکم سکن

553
5_ چوپایوں (اونٹ ، گائے اور گوسفند) کی طرح خلقت کہ ان کی جلد سے گھر اور ہلکی اور قابل انتقال پنا ہ گاہ بنائي جائے یہ خداوند عالم کی قدرت ہے _
واللّہ ...جعل لکم من جلود الا نعم بیوتاً تستحفونہا یوم ظعنکم و یوم اقامتکم
6_ ہلکی اور قابل ا نتقال چھت بنانے کے لیے چوپایوں (اونٹ ، گاء ، گوسفند) کے چمڑے سے انسان کا استفادہ کرنا ،الہینعمتوں میں سے ہے_
وجعل لکم من جلود الا نعم بیوت
7_ سفر و حضر میں انسان کی آسائشے اور سہولت کے اسباب کا خداوند عالم کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے_
واللّہ ...وجعل لکم ...تستخفونہا یوم ظعنکم ویوم اقامتکم
8_ حیوانات کی پشم کھال اور بالوں سے زندگی کا ساز و سامان بنانے کے لیے استفادہ کرنا ایك الہی نعمت ہے_
ومن اصوا فھا و ا وبارہا و اشعارہا ا ثاثاً و متع

9_ چوپایوں (اونٹ، گائے ، گوسفند) کی پشم ، بال اور کھال زندگی کے لوازمات بنانے کے لیے انسان کی طبیعی زندگی کے مناسب ہیں_
جعل لکم من الا نعم ...تستخفونہا ...اثثاً ومتع
یہ جو خداوند عالم نے چوپایوں کی پشم ، کھال اور بالوں کو زندگی کا ساز و سامان مہیّا کرنے کے لیے خلق کیا ہے گو یا یہ انسان کی طبیعی زندگی کے متناسب ہے چونکہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہے_
10_ انسانوں کے لیے اپنی زندگی کی طبیعی ترین سہولیات میں فکر کرنا اور اس سلسلہ میں کردار الہی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے _
11_ خداوند عالم نے انسان کی ضروریات کو اس کی زندگی کی مختلف شرائط کے متناسب فراہم کیا ہے_
یوم ظعنکم و یوم اقامتکم ومن اصوافہا واوبارہا و اشعارہا اثثاً ومتع
مذکورہ تفسیر اس وجہ سے ہے کہ خداوند عالم نے حیوانات کی جلد کو اس لحاظ سے نعمت کے عنوان سے یاد فرمایا کہ یہ سفر و حضرمیں چھت بنانے کے لیے مناسب و سیلہ ہیں_
12_ دنیا میں انسان کی زندگی محدور اور دنیاو ی نعمتوں سے اس کا بہرہ مند ہونا ،بہت کم اور ایك مقرر مدت تك ہے_
اثثاً و متعاً الی حین
13_دنیاوی نعمتوں کی ناپائداری کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_

554

اثثاً و متعاً الی حین
14_ حیوانات کی پشم ، کھال اور بالوں سے انسان کا بہرہ مند ہونا، ایك خاص زمانہ تك محدود ہے_
ومن اصوافہا و ا بارہا وا شعار ہا اثثاً ومتعاً الی حین
"الی حین" کے لیے چند احتما ل موجود ہیں ان میں ایك یہ ہے کہ مذکورہ اشیاء خاص ادوار اور زمانوں میں قابل استفادہ ہیں_

دنیا کی نعمتوں کی ناپائداری کا ذکر13; ذکر خدا کی اہمیت 10
رفاہ:
رفاہ کا سرچشمہ 7
زندگي:
دنیاوی زندگی کا محدود ہونا 12
صحرا نشین:
صحرا نشینوں کا گھر بنانا5
گائے:

گائے کی کھال کے فوائد 5،6; گائے کے بالوں کے فوائد 9
گھر:
گھر کا اثاثہ مہیا کرنا 8،9; گھر کا کردار1;گھر میں سکون 1،2; ہلکا گھر بنانے کے وسائل 5،6
گھر سازي:
گھر سازی کا فلسفہ 4
گوسفند:
گوسفند کی پشم کے فوائد 9; گوسفند کی کھال کے فوائد 5،6; گوسفند کے فوائد 9
مسافرت:
مسافرت میں آرام7; مسافرت میں سکون7
نعمت:
آرام کی نعمت 2; اونٹ کی کھال کی نعمت 6;حیوانات کی پشم کی نعمت 8; حیوانات کے بالوں کی نعمت 8; گھائے کی کھال کی نعمت 6; گوسفند کی کھال کی نعمت 6;نعمت سے استفادہ کرنے میں محدویت 12
نیازمندي:
نیازمندی کو پورا کرنے کا سرچشمہ 11

تفسیر راھنما جلد 9

وَاللّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلاَلاً وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَاناً وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ كَذَلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ (٨١)
اور اللہ ہی نے تمھارے لئے مخلوقات کا سایہ قرار دیا ہے اور پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائي ہیں اور ایسے پیراہن بنائے ہیں جو گرمی سے بچاسکیں اور پھر ایسے پیراہن بنائے ہیں جوہتھیاروں کی زد سے بچا سکیں_ وہ اسی طرح اپنی نعمتوں کو تمھارے اوپر تمام کردیتا ہے کہ شاید تم اطاعت گذار بن جاؤ _

1_ ایسے موجودات کی خلقت جو انسان کے لیے سائبان کی خاصیت رکھتے ہیں خداوند عالم کی قدرت کی بناء پر ہے_

واللہ جعل لکم ممّا خلق ظلالا

2_ انسان کا سائبان اور مختلف اشیاء کے ذریعہ چھت سے بہرہ مند ہونا، ایك الہی نعمت ہے_
واللہ جعل لکم ممّا خلق ظلال
3_ سایہ کی اہمیت ، سایہ کرنے کے اسباب اور مسلسل سورج کی تپش سے محفوظ رہنے میں غور و فکر کرنا ،خدا کی شناخت کا ایك ذریعہ ہے_
واللہ جعل لکم ممّا خلق ظلال
4_ پہاڑوں کی اس طرح خلقت جو انسان کے لیے پناہ لینے کے قابل ہو قدرت خداوند کا نتیجہ ہے_
واللہ ...جعل لکم من الجبال ا کنن
5_ پہاڑوں کی چوٹیوں اور غاروں میں انسان کے لیے پناہ گا ہ کا ممکن ہونا، الہی نعمت ہے_
وجعل لکم من الجبال ا کنن
6_ بعض موجودات اور الہی مخلوقات فاقد سایہ ہیں _
واللہ جعل لکم ممّاخلق ظلال
مذکورہ تفسیر اس احتما ل کی بناء پر ہے کہ "ممّا خلق" میں "من" غیر سایہ مخلوقات کو سایہ دار موجودات سے جدا کرنے کے لیے ہو_
7_ حرارت اور جنگی شدائد سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے انسان کی مناسب لباس تك دسترسي، الہی نعمت ہے _
وجعل لکم سرابیل تقیکم الحّر و سربیل تقیکم بائسکم
8_ خدا کی شناخت کے لیے اپنی مورد استعمال اشیاء کے خواص میں غور و فکر کرنا ،انسان کے لیے ضروری ہے_
ممّا خلق ظلالاً ...من الجبال اکنناً ...سربیل تقیکم الحّر و سربیل تقیکم با سکم
9_ انسان کی زندگی میں مسکن ، سایہ ، پہاڑی پناہ گاہیں حفاظتی اور انواع و اقسام کے لباس کی اہمیت_
واللہ جعل لکم من بیوتکم سکناً ...ضلالاً ...ا کنناً سربیل تقیکم الحّر ...تقیکم با سکم
10_ انسان کی زندگی کے مختلف وسائل کی فراہمی اور اس کی ضرورتوں کے متناسب سہولیات کے ذریعہ خداوند عالم نے انسان پر نعمت کو مکمل کر لیا ہے_
واللہ جعل لکم من بیوتکم سکناً ...اثثاً و متعاً ...سربیل تقیکم با سکم کذلك یتمّ نعمة علیکم
11_ خداوند عالم کی وسیع نعمتوں اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ ،اس بات کا سبب ہے کہ انسان اس کے

ارادہ اور فرمان کے سامنے سر تسلیم خم ہو_
کذلك یتمّ نعمة علیکم
12_ انسان کے اختیار میں مختلف قسم کی نعمتونکو دینے کا اصل مقصد یہ ہے وہ خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہو_
کذلك یتّم نعمة علیکم لعلّکم
13_ خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم ہونا، اس کے مقابلہ میں انسان کی شکر گذاری کا ایك نمونہ ہے_
لعلّکم تشکرون ...کذلك یتّم نعمة علیکم لعلّکم تسلمون
مذکورہ تفسیر اس سورہ کی آیت نمبر78(واللہ اخرجکم من بطون ...لعلّکم تشکرون)کہ جس میں انسانوں کو نعمتیں عطا کرنے کا فلسفہ و مقصد پرودگار کی شکر گذاری بیان کیا گیا ہے کے ساتھ باہمی ربط کو ملحوظ خاطر رکھے ہوئے کی گئي ہے_
14_ مادہ طبیعت کے مناظر ، انسانوں کا خدمت اور ان کے منافع کی خاطر خلق کیے گئے ہیں_
واللہ جعل لکم من بیوتکم ...لعلّکم تسلمون
"لکم" میں "لام" انتفاع کے لیے اور دونوں آیات میں تکرار کی صورت میں اس کا ذکر ہونا ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کررہا ہے_
15_ انسان، خداوند عالم کے خاص لطف و کرم اور کائنات میں ایك خاص مقام و منزلت پر فائز ہے_
واللہ جعل لکم من بیوتکم ...وجعل لکم من الجبال ...لعلّکم تسلمون
16_ انسان کے لیے لباس کی ضرورت ایك دائمی ضرورت ہے اور حیوانی محصولات سے اس کی فراہمی ایك وقتی چیز ہے_

ومن اصوافہا و ا و بارہا و ا شعارہا ا ثثاً و متعاً الی حين ...وجعل لكم سرابيل تقيكم الحرّ
مذكورہ تفسير اس احتمال كى بناء پر ہے كہ "الى حين" كى قيد كا تعلق پشم ، كھال اور بال سے بہر ہ مند ى كے محدود ہونے كے ساتھ ہواور يہ جو مذكورہ اشياء محدود وقت سے مقيّد ہوئي ہيں ليكن "سرابيل" جو خاص كے بعد عام كے ذكر ہونے كے عنوان سے ہے كے ليے اس قيد كا ذكر نہيں ہوا ممكن ہے اس سے مذكورہ نكتہ كا استفادہ ہوتا ہو_
17_ انسانوں كى لازم ضروريات كى فراہمى كے بعد ان سے ہدايت و تربيت كى اميد ركھنا، ايك بجا اور مناسب اميد ہے_
واللّہ جعل لكم ...لعلّكم تسلمون
مذكورہ تفسير اس بناء پر ہے كہ خداوند عالم نے انسانوں پر اپنى فراواں نعمتوں كا ذكر كرنے كے بعد جملہ"لعلّكم تسلمون" كو بيان كيا ہے_
18_ خداوند عالم كے سامنے سر تسليم خم ہونا، ايك بلند اور قابل قدر مقام ہے_

واللّہ جعل لكم عليكم لعلّكم تسلمون
مذكورہ تفسير اس بات كو مد نظر ركھتے ہوئے ہے كہ انسان كى خلقت اور اس كو انواع و اقسام نعمتوں كى عطا كا مقصد، انسان كا تسليم ہونا ہے_
19_ خداوند عالم كے مقابلہ ميں انسان، سر كشى كے خطرہ سے دوچار ہے_
كذلك
كلمہ"لعّل" كا استعمال جو تو قع اور فقط انتظار كے ليے استعمال ہوتا ہے اس بات كو بيان كررہا ہے كہ اگر خداوند عالم كى فراواں نعمتوں كى طرف توجہ نہ ہوتو اس كے سامنے انسان كا سر تسليم خم ہونا دور كى بات ہے_

آيات خدا:
اللہ تعالى كى آفاقى نشانياں
اللہ تعالي:
اللہ تعالى كى قدرت كے آثار 1; الہى نعمات 2، 5، 7 ; الہى نعمات كا وافر ہونا11; خداشناسى كے دلائل 3،8; قدرت الہى 4; متنوع الہى نعمات كا فلسفہ 12
اميدواري:
پسنديدہ اميدوارى 17
انسان:
انسان كى پناہ گاہ4،5; انسان كى دائمى ضرورتيں 16; انسان كى ضروريات كو پورا كرنا10; انسانوں كى عصيان گرى كا خطرہ19; انسان كى كرامت 15; انسان كى مادى ضرورتيں 15; انسان كے مقامات 15; انسان كے منافع 14
پہاڑ:
پہاڑ وں كى خلقت4; پہاڑوں ميں سكونت 5; پہاڑى پناہ گا ہوں كى اہميت9
تربيت:
تربيت كا زمينہ17
تسليم:
خدا كے سامنے تسليم ہونا 13; خدا كے سامنے تسليم ہونے كا زمينہ 11; خدا كے سامنے تسليم ہونے كى اہميت 12، 18; مقام تسليم كى ارزش 18
تعقل:
تعقل كى اہميت 8; سايہ ميں تعقل 3
چوپائے :
چوپايوں كے فوائد16
ذكر:
نعمت كے ذكر كے آثار 11

شکر:
شکر خدا کی علامات 13
عصیان:
خدا کی عصیان کا خطرہ19

لباس:
لباس کو تہیہ کرنے کے منابع16
لطف خدا:
لطف خداکے شامل حال15
مادی امکانات :
مادی امکانات سے استفادہ 14; مادی امکانات کا فلسفہ14
مسکن:
مسکن کی اہمیت 9
نعمت:
اتمام نعمت10; پہاڑوں کی نعمت 5; سایہ کی نعمت2; لباس کی نعمت 7
نیازمندی :
ضروری حاجتوں کو پورا کرنے کی اہمیت 17; لباس کی ضرورت 16
ہدایت:
ہدایت کا زمینہ17

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ الْمُبِينُ (٨٢)
پھر اس کے بعد بھی اگر یہ ظالم منھ پھیر لیں تو آپ کا کام صرف واضح پیغام کا پہنچا دینا ہے اور بس _

1_ کفارپرآیات الہی کو واضح کرنے کے بعد آنحضرت(ص) کی دعوت سے ان کی روگردانی کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم(ص) کی کوئي ذمہ داری نہیں تھي_
فان تو لّو ا فانّما عليك البلغ المبين
2_ پیغمبر اکرم(ص) کا وظیفہ فقط انسانوں تك الہی پیغام پہنچانا تھا نہ کہ لوگوں کو اس پیغام کو قبول کرنے پر مجبور کرنا _
فانّما عليك البلغ المبين
مذکورہ آیت میں "فانّما عليك" کی حصر اضافی حصر ہے اور اجبار و کراہت کی نسبت مطابقت رکھتی ہے _
3_ پیغمبر اکرم(ص) کا وظیفہ ہے کہ وہ دین کی تبلیغ کے سلسلہ میں واضح اور ر وشن مفاہیم کا استعمال کریں_

فانّما عليك البلغ المبين
"بلاغ" کا معنی تبلیغ اور پیغام کا پہنچانا ہے اس کی "المبين""واضح اور آشکار" سے توصیف، مذکورہ مطلب کو بیان کررہی ہے_
4_ تبلیغ دین کے سلسلہ میں واضح اور روشن مفاہیم اور مطالب سے استفادہ کرنا ضروری ہے_
فانّما عليك البلغ المبين
5_ فقط لوگوں کی دینی رہبروں سے روگردانی کی وجہ سے پیغمبر اکرم(ص) اور دینی راہنماؤں سے ابلاغ دین کے وظیفہ کا سلب نہ ہونا _
فان تولّوا فانّما عليك البلغ المبين

مذکورہ تفسیرکا اس احتمال کی بناء پر استفادہ ہوتا ہے کہ اس آیت کا معنی اس طرح ہو کہ اگر لوگ روگردانی کریں تو تم اپنی ذمہ درای کو ترک نہ کرو بلکہ اس طرح الہی پیغام کے ابلاغ کی کوشش کرتے رہو_قابل ذکر ہے کہ"فانما عليك"کے جملے کا اسمیہ کی صورت میں آنا جو کہ استمرار پر دلالت کرتا ہے اسی مطلب پر مویّد ہے_

6_ خداوند عالم کا حق قبول نہ کرنے والوں کی روگردانی کی وجہ سے پیغمبر اکرم(ص) کی پریشانی پر انہیںتسلّی دینا _
فان تولّوا فانّما عليك البلغ المبين

7_ حق اور دینی حقائق کے واضح اور روشن ہونے کے باوجود ان سے انسان کی روگردانی ممکن ہے_
فان تولّوا فانّما عليك البلغ المبين

8_ زندگی کے مختلف شعبوں میں الہی نعمتوں کا بیان 'بلاغ مبین" (روشن اور واضح دین کا بیان) کا مصداق ہے _
والله جعل لكم ممّا خلق ظلالاً ...كذلك يتّم نعمة عليك لعلّكم تسلمون ...فإنما عليك البلغ المبين
گذشتہ آیات میں خداوند عالم کی مختلف نعمات بیان ہوئي ہیںآخر میں یہ اشارہ ہوا ہے کہ ان نعمتوں کے بیان کا مقصد انسانوں کا خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا ہے اور اگر لوگ رو گردانی کریں تو اس روشن بیان (نعمتوں کا بیان) کے علاوہ کو ئي ذمہ داری نہیں ہے_

آیات خدا:
آیات خداکو بیان کرنا 1
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی نعمات کا بیان 8
تبلیغ:
تبلیغ میں صراحت3،4
جبر و اختیار:2
حق:
حق سے منہ پھیرنا 7;حق کو قبول نہ کرنے والوں کا اعراض6

دین:
تبلیغ دین کی اہمیت 5; تبلیغ دین کی روش 3،4; تبلیغ دین میں استقامت 5،8; دین سے منہ پھیرنا7; دین کو بیان کرنے کی روش_8;دین میں اکراہ کی نفي2
دینی رہبر:
دینی رہبروں کی ذمہ داري5
کفار:
کافروں کا منہ پھیر نا1
محمد(ص) :
حضرت محمد (ص) سے اعراض1; حضرت محمد(ص) کو دلداری 6; حضرت محمد(ص) کی تبلیغ 2،3; حضرت محمد(ص) کی ذمہ داري3،5; حضرت محمد(ص) کی ذمہ داری کی حدود 1،2

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ (٨٣)
یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر انکار کرتے ہیں اور ان کی اکثریت کافر ہے _

1_ مشرکین ،الہی نعمتوں کی شناخت کے باوجود ان کا عملی طور پر انکار کرتے ہیں اور ناشکری کی راہ اختیار کرتے ہیں_
یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرو نہ
اس آیت میں انکار، معرفت اور شناخت کے مقابلہ میں قرار پایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نعمت کے انکار سے مراد

عملی انکار ہے نہ کہ اعتقادی _
2_ صدراسلام کے اکثر مشرکین نے الہی نعمتوں سے آگاہی کے باو جود نا شکری کے راستہ کو اختیار کیا اور کافر ہوئے_
یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونہا و اکثر ہم الکافرون
3_ صدر اسلام کے اکثر مشرکین نے الہی نعمتوں کا عملاً انکار کرنے کے علاوہ زبانی طور پر بھی کفر اختیار کیا_
یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونہا و اکثر ہم الکافرون
الہی نعمتوں کا انکار اور نا شکری یا زبان کے ساتھ ہے یا عمل کے ذریعہ جملہ"ثم ینکرونہا"عملی کفران نعمت اور جملہ "اکثرہم الکافرون" زبانی طور پر نا شکری کو بیان کررہا ہے_

4_ الہی نعمتوں کا اکثر انکار کرنے والے، کفر کا مجسمہ کامل اور مصداق ہیں_
یعرفون نعمت اللہ ...واکثر ہم الکافرون
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "ہم" کی ضمیر "یعرفون" کے فاعل کی طرف لوٹ رہی ہواور "الکافرون" میں "الف و لام" استغراق(عمومیت) کے لیے ہو_

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی نعمتوں کی تکذیب کرنے والے 1،3; اللہ تعالی کی تکذیب کرنے والوں کی اکثریت 4; الہی نعمتوں کی تکذیب کرنے والوں کا کفر4
کفار:2،3،4
مشرکین:
صدر اسلام کے مشرکین کا کفر 2،3; صدر اسلام کے مشرکین کا کفران2،3; صدراسلام میں مشرکین کی اکثریت3; مشرکین کا کفر1; مشرکین کی لجاجت1

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً ثُمَّ لاَ يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ وَلاَ هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (٨٤)
اور قیامت کے دن ہم ہر امت میں سے ایك گواہ لائیں گے اور اس کے بعد کافروں کو کسی طرح کی اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سناجائے گا _

1_ روز قیامت ہر امت میں سے ایك فرد گواہ اورشاہد کے عنوان سے مبعوث ہوگا_
ویوم نبعث من کل امّة: شہید
2_ خداوند عالم نے انسانوں کو قیامت یا د کرنے کی تاکید کی ہے_
ویوم نبعث من کل امّة شہید
مذکورہ تفسیر اس نکتہ پر موقوف ہے کہ "یوم " ظرف تقدیر میں "ذکر" یا"اذکروا" کےمتعلقہو_
3_ روز قیامت تمام زمانوں کے متعلق ہر امت میں سے ایك فرد شاہد اور گواہ کے عنوان سے حاضر

ہوگا_
ویوم نبعث من کل امة شہید
ہر امت کے ایك گواہ کا حاضر ہونا ممکن ہے اس صورت میں ہو کہ ہر زمانہ اور نسل سے متعلق تمام امتوں میں سے ایك شخص گواہ کے عنوان سے روز قیامت حاضر ہوگا اس بناء پر نسلوں اور زمانوں کی تعداد کے مطابق گواہ ، گواہی دیں گے_
4_ ہر زمانہ میں تمام امتوں میں سے خدا کی جانب سے افراد، لوگوں کے اعمال پر نظارت رکھتے ہیں_
ویوم نبعث من کل امة شہید
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ نظارت رکھنا گواہی دینے کا لازمہ ہے کیونکہ جب تك کسی چیز پر نظارت نہ کی

جائے اس کے متعلق گواہی دینا ممکن نہیں ہوگا_
5_ قیامت ، تمام انسانوں کے اعمال و کردار اور حقیقت کے ظاہر ہونے کا دن ہے_
ويوم نبعث من كل امة شہيد
مذکورہ تفسیر اس لیے ہے کہ گواہوں کی گواہی دینے کے ذریعہ انسانوں کے اعمال، کردار و غیرہ جو روز قیامت تك پنہاں ہوں گے سے پردہ چاك کردیا جائے گا_
6_ قیامت کے دن اپنی امت کے اعمال پر گواہی دینے والے اپنی امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہیں _
ويوم نبعث من كل امة شہيد
ہر امت میں سے گواہ و شاہد کا انتخاب اس چیز کو بیان کررہا ہے کہ وہ گواہ امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے کیوں کہ اگر ان کا تعلق بھی گناہ گار افراد سے ہواور ان کے اعمال پر کوئي دوسرا گروہ شاہد ہو تو گواہی دینے کے لیے ان کا انتخاب لغو اور بے ہودہ قرار پائے گا_
7_ ہر زمانے اور عصر میں گناہ و خطا سے محفوظ اور صالح انسان موجود ہوتا ہے_
ويوم نبعث من كل امّة شہيد
8_ روز قیامت امت کے گواہوں اور شاہد کے حضور کے وقت کفار کو بات اور معذرت کرنے کی اجازت نہیں ہوگي_
ويوم نبعث من كل امّة شہيداً ثم لا يوذن للذين كفرو
9_ روز قیامت گواہوں کے پیش ہونے سے کفار کے لیے اپنا دفاع کرنے کی مہلت ختم ہوجائے گي_
ويوم نبعث من كل امّة شہيداً ثم لا يوذن للذين كفرو
کلمہ"ثم" جو ترتیب کے لیے ہے ممکن ہے اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ گواہوں کے پیش ہونے کے بعد او ر نہ اس سے پہلے کفار کوا جازت نہیں ہوگي_
10_ قیامت کی عدالت میں کفار کی محکومیت گواہوں کی شہادت کے ذریعہ ہوگي_
ويوم نبعث من كل امّة شہيداً ثم لا يوذن للذين كفرو
11_ قیامت میں گواہوں کی شہادت ناقابل خدشہ اور رد نہیں کی جاسکتی ہے_
ويوم نبعث من كل امّة شہيداً ثم لا يوذن

للذين كفرو
12_ روز قیامت کفار پر خداوند عالم کی رضایت کو جلب کرنے کے تمام راستے مسدود ہوجائیں گے_
ثم لا يوذن للذين كفروا ولا ہم يستعتبون
"استعتاب"(يستعتبون) کا مصدر ہے جس کا معنی برائي کرنے والے سے بد کاری سے بازگشت کی در خواست اور جس کے ساتھ برائي ہوئي ہے اس کی جلب رضایت کرنا ہے اس بناء پر جملہ "ولا ہم يستعتبون" کا معنی یہ ہوگا کہ ان یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ عذر خواہی کریں یا خدا کی رضایت جلب کرنے کے لیے کوئي اقدام کریں_

امتیں:
امتوں کے برگزیدہ 6; امتوں کے صلحاء 7; امتوں کے گواہ1،2،3،4،6،8،9; امتوں کے معصوم7
خدا:
خدا کی تاکیدیں_2
ذکر :
قیامت کے ذکر کی اہمیت2
عمل:
گواہوں کا عمل 4;گواہوں کے عمل کا برگزیدہ ہونا 6
قیامت:
قیامت کی خصوصیات 5; قیامت میں حقائق کا ظہور5; قیامت میں گواہ 1،3،6،8،9; قیامت میں گواہی 11; قیامت میں گواہی کا قبول ہونا 11; قیامت میں گواہی کی خصوصیات11

کفار:
قیامت میں کفار12; کفار اور خداوند عالم کی جلب رضایت 12;کفار کی آخری مہلت9; کفار کی اخروی مذمت 10; کفار کی اخروی معذرت8
معصومین:7

وَإِذَا رَأى الَّذِينَ ظَلَمُواْ الْعَذَابَ فَلاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ (٨٥)
اور جب ظالمین عذاب کو دیکھ لیں گے تو پھر اس میں کوئي تخفیف نہ ہوگی اور نہ انھیں کسی قسم کی مہلّت دی جائے گئي _

1_ ظالم افراد اپنے عذاب کے حتمی ہونے کے بعد ذرہ بھر رعایت اور مہلت سے محروم ہوں گے _
وإذا را الذین ظلموا العذاب فلا یخففّ عنہم
اس آیت میں "رویت"سے مراد آنکھ سے دیکھنا نہیں ہے بلکہ اس کا کفائي معنی مراد ہے یعنی عذاب کاحتمی ہونا _
2_ کافر، ظالم افراد ہیں_
لا یوذن کفروا ...وإذا رأ الذین ظلموا العذاب
3_ ظلم ، عظیم اور ناقابل بخشش گناہ اور انسان کے اخروی عذاب میں مبتلا ء ہونے کا سبب ہے _
وإذا راء الذین ظلموا العذاب
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ با وجود اس کے کہ آیت قیامت کے دن کفار کی حالت بیان کرنے کے سلسلہ میں ہے لیکن انہیں ظالم افراد سے توصیف کیا ہے اور وصف علت کو بیان کررہا ہے قابل ذکر ہے کہ اخروی عذاب کا وعدہ اس کے عظیم اور ناقابل معافی ہونے کو بیان کررہا ہے_
4_ ظالم کفار ، عذاب الہی کا مشاہدہ اور سزا کے حتمی ہونے کے بعد اپنی سزا میں رعایت اور تاخیر کے خواہشمند ہوں گے_
فلا یخففّ عنہم العذاب ولا ہم ینظرون
ظالموں کو عذا ب میں رعایت اور مہلت نہ دینے کے بارے میں الہی تذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ رعایت اور مہلت طلب کرنے کے خواہش مندہوں گے_

ظالم:
عذاب کے وقت ظالم 4; ظالموں کے عذاب کا حتمی ہونا 1
ظلم:
ظلم کا گناہ ہونا 3; ظلم کے آثار 3
عذاب:
اخروی عذاب کے اسباب3; عذاب کی تخفیف کی در خواست4
کفار:
عذاب کے وقت کفار 4;کفار کا ظلم2; ظالم کفار کا مہلت طلب کرنا4; ظالم کفار کی خواہشات 4
گناہ:
گناہ کے آثار3; ناقابل معافی گناہ3
گناہ کبیرہ:3

566

وَإِذَا رَأى الَّذِينَ أَشْرَكُواْ شُرَكَاءهُمْ قَالُواْ رَبَّنَا هَـؤُلاء شُرَكَآؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوْ مِن دُونِكَ فَألْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ (٨٦)
اور جب مشركين اپنے شركاء كو ديكھيں گے تو كہيں گے پروردگار يہى ہمارے شركاء تھے جنھيں ہم تجھے چھوڑكر پكارا كرتے تھے پھر وہ شركاء اس بات كو انھيں كى طرف پھينك ديں گے كہ تم لوگ بالكل جھوٹے ہو _

1_ مشركين روز قيامت اپنے جھوٹے معبودوں كا سامنا كرتے وقت ان سے نزاع پر اترآئيں گے _
وإذا را الذين اشركوا شركاء ہم قالوا ربّنا ہؤلائ شركاؤن
2_ روز قيامت مشركين ، خداوند عالم سے تكلم كريں گے اور اپنے معبودوں كى شكايت كريں گے_
قالوا ربّنا ہوء لاء شركاؤن
جملہ"فالقوا اليہم القول ..." ممكن ہے اس

567
بات پر قرينہ ہو كہ مشركين كى بات (قالوا ...) شكايت كے عنوان سے ادا ہوگي_
3_ قيامت كے دن مشركين ،خداوحدہ كى ربوبيت كا اقرار كريں گے_
قالوا ربّنا ہو لاء شركاء ن
4_ قيامت كے دن مشركين اپنے دائمى شرك كے گناہ اور غلط ہونے كا عتراف كريں گے_
ہولاء شركا ء نا الذين كنّا ندعوا من دونك
5_ قيامت كے دن مشركين كى يہ كوشش ہوگى كہ وہ اپنى گمراہى كے سلسلہ ميں اپنے معبودوں كے جھوٹ كو دخيل قرار ديں_
وإذا رأ الذين اشركوا شركاہم قالوا ربّنا ہولاء شركائُ نا الذين كنّا ندعوا من دونك
مذكورہ تفسير اس احتمال كى بناء پر ہے كہ مشركين كا اپنے جھوٹے معبودوں كى نشاندہى كرنے كى غرض اپنے گناہ كے بوجھ كو كم كرنا اور اسے اپنے معبودوں كے دوش پر لادنا ہو_
6_ قيامت كے دن مشركين كا خداوند عالم كے ليے معبودوں كو شريك قرا ر دينے كا دعوى ،خود معبودوں كى طرف سے جھوٹا قرار ديا جائے گا_
فالقوا اليہم القول انّكم لكازبون
قيامت كے دن مشركين كااپنے معبودوں سے شكوہ (قالوا ہؤلائ ...) ممكن ہے اس وجہ سے ہو كہ وہ معبودوں كو اپنى گمراہى كا سبب قرار ديں گے اس بنا پر معبودوں كى تكذيب ممكن ہے اسى دعوى سے متعلق ہو_

اقرار:
ربوبيت خدا كا اقرار3; گناہ كا اقرار4
باطل معبود:
باطل معبودوں كا كردار5; باطل معبودوں كى تكذيب6; باطل معبودوں كى شكايت2; باطل معبودوں كے ساتھ نزاع_1
مشركين:
قيامت ميں مشركين 5،6; مشركين اور باطل معبود1; مشركين كا اخروى اقرار 3،4; مشركين كا اخروى نزاع 1; مشركين كا خدا سے كلام 2; مشركين كى اخروى شكايت 2; مشركين كى اخروى كوشش 5; مشركين كى گمراہى كے اسباب5; مشركين كے دعوى كى تكذيب6

وَأَلْقَوْاْ إِلَى اللّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ (٨٧)
اور پھر اس دن اللہ کی بارگاہ میں اطاعت کی پیشکش کریں گے اور جن باتوں کا افترا کیا کرتے تھے وہ سب غائب اور بے کار ہوجائیں گی _

1_ روز قیامت مشرکین خداوند عالم کے حضور اپنے تسلیم ہونے کے مراتب کا اظہار کریں گے _
وإذا راء الذين ا شركوا ...وا لقوا الى الله يومئذ: السّلم
2_ مشرکین ، فقط قیامت کے دن اور مجبوری کے بعد تسلیم خم ہوں گے_
وا لقوا الى اللّه يومئذ السّلم
یہ بات مخفی نہ رہے کہ مشرکین دنیا میں کبھی بھی فرمان خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ تھے_
(يعرفون نعمت الله ثم ينكرو نہا ...) اس بناء پر اظہار تسلیم کو "يومئذ" (اس دن) کے ساتھ مقیّد کرنا مذکورہ تفسیر کو بیان کرر ہا ہے_
3_ قیامت کے دن مشرکین ، خداوند عالم کا شريك قرار دینے والے اپنے خود ساختہ جھوٹے خداؤں کو نہیں پائیں گے_
وضلّ عنہم ما كانوا يفترون
4_ شرك، جھوٹ سے کام لینا اورشرك آلو نظریات ، باطل اور بے بنیاد ہیں_
وإذا رء الذين اشركوا ...وضلّ عنہم ماكانوا يفترون

شرك:
شرك کا بے منطق ہونا 4

مشرکین:
قیامت میں مشرکین1،2; مشرکین کا آخرت میں تسلیم ہونا 1،2; مشرکین کی آخرت میں ناكامي3; مشرکین کی افتراء بازی 3; مشرکین کی فکر3

الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يُفْسِدُونَ (٨٨)
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ پیدا کی ہم نے ان کے عذاب میں مزید اضافہ کردیا کہ یہ لوگ فسادبرپا کیا کرتے تھے_

1_راہ خدا کو مسدود کرنے والے کفار ،دوسرے کفار کی نسبت عظیم عذاب سے دوچار ہیں_
الذين كفروا وصّد وا عن سبيل الله زدنہم عذاباً فوق العذاب
2_ معارف اور آسمانی ادیان کے قوانین ، "سبيل الله " کا مظہر ہیں_
الذين كفروا و صدّوا عن سبيل اللّه
3_ دین الہی کی ترویج سے روکنا ،فساد بر پا کرنا ہے اور راہ خدا مسدود کرنےوالے مفسد ہیں_
الذين كفروا و صدّوا عن سبيل الله ...بما كانوايفسدون
4_ معاشرہ میں فساد کو ترویج دینے کی سزا فساد سے آلودہ ہونے سے زیادہ ہے_
الذين كفروا وصّدوا عن سبيل الله زدنہم عذاباً فوق العذاب بما كانوا يفسدون
5_ الہی ادیان ، انسانی معاشرہ کو خیر و بھلائي فراہم کرنے کے لیے ہیں_
الذين كفروا ...بما كانوا يفسدون

"افساد " کے بازگشت کا معنی یہ ہے کہ انسان خیر کو ختم کردے یا اس کے تحقق کے لیے رکاوٹ بنے اس بناء پر الہی ادیان کی مفسدین کے ساتھ جنگ در حقیقت معاشرہ میں خیر و صلاح سے دفاع ہے_
6_ الہی ادیان کے نفوذ کے لیے رکاوٹ بننا اور بے دینی کی ترویج، معاشرہ میں فساد اور تباہ کار ی کے رائج ہونے کا پیش خیمہ ہے_
الذین وکفروا صدّوا عن سبیل اللہ ...بما کانوا یفسدون
7_ کفار کا عذاب، ان کے اعمال اور فساد کے لحاظ سے متفاوت ہے_
زدنہم عذاباً ...بما کانوا یفسدون
8_ کفار کا اخروی عذاب، خو د ان کے مسلسل فساد پھیلانے کا نتیجہ ہے_
زدنہم عذاباً ...بما کانوا یفسدون
9_"ان النبي" سئل عن فوق اللہ "زدنا ہم عذاباً فوق العذاب"قال: عقارب ا مثال النخل الطوال ینہشو نہم فی جہنّم (1)
رسول خدا سے خداوند عالم کے اس قول "زدنہم فوق العذاب" کے بارے میں سوال ہوا تو آنحضرت (ص) نے فرمایا (عذاب زیادہ ہونا) کجھور کے بلند درختوں کی مانند بچھوہیں جو جہنم میں جہنمیوں کو ڈسے _
10_ "عن النبي(ص) "قال : الزیادۃ خمسۃ ا نہار تجری من تحت العرش علی رؤس من اہل النار فذلك قولہ :"زدناہم عذاباً فوق العذاب ..."(2)
رسول خدا (ص) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا : عذاب کا اضافہ پانچ نہریں ہیں جو عرش کے نیچے سے اہل جہنم پر جاری ہوں گی ...اور خداوند عالم کے اس قول "زدنہم عذاباً فوق العذاب" سے یہی مراد ہے_

ادیان:
ادیان کا کردار 5; ادیان کی تعلیمات 2; ادیان کے قوانین2
بے دیني:
بے دینی کے آثار6
جرم:
جرم کا زمینہ6
دین:
دین کے پھیلاؤ کی ممانعت 3،6
روایت:9،10
سبیل اللہ :
سبیل اللہ سے روکنے والوں کا عذاب1; سبیل اللہ
....

1)الدر المنثور ،ج5،ص157_
2) الدر المنثور ،ج5،ص 158_

سے روکنے والوں کا فساد کرنا3; سبیل اللہ کے موارد2
سزا:
سزا کا نظام7; سزا کے مراتب4; گناہ کی مناسبت سے سزا4
عذاب:
عذاب کے مراتب1،7،9،10
فساد:
سماجی فساد کا زمینہ 6; فساد پھیلانے کی سزا 4;فساد کی سزا 4

فساد پھیلا نا:
فساد پھیلا نے کے موارد 3
کفار:
کفار کا فساد پھیلانا 7; کفار کے اخروی عذاب کے اسباب8; کفار کے عذاب 1; کفار کے فساد پھیلانے کے آثار 8
مفسد:3
معاشرہ:
معاشرہ کی اجتماعی آسیب شناسي6; معاشرہ کے اجتماعی مصالح کو پورا کرنا5

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيداً عَلَى هَـؤُلاء وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَاناً لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (٨٩)
اور قیامت کے دن ہم ہر گروہ کے خلاف انھیں میں سے ایك گواہ اٹھائیں گے اور پیغمبر آپ کو ان سب کا گواہ بناکر لے آئیں گے اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب اطاعت گذاروں کے لئے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے _

1_ انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہرزمانہ میں اپنے اعمال پر الہی گواہوں کی نظارت کی طرف متوجہ رہے

572
ویوم نبعث فی کلّ ا مّة شہید
چند آیات کے ضمن میں "یوم نبعث ..." کے مضمون کا تکرار نیز"اذکر" یا "اذکروا" کا تقدیر میں ہونا، الہی گواہوں کی نظارت اور اس سلسلہ میں انسان کی تکلیف کے موضوع کی اہمیت کو بیان کررہا ہے_
2_ روز قیامت جن حقائق کا ہر صورت میں انسانوں کو سامنا کرنا پڑے گا ان کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_
ویوم نبعث فی کل امّة شہید
"یوم" سے مراد، قیامت کا دن ہے خداوند عالم کی طرف سے اس دن کی یادآوری کی تاکید کہ جس کا "اذکر" امر سے استفادہ ہوتا ہے مذکورہ مطلب سے حکایت ہے_
3_قیامت، ہرا مت میں سے ان کے متعلق شہادت دینے کے لیے گواہوں کے مبعوث ہونے کا دن ہے _
ویوم نبعث فی کلّ امّة شہیداً علیہم من ا نفسہم
4_ قیامت کے دن امت کے اعمال سے متعلق گواہی دینے والے افراد فقط اپنی امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے_
ویوم نبعث فی کلّ امّة علیہم من انفسہم
ہر امت میں سے ایك گواہ اور شاہد کا انتخاب اس بات کو بیان کررہا ہے کہ وہ افراد امت کے بہترین اور ممتاز افراد ہوں گے کیوں کہ اگر ان افراد کا تعلق گناہ گار افراد سے ہو او ران کے اعمال پرکوئي دوسرا گروہ گواہ و شاہد ہو توگواہی و شہادت کے لیے ان کا انتخاب لغو اور بے ہو دہ قرار پائے گا_
5_ ہر زمانے میں گناہ و خطا سے معصوم اور صالح انسان کاموجود ہونا_
ویوم نبعث فی کلّ ا مّة شہیدا ً علیہم من انفسہم
6_ خداوند عالم کا قیامت کے دن انسانوں کے ما بین فیصلہ اور حکم، دلیل او رگواہوں کی شہادت کی بنیاد پرہوگا_
ویوم نبعث فی کلّ ا مّة شہیداً علیہم من انفسہم
مذکورہ مطلب اس نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھنے کی بناء پر ہے کہ گواہوں کی پیشي، حکم اورفیصلہ کے سلسلہ میں ہے اور نیز یہ اتمام حجت کی خاطر اس کا م کو انجام دیا جائے گا_
7_ ہرزمانے اور گروہوں کے در میان شائستہ اور بلند کردار انسانوں کی موجود گی ، خداوند عالم کی دوسروں پر اتمام حجت کا سرچشمہ ہے_
ویوم نبعث فی کلّ امّة شہیداً علیہم من انفسہم
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ شہادت اور گواہی سے مراد ، شہادت اور گواہی قولی نہ ہو بلکہ

573
شہادت عملی ہو یعنی خود صالح افراد کا وجود دوسروں پر اتمام حجت کا ذریعہ ہے_
8_ پیغمبر اکرم(ص) اپنی امت کے اعمال پر ناظر اور روز قیامت ان پر گواہ ہیں_
وجئنا بك شہیداً علی ہؤلائ
مذکورہ تفسیر آیت میں موجود دو نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے (الف) اس بناء پر کہ "فی کل امّة" میں امت سے مراد ہر زمانے کے لوگ نہ ہوں بلکہ ہرپیغمبر کی امت ہو (ب) "ہؤلائ" قیامت کے دن تك پیغمبر اکرم(ص) کی تمام امت کی طرف اشارہ ہونہ فقط آنحضرت (ص) کے زمانے کے لوگوں کی طرف _
9_ پیغمبر اکرم(ص) مقام عصمت پر فائز ہیں_
وجئنا بك شہیدا ً علی ہؤلائ
پیغمبر اکرم(ص) کا اپنی امت کی نسبت گواہ ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ خود معصوم ہیں ورنہ وہ خود کسی اور گواہ کے نیازمند ہیں_
10_ پیغمبر اکرم(ص) ،طول تاریخ کے تمام گواہوں پر شاہد و گواہ ہیں_
وجئنابك شہیداً ہؤلائ
مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کا "ہؤلائ" کا اشارہ "شہیداً " یعنی ہر امت کے گواہوں کی طرف ہو_
11_تاریخ بشریت میں پیغمبر اکرم (ص) ،کامل ترین اور بلند کردار انسان ہیں_
مذکورہ مطلب اس بناء پر ہے کہ "ہؤلائ" کا اشارہ "شہیداً" یعنی ہرا مت کے گواہ ہوں_
اس صورت میں پیغمبر اکرم(ص) وہ اکیلے انسان ہوں گئے جو طول تاریخ کے انسانوں اور تمام گواہوں پر شرافت و برتری رکھتے ہیں_
12_ پیغمبر اکرم(ص) پر قرآن مجید کا نزول انسانی رشد و سعادت اور اس کی ہدایت سے متعلق ضروریات کے حقائق کی وضاحت کے لیے ہے_
ونزلّنا علیك الکتب تبیّناً لکلّ شیئ
اگر چہ "کل شیئ" عمومیت کا فائدہ دیتا ہے او ر ظاہر اً کائنات کے تمام حقائق کو شامل ہو سکتا ہے لیکن یہاں عرفی قرائن کی بناء پر اس کا دائرہ محدود ہے جن میں سے ایك یہ کہ چونکہ قرآن کتاب ہدایت اور سعادت و رشد کی کتاب ہے وہ ایسے حقائق کو بیان کرتی ہے جو ان تین موضوعات سے متعلق ہوں_
13_ قرآن ، کائنات کے تمام حقائق پر مشتمل ہے جن سب سے آگاہی پیغمبر اکرم(ص) کے اختیار قدرت میں ہے _
ونزّلنا علیك الکتب تبیناً لکلّ شيء وہديً
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "تبیناً لکل شی ئ" سے مراد ، کائنات کے تمام حقائق ہوں لیکن چونکہ قرآن ذات پیغمبر (ص) پر نازل ہوا "نزلّنا علیك" اور آپ (ص) قرآن حقائق کی وضاحت کرنے کے ذمہ داری ہیں "وانزلن

574
علیك الذکر لتبیّن للناس ..." اس لیے یہ کہاجا سکتا ہے کے تمام قرآن کے حقائق جو کائنات کے حقائق پر مشتمل ہیں پیغمبر اکرم (ص) کے پاس موجود ہیں اور مصلحت کے مطابق کچھ حقائق کو لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں_
14_ پیغمبر اکرم(ص) شائستہ ترین انسان اور قرآن مجید انسانوں کے رشد اور ہدایت کے لیے کامل ترین پروگرام ہے _
وجئنا بك شہیداً علی ہؤلاء و نزلنا علیك الکتب تبیاناً لکلّ شيء و ہديً
آیت کے دوجملوں کے باہمی ربط کو مد نظر رکھتے ہوئے یعنی "وجئنا بك شہیداً ..." اور "ونزلّنا علیك ..." نیز اس بناء پر کہ "شہیداً"کا معنی نمونہ قرار دیں اور شہادت سے مراد عملی شہادت لیں تو ممکن ہے کہ مذکورہ مطلب کا استفادہ ہو_
15_ انسان کے رشد و ہدایت کے حقیقی عوامل کی شناخت کے لیے قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے _
ونزلّنا علیك الکتب تبیاناً لکلّ شيء ہديً
16_ انسانوں کے لیے خداوند عالم کی اتمام حجت کے طور پر قرآن مجید ایك بہترین آئین نامہ ہے _
ویوم نبعث فی کلّ امّة شہیداً ...ونزلّنا علیك الکتب تبیاناً لکلّ شيء وہديً
17_ حق کے سامنے تسلیم ہونے والوں کے لیے قرآن ہدایت ، رحمت اور بشارت کا سرچشمہ ہے _
ونزلنا علیك الکتب ...وہدی و رحمة و بشری للمسلمین

18_ ہدایت ، رحمت اور قرآنی بشارت سے بہرہ مند ہونے کے لیے حق قبول کرنے کی فکر ، شرط ہے_
ونزّلنا عليك الكتب ...وہديً و رحمة و بشرى للمسلمين
19_ علم ، ہدایت کا مقدمہ اور ہدایت رحمت الہی کو جلب کرنے کا پیش خیمہ اور رحمت مسلمانوں کی بشارت اور سرورحقیقی کا سبب ہے_
ونزلّنا عليك الكتب ...وہديً ورحمة وبشرى للمسلمين
مذکورہ مطلب اس نکتہ پر موقوف ہے کہ آیت میں ترتیب رہتی ہو یعنی ان مینہر ایك دوسرے کے لیے مقدّمہ ہو_

رحمت قرآن17; فضیلت قرآن 14; قرآن کا کردار12; قرآن کا کمال 14; قرآن کی اہمیت 15; قرآن کی بشارتوں کی تاثیر کے شرائط 18; قرآن کی بشارتیں 17;قرآن کی تعلیمات 13، 14، 15 ،16 ; قرآن کی خصوصیات13،14; قرآن کی ہدایت کی تاثیر کے شرائط 18; قرآن کی ہدایت گری 12،15 ،17; قرآن کے نزول کا فلسفہ 12
قیامت:
قیامت کے خصوصیات3; قیامت کے گواہوں کا کردار 6; قیامت میں گواہ4،8; قیامت میں حقائق کا ظہور کرنا2; قیامت مینگواہي3
محمد(ص) :
حضرت محمد(ص) پر قرآن کانزول 12; حضرت محمد(ص) قیامت میں 8; حضرت محمد(ص) کا علم لدنی 13; حضرت

محمد(ص) کا کردار 10; حضرت محمد(ص) کا کمال 11،14; حضرت محمد(ص) کی عصمت 9; حضرت محمد(ص) کی گواہی 8،10; حضرت محمد(ص) کے فضائل 11،14; حضر ت محمد(ص) کے مقامات 9
مسلمان:
مسلمانوں کا سرور19;مسلمانوں کو بشارت 19
معصومین:5،9
ہدایت:
ہدایت کا زمینہ12; ہدایت کے آثار 19; ہدایت کے اسباب 15

تفسیر راھنما جلد 9

إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاء ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (٩٠)
بيشك الله عدل، احسان اور قرابت داروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بدکاري، ناشائستہ حرکات اور ظلم سے منع کرتا ہے کہ شاید تم اسی طرح نصیحت حاصل کرلو_

1_خداوند عالم ، عدل کی رعایت اور رشتہ داروں پر احسان اور بخشش کا حکم دیتا ہے_
انّ اللّہ یامر بالعدل والحسان وایتا ی ذی القربي
2_عدل ،احسان اور صلہ رحمی ،ہدایت قران کے اہم ترین احکام ہیں_
ونزلنا علیك الکتاب ان اللّہ یأمربالعدل والاحسان وایتای ذی القربي
خداوند عالم نے قران کے تعارف کے بعد عدل ، احسان اور رشتہ داروں پر بخشش کے مسئلہ کو پیش کیاہے ان موضوع کا با ہمی ربط ممکن ہے مذکورہ مطلب کو بیان کررہاہو
3_تمام نیکیوں مینسے رشتہ دارونپر بخشش ایك خاص اہمیت کی حاصل ہے_
ان الله یأمر بالعدل والحسان وایتای ذی القربي
مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ یقینی طو پر رشتہ دارونسے بخشش احسان کے مصادیق مینسے

ہے اور یہ جو دوبارہ جداگانہ طور پر اس کا ذکر ہوا ہے یہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے_
4_صلہ رحمی ،مسئولیت کا سبب اور خصوصی حقوق کے پیدائشے کا سرچشمہ ہے _

ان الله يامر بالعدل والحسان وايتاى ذى القربي
5_اسلام كى سياست ،رشتہ داروں سے صلہ رحمى اور ان كى موجودہ مشكلات كو دور كرنے كے استحكام پر مشتمل ہے_
ان الله يأمر بالعدل والحسان
6_خداوندعالم،عدالت كى رعايت كے علاوہ انسان كے معاشرتى تعلقات پر روح احسان كى حاكميت كو چاہتاہے _
ان الله يأمربالعدل والحسان
7_عدالت كى رعايت،لوگوں پراحسان اور رشتہ داروں پر بخشش كرنے سے اہم اور ترجيح ركھتى ہے _
ان اللّہ يأمر بالعدل والحسان وايتاى ذى القربي
احسان اور رشتہ داروں پربخشش سے پہلے عدل كا ذكر ممكن ہے تقدم رتبى كا فائدہ دے رہاہو كيوں كہ عدالت كى رعايت ايك عمومى ذمہ دارى اور ايسى چيز ہے جس سے صرف نظر نہيں كيا جاسكتا اور اس كى رعايت كے بغير احسان اور بخشش كى كوئي قدر وقيمت نہيں ہوگى _
8_خداوند عالم نے قبيح،ناپسنديدہ اعمال اور ظلم وسركشى سے منع كيا ہے _
وينہى عن الفحشا والمنكر والبغي
9_فحشا وقبيح اور ظلم كے ارتكاب سے نہى ،قران مجيد كے اہم ترين انذار اور نواہى مينسے ہے _
ونزلنا عليك الكتاب ان الله ينہى عن الفحشا والمنكر والبغي
10_اسلام نے انسانوں كے اجتماعى تعلقات كو سالم قرار دينے اور اسے محكم نيز معاشرہ كو برائي اور فحشا اور ظلم وسركشى سے پاك كرنے كے ليے اہتمام كيا ہے_
ان الله يامر بالعدل والحسان وايتاى ذى القربى و ينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغي
11_معاشرہ ميں عدالت كى رعايت نہ كرنا اور رشتہ داروں پر احسان نہ كرنا اور قطع تعلق كرنا،معاشرہ ميں برائي وفحشا ء اور ظلم وسركشى كے رواج پانے كا سبب ہے_
ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاى ذى القربى وينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغي
مذكورہ تفسير كا استفادہ ، عدل واحسان اور رشتہ داروں پر انفاق كا فحشا ء ومنكر كے با ہمى تقابل سے ہوتا ہے اگر معاشرہ ميں عدالت ہو تو برائي و فحشا ء كے پھيلانے كا سبب ختم ہو جاتا ہے _
12_دوسروں كے حقوق پر ظلم وتجاوز ، دوسرى برائيوں كى

نسبت بہت زيادہ قبيح ہے _
وينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغي
مذكورہ مطلب اس نكتہ كو ملحوظ خاطر ركھتے ہوئے ہے كہ با وجو د اس كے كہ "بغى " خود منكرات كا ايك مصداق ہے ليكن خصوصى طور پر اس كا جدا ذكر ہوا ہے _
13_تمام كمالات ونقائص كى وضاحت ،قران مجيد كى ذمہ دارى ہے _
تبياناً لكل شى ء ان اللّہ يأمر بالعدل والاحسان وينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغي
قران مجيد كو "تبياناًلكل شى ئ" سے متصف كرنے كے بعد عدالت كى رعايت غيرہ كا حكم اور فحشا ء سے انذار ممكن ہے مذكورہ مطلب كو بيان كر رہا ہو يعنى قران تمام كمالات ونقائص كو بيان كرنے والا ہے _
14_لوگ،معاشرہ ميں بے عدالتى ،فحشاء وبرائي ،ظلم ،فقر اور لوگو ں كى اقتصادى ضروريات جيسے مسائل كى نسبت ذمہ دار ہيں_
انّ اللّہ يأمر بالعدل والحسان وايتاى ذى القربى وينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغى يعظكم
15_خداوند عالم كا امر ونہى لوگوں كو وعظ كرنے كے لئے ہے _
انّ اللّہ يأمر بالعدل والاحسان وينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغى يعظكم
16_عدالت كى رعايت ،احسان ، رشتہ داروں كے حقوق كى ادائيگى ،فحشاء وقبيح اور ظالمانہ اعمال سے دورى خداوند عالم كا انسان كو ايك وعظ ونصيحت ہے _
ان الله يامربالعدل والحسان وينہى عن الفحشا ء والمنكر والبغى يعظكم
17_خداوند عالم كے وعظ ونصيحت انسانوں كى عقل وفطرت كو بيدار كرنے كے ليے ہيں _

انّ اللّٰہ یأمر بالعدل والحسان وینھی عن الفحشا ء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذّکرون
"تذّکرون مادہ"سے "تذّکر" کا معنی کسی فراموش شدہ چیز کی یادآوری ہو اس بناء پر مواعظ الہی کا تذکر ایسے امور کی بارے میں وعظ ونصیحت ہے جن تك انسان تعلیم وحی کے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور در حقیقت فطرتی وعقل چیز ہے لیکن انسانوں نے اس کو فراموش کردیا ہے وحی کے ذریعہ ان کو اس کی یادد ہانی کرائي جاتی ہے_
18_ عدل و احسان اور رشتہ داروں پر انفاق ، انسانی فطرت کے میلانات میں سے ہے_
یا مر بالعدل والاحسن وا یتای ذی القربی لعلّکم تذکرون
مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے عدالت و غیرہ کے امر کو انسانوں کے تذکر کی خاطر مواعظہ قرار دیا ہے او رلفظ "تذکر" میں یہ

معنی مضمر ہے کہ مذکورہ کمالات کی طرف میلان کی اصل تمام انسانونمیں موجود ہے اور غفلت کی صورت میں یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے _
19_ فحشاء ، برائي اور ظلم سے بیزاري، انسانوں کی سرشت میں مضمر ہے_
و ینہی عن ... لعلّکم تذکّرون
"تذکر" ایسی چیز کی یاد آوری ہے کہ جس کے بارے میں انسان پہلے سے ایك قسم کی آگاہی رکھتا ہو اور اس کی طرف مائل ہو_
20_ انسان ، غفلت اور اپنی فطرتی میلانات اور عقلی معلومات سے روگردانی کے خطرہ سے دوچار اور تذکراور بیداری کا محتاج ہے_
انّ اللہ یا مر ...وینہی ...یعظکم لعلکّم تذکرّون
21_ لوگوں کی بیداری اور ہوشیاری کے لیے موعظہ ، قرآن کا ایك تربیتی و ہدایتی طریقہ ہے_
22_"قال علی (ع) :فی قولہ تعالی "ان اللہ یا مر بالعدل و الا حسان "العدل الانصاف والا حسان: التفیضل(1)
حضرت علي(ع) سے خداوند عالم کے اس قول "انّ اللہ یا مربالعدل والاحسان" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا :عدل کا معنی انصاف اور احسان کے معنی تفضّل ہے_

احسان :
احسان کا مفہوم 22;احسان کو ترك کرنے کے آثار 11; احسان کی اہمیت1،2،3،4،6،7،16
اقدار:
اقدرا کو بیان کرنا 13
اسلام:
اسلام کی تعلمیات 5
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی تاکید یں6; اللہ تعالی کی نواہی کا فلسفہ 15; اللہ تعالی کے اوامر 1; اللہ تعالی کے اوامر کا فلسفہ 15; اللہ تعالی کے مواعظ16; اللہ تعالی کے نواہی 8،9;اللہ تعالی کے وعظ کا فلسفہ17
انسان:
انسان کی سماجی ذمہ داري14; انسان کی عدالت خواہي18;انسان کی غفلت 20; انسان کی فطریات 18،19; انسان کی معنوی ضروریات 20; انسانون کو موعظہ کرنے کی اہمیت 15
تجاوز :
تجاوز سے اجتناب 10; تجاوز سے نہی 8; تجاوز کا زمینہ 11;تجاوز کا ناپسند ہونا12
....

1)نہج البلاغہ صبحی صالح، کلمات قصار ، کلمہ 231; بحار الانوار ،ج72، ص29، ج21_

581

ہبہ:
ہبہ کی اہمیت3،1
ہدایت:
ہدایت کی روش21

وَأَوْفُواْ بِعَهْدِ اللّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلاَ تَنقُضُواْ الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (٩١)
اور جب كوئي عہد كرو تو اللہ كے عہد كو پورا كرو اور اپنى قسموں كو ان كے استحكام كے بعد ہرگز مت توڑو جب كہ تم اللہ كو كفيل اور نگراں بناچكے ہو كہ يقينا اللہ تمہارے افعال كو خوب جانتا ہے _

1_خداوند عالم سے باندھے گئے پيمان و عہدوں كى پابندى انسان كے ليے ضرورى ہے_
وا وفوا بعہد اللہ إذا عہد تم
2_ خداوند عالم كے ساتھ خداوند عالم كا پيمان باندھنا ايك مشروط اور دين ميں قابل قبول عمل ہے_
وا وفو بعہد اللہ إذا عہد تّم
3_ خدا كى محكم قسم كھا نے كے بعد اسے توڑنا حرام ہے_
ولا تنقضوا لا يمن بعد توكيدہ
4_ خداوند عالم كى قسم كھانا جائز ہے_
ولا تنقضوا الا يمن بعد توكيدہ
5_ قسم پر متوجہ اور سنجيدہ ہونا اس كے وقوع اور ترتيب اثر كى شرط ہے_
ولا تنقضوا الا يمن بعد توكيدہ
6_ انسان ، خداوند عالم كے ساتھ با ندھے گئے پيمان اور عہدوں كو توڑنے كے خطرہ سے دوچار ہے_

واۆفوا بعہد اللہ إذا عہد تّم ولا تنقضوا الا يمن بعد توكيدہ
7_ خداوند عالم سے پيمان باندھنا اور اس كى قسم كھانا درحقيقت خداوند عالم كو اپنے نفس كے ليے ضامن اور كفيل قرار دينا ہے_
وا وفوا بعہد اللہ ...وقد جعلتم اللہ عليكم كفيل
8_خداوند عالم سے كيے گئے عہد اور قسم توڑنا ضمانت الہى سے خيانت كے مترادف ہے _
ولا تنفضوا الا يمن بعد توكيد ہا و قد جعلتم اللّہ
9_ خداوند عالم ، انسان كے تمام اعمال سے آگاہ ہے_
انّ اللہ يعلم ما تفعلون
10_انسان كا اپنى رفتار و كردار پر خداوند عالم كے علمى احاطہ كى طرف توجہ ، پيمان اور قسم توڑنے ميں ركاوٹ ہے_
وا وفوا ...ولا تنقضوا ...انّ اللّہ يعلم ما تفعلون
11_ تمام انسانوں كے اعمال سے متعلق خداوند عالم كے علم پر اعتقاد اورتوجہ اس كے احكام اور فرامين كو جارى كرنے ميں معاون اور مدد گارہے_
وا وفوابعہد اللہ ...انّ اللّہ يعلم ما تفعلون
مذكورہ تفسيرجملہ "انّ اللہ يعلم ما تفعلون" كے علت واقع ہونے سے حاصل ہوئي ہے يعنى خداوند عالم كے ساتھ عہد و پيمان سے وفا كرو كيونكہ خداوند عالم تمہارے اعما ل سے آگاہ ہے_

احكام:1،3،4،5
اطاعت:
خدا كى اطاعت كرنے كے اسباب11
اللہ تعالى :

الله تعالی كا علم غیب1; اللہ تعالی كی كفالت 1;7اللہ تعالی كے ساتھ عہد شكني8،6; اللہ تعالی كے ساتھ عہد كی حقیقت 7; اللہ تعالی كے ساتھ عہد كی شرعی حیثیت2
انسان:
انسان كا عمل11،9
خیانت:
اللہ تعالی كے ساتھ خیانت 8
ذكر:
علم خدا كے ذكر كے آثار 11،10
شرعی ذمہ داري:
شرعی ذمہ داری پر عمل كا پیش خیمہ 11
قسم:

اللہ تعالی كی قسم4; اللہ تعالی كی قسم كی حقیقت 7; جائز قسم 4; قسم توڑنے كے موانع10; قسم كا توڑنا 8;
قسم كی تاكید3; قسم كے احكام 5،4،3; قسم كے عملی ہونے كے شرائط5
عقیدہ:
علم خدا كا عقیدہ ركھنے كے آثار 11
عہد:
عہد كے احكام 2،1; وفا، عہد كا واجب ہونا 1
عہد شكني:
عہد شكنی كے موانع 10
محرمات:3
واجبات :1

وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثاً تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (٩٢)

اور خبردار اس عورت كے مانند نہ ہوجاؤ جس نے اپنے دھاگہ كو مضبوط كاتنے كے بعد پھر سے ٹكڑے ٹكڑے كرڈالا _ كیا تم اپنے معاہدے كو اس چالاكی كا ذریعہ بناتے ہو كہ ایك گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ فائدہ حاصل كرے _ اللہ تمھیں انھیں باتوں كے ذریعہ آزما رہا ہے اور یقینا روز قیامت اس امر كی وضاحت كردے گا جس میں تم آپس میں اختلاف كر رہے تھے _

1_ حتمی عہد و پیمان توڑنا ، محكم رشتہ جو ڑنے كے بعد اسے توڑنے كی مانند ہے_
ا وفوا بعہد اللہ ...ولا تنقضوا ...ولا تكونوا كا لتی نقضت غزلہا من بعد قوّۃ انكث

2_ پیمان شكنی ایك غیر عاقلانہ اور ناقابل توجیہ كام ہے_
والا تكونوا كالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ ا نكث
رشتہ جوڑنے كے بعد اسے توڑنا نقض غرض كا واضع نمونہ ہے اور روشن سی بات ہے كہ نقض غرض غیر عاقلانہ كام ہے _
3_ دوسرے لوگوں كو دھوكہ دینے كے لیے قسم كو بطور وسیلہ استعمال كرنا ممنوع ہے_
ولا تكونوا ...تتّخذون ایمنكم دخلاً بینكم

4_ الہی فکر کے مطابق لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینا، ناپسندیدہ فعل ہے_
تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم
5_ اجتماعی تعلقات میں قسم اور پیمان پر عمل کرنا ،ایك ضروری امر او راہم اصول ہے_
ولا تکونوا کا لتی نقضت غزلہا ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم
6_ دوسروں سے کے گئے عہد و پیمان کو توڑنا اگر چہ اس میں بہت زیادہ فائد ہ ہی کیوں جائز نہیں ہے_
ولاتکونوا ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ا ن تکون امّة ہی اربی من امة
7_ طاقتور گروہ سے پیمان باندھنے کی خاطر کسی دوسرے گروہ سے پیمان توڑنا، حرام اور غیر عاقلانہ کام ہے_
ولا تکونوا ...تتّخذون ایمنکم دخلاً بینکم ا ن تکون امّة ہی ا ربی من امّة
8_ طرف مقابل میں کمزوری کا مشاہدہ کرنے کی وجہ سے اہل پیمان کو عہد شکنی کا رخ نہیں کرنا چایئے
تتّخذون ایمانکم دخلاً بینکم ا ن تکون امّة ہی ا ربی من امّة
9_ قسم اور پیمان ایسی قابل قدر چیز ہے جسے مادی معاملات کے تحت الشعاع نہیں ہونا چاہیئے
دخلاً بینکم ان تکون امّة ہی ا ربی من امّة
10_ خداوند عالم کا پیمان و عہد اور قسم کو تو ڑنے سے اجتناب کرنے کا حکم دینا فقط انسان کی آزمائشے کے لیے ہے_
وا وفوا بعہدالله ...ولا تکونوا ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ...انما یبلوکم الله بہ
11_ قسم اور دوسروں کے ساتھ انسان کا پیمان اس کے لیے الہی آزمائشے کا پیش خیمہ ہے_
تتخذون ایمنکم ...انما یبلوکم بہ
12_ خداون عالم یقینی طور پر قیامت کے دن انسانوں کے مورد اختلا ف حقائق کو بیان کرے گا_
ولیبیّن لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون

13_ قیامت کے دن پیمان توڑنے والے خداوند عالم کے مورد مواخذہ اور فیصلہ قرار پائیں گے_
تتخذون ایمنکم دخلاً ...ولیبیّن لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
14_ عہد و قسم توڑنے والوں کو خداوند عالم کا خبر دار کرنا ، روز قیامت ان کے مواخذہ پر مشتمل ہے_
ا وفوا بعہد الله ...تتخذون ایمنکم دخلاً ...ولیبیّن لکم یوم القیمة ماکنتم فیہ تختلفون
15_ دنیاوی زندگی میں انسانوں کے مسلسل جھگڑے اور اختلافات موجود ہیں_
ولیبیّن لکم یوم القیمة ماکنتم فیہ تختلفون
فعل"کنتم" اور اس کی مانند فعل کا دوسرے فعل کی ابتداء میں آنا اس فعل کے استمرار مضمون کو بیان کررہا ہے_
16_ دنیا میں انسانوں کے کچھ مورد اختلاف حقائق و مسائل مخفی ہیں_
ولیبیّن لکم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
اس میں شك نہیں کہ دنیا میں لوگوں کے بعض مورد اختلاف مسائل کا حق ہونا واضح ہے اس بناء پر قیامت کے دن مورد اختلاف حقائق کی وضاحت ان مسائل سے متعلق ہے جن کا حق ہونا واضح نہیں ہے_
17_ قیامت کی طرف انسان کی توجہ اور اعتقاد اس کی پیمان شکنی سے مانع ہے_
وا وفوا بعہد ...تتخذون ایمنکم دخلاً بینکم ولیبینّ لم یوم القیمة ما کنتم فیہ تختلفون
پیمان اور قسم توڑنے کے مسئلہ کے بعد خداوند عالم کا روز قیامت حقائق کی وضاحت کے بارے میں تذکر، ممکن ہے مذکورہ مطلب کی طرف اشارہ ہو_
عی ا بی جعفر(ع) قال: الّتی نقضت غزلہا إمراة ...یقال لہا ء رابطة (ریطة) کانت حمقا ء تغزل الشعر فإذا غزلت نقضہ ثم عادت فغزلتہ فقال الله "کالتی نقضت غزلہا ..."
امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ وہ عورت جو رشتہ ناطہ جو ڑنے کے بعد توڑنی ہے وہ عورت ...رابطہ یا ریطہ) ...ہے وہ ایك بے وقوف عورت تھی جو بکری کے بالوں کو بنتی تھی اور پھر اسے کھول دیتی تھی اور پھر دوبارہ بننا شروع کردیتی تھی پس خداوند عالم نے اس کے بارے میں فرمایا :"کالتی نقضت غزلہا ..."(1)

احکام3،6،7

الله تعالي:
الله تعالی کی اخروی قضاوت 13; الله تعالی کی سرزنشیں4; الله تعالی کا امتحان 10،11; الله تعالی کے اوامر کا فلسفہ10; الله تعالی کے ڈراوے14
....

1) تفسير قمي، ج1 ،ص389، نورالثقلين ،ج3، ص82، ح 215_

امتحان:
امتحان کا زمینہ 11; عہد پورا کرنے کا امتحان 10;قسم کو پورا کرنے کا امتحان10
انسان:
انسانوں میں اختلاف 12،15،16
دینا:
حقائق کا دنیا میں مخفی ہونا 16
ذکر:
قیامت کے ذکر کے آثار 17
روابط:
سماجی روابط کے اصول 5
روایت:18
زندگي:
دنیاوی زندگی کی خصوصیات 15
عقیدہ:
قیامت پر عقیدہ رکھنے کے آثار 17
عمل:
جاہلانہ عمل 2،7; ناپسندیدہ عمل4
عہد:
عہد کو پورا کرنے کی اہمیت 5،8،14; عہد کی اہمیت9; عہد کے آثار 11; عہد کے احکام 6،7
عہد توڑنا:
عہد توڑنے کا بے منطق ہونا 2،7; عہد توڑنے کی حرمت 6،7; عہد توڑنے کے موانع 17
عہد کو توڑنے والے:
عہد کو توڑنے والوں کا اخروی مواخذہ 13،14; عہد کو توڑنے والوں کوانذار14
عہد کرنے والے :
عہدکرنے والوں کی ذمہ داری 8
قرآن:
قرآن کی تشبیہات 1،18
قرآنی تشبیہات :
بننے کے ساتھ تشبیہ دینا 1; عہد شکنی کی تشبیہ1
قسم:
حرام قسم کھانا 3; قسم کو پوراکرنے کی اہمیت5،14; قسم کی اہمیت9; قسم کے آثار11; قسم کے احکام3
قسم توڑنے والے:
قسم توڑنے والوں کا اخروی مواخذہ14;قسم توڑنے والوں کو انذار14
قیامت:

قیامت میں اختلاف کو بیان کرنا12; قیامت میں حقائق کا ظہور ہونا 12
محرمات;6،7

587
معاملہ:
معاملہ میں قسم9
مکر:
قسم کھانے کے ساتھ مکر کرنا 3;مکر کی سرزنش4

وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٩٣)
اور اگر پروردگار چاہتا ہو جبراً تم سب کو ایك قوم بنا دیتا لیکن وہ اختیار دے کر جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے منزل ہدایت تك پہنچا دیتا ہے اور تم سے یقینا ان اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا جو تم دنیا میں انجام دے رہے تھے _

1_انسان کے عقائد و فکر ی اختلافات کا ختم ہونا اور امتوں کا ایك امت میں تبدیل ہونا مشیت الہی میں ایك ممکن امر ہے_
و لوشاء لجعلکم امّة وحدة
جملہ"یضلّ من یشاء یہدی من یشائ ..." کے قرینہ کی بناء پر "امت واحدہ "سے مرادعقیدہ اور دین میں امت کا واحد ہوناہے _ جیسا کہ لغت کے لحاظ سے کلمہ " امت" ایسے گروہ کے لیے استعمال ہوا ہے جن کا دین ایك ہے (مفردات راغب)
2_ خداوند عالم کا ارادہ اور مشیت ناقابل تخلفّ ہے_
ولو شاء لجعلکم امّة واحدة
3_ تمام انسانوں کا عقیدہ کردار میں ایك جیسانہ ہونا اور ان کے در میان تفاوت ،خداوند عالم کی مشیت اور تدبیرکی بناء پرہے_
ولو شاء لجعلکم امّة واحدة
4_ ایك گروہ کا ہدایت اور دوسرے کا گمراہی کے راستہ کو اختیار کرنا، مشیت الہی پر مبتنی ہے_

588
یضلّ من یشاء و یہدی من یشائ
5_ انسانوں کا جبر و اکراہ کی بجائے اختیار و زمہ داری کے راستہ پر گامزن ہونا، مشیت خداوند عالم ہے _
مشیت الہی کو بیان کرنے کے بعد انسان کی مسؤلیت "لتسل ن ..."کا ذکر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ مشیت الہی انسان سے مسؤلیت کے سلب کا سبب نہیں ہے بلکہ مسؤلیت کو تحقق بخشتی ہے_
6_ انسان اپنے اعمال کے بارے میں مسئول ذمہ دار ہے_
ولتسل ن عمّا کنتم تعملون
7_ قیامت کے دن انسانوں سے ان کے اعمال کے بارے میںباز پرس ہوگي_
ولتسئلن عمّا کنتم تعملون
8_ خداوند عالم کے توسط سے انسان کی ہدایت اور گمراہی خود ان کی خواہش اور انتخاب کے تابع ہے_
یضّل من یشاء و یہدی من یشائ
مذکورہ مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "یشائ" میں فاعل ایسی ضمیر ہو جو '' من" کی طرف لوٹ رہی ہو اور "یضّل" کے فاعل سے متحد نہ ہو_

الله تعالي:
الله تعالی کی تدبیر کے آثار 3; الله تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 2; الله تعالی کی مشیت کے آثار 1،3،4; مشیت الہی 5
امتیں:

امت واحده1
انسان:
انسان کا اختیار 5،8;انسانوں کا اخروی مواخذه 5;انسانوں کا عقیده 3; انسانوں کا عمل3; انسان کی مسؤلیت 5،6; انسانوں میں تفاوت 3
جبر و اختیار:
جبر کا باطل ہونا 5
عقیده :
عقیدتی مسائل کے حل ہونے کا امکان1
عمل:
عمل کا ذمہ داري6
گمراہی :
گمراہی کاسرچشمہ 4،8
ہدایت:
ہدایت کا سرچشمہ4، 8

وَلاَ تَتَّخِذُواْ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُواْ الْسُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (٩٤)
اور خبردار اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ نو مسلم افراد کے قدم ثابت ہونے کے بعد پھر کھڑجائیں اور تمھیں راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں بڑے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمھارے لئے عذاب عظیم ہوجائے _

1_ فریبانہ مقاصد کی پیش رفت کے لیے قسم کو وسیلہ قرار دینا حرام ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم
2_ اسلام نے لوگوں کو اپنی قسموں اور پیمان کی پابندی کرنے کی تاکید کی ہے_
ولا تنقضوا ایمنکم دخلاً بینکم
3_ ناشائستہ مقاصد تك دسترسی کے لیے دینی اقدار کو وسیلہ قرار دینا ممنوع ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم
مذکورہ بالا تفسیر "ایمان" کی خصوصیت کو ختم کرنے اور اسے تمام اقدار او ر مقدسات میں عمومیت دینے کے لیے ہے_
4_ قسم اور دینی مقدسات سے سوء استفادہ کرنا ، دوسروں کے عقیده اورایمان کو ضعیف کرنے کا سبب ہے_
ولا تتخدوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعد ثبوتہ
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ 'قدم"سے مراد ان لوگوں کا ایمان اور عقیده ہو جنہوں نے

دین کی طرف میلان پیدا کیا ہو اور کچھ دینی اقدار سے سوء استفاده کا مشاہده کرنے کی وجہ سے وه لغزش کا شکار ہوجائیں اور ایمان سے منہ پھر لیں_

5_ قسم کے ذریعہ دوسروں کو دھوکہ دینا اپنے آپ کوبد اعتماد کرنے کا پیش خیمہ ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعد ثبوتہ
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ ان کے قدموں کا ضعیف ہونا لوگوں کی نگاہ میں اصل قسم کے بے اعتبار ہونے سے کنایہ ہو_
6_ دین اوردینی مقدسات کی نسبت لوگوں کو بے عقیدہ کرنے کا زمینہ فراہم کرنا حرام ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزلّ قدم بعدثبوتہا و تذوقوا السوئ
مذکورہ تفسیر اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ "حنث قسم" (قسم توڑنا) سے نہی اس وجہ سے کی گئي ہے کہ یہ دوسروں کے عقیدہ کو ضعیف کرنے کا ہوتا ہے _ آیت کے ذیل میں یہ عمل "صد عن سبیل اللہ " اور عظیم عذاب کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے_
7_ قسم توڑنے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کا ضرر اور نقصان خود قسم توڑنے اور دھو کہ دینے والوں کو ہوگا_
ولا تتخدوا ایمنکم دخلاً بینکم فتزل ّ قدم بعد ثبوتہا وتذوقوا لسوئ
یہ جو خداوند عالم نے قسم توڑنے کے نقصان کو خود قسم توڑنے والوں کے لیے قرار دیا ہے اور انہیں مخاطب قرار دیا ہے(وتذوقوا السوئ) اس سے مذکورہ مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_
8_قسم توڑنے والے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے والے ہیں_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً ...بما صددتمّ عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم
9_ دینی مقدسات سے سوء استفادہ کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کوضعیف کرنا "صد عن سبیل اللہ " ہے _
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً ...وتذوقوا السوئ
یہ جو خداوند عالم نے حنث قسم اور فریب کاری کو راہ خدا کو مسدود کرنے سے تعبیر کیا ہے (بما صددتم عن سبیل اللہ) اس سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ حنث قسم اور فریب کاری کے ذریعہ لوگوں کے ایمان کو ضعیف کرنا راہ خدا کو مسدود کرنے کا واضح مصداق ہے_
10_ قسم اور پیمان کو توڑنا، سخت دنیاوی عکس العمل اور عظیم عذاب کا حامل ہے_
ولا تتخذوا ایمنکم دخلاً ...وتذوقوا لسوء بما صددتم عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم
مذکورہ تفسیر اس احتمال کی بناء پر ہے کہ "تذوقوا ..." دیناوی سختیوں کی طرف اور "عذاب عظیم"اخروی عذاب کی طرف اشارہ ہو_

11_راہ خدا (دینی الہي) میں روڑے اٹکانا، دنیاوی مشکلات اور عظیم اخروی عذاب کاسبب ہے_
وتذوقوا السّوء بما صددتم عن سبیل اللہ ولکم عذاب عظیم
"سبیل اللہ " سے مراد، دین خدا ہے قرآن کی بہت ساری آیات میں اسی عنوان سے یہ ذکر ہوا ہے_

وَلاَ تَشْتَرُواْ بِعَهْدِ اللّهِ ثَمَناً قَلِيلاً إِنَّمَا عِندَ اللّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (٩٥)
اور خبردار اللہ کے عہد کے عوض معمولی قیمت (مال دنیا) نہ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کچھ جانتے بوجھتے ہو _

1_ الہی عہد و پیمان سے سودا بازی اور دنیا کی ناچیز قیمت کے مقابلہ میں اسے پامال کرنا ممنوع اور ناقابل بخشش گناہ ہے_
ولا تتخذوا ایمانکم دخلاً ...ولکم عذاب عظیم ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیل
خدا کے عہد وپیمان سے سودا بازی سے نہی "لا تشتروا " اوراس کا عظیم گناہ ہونا ما قبل آیت کے ذیل "ولکم عذاب عظیم "جو کہ عظیم عذاب سے خبر دار کیاگیا ہے سے استفادہ کیا گیا ہے_
2_ دنیا کا مال ومتاع اگر چہ ظاہری طور سے عظیم اور بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو الہی عہد و پیمان توڑنے کے مقابلہ میننا چیز اور بے قیمت ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیل
3_ دین اور معنویات کی بلند قدر و قیمت مادی امور سے قابل مقائسہ نہیں ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً انما عند اللہ ہو خیر لکم
4_ الہی قسم اور عہد کو توڑنے والے افراد، دنیاپرست ، پست فکر، عاجز اور ناتواں ہیں _
لا تتخذو ا ایمانکم دخلاً بینکم ...ولا تشتروا بعہد اللہ ثمنا قلیل
"ثمناًقلیلاً" (کم اور ناچیز قیمت) کی تعبیر سے پست فکری اور ناتوانی کا استفادہ ہوتا ہے کیونکہ کوئي صاحب عقل و فکر اجناس کو کم اور ناچیزقیمت

اور اس کی حقیقی قیمت سے کم نہیں بیچتا _
5_ انسان ،مادیات کے حصول کے لیے معنوی مقدسات کوپامال کرنے کے خطرہ سے دوچار ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیل
6_ پست فکری ، ناتوانی اور دنیا طلبي، انسان کا الہی پیمانوں کوتوڑنے کی طرف میلان اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کاسبب ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیل
7_ انسانوں کا حقیقی نفع اور خیر، دنیا کے ناچیز مال و متاع کی بجائے فقط معنوی والہی مقدسات میں مضمر ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً انمّا عنداللہ ہو خیرّ لکم
8_ الہی عہد سے وفا کرنے والوں کی جزا، خداوند عالم کے ہاں محفوظ ہے_
ولا تشتروا بعہد اللّہ ...انما عند اللہ ہو خیر لکم
9_ سب سے برترین الہی پاداش کی طرف توجہ ، انسان کو خداوند عالم سے کے گئے پیمان سے روگردانی کرنے سے روکتی ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ...انما عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
10_ دین کے ساتھ سودا بازی اوردنیا کو آخرت پر ترجیح دینا ، جہالت اور نادانی کی علامت ہے _
ولا تشتروا بعہد اللہ ...انمّا عند اللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
11_ ذمہ داریوں اور الہی تعہدّات سے رو گردانی کرنے والے لوگ، جاہل اورخداوند عالم کی عظیم پاداش کی طرف متوجہ نہیں ہیں_
ولا تشتروا بعہد اللّہ ...انمّا عنداللہ ہوخیر لکم ان کنتم تعلمون
12_ علوم و افکار کی سطح کوبلند کرنا ، عظیم الہی مقدسات اور حقیقی نفع و نقصان کو بہتر سمجھنے کا وسیلہ ہے_
ولا تشتروا بعہد اللّہ ...انمّا عنداللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
13_ انسان، عظیم اقدار کا اسیر ہے_
انمّا عنداللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
مذکورہ تفسیر اس بناء پر ہے کہ خداوند عالم نے برترین مقدسات کی نشاند ہی کے ذریعہ انسان کو حقیقی اقدار کی طرف راہنمائي کی ہے_
14_ اسلام انسان کے لیے اقدار کا معیار مقرر کرنے والا اور برترین اقدار کا تعارف کرانے والا ہے_
ولا تشتروا بعہد اللہ ثمناً قلیلاً انمّا عنداللہ

ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون
15_ انسان ، اقدار کی تشخیص اور قدرو قیمت لگانے کے لحاظ سے خطا سے دوچار ہوتا ہے_
ولا تشتروا ...ثمناً قلیلاً انمّا عنداللہ ہو خیر لکم ان کنتم تعلمون

مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللّهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُواْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (٩٦)
جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ سب خرچ ہوجائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے اور ہم یقینا صبر کرنے والوں کو ان کے اعمال سے بہتر جزا عطا کریں گے _

1_انسان کا حاصل کردہ مادی مال ومتاع فنا ہونے والے اور معنوی مقدسات اور الہی جزائیں باقی اور جاودانی ہیں_
ما عندکم ینفد و ما عنداللہ باق
2_معنوی مقدسات اور الہی پاداش کی جاودانیت ان کی مادی مال ومتاع پرمطلق برتری کا راز ہے_
انّما عندکم ہو خیر لکم ما عندکم ینفد وما عنداللہ باق:

596

3_خداوند عالم صابرين كے ہر نيك عمل كے مطابق انہيں بہترين جزا دے گا_

ولنجزينّ الذين صبروا اجرہم باحسن ما كانوايعملون

4_ہرنيك عمل نيكى ميں مختلف مراتب اور گوناگوں اور متناسب پاداش كا حامل ہے _

ولنجزينّ الذين صبروا ا جرہم با حسن ما كانوا يعملون

يہ جو خداوند عالم صبر كرنے والوں كو ان كے نتيجہ ميں بہترين نوعيت كى جزا دے گا اس چيز پر علامت ہے كہ ہر نيك عمل مختلف انواع ومراتب كا حامل ہے كہ خداوند عالم نے مقام جزا ميں ان كى بہترين نوعيت كو معيار قرار ديا ہے اور صابرين كو عطا كرے گا_

5_صبر كرنے والے خداوند عالم كے خصوصى لطف و كرم سے بہرہ مند ہيں_

ولنجزينّ الذين صبروا اجرہم باحسن ما كانوا يعملون

6_تعہّدات اور پيمان كى پاسداري، برترين الہى جزاو ں سے بہرہ مند ہونے كا سبب ہے _

ولا تشتروا بعہدالله ثمناًقليلاًولنجزينّ الذين صبروا اجرہم با حسن ما كانوا يعملون

7_خداوند كى جاودانى جزاو ں تك پہنچے كى اميد سے ماديات سے دست بردار ہونا، صبر وشكيبائي كا محتاج ہے _

ما عندكم ينفذ وما عنداللّه باق ولنجزينّ الذين صبروا اجرہم باحسن ما كانوايعملون

ماديات كے فنا ہونے اور معنويات كى جاودانيت كا تذكر اور پھر صبر وشكيبائي كے مسئلہ كو پيش كرنے سے معلوم ہوتا ہے كہ ماديات كو چھوڑنا اور اخروى نعمتوں سے دل لگانا، صبر كا محتاج ہے _

8_ايسا عمل جو سختى ،تسلسل صبر او ر استقامت كے ساتھ انجام پائے وہ عظيم قدر وقيمت كا حامل ہے_

ّولنجزينّ الذين صبروا ا جرہم باحسن ما كانوا يعملون

9_انسانى سعادت اور بارگاہ الہى ميں بلند مقام كے حصول ميں صبر واستقامت كا اہم كردار ہے _

ولنجرينّ الذين صبروا ا جرہم باحسن ما كانوا يعملون

جزا اور معنوى مقام تك رسائي كے ليے مؤمنين كى بہترين اور خوب صفات ميں سے صبر واستقامت كى صفت كا خصوصى طور پر ذكر كرنے سے مذكو رہ مطلب كا استفادہ ہوتاہے _

10_انسان كے عمل كا تسلسل ،الہى فضل سے بہرہ مند ہونے اور معنوى مقام اور اخروى سعادت تك رسائي كا سرچشمہ ہے _

ولنجزينّ الذين صبروا ا جرہم با حسن ما كانوا يعملون

597

اقدار :

اقدار معنوى كا بر ترہونا 2;اقدار معنوى كا جاودانہ ہونا 1،2;اقدار معنوى كاملاك8;

الله تعالى :

الله تعالى كى برترين جزائيں 2;الله تعالى كى جزاو ں كاسبب7;الله تعالى كى جزاو نكى جاودانيت 1،2;الله تعالى كے فضل كا سبب10;

جزا:

جزا كے اسباب 6;جزاكے مراتب;4

سختى :

سختى كے آثار 8

سعادت :

اخروى سعادت كا سرچشمہ 10;سعادت كے عوامل 9

صبر:

صبر كى اہميّت8;صبركے آثار 7،8،9

صبر كرنے والے افراد:

صبر كرنے والوں پر لطف وكرم 5;صبركرنے والوں كا پسنديدہ عمل 3;صبر كرنے والونكى پاداش3;صبركرنے والونكے مقامات5
عہد :
عہد سے وفا كے آثار 6
عمل :
پسنديدہ عمل كى پاداش 4;پسنديدہ عمل كے مراتب4;عمل كى قدروقيمت8;عمل كے آثار10
لطف خدا:
لطف خدا كے شامل حال افراد5
مادى امكانات :
مادى امكانات سے اعراض كا سبب 7;مادى امكانات كى ناپائيداري1
معنوى مقامات:
معنوى مقامات كے اسباب9،10

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (٩٧)
جو شخص بھى نيك عمل كرے گا وہ مرد ہو يا عورت بشرطيكہ صاحب ايمان ہو ہم اسے پاكيزہ حيات عطا كريں گے اور انھيں ان اعمال سے بہتر جزا ديں گے جو وہ زندگى ميں انجام دے رہے تھے _

1_خدا كى بارگاہ ميں عمل صالح كى اہميّت، ايمان كے ساتھ مشروط ہے _
من عمل صالحاًوہومؤمن
2_الہى پاداش سے بہرہ مند ہونے اورپاكيزہ وپسنديدہ حيات سے مستفيد ہونے مينمرد وعورت برابر ہيں_
من عمل صالحاًمن ذكر وانثى وہومؤمن فلنحيينّہ حياةًطيّبہً
3_انسان كا پاكيزہ اور خوشحال زندگى كا حصول، ايسے عمل صالح كا مرہون منت ہے جس كا سرچشمہ ايمان ہو_
من عمل صالحا ًوہومؤمنٌفلنحيينّہ حياةًطيبةً
4_انسان كے ليے كمال اور برترين حيات تك رسائي كے ليے ايمان اور عمل صالح دو اہم سبب ہيں _
من عمل صالحاًوہومؤمن ٌفلنحيينّہ حياةطيبةً
"فلنحيينّہ حياةطيبةً" جملہ سے مراد، معنوى زندگى ہے چونكہ يہ واضح سى بات ہے جو لوگ عمل صالح انجام ديتے ہيں ان كے پاس مادى زندگى ہے اور معنوى حيات سے مراد، وجود كا كمال و رشد وبلندى ہے _
5_انسان كى دنيوى زندگى كى سلامتى اور پسنديدہ ہونے

ميں ايمان اور عمل مو ثر ہيں _
من عمل صالحا ًوہومؤمن فلنحيينّہ حياةطيبةً
مذكورہ بالاتفسير اس نكتہ پر موقوف ہے كہ " حياة طيبةً" سے مراد، يہى دنيوى زندگى ہو_
6_حقيقى اور قابل قدر زندگى ايسى زندگى ہے جو ايمان اور عمل صالح كے ساتھ ہو_
من عمل وہومؤمنٌفلنحيينّہ حياةً طيبةً
مذكورہ تفسير دو نكات پر موقوف ہے (الف)اس بناء پر كہ " حياةً طيبةً" سے مراد، دنيوى زندگى ہو (ب)دنيوى زندگى ميں مؤمن اورنيك كردار لوگوں كا زندہ ہونا اس مطلب كى طرف اشارہ ہوكہ زندگى ايمان كے بغير در حقيقت انسان كے ليے شائستہ اور اس كى شان كے خلاف ہے اور حقيقى زندگى ايمان اور عمل صالح ہے_
7_خداوند عالم نيك كردار مؤمنين كو ان كے بہترين عمل كى بنا ء پر پاداش عطا كرنے والا ہے _
من عمل صالحاً ...وہو مؤمن ... لنجز ينہّم ا جر ہم باحسن ما كانوا يعملون

8_سعادت اور اخروی پاداش تك رسائي ميں عمل صالح كا اساسی اوربنيادی كردار ہے_
من عمل صالحاً وہو مؤمن ...لنجز ينّہم اجر ہم باحسن ما كانوا يعملون
مذكورہ تفسير اس بناء پر ہے كہ آيت كی ابتداء ميں عمل كا موثرہونا، ايمان كے ساتھ مشروط ہے_
(ومن عمل صالحاً ...وہو مؤمن) در حالانكہ آيت كے آخر ميں اخروی پاداش كو فقط عمل كے ساتھ مربوط قرار ديا گيا ہے اور ايمان كے بارے ميں گفتگو نہيں كی گئي_
9_ "عن النبی (ص) فی قولہ تعالی "فلنحيينہ حياۃ طيبۃّ" قال : انّہا القنا عۃ والرضا بما قسم اللہ (1)
رسول خدا (ص) سے خداوند عالم كے اس قول "فلنجينّہ حياۃ طيبۃ" كے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ(ص) نے فرمايا : بے شك حيات طيبہ يہ ہے كہ خداوند عالم نے جو چيز تقسيم كی ہے اس پر قانع اور راضی ہوجائيں_

اقدار:
اقدار كا ملاك1،6
اللہ تعالي:
اللہ تعالی كی جزائيں7; اللہ تعالی كے افعال7; اللہ تعالی كے مقررات پر راضی ہونا 9
ايمان:
ايمان كے آثار 1،3،4،5
....

1)مجمع البيان ،ج6،ص593،نورالثقلين ،ج3، ص84 ، ح206_

پاداش:
اخروی پاداش كے اسباب 8; پاداش سے استفادہ 2; پاداش كے اسباب7
تكامل:
تكامل كے اسباب4
حيات:
حيات طيبہّ سے مراد 9
زندگي:
پاكيزہ زندگی كا سبب3; زندگی ميں ايمان 6; زندگی ميں عمل صالح 6; سلامت زندگی كے اسباب5; قابل قدر زندگي6
روايت:9
سعادت:
سعادت كے عوامل8
عورت:
عورت كی پاكيزہ زندگی 2;مرد و عورت كا مساوی ہونا 2
عمل صالح:
عمل صالح كی قدر وقيمت كے شرائط 1; عمل صالح كے آثار 3،4،5،8
قناعت:
قناعت كی اہميت 9
مرد:
مرد كی پاكيزہ زندگي2
معنوی مقامات:
معنوی مقامات كے اسباب 4

600

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (۹۸)
لہذا جب آپ قرآن پڑھیں تو شيطان رجيم كے مقابلہ كے لئے الله سے پناه طلب كريں _

1_ قرآن كى تلاوت كے وقت شيطان كے شر سے خداوند عالم كى پناه لينا ضرورى ہے_

601

فإذا قرا ت القرآن فاستعذ باللّہ من الشيطان الرجيم
2_ شيطان كے شر سے محفوظ رہنے ميں استعاذه اور خدا كى پناه موثر ہے_
فاستعذ با للّہ من الشيطان الرجيم
3_ پيغمبر اكرم(ص) پر نزول وحى كے ابتدائي مراحل ميں قرآن ،اسلام كى آسمانى كتاب كے ناموں سے متعارف تھا_
فإذا قرآت القرآن
4_ تلاوت قرآن كے وقت انسان، شيطان كے حملہ و غضب كے خطره سے دوچار ہوتا ہے _
فإذا قرا ت القرآن فاستعذ
5_ شيطان، قرآن كى تلاوت اور انسان كا اس كى تعليمات سے آگاه ہونے كے مخالف ہے_
فإذا قرا ت القرآن فاستعذ باالله من الشيطان الرجيم
شيطان كے شر سے انسان كى خداوند عالم كى پناه لينا اس چيز كو بيان كررہا ہے كہ شيطان تلاوت قرآن اور اس سے آشنائي سے خوش نہيں ہے قابل ذكر ہے كہ بعد والى آيت جو كہ شيطان كے تسلط اور مؤمنين كے اس تسلط سے محفوظ رہنے كے بارے ميں ہے اس مطلب پر موّيد ہے_
6_ شيطان ، بارگاه الہى سے دھتكار ا ہوا ہے_
من الشيطان الرجيم
7_ بارگاه الہيّہ سے شيطان كا دھتكار ا جانا اس بات كا سبب ہے كہ وه انسان كے ليے شر پيدا كرتا ہے اور اس كے شر سے خدا كى پناه لينے كے ضرورى ہونے كا فلسفہ بھى يہى ہے _
فاستعذ باللّہ من الشيطان الرجيم
8_ شيطان كى "رجيم" كے ساتھ توصيف ، ممكن ہے علّت كو بيان كرنے كى طرف اشاره اور پناه لينے كے لزوم كا فلسفہ ہو_
9_ تلاوت قرآن، عمل صالح اور خاص اہميت كى حامل ہے_
من عمل صالحاً ...فاذا قرا ت القرآن فاستعذ
مذكوره تفسير ما قبل آيت جو عمومى صورت ميں عمل صالح كے بارے ميں تھى اور مذكوره آيت كہ جو ايك باعظمت عمل (تلاوت قرآن) كے بارے ميں ہے كے با ہمى ربط كى بناء پر ہے_
10_انسان ہر نيك عمل ميں شيطان كے حملہ و وسوسہ سے دوچار اورخداوند عالم كى پناه لينے كا محتاج ہے _
من عمل صالحاً ...فاذا قرا ت القرآن فاستعذبالله من الشيطن الرجيم
مذكوره مطلب اس احتمال كى بناء پر ہے كہ تلاوت قرآن عمل صالح كے ايك نمونہ كے عنوان سے

602

ذكر ہو كہ ما قبل آيت ميناس كے بارے ميں گفتگو ہوئي تھى _
11_ تمام انسان حتى كہ پيغمبر اكرم (ص) بھى شيطان كے شرسے خدا كى پناه لينے كے محتاج ہيں _
فاذا قرا ت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم
12_ "عن ابى جعفر(ع) قال: فاذا قرا ت بسم الله الرحمن الرحيم فلا تبالى الا تستعيذ ...امام باقر (ع) سے روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ نے فرمايا : جس وقت بھى تم "بسم الله الرحمن الرحيم"كى تلاوت كرو تو ضرورر استعاذه "اعوذ بسم الله من الشيطان الرجيم " بھى كہو_

13_ عن سماعة عن ابی عبدالله (ع) فی قول الله : "واذا قرا ت القرآن فاستعذبالله من الشيطن الرجيم "قلت كيف اقول قال: تقول : استعيذ بالله السميع العليم من الشيطن الرجيم و قال :انّ الرجيم ا خبث الشيّاطين(1)سماعة کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق (ع) سے خداوند عالم کے اس قول"واذا قرا ت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان الرجيم"کے بارے میں سوال کیا کہ ہم کس طرح پڑھیںتوحضرت نے فرمایا کہ اس طرح کہو "استعيذ باالله السميع العليم من الشيطان الرجيم" "رجیم" خبیث ترین شیطان ہے _
14_"عن على بن محمد العسكرى (ع) يقول : معنى الرجيم انہ مرجوم باللعن مطرود من مواضع الخير لا يذكره مؤمن الا لعنہ و ان فی علم الله السابق انہ إذا خَرَجَ القائم (ع) لا يبغى مؤمن فی زمانہ الا رجمہ بالحجاره كما كان قبل ذلك مرجوماً باللعن (2)امام ہادي(ع) سے "رجیم" کے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا کہ اس "شیطان" کو لعنت کے ساتھ رجم اور خیر کے دروازے نکالاا اور دھتکارا گیاہے مؤمن جب بھی اس کو یاد کرتا ہے تو اس پر لعنت بھیجتا ہے چونکہ علم الہی میں یہ واضح تھا کہ جب حضرت قائم آل محمد (ع) خروج فرمائیں گے تو اس وقت ہر مؤمن شیطان کو پتھر کے ساتھ رجم کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے لعنت کے ذریعہ رجم ہوا تھا _

استعاذہ:
....

1) عیاشی ، ج 2، ص270 ، ح67، نورالثقلین ، ج3، ص 85 ، ح225 _
2) معانی الاخبار ، ص139، ح1، نورالثقلین ، ح3 ، ص85 ، ح227_

استعاذہ کی کیفیت 12;اللہ تعالی کی پناہ میں جانا 1،9،10،11; اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کا فلسفہ 7;اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کی اہمیت 10; اللہ تعالی کی پنا ہ میں جانے کے آثار 2; تلاوت قرآن مجید میں استعاذہ 1،12; شیطان سے استعاذہ 1، 10 ، 11 ،12; شیطان سے استعاذہ کا فلسفہ 7
انسان:
انسان کی معنوی ضروریات 9،10
بسم اللہ :
بسم اللہ کے آثار 11
حضرت محمد(ص) :
حضرت محمد (ص) کی معنوی ضروریات 10
خدا کے دھتکارے ہوئے :6،13
روایت:11،12،13
شیطان:
شیطان پر لعنت 13; شیطان سے محفوظ رہنے کا زمینہ 2; شیطان کا دھتکار اجانا 6،13;شیطان کی دشمنی 4،5; شیطان کی شرارت کے اسباب7; شیطان کے دھتکار ے جانے کے آثار 7; شیطان کے غضب شدہ 4; شیطان کے وسوسہ ڈالنے کازمینہ 9
عمل صالح:
عمل صالح کے آثار 9
قرآن:
قرآن کی تلاوت کی اہمیت 8; قرآن کی تلاوت کے آداب 1; قرآن کی تلاوت میناستعاذہ 1،12; قرآن کے اسماء گرامی ; قرآن کے دشمن 5; قرآن کے قاریوں کے دشمن 4،5